بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com
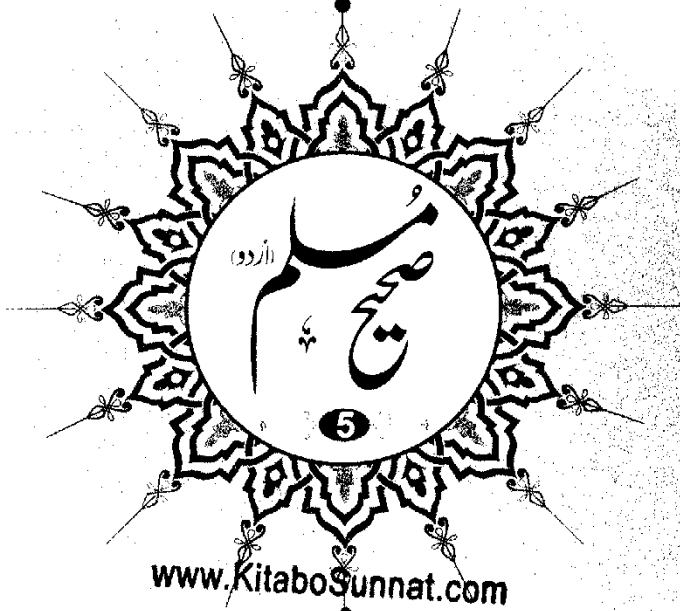
© مكتبة دار السلام ،١٤٣٥هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
مكتبة دارالسلام
صحيح مسلم ج ٥: باللغة الاردية. / مكتبة دارالسلام- الرياض ١٤٣٥ هـ
ص٦٥٢ ،مقاس ١٧ x ٢٤ سم
ردمك: ٨-٢٨٦-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١-الحديث الصحيح أ. العنوان
ديوي ٢٣٥ ١٤٣٥/٣٤٠٩

رقم الإيداع: ١٤٣٥/٣٤٠٩
ردمك: ٨-٢٨٦-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

(ہیڈ آفس) سعودی عرب **شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ** پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221

• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیشرز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دار مکہ انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091

• ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اُردو)

کتاب البر والصلة — 6500(2548) * کتاب التفسیر — 7563(3033)

5

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی
مولانا محمد آصف رشید
حافظ محمد انس طلحہ

دار السلام
DARUSSALAM

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد پنجم)

٤٦-كِتَابُ الْقَدَرِ — تقدیر کا بیان — 109

٥٠- كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْكَامِهِمْ — منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام 275

٥١ - كِتَابُ الْجَنَّةِ، وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا | جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت | 329

٥٢- كِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ — فتنے اور علاماتِ قیامت — 377

ارشاد باری تعالیٰ

وَٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُشۡرِكُواْ بِهِۦ شَيۡـٔٗاۖ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَٰنٗا وَبِذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱلۡجَارِ ذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡجَارِ ٱلۡجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلۡجَنۢبِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخۡتَالٗا فَخُورًا ۝

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو'' (النساء4:36)

تعارف کتاب البر والصلة والأدب

رسالت مآب ﷺ نے ''برّ'' کے بارے میں فرمایا کہ یہ حسنِ سلوک کا نام ہے۔ حسن سلوک کا دائرہ والدین سے شروع ہو کر عام مسلمانوں بلکہ جانوروں تک وسیع ہے۔ حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں، اس لیے جب خالی برّ کا نام لیا جائے تو اس سے عموماً والدین کے ساتھ حسن سلوک مراد لیا جاتا ہے، اگرچہ حقیقت میں اس صفت سے متصف انسان درجہ بدرجہ سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوتا ہے۔

''صلہ'' سے مراد صلہ رحمی ہے۔ برّ کے ساتھ صلہ کا ذکر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اس کتاب کا عنوان ''کتاب الأدب'' بھی تجویز کیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کتاب میں حسن معاشرت ہی کے آداب بیان ہوئے ہیں۔

امام مسلم نے کتاب کا آغاز والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے کیا ہے کیونکہ اسلام میں وہ حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس کے بعد والد ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک جہاد سے بھی مقدم ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ''فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ'' ''ان دونوں (کی خدمت بجالانے) میں جہاد کرو'' (حدیث:6504) سے واضح ہوتا ہے کہ خدمتِ والدین جہاد سے بھی مقدم ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کے بلانے پر نفل نماز تک توڑ دینا ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے والدین کو راضی رکھنے کا اجر اتنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے محروم رہ جانے والے کو سب سے زیادہ بدقسمت اور عزت سے محروم انسان قرار دیا ہے۔ والدین کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک بھی ''أَبَرُّ الْبِرِّ'' (سب سے اونچے درجے کا حسن سلوک) قرار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک آتا ہے۔ قطع رحمی تباہ کرنے والا جرم ہے۔ اس کی بنا پر انسان کا اپنے رب سے بھی تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ صلہ رحمی رزق میں کشادگی کا ذریعہ بھی ہے۔ عام طور پر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اگر دوسرا قطع رحمی کر رہا ہے تو اب وہ بھی جواباً قطع تعلق پر معذور ہو گا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ قطع رحمی کا مقابلہ صلہ رحمی ہی کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔ جو شخص قطع رحمی کے جواب میں صلہ رحمی کرتا ہے وہ دوسرے فریق کو تپتی ہوئی راکھ کا سفوف کھلا کر ان کا علاج کر رہا ہے اور جب تک یہ صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اسے اللہ کی طرف سے ایک مددگار میسر رہتا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، اس کے ہوتے ہوئے کوئی اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اس کے بعد عام مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ہے۔ اس کی بنیاد اس پر ہے کہ مسلمان باہمی حسد، بغض، اعراض اور قطع تعلق سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ بندگی کے رشتے کی بنا پر ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیں۔ رسول اللہ ﷺ تین دن سے زیادہ ایک مسلمان کی دوسرے سے ناراضی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ آپ کے فرمان کے مطابق افضل وہی ہے جو صلح میں ابتدا کرتا ہے۔ آپ نے اس رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کی برائیاں نہ ڈھونڈھیں، تجسس سے کام نہ لیں، نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کریں، نہ اسے ظلم کے سپرد کریں اور نہ اسے خود سے کم تر سمجھیں۔ ہر مسلمان کا خون انتہائی قابل احترام ہے۔ آپ ﷺ نے اسی کو تقویٰ قرار دیا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔ دل نیک جذبات سے معمور ہے تو انسان متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی شکل وصورت اور اس کے مال کو نہیں دیکھتا جس پر عموماً انسان اتراتے ہیں، وہ دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے اور پاکیزہ دل رکھنے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

مسلمان کی باہمی عداوت بخشش میں رکاوٹ بن جاتی ہے، اور اللہ کے لیے باہم محبت عظیم ترین انعام کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اس سے دنیا میں بھی عزت اور آرام میسر آتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہوتا ہے۔

دل کے اچھے جذبات کا تقاضا ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کی عافیت اور صحت وسلامتی کا طلب گار ہو۔ بیماری اور دوسری تکالیف انھی مومنوں کے حصے میں آتی ہیں جو اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ ہر مشکل پر مومن کو اجر ملتا ہے۔ ایک بیمار مسلمان کی عیادت بھی اللہ کے قرب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

دوسری طرف کسی مسلمان پر ظلم انسان کے مقدر کو تاریک کر دیتا ہے۔ ظلم ظلمات (اندھیروں) کے مترادف ہے۔ ایک مسلمان جانتا ہے کہ اسے کسی پر ظلم کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اپنے رب کے خزانوں سے حاصل کر سکتا ہے۔ مال یا دنیا کی کسی نعمت کے حوالے سے اسے خوف اور عدم اطمینان کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بہت زیادہ برکات چاہتا ہے تو مسلمان بھائیوں پر خرچ کرے، عافیت چاہتا ہے تو مسلمان بھائیوں کی تکلیفیں دور کرے۔ ان کو دکھ دینے سے بچے کیونکہ ظلم وزیادتی کرنے سے اس کی اپنی نیکیاں دوسروں کو ملنے لگیں گی اور اس کا دامن خالی رہ جائے گا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کی ہر صورت میں مدد کرے، اسے ظلم سے بچائے، اگر وہ ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکے۔

رحم دلی بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ بے پناہ رحم کرنے والا ہے۔ نرمی اور رحم دلی کو پسند فرماتا ہے۔ رحم دلی پر اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ کسی اور بات پر اتنا عطا نہیں کرتا۔ مسلمان کی رحم دلی کا دائرہ انسانوں سے آگے تمام جانداروں تک وسیع ہوتا ہے۔ وہ غصے میں کسی جانور پر بھی لعنت نہیں کرتا۔ مخلوقات میں سب سے زیادہ رحمدل رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے اپنی بددعا اور کسی مسلمان کے حق میں استعمال کیے جانے والے سخت الفاظ کو بھی اللہ سے ان کے حق میں دعا بنا دینے کی التجا کی ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور باہمی مودت کو فروغ دینا اتنا اہم ہے کہ اس کے لیے جو باتیں بظاہر خلافِ واقع نظر آتی ہیں لیکن دو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کر سکتی ہیں، ان کی اجازت ہے۔ اور بدترین شخص اسے قرار دیا گیا جو مختلف چہروں کے ساتھ مختلف لوگوں کو ملتا ہے اور ان کے درمیان نفرت کا بیج بوتا ہے۔ اگر کسی مسلمان میں کوئی کمزوری موجود ہے تو اس کا تذکرہ زبان پر لانا بھی ممنوع ہے، یہی غیبت ہے۔ سچائی باہمی محبت کو فروغ دیتی ہے اور جھوٹ نفرت پھیلاتا ہے۔ اگر مسلمانوں کے عیب چھپاتے

ہوئے ان کی اچھائیوں کے بارے میں سچ بولا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غصہ قابو میں رکھنے کی تعلیم دی ہے کیونکہ غصہ باہمی تعلقات کو تباہ کرتا ہے۔ غصے پر قابو پانا اگرچہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ انسان کے مزاج میں موجود ہے، لیکن اس کو قابو میں رکھنا انسان کو طاقت ور بناتا ہے، اسے مخلوق کا محبوب بناتا ہے۔ اگر تادیب کے لیے سزا دینا ناگزیر ہو جائے تو بھی دوسرے کی عزتِ نفس کو بچانا ضروری ہے۔ کسی کو منہ پر مارنا ممنوع ہے۔ کسی کو غیر ضروری طور پر اذیت میں مبتلا کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ تک کرنے کی اجازت نہیں۔ ہتھیار ہاتھ میں ہو تو اس طرح کہ اس کا نشانہ بنانے والا حصہ اپنے ہاتھ میں ہو، کسی دوسرے کی طرف اٹھا ہوا نہ ہو۔ اذیت پہنچانے والی چیز کو راستے سے دور کرنا بھی نجات کا سبب بن سکتا ہے۔

کبر، اپنی نیکی پر عجب، دوسروں کے بارے میں ایسے تبصرے جو دوسروں کو نجات سے محروم کرنے کے حوالے سے کیے جائیں یا ایسے معمولی الفاظ بھی، جن میں تمام انسانوں کی ہلاکت کا تذکرہ ہو، ممنوع ہیں۔

ہمسایے کے ساتھ خصوصی حسنِ سلوک، سب سے بشاشت کے ساتھ ملنا، دوسروں کا حق دلانے یا جائز ضرورت پوری کرنے کے لیے سفارش کرنا، سب مسلمانوں کی صفات میں شامل ہیں۔ اور اولاد میں سے نسبتاً کمزور، خصوصاً بیٹیوں سے حسن سلوک بہت بڑی نیکی ہے۔ والدین کے دلوں میں اللہ نے اولاد کے لیے جو محبت اور شفقت رکھی ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس حوالے سے کسی مومن کو صدمہ پہنچتا ہے، اس کے بچے اس سے لے لیے جاتے ہیں تو اسے اس پر صبر کرنے کے بدلے میں جنت عطا کی جاتی ہے۔

یہ حسن معاشرت کے آداب ہیں۔ جو ان کو اپنا لیتا ہے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ جو اللہ کا محبوب بن جائے وہ فرشتوں اور تمام کائنات کو پیارا ہوتا ہے۔ اچھے لوگوں کی روحیں بھی اچھائی کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں۔ اللہ اور اس کی مخلوق سے محبت رکھنے میں اتنی قوت ہے کہ انسان کو آخرت میں بھی اچھے لوگوں سے دلی محبت کی بنا پر انھی کا ساتھ نصیب ہوگا۔ جس کے حسن اخلاق کی لوگ دنیا میں تعریف کریں، اللہ اس تعریف کو اس کے لیے آخرت کے انعامات کی پیشگی خوش خبری قرار دیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٥ - كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْأَدَبِ

حسنِ سلوک، صلہ رحمی اور ادب

(المعجم ١) - (بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَأَيُّهُمَا أَحَقُّ بِهِ) (التحفة ١)

باب: 1- والدین سے حسن سلوک اور یہ کہ ان دونوں میں سے اس کا زیادہ حقدار کون ہے

[٦٥٠٠] ١-(٢٥٤٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ».

[6500] قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریف ثقفی اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: لوگوں میں سے میرے حسنِ معاشرت (خدمت اور حسن سلوک) کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ماں۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: ''پھر تمھاری ماں۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ فرمایا: ''پھر تمھاری ماں۔'' اس نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: ''پھر تمھارا والد۔''

وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ: مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

اور قتیبہ کی حدیث میں ہے: میرے اچھے برتاؤ کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اور انھوں نے ''لوگوں میں سے'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٥٠١] ٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

[6501] فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: «أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ».

(میری طرف سے) حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھارا باپ، پھر جو تمھارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمھارا قریبی ہو۔'' (اسی ترتیب سے آگے حق دار بنیں گے۔)

[٦٥٠٢] ٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. وَزَادَ: فَقَالَ: «نَعَمْ: وَأَبِيكَ! لَتُنَبَّأَنَّ».

[6502] شریک نے عمارہ اور ابن شبرمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، اس کے بعد (شریک نے) جریر کی روایت کے مانند بیان کیا اور مزید کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمھارے باپ کی قسم! تمھیں ضرور بتایا جائے گا۔''

فائدہ: تمھارے باپ کی قسم حقیقت میں قسم نہیں ہے، مخاطب کو اچھی طرح متوجہ کرنے اور بات کی اہمیت بتانے کی غرض سے بولا جانے والا جملہ ہے۔

[٦٥٠٣] ٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6503] محمد بن طلحہ اور وہیب دونوں نے ابن شبرمہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: مَنْ أَبَرُّ؟ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ: أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

وہیب کی حدیث میں ہے: میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ اور محمد بن طلحہ کی حدیث میں ہے: لوگوں میں سے میری طرف سے حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ پھر جریر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٥٠٤] ٥-(٢٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي

[6504] وکیع نے سفیان سے اور یحییٰ بن سعید قطان نے سفیان اور شعبہ دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں حبیب نے ابوعباس سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس جہاد کی اجازت طلب کرنے کے لیے آیا تو

الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ».

آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ان (کی خدمت بجا لانے) میں جہاد کرو۔ (اپنی جان اور مال کو ان کی خدمت میں صرف کرو۔)''

[٦٥٠٥] (...) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6505] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعباس سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ.

امام مسلم نے کہا: ابوعباس کا نام سائب بن فروخ مکی ہے۔

[٦٥٠٦] ٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6506] ابن بشر نے مسعر سے، ابواسحاق اور زائدہ دونوں نے اعمش سے، سب نے حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٥٠٧] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ نَاعِمًا، مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ، أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ، قَالَ: «فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟» قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا، قَالَ: «فَتَبْتَغِي

[6507] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر طلب کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ سے اجر کے طالب ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے والدین کے پاس جاؤ اور اچھے برتاؤ سے ان کے ساتھ رہو۔''

الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

(المعجم ٢) - (بَابُ تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ، وَغَيْرِهَا) (التحفة ٢)

باب:2- والدین کے ساتھ حسن سلوک نفلی نماز اور دوسرے نفلی اعمال پر مقدم ہے

[٦٥٠٨] ٧-(٢٥٥٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ.

[6508] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے ابورافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جریج نوکیلی چھت والی چھوٹی سی عبادت گاہ میں عبادت کر رہا تھا کہ اس کی ماں آئی۔

قَالَ حُمَيْدٌ: فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ، كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ، كَلِّمْنِي، فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَ: فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ، فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! أَنَا أُمُّكَ، فَكَلِّمْنِي، قَالَ: اللّٰهُمَّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ! إِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ، وَهُوَ ابْنِي، وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي، اللّٰهُمَّ! فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ. قَالَ: وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ.

حمید نے کہا: ابورافع نے ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح واضح کر کے دکھایا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے واضح کیا تھا کہ جب اس کی ماں نے اسے بلایا تو اس نے کس طرح اپنا ہاتھ اپنے ابروؤں پر رکھا تھا اور پھر اسے بلانے کے لیے اپنا سر اوپر کی طرف کیا تھا تو آواز دی: جریج! میں تیری ماں ہوں، میرے ساتھ بات کر۔ ماں نے عین اسی وقت ان (جریج) کو بلایا تھا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے کہا: میرے اللہ! (ایک طرف) میری ماں ہے اور (دوسری طرف) میری نماز ہے؟ تو اس نے اپنی نماز کو ترجیح دی۔ وہ واپس چلی گئیں، پھر دوسری بار آئیں اور بلایا: جریج! میں تیری ماں ہوں، میرے ساتھ بات کرو۔ اس نے کہا: اے اللہ! میری ماں ہے اور میری نماز ہے، انھوں نے نماز کو ترجیح دی، تو ماں نے دعا کی: اے اللہ! یہ جریج ہے، یہ میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات کی ہے، اس نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یا اللہ! تو اسے بدکار عورتوں کا منہ دکھانے سے پہلے موت نہ دینا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو یہ بددعا دیتیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو جائے تو وہ ہو جاتا۔

قَالَ: وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ، قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي، فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقِيلَ لَهَا: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ، قَالَ: فَجَاءُوا بِفُؤُسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي، فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ، قَالَ: فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا لَهُ: سَلْ هٰذِهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ، فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوا: نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ، ثُمَّ عَلَاهُ.

فرمایا: بھیڑوں کا ایک چرواہا (بھی) اس کی عبادت گاہ کی پناہ لیا کرتا تھا (اس کے سائے میں آبیٹھتا تھا۔) فرمایا: بستی سے ایک عورت نکلی، چرواہے نے اس کے ساتھ بدکاری کی، وہ حاملہ ہوگئی اور ایک بیٹے کو جنم دیا۔ اس عورت سے پوچھا گیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ اس عبادت گاہ والے شخص سے (ہوا) ہے۔ کہا: تو وہ (بستی والے) لوگ اپنے پھاؤڑے اور کدال لے کر آ گئے، انھوں نے جریج کو بلایا، انھوں نے اسی وقت ان کو بلایا تھا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس لیے انھوں نے ان لوگوں سے یہ بات نہ کی۔ لوگوں نے ان کی عبادت گاہ گرانی شروع کر دی، جب انھوں نے یہ دیکھا تو اتر کر ان کی طرف آئے۔ لوگوں نے ان سے کہا: اس عورت سے پوچھو (کیا معاملہ ہے)، فرمایا: تو وہ مسکرائے، بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا، پھر پوچھا: تمھارا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ جب انھوں نے اس (شیر خوار) سے یہ سنا تو کہنے لگے: ہم نے آپ کی عبادت گاہ کا جو حصہ گرایا ہے اسے سونے اور چاندی سے (دوبارہ) بنا دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن اسی طرح مٹی سے بنا دو جس طرح پہلے تھی، پھر وہ اس کے اوپر (عبادت گاہ میں) چلے گئے۔

[٦٥٠٩] ٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً، فَكَانَ فِيهَا، فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ، فَانْصَرَفَتْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا

[6509] محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "صرف تین بچوں کے سوا پنگھوڑے میں کسی نے بات نہیں کی: حضرت عیسیٰ بن مریم اور جریج (کی گواہی دینے) والے نے۔ جریج ایک عبادت گزار آدمی تھے۔ انھوں نے نوکیلی چھت والی ایک عبادت گاہ بنالی۔ وہ اس کے اندر تھے کہ ان کی والدہ آئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے پکار کر کہا: جریج! انھوں نے کہا: میرے رب! (ایک طرف) میری ماں ہے اور (دوسری طرف) میری نماز ہے، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گئے اور وہ چلی گئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ آئی، وہ

رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَانْصَرَفَتْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ. فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ! لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ، فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَّعِبَادَتَهُ، وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ، قَالَ: فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلٰى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَحَمَلَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ، قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ، فَوَلَدَتْ مِنْكَ، فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتّٰى أُصَلِّيَ، فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ، وَقَالَ: يَا غُلَامُ! مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِي، قَالَ: فَأَقْبَلُوا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، وَقَالُوا: نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ، فَفَعَلُوا.

نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے بلایا: او جریج! تو جریج نے کہا: میرے پروردگار! میری ماں ہے اور میری نماز ہے۔ انھوں نے نماز کی طرف توجہ کر لی۔ وہ چلی گئی، پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ آئی اور آواز دی: جریج! انھوں نے کہا: میرے پروردگار! میری ماں ہے اور میری نماز ہے، پھر وہ اپنی نماز میں لگ گئے، تو اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورتوں کا منہ دیکھنے سے پہلے اسے موت نہ دینا۔ بنی اسرائیل آپس میں جریج اور ان کی عبادت گزاری کا چرچا کرنے لگے۔ وہاں ایک بدکار عورت تھی جس کے حسن کی مثال دی جاتی تھی، وہ کہنے لگی: اگر تم چاہو تو میں تمھاری خاطر اسے فتنے میں ڈال سکتی ہوں، کہا: تو اس عورت نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا، لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو (دھوپ اور بارش میں) ان کی عبادت گاہ کی پناہ لیا کرتا تھا۔ اس عورت نے چرواہے کو اپنا آپ پیش کیا تو اس نے عورت کے ساتھ بدکاری کی اور اسے حمل ہو گیا۔ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو کہا: یہ جریج سے ہے۔ لوگ ان کے پاس آئے، انھیں (عبادت گاہ سے) نیچے آنے کا کہا، ان کی عبادت گاہ ڈھا دی اور انھیں مارنا شروع کر دیا۔ انھوں نے کہا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تمھارے بچے کو جنم دیا ہے۔ انھوں نے کہا: بچہ کہاں ہے؟ وہ اسے لے آئے۔ انھوں نے کہا: مجھے نماز پڑھ لینے دو، پھر انھوں نے نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو بچے کے پاس آئے، اس کے پیٹ میں انگلی چبھوئی اور کہا: بچے! تمھارا باپ کون ہے۔ اس نے جواب دیا: فلاں چرواہا۔ آپ نے فرمایا: پھر وہ لوگ جریج کی طرف لپکے، انھیں چومتے تھے اور برکت حاصل کرنے کے لیے ان کو ہاتھ لگاتے تھے اور انھوں نے کہا: ہم آپ کی عبادت گاہ سونے (چاندی) کی بنا دیتے ہیں،

انھوں نے کہا: نہیں، اسے مٹی سے دوبارہ اسی طرح بنا دو جیسی وہ تھی تو انھوں نے (ویسے ہی) کیا۔

وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ رَّاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَّشَارَةٍ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ! اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا، فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ».

اور ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ وہاں سے ایک آدمی عمدہ سواری پر سوار خوبصورت لباس پہنے ہوئے گزرا تو اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو ایسا بنا دے۔ بچے نے پستان (دودھ) چھوڑا، اس آدمی کی طرف رخ کیا، اسے دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر اپنے پستان (دودھ) کا رخ کیا اور دودھ پینے میں لگ گیا۔"

قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ، فَجَعَلَ يَمَصُّهَا.

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر اس کو چوستے ہوئے اس بچے کا دودھ پینا بیان کر رہے ہیں۔

قَالَ: «وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَّهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: «زَنَيْتِ، سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ، فَقَالَتْ: حَلْقٰى! مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: زَنَيْتِ، سَرَقْتِ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا.

آپ نے فرمایا: ''پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے۔ وہ اسے مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا، تو نے چوری کی اور وہ کہہ رہی تھی: مجھے اللہ کافی ہے، وہی بہترین کارساز ہے۔ اس بچے کی ماں کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ بنانا۔ بچے نے دودھ چھوڑا، اس باندی کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ یہاں آکر ان دونوں (ماں بیٹے) نے ایک دوسرے سے سوال جواب کیا۔ وہ کہنے لگی: میرا سر منڈے! بہت اچھی ہیئت کا ایک آدمی گزرا، میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا تو تم نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر لوگ اس کنیز کو لے کر گزرے، اسے مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا ہے، تو نے چوری کی ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا تو تم نے یہ کہہ دیا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنانا۔

قَالَ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا، فَقُلْتُ:

اس (بچے) نے کہا: وہ شخص دوسروں پر ظلم ڈھانے والا

اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا: زَنَيْتِ، وَلَمْ تَزْنِ، وَسَرَقْتِ، وَلَمْ تَسْرِقْ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا».

جابر تھا، اس لیے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی طرح نہ بنانا۔ اور یہ عورت جسے لوگ کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا تھا اور تو نے چوری کی حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی، اس لیے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس کی طرح (پاکباز) بنانا۔''

فائدہ: حقیقی اور دائمی عزت والا وہی ہے جو اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچا ہوا ہے، چاہے لوگ اسے حقیر اور گناہ گار سمجھتے ہوں اور حقیقت میں دائمی طور پر رذیل وہی ہے جو اللہ کا نافرمان ہے، چاہے عارضی زندگی میں لوگ اسے معزز سمجھتے ہوں۔

(المعجم ٣) - (بَابُ رَغِمَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ) (التحفة ٣)

باب:3-اس شخص کی ذلت جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا تو (ان کے ذریعے سے) جنت میں داخل نہ ہوا

[٦٥١٠] ٩-(٢٥٥١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ».

[6510] ابوعوانہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''(اس شخص کی) ناک خاک آلود ہوگئی (وہ ناکام اور ذلیل ہوگیا)، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہوگئی، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہوگئی۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا تو (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔''

[٦٥١١] ١٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ» قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ».

[6511] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی، پھر اس کی ناک خاک آلود ہوگئی، پھر اس کی ناک خاک آلود ہوگئی۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: ''جس کے ہوتے ہوئے اس کے ماں باپ، ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے نے پایا، پھر وہ (ان کی خدمت

کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

[٦٥١٢] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ» ثَلَاثًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[6512] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھے سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی۔" پھر (آگے) اُسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ، وَنَحْوِهِمَا) (التحفة ٤)

باب:4- ماں باپ کے دوستوں اور ان جیسی حیثیت رکھنے والوں کے ساتھ نیک سلوک کی فضیلت

[٦٥١٣] ١١-(٢٥٥٢) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ، وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللهُ! إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ، إِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ».

[6513] ولید بن ولید نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک بدوی شخص ملا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر اسے بھی سوار کر لیا اور اپنے سر پر جو عمامہ تھا وہ اتار کر اس کے حوالے کر دیا۔ ابن دینار نے کہا: ہم نے ان سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو ہر نیکی کی توفیق عطا فرمائے! یہ بدو لوگ تھوڑے دیے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا محبوب دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "والدین کے ساتھ بہترین سلوک ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہے جن کے ساتھ اس کے والد کو محبت تھی۔"

[٦٥١٤] ١٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ».

[6514] حیوہ بن شریح نے ابن ہاد سے، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنے والد کے ساتھ سب سے بڑا نیک سلوک یہ ہے کہ انسان اس شخص سے بھی بہت اچھا سلوک کرے جس کے ساتھ اس کے والد کا محبت کا رشتہ تھا۔"

[٦٥١٥] ١٣-(...) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ، إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ، إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ: ارْكَبْ هٰذَا، وَالْعِمَامَةَ، قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ، بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ» وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ.

[6515] ابراہیم بن سعد اور لیث بن سعد دونوں نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کی کہ وہ مکہ مکرمہ کے لیے نکلتے تو جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو ان کا گدھا (ساتھ ہوتا) تھا جس پر وہ سہولت کے لیے سواری کرتے۔ اور ایک عمامہ (ہوتا) تھا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ تو ایسا ہوا کہ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ ایک بادیہ نشیں ان کے قریب سے گزرا، انھوں نے اس سے کہا: تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو! اس نے کہا: کیوں نہیں (اسی کا بیٹا ہوں) تو انھوں نے گدھا اس کو دے دیا اور کہا: اس پر سوار ہو جاؤ اور عمامہ (بھی) اسے دے کر کہا: اسے سر پر باندھ لو۔ تو ان کے کسی ساتھی نے ان سے کہا: اللہ آپ کی مغفرت کرے! آپ نے اس بدو کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ سہولت (تکان اتارنے) کے لیے سواری کرتے تھے اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''والدین کے ساتھ بہترین سلوک میں سے یہ (بھی) ہے کہ جب اس کا والد رخصت ہو جائے تو اس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے والے آدمی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔'' اور اس کا والد (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ) (التحفة ٥)

باب:5- نیکی اور گناہ کی وضاحت

[٦٥١٦] ١٤-(٢٥٥٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

[6516] ابن مہدی نے ہمیں معاویہ بن صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نواس بن سمعان

نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''نیکی اچھا خلق ہے، اور گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔''

[٦٥١٧] ١٥-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سِمْعَانَ قَالَ: أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً، مَّا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ، كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

[6517] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے (باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں ایک سال تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں مقیم رہا۔ مجھے سوالات کرنے کے سوا اور کوئی بات ہجرت کرنے سے نہیں روکتی تھی کیونکہ ہم میں سے جب کوئی ہجرت کر لیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ کہا: (تو اسی دوران میں) میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی حسن خلق (اچھی عادات) کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا) (التحفة ٦)

باب:6- صلہ رحمی (کا حکم) اور قطع رحمی کی ممانعت

[٦٥١٨] ١٦-(٢٥٥٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، مَّوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ

[6518] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا حتی کہ جب وہ ان سے فارغ ہو گیا تو رَحم نے کھڑے ہو کر کہا: یہ (میرا کھڑا ہونا) اس کا کھڑا ہونا ہے جو قطع رحمی سے پناہ کا طلب گار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، (اس مقصد کے لیے تمھارا کھڑا ہونا مجھے قبول ہے) کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اسی سے تعلق رکھوں جو تمھارا تعلق جوڑ کر رکھے اور اس سے تعلق توڑ دوں جو تمھارا تعلق توڑ دے؟'' رَحم نے کہا:

مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكِ لَكِ».

کیوں نہیں! (میں راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمھیں یہ عطا کر دیا گیا۔''

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوٓا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰٓ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ﴾» [محمد: ٢٢-٢٤].

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو (قرآن مجید کا یہ مقام) پڑھ لو: ''تو کیا تم اس (بات) کے قریب (ہو گئے) ہو کہ اگر تم پیچھے ہٹو گے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور خون کے رشتے توڑ ڈالو گے، ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں (ہدایت کی آواز سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو (اللہ کی نشانیاں دیکھنے سے) اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور وخوض نہیں کرتے یا (پھر) ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی تو اس کے ہر کام کے لیے مناسب ترین اعضاء کی تخلیق فرمائی، پھر اس پورے عملِ تخلیق کو بار بار دہرانے کے لیے رحم مادر کی تخلیق فرمائی۔ انسان کا وجود اور اس کی نسل کی بقا اسی کی مرہون منت ہے۔ انسان کے سارے رشتے بھی اسی رحم سے وابستہ ہیں۔ پہلی تخلیق کا موقع ہی اس بات کے لیے مناسب ترین موقع تھا کہ آیندہ انسان کی تخلیق کا عمل جس عضو سے وابستہ ہے اس کے حق کو واضح بھی کیا جائے اور اسے تسلیم بھی کیا جائے۔ یہ انسان پر اللہ کے انعامات میں سے ایک بڑا انعام ہے کہ اپنے پیدائشی رشتوں کو نبھانے والے پر اللہ راضی ہوتا ہے اور اس کے قلب وروح کا تعلق اپنے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِين.

[٦٥١٩] ١٧-(٢٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَّصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ».

[6519] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم (خونی رشتوں کا سارا سلسلہ) عرش کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے: جس نے میرے تعلق کو جوڑ کر رکھا اللہ اس کے ساتھ تعلق جوڑے گا اور جس نے میرے تعلق کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس سے تعلق توڑ لے گا۔''

[٦٥٢٠] ١٨-(٢٥٥٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[6520] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں

حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ».

سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : قَالَ سُفْيَانُ : يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.

ابن ابی عمر نے بتایا کہ سفیان نے کہا: یعنی قطع رحمی کرنے والا۔

[٦٥٢١] ١٩-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ».

[6521] امام مالک نے زہری سے روایت کی، محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہ ان کے والد نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

[٦٥٢٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[6522] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور (اس میں ہے: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[٦٥٢٣] ٢٠-(٢٥٥٧) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[6523] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس پر اس کا رزق کشادہ کیا جائے یا اس کے چھوڑے ہوئے کو مؤخر کیا جائے (خود اس کی اور اس کی چھوڑی ہوئی اشیاء، اعمال اور اولاد کی عمر لمبی ہو) وہ صلہ رحمی کرے۔“

[٦٥٢٤] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي : حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ

[6524] عقیل بن خالد نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے لیے اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور جو اس نے چھوڑ جانا ہے اس کی مہلت لمبی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[٦٥٢٥] ٢٢-(٢٥٥٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى- قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي قَرَابَةً، أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِّي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَّا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ».

[6525] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے (بعض) رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں، میں بُردباری کے ساتھ ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا سلوک کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو تم ان کو جلتی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش پر رہو گے، ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار تمھارے ساتھ رہے گا۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ) (التحفة ٧)

باب: 7-ایک دوسرے سے حسد، بغض اور روگردانی کرنے کی حرمت

[٦٥٢٦] ٢٣-(٢٥٥٩) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا، وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ».

[6526] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق ترک کیے رکھے۔''

[٦٥٢٧] (...) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ

[6527] محمد بن ولید زبیدی اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مالک کی حدیث کے مانند روایت کی۔

حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[٦٥٢٨] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «وَلَا تَقَاطَعُوا».

[6528] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، نیز ابن عیینہ نے مزید یہ کہا: ''اور ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو۔''

[٦٥٢٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6529] یزید بن زریع اور عبدالرزاق، دونوں نے معمر سے، انھوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ جَمِيعًا، وَّأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا».

معمر سے یزید کی روایت اسی طرح ہے جس طرح سفیان کی روایت زہری سے ہے، انھوں نے چاروں خصلتیں بیان کی ہیں، البتہ عبدالرزاق کی روایت اس طرح ہے: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو (منہ نہ موڑو۔)''

[٦٥٣٠] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6530] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندے (ایک دوسرے کے) بھائی بن کر رہو۔''

[٦٥٣١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَزَادَ: «كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ».

[6531] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور مزید یہ کہا: ''جس طرح اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ) (التحفة ٨)

باب:8- شرعی عذر کے بغیر تین دن سے زیادہ تعلق قطع کرنے کی حرمت

[٦٥٣٢] ٢٥-(٢٥٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

[6532] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے (قطع تعلق کر کے رکھے کہ) دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

[٦٥٣٣] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَّمِثْلِ حَدِيثِهِ، إِلَّا قَوْلَهُ: «فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا» فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ مَالِكٍ: «فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا».

[6533] سفیان، یونس، (محمد بن ولید) زبیدی اور معمر سب نے زہری سے مالک کی سند کے ساتھ، اس قول کے سوا ''یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے'' انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر مالک بن انس کے سوا سب نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ کہے: ''یہ بھی اُس کی طرف نہ دیکھے، وہ بھی اس کی طرف نہ دیکھے۔''

[٦٥٣٤] ٢٦-(٢٥٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا

[6534] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تعلق ترک کرے۔''

يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[٦٥٣٥] ٢٧-(٢٥٦٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ».

[6535] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن کے بعد (بھی) روٹھے رہنا جائز نہیں ہے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ، وَالتَّجَسُّسِ، وَالتَّنَافُسِ، وَالتَّنَاجُشِ، وَنَحْوِهَا) (التحفة ٩)

باب:9- بدگمانی، تجسس، دنیاوی معاملات میں مقابلہ بازی اور دھوکے سے ایک دوسرے کے لیے قیمتیں بڑھانے وغیرہ کی ممانعت

[٦٥٣٦] ٢٨-(٢٥٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6536] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے دور رہو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، دوسروں کے ظاہری عیب تلاش کرو نہ دوسروں کے باطنی عیب ڈھونڈو، مال و دولت میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت نہ کرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، اور اللہ کے ایسے بندے بن کر رہو جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

[٦٥٣٧] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَهْجُرُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6537] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے ترکِ تعلق مت کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو، تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

[٦٥٣٨] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[6538] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو،

اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، دوسروں کے ظاہری عیب تلاش نہ کرو، دوسروں کے باطنی عیب مت ڈھونڈو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

[٦٥٣٩] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا، كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ».

[6539] شعبہ نے ہمیں اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ''ایک دوسرے سے قطع رحمی نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

[٦٥٤٠] ٣١-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا».

[6540] سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، دولت کے حصول اور نمائش میں ایک دوسرے سے مقابلہ نہ کرو اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ، وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ)

(التحفة ١٠)

باب:10- مسلمان پر ظلم کرنے، اس کو رسوا کرنے، اس کی تحقیر کرنے اور اس کے خون، اس کی عزت اور اس کے مال کی حرمت

[٦٥٤١] ٣٢-(٢٥٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ،

[6541] داود بن قیس نے ہمیں عامر بن کریز کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ

وَّكُونُوا، عِبَادَ اللهِ! إِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا». وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ: «بِحَسْبِ امْرِيءٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ».

کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔" اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا، (پھر فرمایا): "کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہیں۔"

[٦٥٤٢] ٣٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَّوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ. وَزَادَ، وَنَقَصَ، وَمِمَّا زَادَ فِيهِ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ» وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلٰى صَدْرِهِ.

[6542] اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عامر بن کریز کے آزاد کردہ غلام ابوسعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد داود کی حدیث کی طرح بیان کیا، کچھ چیزیں زیادہ بیان کیں اور کچھ کم، زائد بیان کردہ باتوں میں سے ایک یہ ہے: "اللہ تعالیٰ تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمھاری صورتوں کو لیکن وہ تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔" اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

[٦٥٤٣] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ».

[6543] یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمھارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔"

(المعجم ١١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ) (التحفة ١١)

باب: 11- باہمی بغض و عداوت کی ممانعت

[٦٥٤٤] ٣٥-(٢٥٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا».

[6544] امام مالک بن انس نے سہیل (بن ابی صالح) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، اس بندے کے سوا جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو، چنانچہ کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔ ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔'' (اور صلح کے بعد ان کی بھی بخشش کر دی جائے۔)

[٦٥٤٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، نَّحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ: «إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ» مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: «إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ».

[6545] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے حدیث بیان کی۔ قتیبہ بن سعید اور احمد بن عبدہ ضبی نے عبدالعزیز دراوردی سے حدیث بیان کی، ان دونوں (جریر اور عبدالعزیز) نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے مالک کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ابن عبدہ سے دراوردی کی بیان کردہ حدیث میں ہے: ''سوائے ان دو کے جنھوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ رکھا ہو۔'' اور قتیبہ نے کہا: ''سوائے ان دو کے جنھوں نے دوری اختیار کر رکھی ہو۔''

[٦٥٤٦] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَّاثْنَيْنِ، فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا».

[6546] سفیان نے مسلم بن ابی مریم سے، انھوں نے ابوصالح سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ایک بار اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا، کہا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اس شخص کے سوا کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہو، تو (ان کے بارے میں) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں

صلح کر لیں، ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔"

[٦٥٤٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو ابْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَيْنِ، يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ، إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوا، أَوِ ارْكُوا، هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا».

[6547] امام مالک بن انس نے مسلم بن ابی مریم سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں، پیر کے دن اور جمعرات کے دن اور ہر ایمان رکھنے والے بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اس بندے کے سوا کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت اور بغض ہوتا ہے۔ تو (ان کے بارے میں) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو، یا مؤخر کر دو یہاں تک کہ دونوں (عداوت چھوڑ کر ایک دوسرے کی طرف) واپس آ جائیں۔"

(المعجم ١٢) - (بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ١٢)

باب:12- اللہ کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت

[٦٥٤٨] ٣٧-(٢٥٦٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي، اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي».

[4548] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سائے میں رکھوں گا، آج کے دن جب میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔"

فائدہ: میری خاطر محبت کرنے والے عبدیت کے اس مرتبے پر ہیں کہ انھیں میرے جلال کا عرفان ہے اور میری بندگی کے اسی مضبوط اور محبوب رشتے کی بنا پر وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، لہٰذا وہ میرے سائے کے مستحق ہیں۔

[٦٥٤٩] ٣٨-(٢٥٦٧) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ،

[6549] عبدالاعلیٰ بن حماد نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابورافع سے،

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَّهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلٰى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِّي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ».

انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے گیا جو دوسری بستی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو اس کی نگرانی (یا انتظار) کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب وہ شخص اس (فرشتے) کے سامنے آیا تو اس نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے ایک بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں جو اس بستی میں ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تمھارا اس پر کوئی احسان ہے جسے مکمل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بس مجھے اس کے ساتھ صرف اللہ عزوجل کی خاطر محبت ہے۔ اس نے کہا: تو میں اللہ ہی کی طرف سے تمھارے پاس بھیجا جانے والا قاصد ہوں کہ اللہ کو بھی تمھارے ساتھ اسی طرح محبت ہے جس طرح اس کی خاطر تم نے اس (بھائی) سے محبت کی ہے۔''

[٦٥٥٠] (...) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُويَةَ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6550] ابوبکر بن محمد بن زنجویہ قشیری نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ) (التحفة ١٣)

باب:13- بیمار پرسی کی فضیلت

[٦٥٥١] ٣٩-(٢٥٦٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ - قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَائِدُ

[6551] سعید بن منصور اور ابو ربیع زہرانی نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابو اسماء سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ــــ ابو ربیع نے کہا: انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ــــ اور سعید کی حدیث میں ہے: (ثوبان رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مریض

الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے درمیان گزرنے والی روش پر ہوتا ہے۔"

فائدہ: جدھر سے چاہے پھل کھالے، یعنی اس کا ہر جملہ اور ہر کام کسی نہ کسی بڑے اجر کا سبب بنتا ہے۔

[٦٥٥٢] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

[6552] ہشیم نے ہمیں خالد سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کی ایک روش پر رہتا ہے۔"

[٦٥٥٣] ٤١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ».

[6553] یزید بن زُریع نے کہا: ہمیں خالد نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء رحبی سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک مسلسل جنت کی ایک روش میں موجود ہوتا ہے۔"

[٦٥٥٤] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، هُوَ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ عَادَ مَرِيضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «جَنَاهَا».

[6554] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں عاصم احول نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید سے خبر سنائی، انھوں نے ابواشعث سے، انھوں نے ابواسماء رحبی سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی وہ مسلسل جنت کی روش میں رہا۔" آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! جنت کی روش کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس کے پھل جنھیں وہ چنتا ہے۔"

[٦٥٥٥] (...) حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

[6555] مروان بن معاویہ نے عاصم احول سے اسی

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٥٥٦] ٤٣-(٢٥٦٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي».

[6556] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا: میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تُو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمھیں معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تمھیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اسے کھانا نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلا دیتا تو تمھیں وہ (کھانا) میرے پاس مل جاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو (آج) اس کو میرے پاس پالیتا۔''

(المعجم ١٤) - **(بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ أَوْ حَزَنٍ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)** (التحفة ١٤)

باب: 14- مومن کو جو بیماری یا غم وغیرہ لاحق ہوتا ہے حتی کہ جو کانٹا چبھتا ہے اس پر (بھی) ثواب ملتا ہے

[٦٥٥٧] ٤٤-(٢٥٧٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ:

[6557] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے

أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ - مَكَانَ الْوَجَعِ - وَجَعًا.

ابووائل سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جسے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ عثمان کی روایت میں ''سخت تکلیف کا سامنا'' کے بجائے ''جس کی تکلیف زیادہ سخت ہو'' ہے۔

[٦٥٥٨] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، مِّثْلَ حَدِيثِهِ.

[6558] شعبہ اور سفیان دونوں نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٥٥٩] ٤٥-(٢٥٧١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجَلْ. إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنكُمْ» قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ، أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجَلْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيبُهُ أَذًى مِّنْ

[6559] عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کو بخار چڑھ رہا تھا، میں نے آپ کو ہاتھ سے چھوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، مجھے اتنا بخار چڑھتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار چڑھتا ہے۔'' میں نے عرض کی: یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دہرا اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، (یہی بات ہے۔)'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں جسے کوئی تکلیف پہنچے، مرض ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف مگر اللہ اس کے سبب

مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا».

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي.

سے اس کی برائیاں (گناہ) جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔"

زہیر کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں: "تو میں نے آپ کو ہاتھ سے چھوا۔"

[٦٥٦٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، نَّحْوَ حَدِيثِهِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: «نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ».

[6560] ابومعاویہ، سفیان، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیّہ سب نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ، اسی کی حدیث کے مانند روایت کی اور ابومعاویہ کی حدیث میں مزید ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں......"

[٦٥٦١] ٤٦-(٢٥٧٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ، وَهِيَ بِمِنًى، وَّهُمْ يَضْحَكُونَ، فَقَالَتْ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ، فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَّمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ».

[6561] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود (بن یزید نخعی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچھ قریشی نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ نوجوان ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص خیمے کی رسیوں پر گر پڑا، قریب تھا کہ اس کی گردن یا آنکھ جاتی رہتی۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہنسو مت، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "کوئی مسلمان نہیں جسے کانٹا چبھ جائے یا اس سے بڑھ کر (تکلیف) ہو مگر اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٥٦٢] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُمَا؛ ح:

[6562] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا:

وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے یا اس کی بنا پر اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

[٦٥٦٣] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا قَصَّ اللهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ».

[6563] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن کو جب بھی کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

[٦٥٦٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6564] ابومعاویہ نے ہمیں ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٥٦٥] ٤٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

[6565] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مصیبت نہیں جس میں کوئی مسلمان مبتلا ہو مگر اس کی بنا پر اس کا کوئی گناہ اس سے ہٹا دیا جاتا ہے حتی کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے (اور کسی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔)''

[٦٥٦٦] ٥٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ، إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ، أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ».

[6566] امام مالک بن انس نے یزید بن خُصَیفہ سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر کوئی بھی مصیبت نہیں آتی، چاہے ایک کانٹا ہی (چبھا) ہو مگر اس کی وجہ سے اس کی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں یا اس کو اس کی کچھ غلطیوں کا کفارہ بنا دیا جاتا ہے۔''

لَا يَدْرِي يَزِيدُ، أَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

یزید کو پتہ نہیں کہ عروہ نے ان دونوں میں سے کون سا جملہ بولا تھا۔

[٦٥٦٧] ٥١-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ شَيْءٍ يُّصِيبُ الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ».

[6567] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مصیبت نہیں جو مومن پر آتی ہے، حتی کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے تو اللہ اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کی وجہ سے اس کی کوئی غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔''

[٦٥٦٨] ٥٢-(٢٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَّصَبٍ، وَّلَا نَصَبٍ، وَّلَا سَقَمٍ، وَّلَا حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ».

[6568] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، نہ تھکاوٹ، نہ بیماری، نہ غم حتی کہ کوئی فکر بھی جو اسے فکر مند کر دے مگر اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔''

[٦٥٦٩] (٢٥٧٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ، شَيْخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ﴾ [النساء: ١٢٣]. بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ

[6569] سفیان نے قریش کے ایک بزرگ ابن محیصن سے روایت کی، انھوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: جب (یہ آیت) نازل ہوئی: ''جو شخص کوئی برائی کرے گا، اس کے بدلے اسے سزا دی جائے گی۔'' یہ (بات) مسلمانوں کے لیے سخت خوف اور تشویش کا باعث بنی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مطلوبہ معیار کے) قریب تر پہنچو اور اچھی طرح سیدھے ہو جاؤ۔ ہر مصیبت میں، جو کسی مسلمان کو پہنچتی ہے، ایک کفارہ ہوتا ہے حتی کہ ٹھوکر جو اسے لگ جاتی ہے یا کانٹا جو اسے چبھ جاتا ہے۔''

كَفَّارَةٌ، حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا، أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

قَالَ: مُسْلِمٌ: هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

امام مسلم نے کہا: وہ (قریش کے شیخ ابن محیصن) اہل مکہ میں سے عمر بن عبدالرحمان بن محیصن ہیں۔

فائدہ: ان تکالیف سے غلطیوں کا کفارہ ہو جاتا اور مسلمان گناہوں کی سزا سے بچ جاتا ہے بشرطیکہ وہ نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی پختہ کوشش کرے، اس طرح اس سے کم از کم غلطیاں ہوں گی اور جو ہوں گی ان کا کفارہ ہو جائے گا۔

[٦٥٧٠] ٥٣-(٢٥٧٥) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ، أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ! أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ! تُزَفْزِفِينَ؟» قَالَتِ: الْحُمَّى، لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا، فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[6570] ابوزبیر نے کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (ایک انصاری خاتون) حضرت ام سائب یا حضرت ام میسّب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: ''ام سائب یا (فرمایا:) ام میسّب! تمھیں کیا ہوا؟ کیا تم شدت سے کانپ رہی ہو؟'' انھوں نے کہا: بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے! آپ نے فرمایا: ''بخار کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ آدم کی اولاد کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔''

[٦٥٧١] ٥٤-(٢٥٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّبِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُّعَافِيَكِ». قَالَتْ: أَصْبِرُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَّا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

[6571] عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی، کہا: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت ہے، یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے (کبھی) میرا لباس کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرو اور تمھارے لیے جنت ہے اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو صحت عطا فرمائے۔'' اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، اس نے کہا: میرا لباس کھل جاتا ہے، آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میرا لباس نہ کھلے، تو آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ)

(التحفة ١٥)

باب:15- ظلم کرنے حرمت

[٦٥٧٢] ٥٥-(٢٥٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا رَوٰى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُّحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُونِي،

[6572] مروان بن محمد دمشقی نے کہا: ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوادریس خولانی سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ایک ایسی روایت بیان کی جو آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے بیان کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمھارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا مجھ سے لباس مانگو میں تمھیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمھارے گناہ معاف کروں گا۔ میرے بندو! تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہو گے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور تمھارے بعد والے اور تمھارے انسان اور تمھارے جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور تمھارے بعد والے اور تمھارے انسان اور تمھارے جن سب مل کر تم

فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ».

میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور تمھارے پچھلے اور تمھارے انسان اور تمھارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی (اور نکال لی) جائے۔"

قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سعید نے کہا: ابوادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔

[٦٥٧٣] (...) **حَدَّثَنِيهِ** أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا.

[6573] ابوبکر بن اسحٰق نے کہا: ہمیں ابومسہر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ مروان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٦٥٧٤] (...) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ابْنَا بِشْرٍ، وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

[6574] ابواسحٰق نے کہا: ہمیں یہ حدیث بشر کے دو بیٹوں حسن اور حسین نے اور محمد بن یحییٰ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابومسہر نے حدیث بیان کی، پھر پوری طویل حدیث بیان کی۔

[٦٥٧٥] (...) **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَّبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي، فَلَا تَظَالَمُوا». وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْهُ.

[6575] ابواسماء نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔" اور (اس کے بعد) اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی اور ابوادریس (خولانی) کی حدیث جو ہم نے (پہلے) بیان کی ہے اس سے زیادہ مکمل ہے۔

[٦٥٧٦] ٥٦-(٢٥٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ».

[6576] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن (دلوں پر چھانے والی) ظلمتیں ہوں گی۔ بخل اور ہوس سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل و ہوس نے ہلاک کر دیا، اسی نے ان کو اکسایا تو انھوں نے اپنے (ایک دوسرے کے) خون بہائے اور اپنی حرمت والی چیزوں کو حلال کر لیا۔''

[٦٥٧٧] ٥٧-(٢٥٧٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6577] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن کئی ظلمتیں (تاریکیاں) ہوں گی۔''

فائدہ: قیامت کی تاریکیوں میں صرف مومنوں کے پاس نور ہو گا اور جس طرح قرآن نے کہا: ''منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے، جو ایمان لائے تھے، کہیں گے: ہمیں اجازت دو، ہم تمھارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں (اس پر) ان سے کہا جائے گا: پیچھے کی طرف مڑو اور نور کو تلاش کرو۔'' (الحدید 14:57) اگر تم نے نور اور ہدایت کو قبول کیا ہوتا تو تمھیں یہاں بھی نصیب ہو جاتا۔ ظلم کسی طرح کا بھی ہو وہ ظلمت ہے اور نور سے محرومی ہے۔

[٦٥٧٨] ٥٨-(٢٥٨٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6578] سالم نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (کے عیبوں) کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

[٦٥٧٩] ٥٩-(٢٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ

[6579] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟''

ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟» قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي، مَنْ يَّأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكَاةٍ، وَّيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَّأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ، قَبْلَ أَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ».

صحابہ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو، نہ کوئی سازوسامان۔ آپ نے فرمایا: ''میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس کو گالی دی ہوگی، اس پر بہتان لگایا ہوگا، اس کا مال کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا اور اس کو مارا ہوگا، تو اس کی نیکیوں میں سے اس کو بھی دیا جائے گا اور اس کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

فائدہ: ایسا شخص حقیقی قلاش ہے جس کے پلے کچھ نہیں بچا بلکہ الٹا دوسروں کا قرض بھی اس پر چڑھ گیا۔

[٦٥٨٠] ٦٠-(٢٥٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقُ إِلٰى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ».

[6580] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم سب حقداروں کے حقوق ان کو ادا کرو گے، حتی کہ اس بکری کا بدلہ بھی جس کے سینگ توڑ دیے گئے ہوں گے، سینگوں والی بکری سے پورا پورا لیا جائے گا۔''

فائدہ: وہ دن پوری مخلوقات کے لیے یوم الحساب اور یوم العدل ہوگا۔ اس دن قیام عدل کی تکمیل کے لیے جانوروں کو بھی اکٹھا کیا جائے گا۔ ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ ''اور جب جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔'' (التکویر 5:81) قصاص کے بعد ان جانوروں کا کیا ہوگا، اس کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس ہے۔

[٦٥٨١] ٦١-(٢٥٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ، فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ». ثُمَّ قَرَأَ:

[6581] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دے دیتا ہے اور جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو پھر جانے نہیں دیتا۔'' پھر آپ نے (یہ آیت) پڑھی: ''اور جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ہے تو آپ کے رب کی گرفت ایسی ہی

﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [هود: ١٠٢].

ہوتی ہے (کہ کوئی بچ نہیں سکتا۔) بے شک اس کی گرفت سخت دردناک ہے۔"

(المعجم ١٦) - **(بَابُ نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)** (التحفة ١٦)

باب:16- بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم

[٦٥٨٢] ٦٢-(٢٥٨٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ، غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ، فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ، وَّإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ».

[6582] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: دولڑکے آپس میں لڑ پڑے، ایک لڑکا مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا لڑکا انصار میں سے۔ مہاجر نے پکار کر آواز دی: اے مہاجرین! اور انصاری نے پکار کر آواز دی: اے انصار! تو (اچانک) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: "یہ کیا زمانۂ جاہلیت کی سی چیخ و پکار ہے؟" انھوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! بس یہ دولڑکے آپس میں لڑ پڑے ہیں اور ایک نے دوسرے کی سرین پر ضرب لگائی ہے، آپ نے فرمایا: "کوئی (بڑی) بات نہیں، اور ہر انسان کو اپنے بھائی کی، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنی چاہیے، اگر اس کا بھائی ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔"

[٦٥٨٣] ٦٣- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ؛ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَالَ الْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرُ: يَالَ الْمُهَاجِرِينَ! فَقَالَ رَسُولُ

[6583] سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم ایک غزوے (غزوۂ مریسیع) میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر ضرب لگائی، انصاری نے کہا: اے انصار! (آؤ، مدد کرو) اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (آؤ، مدد کرو۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی چیخ و پکار ہے؟" انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری کی سرین پر مارا ہے، آپ نے فرمایا: "(جب یہ اتنا چھوٹا سا معاملہ ہے تو جاہلی دور کی سی) اس (چیخ و پکار) کو چھوڑ و۔ یہ ایک کریہہ اور

اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا، وَاللهِ! لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ.

بدبودار بات ہے۔'' عبداللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: (اچھا!) انھوں نے (ایسا) کیا ہے، اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم میں سے عزت والا اسے، جو ذلت والا ہے، وہاں سے نکال باہر کرے گا۔

قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: «دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑ یے، میں اس منافق کی گردن اڑاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رہنے دو، کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہے ہیں۔''

[٦٥٨٤] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ».

[6584] اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور اور محمد بن رافع نے ہمیں حدیث بیان کی۔ ابن رافع نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جبکہ دوسرے دونوں نے کہا: خبر دی۔ عبدالرزاق نے، کہا: ہمیں معمر نے ایوب سے خبر دی، انھوں نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بدلہ دلوانے کی درخواست کی، (رسول اللہ ﷺ نے ضروری کارروائی کے بعد) لوگوں سے کہا: ''اس (چیخ و پکار اور فساد انگیزی) کو چھوڑ دو، یہ ایک کریہہ اور بدبودار (حرکت) ہے۔''

قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَةِ عَمْرٍو: قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا.

ابن منصور نے اپنی روایت میں عمرو سے روایت کرتے ہوئے صراحت کی کہ عمرو نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ) (التحفة ١٧)

باب:17- اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی، باہمی محبت اور ایک دوسرے کی مدد

[٦٥٨٥] ٦٥-(٢٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا

[6585] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے

عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا».

مسلمان کے لیے ایک عمارت کے مانند ہے، جس کی ایک (اینٹ) دوسری (اینٹ) کو مضبوط کرتی ہے۔"

[٦٥٨٦] ٦٦-(٢٥٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى».

[6586] زکریا نے ہمیں شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں کی ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی اور ایک دوسرے کی طرف التفات وتعاون کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم بیداری اور بخار کے ذریعے سے (سب اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر) اس کا ساتھ دیتا ہے۔"

[٦٥٨٧] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[6587] مطرف نے شعبی سے، انھوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ حدیث) کی طرح روایت کی۔

[٦٥٨٨] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ، إِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ، تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ».

[6588] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان (باہم) ایک ہی انسان کی طرح ہیں، اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بخار اور بے خوابی کے ذریعے سے باقی سارا جسم اس کا ساتھ دیتا ہے۔"

[٦٥٨٩] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ

[6589] خیثمہ (بن عبدالرحمٰن) نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان (باہم) ایک انسان کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں

وَّاحِدٍ، إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ، اشْتَكٰى كُلُّهُ، وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ، اشْتَكٰى كُلُّهُ».

تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔"

[٦٥٩٠] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[6590] شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ) (التحفة ١٨)

باب:18-ایک دوسرے کو گالی دینے کی ممانعت

[٦٥٩١] ٦٨-(٢٥٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِيءِ، مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ».

[6591] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں، اس کا وبال پہل کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔"

(المعجم ١٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ) (التحفة ١٩)

باب:19-درگزر کرنا اور انکسار مستحب ہے

[٦٥٩٢] ٦٩-(٢٥٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَّمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَّمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِّلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ».

[6592] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔"

(المعجم ٢٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ) (التحفة ٢٠)

باب:20-غیبت کی حرمت

[٦٥٩٣] ٧٠-(٢٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ» قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ».

[6593] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اسے ناپسند ہو۔'' عرض کی گئی: آپ یہ دیکھیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو؟) آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اگر اس میں وہ (عیب) موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ بِشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، بِأَنْ يَّسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ) (التحفة ٢١)

باب:21-جس کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کے لیے بشارت ہے کہ وہ آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

[٦٥٩٤] ٧١-(٢٥٩٠) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6594] روح (بن قاسم) نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دنیا میں جس شخص کی پردہ پوشی کرتا ہے، قیامت کے دن بھی اس کا پردہ رکھے گا۔''

[٦٥٩٥] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6595] وہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دنیا میں کوئی بندہ کسی (دوسرے) بندے کا عیب نہیں چھپاتا مگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپا لے گا۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ) (التحفة ٢٢)

[٦٥٩٦] ٧٣-(٢٥٩١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ، فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ وَّدَعَهُ، أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ».

[٦٥٩٧] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا».

باب:22- جس شخص کی بدکلامی کا ڈر ہو اس سے نرم گفتگو کرنا

[6596] سفیان بن عیینہ نے ابن منکدر سے روایت کی، انھوں نے عروہ بن زبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: ''اس کو اجازت دے دو، یہ یقیناً اپنے قبیلے کا بُرا فرد ہے، یا فرمایا: قبیلے کا برا مرد ہے۔'' جب وہ شخص اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں وہ فرمایا جو فرمایا تھا، پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک رتبے کے اعتبار سے سب سے بُرا شخص وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کے لیے دور رہیں یا اس کو چھوڑ دیں۔''

[6597] معمر نے ابن منکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''یہ قوم کا بدترین فرد ہے اور یہ گھرانے کا (بدترین) فرد ہے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ) (التحفة ٢٣)

[٦٥٩٨] ٧٤-(٢٥٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ

باب:23- نرمی کی فضیلت

[6598] منصور نے تمیم بن سلمہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہلال سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس

عبد الرحمٰن بن هلال، عن جرير عن النبي ﷺ قال: «من يحرم الرفق، يحرم الخير».

شخص کو نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے، وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٥٩٩] ٧٥ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو سعيد الأشج ومحمد بن عبد الله بن نمير قالوا: حدثنا وكيع؛ ح: وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو معاوية؛ ح: وحدثنا أبو سعيد الأشج: حدثنا حفص يعني ابن غياث، كلهم عن الأعمش؛ ح: وحدثنا زهير بن حرب وإسحاق بن إبراهيم - واللفظ لزهير -: قال زهير: حدثنا، وقال إسحاق: أخبرنا جرير عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عبد الرحمٰن بن هلال العبسي قال: سمعت جريرا يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من يحرم الرفق، يحرم الخير».

[6599] اعمش نے تمیم بن سلمہ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال عبسی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "جو شخص نرم خوئی سے محروم کر دیا جائے وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٦٠٠] ٧٦ (...) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا عبد الواحد بن زياد عن محمد بن أبي إسماعيل، عن عبد الرحمٰن بن هلال قال: سمعت جرير بن عبد الله يقول: قال رسول الله ﷺ: «من حرم الرفق، حرم الخير، أو من يحرم الرفق، يحرم الخير».

[6600] محمد بن اسماعیل نے عبدالرحمن بن ہلال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نرم مزاجی سے محروم ہوا وہ بھلائی سے محروم ہوا، یا جو شخص نرم مزاجی سے محروم کر دیا جاتا ہے وہ بھلائی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

[٦٦٠١] ٧٧ (٢٥٩٣) حدثني حرملة بن يحيى التجيبي: أخبرنا عبد الله بن وهب: أخبرني حيوة: حدثني ابن الهاد عن أبي بكر بن حزم، عن عمرة بنت عبد الرحمٰن، عن عائشة زوج النبي ﷺ أن رسول الله ﷺ

[6601] نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کی بنا پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو درشت مزاجی کی بنا پر عطا نہیں فرماتا، وہ اس کے علاوہ کسی بھی اور بات پر اتنا عطا نہیں فرماتا۔"

قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ».

[٦٦٠٢] ٧٨-(٢٥٩٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ، وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ».

[6602] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے مقدام بن شریح بن ہانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے۔''

[٦٦٠٣] ٧٩-(...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ - وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا، فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ، فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ». ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6603] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے مقدام بن شریح بن ہانی سے اسی سند سے (حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا اور انھوں نے حدیث میں مزید بیان کیا: حضرت عائشہ ؓ ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئیں جس میں ابھی سرکشی تھی تو حضرت عائشہ ؓ اسے گھمانے لگیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ''نرمی سے کام لو۔'' اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

فائدہ: وہ اونٹ سواری کے لیے پوری طرح سدھایا نہیں گیا تھا، اس لیے سیدہ عائشہ ؓ اسے گھمانے لگیں کہ ایک طرف سے سوار نہیں ہونے دیتا تو دوسری طرف سے سوار ہو جاتی ہوں۔ ان کے ایسا کرنے میں سختی تھی جسے آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا اور نرمی کی تلقین فرمائی۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا) (التحفة ٢٤)

باب:24- سواری وغیرہ کے جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت

[٦٦٠٤] ٨٠-(٢٥٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي

[6604] اسماعیل بن ابراہیم نے کہا: ہمیں ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومہلب سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور انصار کی ایک

الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ».

عورت اونٹنی پر سوار تھی کہ اچانک وہ اونٹنی مضطرب ہوئی، اس عورت نے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ نے فرمایا: ''اس (اونٹنی) پر جو کچھ موجود ہے وہ ہٹا لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون اونٹنی ہے۔''

قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ، مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ.

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جیسے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی ہے، کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا۔

[٦٦٠٥] ٨١ (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا، نَاقَةً وَرْقَاءَ، وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ».

[6605] حماد بن زید اور (عبدالوہاب) ثقفی نے ایوب سے اسماعیل کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر حماد کی حدیث میں ہے: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے اب بھی میں اس کو دیکھ رہا ہوں، وہ خاکستری رنگ کی ایک اونٹنی ہے۔ اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر جو کچھ ہے اتار لو، اس کی پیٹھ ننگی کر دو کیونکہ وہ ایک ملعون اونٹنی ہے۔''

فائدہ: آپ ﷺ کا یہ اقدام لوگوں کو بتانے کے لیے تھا کہ اللہ کی لعنت بہت ہی سنگین معاملہ ہے۔ اگر کسی سواری وغیرہ پر لعنت کی ہے تو اس پر سوار ہونا یا اس پر سامان لادنا اس لعنت میں کسی حد تک شریک ہونے کے مترادف ہے۔ اگلی احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی اونٹنی کو مبارک سفر میں قریب آنے کی اجازت نہیں دی۔ اس میں یہ تعلیم بھی آ گئی کہ لعنت کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

[٦٦٠٦] ٨٢ (٢٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ، عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ، إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ:

[6606] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی لدا ہوا تھا، اچانک اس نے نبی ﷺ کو دیکھا، اس وقت پہاڑ (کے درے نے) گزرنے والوں کا راستہ تنگ کر دیا تھا۔ اس باندی نے (اونٹنی کو تیز کرنے کے

حلْ، اللّٰهمّ! الْعنْها قال: فقال النّبيّ ﷺ: «لا تُصاحبْنا ناقةٌ عليْها لعْنةٌ».

لیے زور سے) کہا: حل (تیز چلو تاکہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ جائیں، جب وہ اونٹنی تیز نہ ہوئی تو کہنے لگی:) اے اللہ! اس پر لعنت بھیج! (حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ اونٹنی جس پر لعنت ہو ہمارے ساتھ (شریک سفر) نہ ہو۔"

[٦٦٠٧] ٨٣-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الْأعْلى: حدّثنا الْمُعْتمرُ بْنُ سُليْمان؛ ح: وحدّثني عُبيْدُ الله بْنُ سعيد: حدّثنا يحْيى يعْني ابْن سعيد، جميعًا عنْ سُليْمان التّيْميّ بهٰذا الْإسْناد. وزاد في حديث الْمُعْتمر: «لا، ايْمُ الله! لا تُصاحبْنا راحلةٌ عليْها لعْنةٌ من الله» أوْ كما قال.

[6607] معتمر بن سلیمان اور یحییٰ بن سعید نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ معتمر کی حدیث میں مزید یہ ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) "نہیں، اللہ کی قسم! ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر اللہ کی لعنت ہو۔" یا آپ نے جن الفاظ میں فرمایا۔

[٦٦٠٨] ٨٤-(٢٥٩٧) حدّثنا هٰرُونُ بْنُ سعيد الْأيْليّ: حدّثنا ابْنُ وهْب: أخْبرني سُليْمانُ وهُو ابْنُ بلال، عن الْعلاء بْن عبْد الرّحْمٰن، حدّثهُ عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا ينْبغي لصدّيق أنْ يكُون لعّانًا».

[6608] سلیمان بن بلال نے مجھے خبر دی، کہا: علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک صدیق کے شایان شان نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔"

فائدہ: امام بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے تو وہ غیر شعوری طور پر اپنے کسی غلام کے لیے لعنت کا لفظ کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں یاد دلایا کہ اللہ نے ان کو جو منصب دیا ہے اس میں ایسے الفاظ بولنا ان کے شایان شان نہیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: وہ آیندہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ (شعب الإیمان: 294/4، حدیث: 5154) اللہ کے دشمنوں، خصوصا خیانت اور دھوکے سے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنے والے کافروں کے لیے قنوت نازلہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں لعنت ممنوع نہیں۔

[٦٦٠٩] (...) حدّثنيه أبُو كُريْب: حدّثنا خالدُ بْنُ مخْلد عنْ مُحمّد بْن جعْفر، عن الْعلاء بْن عبْد الرّحْمٰن بهٰذا الْإسْناد، مثْلهُ.

[6609] محمد بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦١٠] ٨٥ (٢٥٩٨) حدثني سويد بن سعيد: حدثني حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم: أن عبد الملك بن مروان بعث إلى أم الدرداء بأنجاد من عنده، فلما أن كان ذات ليلة، قام عبد الملك من الليل، فدعا خادمه، فكأنه أبطأ عليه، فلعنه، فلما أصبح قالت له أم الدرداء: سمعتك، الليلة، لعنت خادمك حين دعوته، فقالت: سمعت أبا الدرداء يقول: قال رسول الله ﷺ: "لا يكون اللعانون شفعاء، ولا شهداء، يوم القيامة".

[6610] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو اپنی طرف سے گھر کا کچھ عمدہ سامان بھیجا، پھر ایسا ہوا کہ ایک رات کو عبدالملک اٹھا، اس نے اپنے خادم کو آواز دی، غالباً اس نے دیر لگا دی تو عبدالملک نے اس پر لعنت کی، جب اس (عبدالملک) نے صبح کی تو حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رات کو سنا کہ جس وقت تم نے اپنے خادم کو بلایا تھا تو تم نے اس پر لعنت کی تھی، پھر وہ کہنے لگیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفاعت کرنے والے ہوں گے، نہ گواہ بنیں گے۔''

فائدہ: یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دوسری بیوی ام درداء صغریٰ تھیں جن کا نام ہُجیمہ یا جہیمہ بنت یحییٰ تھا۔ یہ بہت دانا، عالمہ اور فقیہ خاتون تھیں۔ غالباً عبدالملک کے گھر کی خواتین نے حصول علم و برکت کے لیے انھیں اپنے ہاں بطور مہمان بلایا ہوا تھا۔ عبدالملک نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کے لیے خادم کو آواز دی اور اس کے دیر کرنے پر سخت سست کہتے ہوئے اس پر لعنت بھی کی۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے خیر خواہی کا حق ادا کیا اور عبدالملک کو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک سنائی۔

[٦٦١١] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: وأبو غسان المسمعي وعاصم بن النضر التيمي قالوا: حدثنا معتمر بن سليمان؛ ح: وحدثنا إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا عبد الرزاق، كلاهما عن معمر، عن زيد بن أسلم في هذا الإسناد، بمثل معنى حديث حفص بن ميسرة.

[6611] معمر نے زید بن اسلم سے اسی سند سے حفص بن میسرہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٦١٢] ٨٦ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا معاوية بن هشام عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم وأبي حازم، عن أم الدرداء، عن أبي الدرداء قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "إن اللعانين لا يكونون

[6612] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم اور ابوحازم سے روایت کی، انھوں نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ شہادت دینے والے ہوں گے اور نہ

شُهداء ولا شُفعَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

شفاعت کرنے والے۔"

[٦٦١٣] ٨٧-(٢٥٩٩) حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبَّادٍ وَابْنُ أبي عمر قالا: حدَّثَنا مرْوانُ يعْنِيان الْفزارِيّ، عنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسانَ، عَنْ أَبِي حازِمٍ، عنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يا رسُول الله! ادْعُ على الْمُشْرِكِين، قال: «إنِّي لَمْ أُبْعثْ لعّانًا، وَإِنَّما بُعِثْتُ رحْمَةً».

[6613] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! مشرکین کے خلاف دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: "مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

فائدہ: یہ عام مشرکین کے خلاف بددعا کا معاملہ تھا جن کی ہدایت کی امید تھی اور آپ اس قسم کے لوگوں کے حق میں دعا فرمایا کرتے تھے۔ جن کے خلاف آپ نے بددعا فرمائی تھی وہ عام مشرکین نہ تھے۔ انھوں نے مسلمان بن کر قرآن کے قاری صحابہ کو اپنی تربیت کے لیے ساتھ لیا تھا اور راستے میں بلاوجہ دھوکے سے ان کو شہید کر دیا تھا۔ یہ نفاق، بدعہدی، بغیر سبب کے مسلم دشمنی اور رذالت کا بدترین مظاہرہ تھا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِّذٰلِكَ، كَانَ لَهُ زَكَاةً وَّأَجْرًا وَّرَحْمَةً) (التحفة ٢٥)

باب:25- نبی ﷺ نے کسی شخص پر لعنت کی ہو، برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ اس کے لیے تزکیہ (برائی سے پاکیزگی)، اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی

[٦٦١٤] ٨٨-(٢٦٠٠) حدَّثنا زُهَيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدَّثنا جرِيرٌ عنِ الْأَعْمشِ، عنْ أَبِي الضُّحى، عنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دخل علَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلَانِ، فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَأَغْضَبَاهُ، فَلَعَنَهُمَا وسبَّهُما، فلمّا خرَجا قُلْتُ: يَا رَسُولَ الله! مَنْ أصاب مِن الْخيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هٰذَانِ، قَالَ ﷺ: «وما ذاك؟» قَالَتْ قُلْتُ: لَعَنْتَهُمَا وسبَبْتَهُما، قَالَ: «أو مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ

[6614] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو شخص آئے۔ مجھے معلوم نہیں کس معاملے میں انھوں نے آپ سے گفتگو کی اور آپ کو ناراض کر دیا، آپ نے ان پر لعنت کی اور ان دونوں کو برا کہا، جب وہ نکل کر چلے گئے تو میں نے عرض کی: کوئی شخص بھی جسے کوئی خیر ملی ہو (وہ) ان دونوں کو نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: "وہ کیسے؟" کہا: میں نے عرض کی: آپ نے ان کو لعنت کی اور برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں علم نہیں ہے میں نے اپنے رب سے کیا شرط کی ہوئی ہے؟ میں نے کہا ہے:

عَنْهُ رَبِّي؟ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا.

اے اللہ! میں صرف بشر ہوں، لہٰذا میں جس مسلمان کو لعنت کروں یا برا کہوں تو اس (لعنت اور برا بھلا کہنے) کو اس کے لیے گناہوں سے پاکیزگی اور حصولِ اجر کا ذریعہ بنا دے۔''

[٦٦١٥] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى: فَخَلَوَا بِهِ، فَسَبَّهُمَا، وَلَعَنَهُمَا، وَأَخْرَجَهُمَا.

[6615] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، اور عیسیٰ (بن یونس) کی حدیث میں کہا: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے علیحدگی میں ملے تو آپ نے انھیں برا بھلا کہا، ان دونوں پر لعنت بھیجی اور ان کو نکال دیا۔

[٦٦١٦] ٨٩ (٢٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ، أَوْ لَعَنْتُهُ، أَوْ جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً». [انظر: ٦٦١٩]

[6616] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں صرف ایک بشر ہوں، اس لیے میں جس مسلمان کو برا بھلا کہوں یا اس پر لعنت کروں یا اس کو کوڑے ماروں تو اسے اُس کے لیے پاکیزگی (کا ذریعہ) اور رحمت بنا دے۔''

[٦٦١٧] (٢٦٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ: «زَكَاةً وَأَجْرًا». [انظر: ٦٦٢٥]

[6617] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے مانند روایت کی مگر اس میں ''پاکیزگی اور اجر'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٦١٨] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللهِ

[6618] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر عیسیٰ کی روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''بنا دے'' اور ''اجر'' کے لفظ ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں

ابن نمير، مثل حديثه، غير أن في حديث عيسى: «اجعل» و«أجرا» في حديث أبي هريرة، و«اجعل» و«رحمة» في حديث جابر.

اور "بناد ے" اور "رحمت" کے الفاظ ہیں۔

[٦٦١٩] ٩٠-(٢٦٠١) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا المغيرة يعني ابن عبد الرحمن الحزامي، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة؛ أن النبي ﷺ قال: «اللهم! إني اتخذ عندك عهدا لن تخلفنيه، فإنما أنا بشر، فأي المؤمنين آذيته، شتمته، لعنته، جلدته، فاجعلها له صلاة وزكاة وقربة، تقربه بها إليك يوم القيامة». [راجع: ٦٦١٦]

[6619] مغیرہ بن عبدالرحمن حزامی نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: "اے اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ میں ایک بشر ہی ہوں، میں جس کسی مومن کو تکلیف پہنچاؤں، اسے برا بھلا کہوں، اس پر لعنت کروں، اسے کوڑے ماروں تو ان تمام باتوں کو قیامت کے دن اس کے لیے رحمت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنا قرب عطا فرما دے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ مختارِ کل ہے۔ کسی کی درخواست ماننے کا پابند نہیں، اپنی رحمت سے وہ چاہے تو کسی کی درخواست پر ایسا وعدہ کر لے جو وہ ہر صورت میں پورا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ اللہ کے نزدیک اس کائنات کی وہ محبوب ترین ہستی ہیں جن کی درخواست پر اللہ تعالیٰ آپ سے ایسا وعدہ فرماتا ہے۔ آپ نے اس مرتبے کو استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے وہ وعدہ لیا جو امت کے لیے سرمایۂ شفقت اور رحمت ہے۔ ایسی رحمت و شفقت جو سگے والدین کی شفقت سے بھی بلند تر ہے۔

[٦٦٢٠] (...) حدثناه ابن أبي عمر: حدثنا سفيان: حدثنا أبو الزناد بهذا الإسناد، نحوه، إلا أنه قال: «أو جلدته».

[6620] ابوزناد نے ہمیں اسی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی، البتہ انھوں نے "او جلدتہ" کہا۔

قال أبو الزناد: وهي لغة أبي هريرة، وإنما هي «جلدته».

ابوزناد نے کہا: یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبان ہے۔ (قریش کی زبان میں) یہ لفظ "جلدتّہ" ہی ہے۔ (معنی ایک ہی ہے، یعنی جسے میں کوڑے ماروں۔)

[٦٦٢١] (...) حدثني سليمان بن معبد: حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا حماد بن زيد عن أيوب، عن عبد الرحمن الأعرج، عن

[6621] ایوب نے عبدالرحمن اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

أبي هريرة، عن النبي ﷺ، بنحوه.

[٦٦٢٢] ٩١-(...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث عن سعيد بن أبي سعيد، عن سالم مولى النصريين قال: سمعت أبا هريرة يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! إنما محمد بشر، يغضب كما يغضب البشر، وإني قد اتخذت عندك عهدا لن تخلفنيه، فأيما مؤمن آذيته، أو سببته، أو جلدته، فاجعلها له كفارة، وقربة، تقربه بها إليك يوم القيامة».

[6622] نصریوں کے آزاد کردہ غلام سالم نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: ''اے اللہ! محمد ایک بشر ہی ہے، جس طرح ایک بشر کو غصہ آتا ہے، اسے بھی غصہ آتا ہے اور میں تیرے حضور ایک وعدہ لیتا ہوں جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ جس مومن کو بھی میں نے تکلیف پہنچائی، اسے برا بھلا کہا یا کوڑے سے مارا تو اس سب کچھ کو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بنا دینا اور ایسی قربت میں بدل دینا جس کے ذریعے سے قیامت کے دن تو اسے اپنا قرب عطا فرمائے۔''

[٦٦٢٣] ٩٢ (...) حدثني حرملة بن يحيى: أخبرنا ابن وهب: أخبرني يونس عن ابن شهاب: أخبرني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة، أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! فأيما عبد مؤمن سببته، فاجعل ذلك له قربة إليك يوم القيامة».

[6623] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں جس بندۂ مومن کو برا بھلا کہوں تو اس کے لیے اسے قیامت کے دن اپنی قربت میں بدل دینا۔''

[٦٦٢٤] ٩٣ (...) حدثني زهير بن حرب وعبد بن حميد، قال زهير: حدثنا يعقوب بن إبراهيم: حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه: حدثني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «اللهم! إني اتخذت عندك عهدا لن تخلفنيه، فأيما مؤمن آذيته، أو سببته، أو جلدته، فاجعل ذلك كفارة له، يوم القيامة».

[6624] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ (دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں نے تیرے حضور پختہ عہد لیا ہے جس میں تو میرے ساتھ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائے گا کہ کوئی بھی مومن جسے میں نے تکلیف پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا اسے کوڑے سے مارا ہو، اسے تو قیامت کے دن اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ بنا دینا۔''

[٦٦٢٥] ٩٤-(٢٦٠٢) حدّثني هٰرُونُ بْنُ عبْد الله وحجّاجُ بْنُ الشّاعِرِ قالا: حدّثنا حجّاجُ بْنُ محمّد قال: قال ابْنُ جُريْجٍ: أخْبرني أبُو الزُّبيْرِ، أنّهُ سمع جابر بْن عبْد الله يقُولُ: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّما أنا بشرٌ، وإنّي اشْترطْتُ علىٰ ربّي عزّ وجلّ، أيُّ عبْدٍ من الْمُسْلِمين سببْتُهُ أوْ شتمْتُهُ، أنْ يكُون ذٰلك لهُ زكاةً وأجْرًا». [راجع: ٦٦١١]

[6625] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا، آپ فرماتے تھے: ”میں ایک بشر ہی ہوں اور میں نے اپنے رب عزوجل سے یہ عہد لیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے جس بندے کو سب وشتم کروں تو یہ سب چیز اس کے لیے پاکیزگی اور اجر (کا سبب) بن جائے۔“

[٦٦٢٦] (...) حدّثنيه ابْنُ أبي خلفٍ: حدّثنا رَوْحٌ؛ ح: وحدّثناهُ عبْدُ بْنُ حُميْدٍ: حدّثنا أبُو عاصمٍ، جميعًا عن ابْنِ جُريْجٍ بهٰذا الْإسْناد، مثْلهُ.

[6626] روح اور ابوعاصم دونوں نے ہمیں ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٦٢٧] ٩٥-(٢٦٠٣) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وأبُو معْنٍ الرّقاشيُّ - واللّفْظُ لزُهيْرٍ قالا: حدّثنا عُمرُ بْنُ يُونُس: حدّثنا عكْرِمةُ بْنُ عمّارٍ: حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ أبي طلْحة: حدّثني أنسُ بْنُ مالكٍ قال: كانتْ عنْد أُمّ سُليْمٍ يتيمةٌ، وهي أُمُّ أنسٍ، فرأى رسُولُ الله ﷺ الْيتيمة، فقال: «آنْت هيهْ؟ لقدْ كبرْت، لا كبر سنُّك» فرجعت الْيتيمةُ إلىٰ أُمّ سُليْمٍ تبْكي، فقالتْ أُمُّ سُليْمٍ: ما لكِ؟ يا بُنيّةُ! قالت الْجاريةُ: دعا عليّ نبيُّ الله ﷺ أنْ لا يكْبر سنّي، فالْآن لا يكْبرُ سنّي أبدًا، أوْ قالتْ قرْني، فخرجتْ أُمُّ سُليْمٍ مُسْتعْجلةً تلُوثُ خمارها، حتّى لقيتْ رسُول الله ﷺ، فقال لها رسُولُ الله ﷺ: «ما لكِ؟ يا أُمّ سُليْمٍ!»

[6627] زہیر بن حرب اور ابومعن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اور الفاظ زہیر کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق بن ابی طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ”تو وہی لڑکی ہے، تو بڑی ہوگئی ہے! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو!“ وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا فرمادی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہوگی، یا کہا: اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے ہوئے نکلیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا

فقالت: يا نبيّ الله! أدعوت على يتيمتي؟ قال: «وما ذاك؟ يا أمّ سُلَيم!» قالت: زعمتَ أنّك دعوت أن لا يكبر سنُّها ولا يكبر قرنُها، قال: فضحك رسول الله ﷺ، ثمّ قال: «يا أمّ سُلَيم! أما تعلمين أنّ شرطي على ربّي، أنّي اشترطتُ على ربّي فقلتُ: إنّما أنا بشرٌ، أرضى كما يرضى البشر، وأغضب كما يغضب البشر، فأيّما أحد دعوتُ عليه، من أمّتي، بدعوة، ليس لها بأهل، أن تجعلها له طهورًا وزكاةً وقربةً تقرّبه بها منه يوم القيامة».

ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''یہ کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کہتی ہے: آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ ہنسے، پھر فرمایا: ''ام سلیم! کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عہد لیا ہے، میں نے کہا: میں ایک بشر ہی ہوں، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرما لے۔''

وقال أبو معن: يُتَيِّمَةٌ، بالتصغير، في المواضع الثلاث من الحديث.

ابو معن نے کہا: حدیث میں تینوں جگہ (یتیمہ کے بجائے) تصغیر کے ساتھ يُتَيِّمَة (چھوٹی سی یتیم بچی کا لفظ) ہے۔

فائدہ: آپ ﷺ کی بددعا کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں، اپنی طرف سے نئی باتیں شامل کر کے دین و بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ کی حرمتوں کو پامال کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی امت یا اس کے کسی فرد پر ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کے لیے وہ بددعا بھی آپ کی خواہش پر دعا بن جاتی ہے۔

[٦٦٢٨] ٩٦-(٢٦٠٤) حدّثنا محمّد بن المثنّى العنزيّ، وابن بشّار، واللّفظ لابن المثنّى، قالا: حدّثنا أميّة بن خالد: حدّثنا شعبة عن أبي حمزة القصّاب، عن ابن عبّاس قال: كنتُ ألعب مع الصّبيان، فجاء رسول الله ﷺ فتواريت خلف باب، قال: فجاء فحطأني حطأة، وقال: «اذهب وادع لي

[6628] محمد بن مثنیٰ عنزی اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی ۔۔ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ۔۔ دونوں نے کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ قصاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے

مُعاوِيَةَ». قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ».

دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: "جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔" میں نے آپ سے آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: "جاؤ، معاویہ کو بلا لاؤ۔" میں نے پھر آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: "اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ جملہ بددعا کی غرض سے نہ کہا، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت حضرت معاویہ ؓ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِي؟ قَالَ: قَفَدَنِي قَفْدَةً.

ابن مثنیٰ نے کہا: میں نے امیہ سے پوچھا: حطأنی کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایک تھپکی دی۔

[٦٦٢٩] ٩٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ. سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6629] نضر بن شمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوحمزہ نے خبر دی کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، کہتے تھے: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو میں آپ سے چھپ گیا۔ آگے اسی (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ، وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ) (التحفة ٢٦)

باب:26- دو رُخے انسان کی مذمت

[٦٦٣٠] ٩٨-(٢٥٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

[راجع: ٦٤٥٤]

[6630] اعرج نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بدترین انسانوں میں سے دو رخا شخص (بھی) ہوتا ہے۔ وہ ان لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا ہے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔"

[٦٦٣١] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ:

[6631] عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

سنا: ''لوگوں میں سے بدترین شخص دو چہروں والا ہوتا ہے، جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔''

[٦٦٣٢] ١٠٠ (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

[6632] سعید بن مسیب اور ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سے بدترین شخص اسے پاؤ گے جس کے دو چہرے ہیں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور اُن کے پاس دوسرا چہرہ لے کر آتا ہے۔''

(المعجم ٢٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ، وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ) (التحفة ٢٧)

باب:27- جھوٹ کی حرمت اور اس کی جائز صورتوں کا بیان

[٦٦٣٣] ١٠١ (٢٦٠٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أُمَّهُ، أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا».

[6633] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمان بن عوف نے خبر دی کہ ان کی والدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی مُعیط رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کرنے والی ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ انھوں نے اسے (اپنے بیٹے کو) خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات پہنچائے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي

ابن شہاب نے کہا: لوگ جو جھوٹی باتیں کرتے ہیں، میں

شيْءٍ مّمّا يقُولُ النّاسُ كذِبٌ إلّا فِي ثلاثٍ: الْحرْبُ، والْإِصْلاحُ بيْن النّاسِ، وحدِيثُ الرّجُلِ امْرأتهُ وحدِيثُ الْمرْأةِ زوْجها.

نے ان میں سے تین کے سوا کسی بات کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی اجازت دی گئی ہے: جنگ اور جہاد میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے اور خاوند کا اپنی بیوی سے (اسے راضی کرنے کی) بات اور عورت کی اپنے خاوند سے (اسے راضی کرنے کے لیے) بات۔"

[٦٦٣٤] (...) حدّثنا عمْرٌو النّاقِدُ: حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ إِبْراهِيم بْنِ سعْدٍ: حدّثنا أبِي عنْ صالِحٍ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبيْدِ اللهِ ابْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ شِهابٍ بِهٰذا الْإِسْنادِ، مِثْلهُ، غيْر أنّ فِي حدِيثِ صالِحٍ: وقالتْ: ولمْ أسْمعْهُ يُرخِّصُ فِي شيْءٍ مِمّا يقُولُ النّاسُ إلّا فِي ثلاثٍ، بِمِثْلِ ما جعلهُ يُونُسُ مِنْ قوْلِ ابْنِ شِهابٍ.

[6634] صالح نے کہا: ہمیں محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر صالح کی حدیث میں ہے: اور (ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے آپ سے نہیں سنا کہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں آپ نے ان میں سے تین کے سوا کسی بات کی اجازت دی ہو۔ (آگے) اسی کے مانند جس طرح یونس نے ابن شہاب کا قول بتایا ہے۔

فائدہ: جن تین باتوں کی رخصت کا ذکر کیا گیا ہے ان میں کوئی صریح جھوٹ نہیں۔ "لوگ جو باتیں کرتے ہیں" سے مراد وہی باتیں ہیں جو خیر القرون کے لوگ کرتے تھے اور وہ جھوٹ نہیں ہوتی تھیں۔ وہ ایسی باتیں ہیں جن میں اچھے پہلوؤں کو نمایاں کر دیا جائے، برے پہلو کا ذکر نہ کیا جائے، کسی کے رویے میں جو اچھا پہلو نظر آئے، اسے بات کی صورت میں بیان کر دیا جائے۔ کسی نے جو بات کہی اس کے پیچھے کسی نیک مقصد کو تلاش کر لیا جائے وغیرہ۔ اس حدیث میں کہیں اس بات کی صراحت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی خلاف واقع یا جھوٹی بات کرنے کی اجازت دی ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلح کرانے کے لیے ابہام سے کام لینے پر سرزنش نہیں فرماتے تھے۔ رخصت کا مفہوم یہی ہے۔

[٦٦٣٥] (...) وحدّثناهُ عمْرٌو النّاقِدُ: حدّثنا إِسْماعِيلُ بْنُ إِبْراهِيم: أخْبرنا معْمرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذا الْإِسْنادِ، إلى قوْلِهِ: «ونمى خيْرًا» ولمْ يذْكُرْ ما بعْدهُ.

[6635] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ آپ کے اس فرمان تک خبر دی: "اور اچھی بات پہنچائی" اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بابُ تحْرِيمِ النّمِيمةِ) (التحفة ٢٨)

باب:28- چغلی کی حرمت

[٦٦٣٦] ١٠٢ (٢٦٠٦) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ: سمِعْتُ أبا إسْحٰق يُحدِّثُ عنْ أبي الْأحْوصِ، عنْ عبْدِاللهِ بْنِ مسْعُودٍ قال: إنّ مُحمّدًا ﷺ قال: «ألا أُنبِّئُكُمْ ما الْعضْهُ؟ هي النّمِيمةُ الْقالةُ بيْن النّاسِ». وإنّ مُحمّدًا ﷺ قال: «إنّ الرّجُل يصْدُقُ حتّى يُكْتب صِدِّيقًا، ويكْذِبُ حتّى يُكْتب كذّابًا».

[6636] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: محمد ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ بدترین حرام کیا ہے؟ یہ چغلی ہے جو لوگوں کی زبان پر رواں ہو جاتی ہے۔'' اور محمد ﷺ نے فرمایا: ''انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اس کو کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٢٩) - (بابُ قُبْحِ الْكذِبِ، وحُسْنِ الصِّدْقِ، وفضْلِهِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- جھوٹ کی قباحت اور سچ کی خوبصورتی اور فضیلت

[٦٦٣٧] ١٠٣ (٢٦٠٧) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وعُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيم - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال الْآخرانِ: حدّثنا - جرِيرٌ عنْ منْصُورٍ، عنْ أبي وائِلٍ، عنْ عبْدِ اللهِ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «إنّ الصِّدْق يهْدِي إلى الْبِرِّ، وإنّ الْبِرّ يهْدِي إلى الْجنّةِ، وإنّ الرّجُل ليصْدُقُ حتّى يُكْتب عِنْد اللهِ صِدِّيقًا، وإنّ الْكذِب يهْدِي إلى الْفُجُورِ، وإنّ الْفُجُور يهْدِي إلى النّارِ، وإنّ الرّجُل ليكْذِبُ حتّى يُكْتب عِنْد اللهِ كذّابًا».

[6637] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابووائل (شقیق) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی اور اچھائی کے راستے پر لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور (جہنم کی) آگ کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

[٦٦٣٨] ١٠٤-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وهنّادُ بْنُ السّرِيِّ قالا: حدّثنا أبُو الْأحْوصِ عنْ منْصُورٍ، عنْ أبي وائِلٍ، عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ مسْعُودٍ قال: قال رسُولُ

[6638] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی ہے اور

اللهِ ﷺ: «إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا».

نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بندہ پوری کوشش سے سچ ہی کا قصد کرتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ کج روی ہے اور کج روی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور بندہ جھوٹ بولنے کا قصد کرتا رہتا ہے حتی کہ اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔"

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ("رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کے بجائے) "نبی ﷺ سے روایت ہے" کے الفاظ ہیں۔

[٦٦٣٩] ١٠٥-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا».

[6639] ابو معاویہ اور وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق (ابووائل) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم صدق پر قائم رہو کیونکہ صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور نیکی جنت کے راستے پر چلاتی ہے۔ انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور کوشش سے سچ پر قائم رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ کج روی کے راستے پر چلاتا ہے اور کج روی آگ کی طرف لے جاتی ہے، انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔"

[٦٦٤٠] (...) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسَى: «وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ، وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ». وَفِي

[6640] ابن مسہر اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، انھوں نے عیسیٰ کی روایت میں: "صدق کا قصد کرتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں ("اللہ کے نزدیک" کے بجائے) "حتی کہ اللہ اس کو لکھ دیتا ہے" کے الفاظ ہیں۔

حديث ابن شهاب: «حتّى يكْتُبهُ الله».

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فضْلِ منْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضبِ، وبأيِّ شيْءٍ يَذْهبُ الْغَضَبُ) (التحفة ٣٠)

باب: 30- اس شخص کی فضیلت جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے اور غصہ کس چیز سے رخصت ہوتا ہے

[٦٦٤١] ١٠٦ (٢٦٠٨) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ وعُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة - واللّفْظُ لِقُتيْبة - قالا: حدّثنا جريرٌ عن الأعْمشِ، عنْ إبْراهيم التّيْميِّ، عن الحارِثِ بْنِ سُويْدٍ، عنْ عبْدِ الله بْنِ مسْعُودٍ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «ما تعُدُّون الرّقُوب فيكُمْ؟» قال قُلْنا: الّذي لا يُولدُ لهُ، قال: «ليْس ذاك بالرّقُوبِ، ولكِنّهُ الرّجُلُ الّذي لمْ يُقدِّمْ منْ ولدِهِ شيْئًا» قال: «فما تعُدُّون الصُّرعة فيكُمْ؟» قال: قُلْنا: الّذي لا يصْرعُهُ الرِّجالُ، قال: «ليْس بذلك، ولكِنّهُ الّذي يمْلِكُ نفْسهُ عِنْد الْغضبِ».

[6641] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے خیال میں رقوب کسے شمار کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کی: جس شخص کے بچے پیدا نہ ہوتے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ رقوب نہیں ہے، بلکہ رقوب وہ شخص ہے جس نے (آخرت میں) کسی بچے کو آگے نہ بھیجا ہو۔'' آپ نے فرمایا: ''تم اپنے خیال میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟'' ہم نے کہا: جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ آپ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں ہے، بلکہ پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے۔''

فائدہ: رقوب اصل میں بچے نہ ہونے یا مسلسل بچے فوت ہونے کی وجہ سے ہر وقت بچوں کے انتظار میں رہنے والے کو کہتے ہیں۔

[٦٦٤٢] (...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوِية؛ ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا عيسى بْنُ يُونُس، كِلاهُما عن الأعْمشِ بهذا الإسْنادِ، مِثْل معْناهُ.

[6642] ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٦٤٣] ١٠٧ (٢٦٠٩) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى وعبْدُ الأعْلى بْنُ حمّادٍ قالا، كِلاهُما: قرأْتُ على مالِكٍ عن ابْنِ شِهابٍ، عنْ سعيدٍ

[6643] سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کوئی شخص) پچھاڑ دینے سے طاقتور نہیں ہوتا۔ طاقتور (مضبوط) وہ ہے جو غصے

ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

کے وقت خود کو قابو میں رکھتا ہے۔"

[٦٦٤٤] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ» قَالُوا: فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

[6644] زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "پچھاڑ دینے سے کوئی شخص طاقتور نہیں ہوتا۔" صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر طاقت ور کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھتا ہے۔"

[٦٦٤٥] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6645] معمر اور شعیب دونوں نے زہری سے خبر دی، انھوں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦٤٦] ١٠٩-(٢٦١٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَالَ الرَّجُلُ: وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ؟.

[6646] یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عدی بن ثابت سے اور انھوں نے حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپس میں گالم گلوچ کیا، ان دو میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ دے تو وہ (غصے کی) جس کیفیت میں خود کو پا رہا ہے وہ جاتی رہے گی، (وہ کلمہ ہے) أعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔" اس آدمی نے کہا: کیا آپ مجھ پر جنون طاری دیکھتے ہیں؟

قال ابن العلاء: فقال: وهل ترى؟ ولم يذكر: الرجل.

ابن علاء کی روایت میں (صرف) "اور کیا آپ دیکھتے ہیں" کے الفاظ ہیں اور انھوں نے "آدمی" کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ: وہ شخص یا تو بے سمجھ بدو تھا یا منافق، اسے آپ ﷺ کی بات سمجھ میں نہ آئی کہ غصے کی شدت شیطان کے اکسانے اور انسان میں غرور و تکبر کے جذبات بھڑکانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ تعوذ پڑھ لیتا تو شیطان کے چنگل سے نکل جاتا۔ اس نے الٹا مزید تکبر سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ناروا جملہ کہہ دیا۔ ویسے جنون عقل پر پردہ پڑ جانے کا نام ہے۔ شدید غصے کی بنا پر بھی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ وہ اس وقت جنون ہی میں مبتلا تھا۔

[٦٦٤٧] ١١٠ - (...) حدثنا نصر بن علي الجهضمي: حدثنا أبو أسامة: سمعت الأعمش يقول: سمعت عدي بن ثابت يقول: حدثنا سليمان بن صرد قال: استب رجلان عند النبي ﷺ، فجعل أحدهما يغضب ويحمر وجهه، فنظر إليه النبي ﷺ فقال: «إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب ذا عنه: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم» فقام إلى الرجل رجل ممن سمع النبي ﷺ فقال: أتدري ما قال رسول الله ﷺ آنفا؟ قال: «إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب ذا عنه: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم» فقال له الرجل: أمجنونا تراني؟

[6647] ابو اسامہ نے کہا: میں نے اعمش سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے عدی بن ثابت سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالم گلوچ کیا۔ ان میں سے ایک کو غصہ چڑھنا شروع ہو گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف نظر کی اور فرمایا: "مجھے ایک کلمے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا پتہ ہے۔ اگر یہ شخص وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس سے یہ (غصہ) جاتا رہے گا۔" نبی ﷺ سے (یہ بات) سننے والوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا اور کہا: تمھیں پتہ ہے کہ ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہے: "مجھے ایک ایسے کلمے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا پتہ ہے۔ اگر یہ (شخص) وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس سے یہ کیفیت جاتی رہے گی۔" اس شخص نے کہا: کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں جنون کا شکار ہو گیا ہوں؟

[٦٦٤٨] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش بهذا الإسناد.

[6648] حفص بن غیاث نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣١) - (بابُ خلقِ الإنسانِ خلقًا لا يتمالكُ) (التحفة ٣١)

باب: 31- انسان کی پیدائش ایسی ہے کہ وہ (عموماً) خود پر قابو نہیں رکھ سکتا

[٦٦٤٩] ١١١-(٢٦١١) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا يونُسُ بْنُ مُحمّدٍ عنْ حمّادِ ابْنِ سلمة، عنْ ثابتٍ، عنْ أنسٍ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لمّا صوّر اللهُ آدم في الْجنّةِ تركهُ ما شاء اللهُ أنْ يتْركهُ، فجعل إبْليسُ يُطيفُ بِهِ، ينْظُرُ ما هُو؟، فلمّا رآهُ أجْوف عرف أنّهُ خُلِق خلْقًا لا يتمالكُ».

[6649] یونس بن محمد نے حماد بن سلمہ سے، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو جب تک چاہا ان (کے جسد) کو وہاں رکھا۔ ابلیس اس کے اردگرد گھومنے اور دیکھنے لگا کہ وہ کیسا ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ (جسم) اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے جان لیا کہ اسے اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ یہ خود پر قابو نہیں رکھ سکتا۔"

[٦٦٥٠] (...) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ نافعٍ: حدّثنا بهْزٌ: حدّثنا حمّادٌ بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْوهُ.

[6650] بہز نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣٢) - (بابُ النّهْيِ عنْ ضرْبِ الْوجْهِ) (التحفة ٣٢)

باب:32- چہرے پر مارنے کی ممانعت

[٦٦٥١] ١١٢-(٢٦١٢) حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ مسْلمة بْنِ قعْنبٍ: حدّثنا الْمُغِيرةُ يعْنِي الْحِزامِيّ عنْ أبِي الزّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبِي هُريْرة قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «إذا قاتل أحدُكُمْ أخاهُ، فلْيجْتنِبِ الْوجْه».

[6651] مغیرہ حزامی نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔"

[٦٦٥٢] (...) حدّثناهُ عمْرٌو النّاقِدُ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ قالا: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عنْ أبِي الزّنادِ، بِهٰذا الْإِسْنادِ. وقال: «إذا ضرب أحدُكُمْ».

[6652] ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: "جب تم میں سے کوئی (دوسرے کو) مارے۔"

[٦٦٥٣] ١١٣-(...) حدّثنا شيْبانُ بْنُ فرُّوخ: حدّثنا أبُو عوانة عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبِيهِ، عنْ أبِي هُريْرة، عنِ النّبِيِّ ﷺ قال: «إذا قاتل

[6653] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو

أحَدُكُمْ أخَاهُ، فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ».

چہرے (پر مارنے) سے بچے۔‘‘

[٦٦٥٤] ١١٤ (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ».

[6654] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوایوب سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔‘‘

[٦٦٥٥] ١١٥ (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ».

[6655] نصر بن علی جہضمی نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں مثنیٰ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، نیز مجھے محمد بن حاتم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمن بن مہدی نے مثنیٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابوایوب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ابن ابی حاتم کی حدیث میں ہے: نبی ﷺ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا ہے۔‘‘

[٦٦٥٦] ١١٦ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ».

[6656] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابوایوب یحییٰ بن مالک مراغی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔‘‘

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ) (التحفة ٣٣)

باب:33-اس شخص کے لیے سخت وعید جو لوگوں کو ناحق سزا دے

[٦٦٥٧] ١١٧ (٢٦١٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6657] حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے،

أبي شيبة: حدّثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَام ابْنِ عُرْوَة، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَام قَالَ: مَرَّ بِالشَّام عَلَى أُنَاسٍ، وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قِيلَ: يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا».

انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: شام میں ان کا چند لوگوں کے قریب سے گزر ہوا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا گیا تھا، انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ بتایا گیا: ان کو خراج (نہ دینے) کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے تو (حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

[٦٦٥٨] ١١٨-(...) حدّثنا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ، قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالُوا: حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا».

[6658] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ شام کے چند نبطیوں (سامی قوم، زمیندار لوگوں) کے قریب سے گزرے، انھیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا، انھوں نے پوچھا: ان کا معاملہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: انھیں جزیے (کی ادائیگی کے معاملے) میں محبوس کیا گیا ہے، تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔“

[٦٦٥٩] (...) وحدّثنا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ، قَالَ: وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا.

[6659] وکیع، ابومعاویہ اور جریر سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور جریر کی حدیث میں مزید یہ ہے، کہا: اور فلسطین پر ان دنوں ان لوگوں کا امیر عمیر بن سعد (انصاری) تھا تو وہ (ہشام رضی اللہ عنہ) ان کے پاس گئے، ان کو حدیث سنائی تو انھوں نے ان کے بارے میں حکم دیا، چنانچہ ان کو چھوڑ دیا گیا۔

[٦٦٦٠] ١١٩-(...) حدّثني أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ هِشَامَ بْنَ

[6660] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا، وہ حمص کا عامل تھا۔ اس نے نبطیوں میں سے چند لوگوں کو جزیے کی

حكيم وجد رجالا، وهم على حمص، يشمسون ناسا من النبط في أداء الجزية، فقال: ما هذا؟ إني سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا».

ادائیگی کے سلسلے میں دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا تو انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مبتلائے عذاب کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔"

(المعجم ٣٤) - (بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ، فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ، أَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا)

(التحفة ٣٤)

باب:34- جو شخص مسجد یا بازار میں اور لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ پر ہتھیار لے کر چلے تو وہ انھیں ان کی نوکوں اور انیوں (کی طرف) سے پکڑے

[٦٦٦١] ١٢٠ - (٢٦١٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم - قال إسحاق: أخبرنا، وقال أبو بكر: حدثنا - سفيان بن عيينة عن عمرو: سمع جابرا يقول: مر رجل في المسجد بسهام، فقال له رسول الله ﷺ: «أمسك بنصالها».

[6661] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص چند تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان تیروں کو ان کی نوکوں (کی طرف سے) پکڑو۔"

[٦٦٦٢] ١٢١ - (...) حدثنا يحيى بن يحيى وأبو الربيع - قال أبو الربيع: حدثنا، وقال يحيى، واللفظ له: أخبرنا - حماد بن زيد عن عمرو بن دينار، عن جابر بن عبد الله: أن رجلا مر بأسهم في المسجد، قد أبدى نصولها، فأمر أن يأخذ بنصولها، كي لا يخدش مسلما.

[6662] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص چند تیر لے کر مسجد میں سے گزرا، اس نے ان کے پیکان کھول رکھے تھے، آپ نے حکم دیا کہ وہ انھیں پیکانوں (آگے والے لوہے کے نوکدار حصوں) کی طرف سے پکڑے تاکہ وہ کسی مسلمان کو خراش نہ لگا دیں۔

[٦٦٦٣] ١٢٢ - (...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث؛ ح: وحدثنا محمد بن رمح: أخبرنا الليث عن أبي الزبير، عن جابر،

[6663] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

عنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا، كَانَ يتصدّقُ بالنّبْلِ في الْمَسْجِدِ، أَنْ لَّا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وهو آخذٌ بنُصُولها، وقال ابْنُ رُمْحٍ: كانَ يصَدّقُ بالنّبْلِ.

آپ نے ایک شخص کو جو مسجد میں چند تیر بطور صدقہ لوگوں میں تقسیم کر رہا تھا، حکم دیا کہ وہ ان کو نوکوں سے پکڑے بغیر انھیں لے کر (لوگوں کے درمیان میں سے) نہ گزرے۔ ابن رمح نے (اپنی روایت میں) کہا: وہ تیروں کو بطور صدقہ دے رہا تھا۔

[٦٦٦٤] ١٢٣-(٢٦١٥) حدّثنا هَدّابُ بْنُ خالدٍ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سَلمةَ عَنْ ثَابتٍ، عَنْ أبي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسى؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال: «إِذَا مَرّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ، وَبِيده نَبْلٌ، فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا، ثُمّ لِيَأْخُذْ بنصالها، ثُمّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا».

[6664] ثابت نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مجلس یا بازار میں سے گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو وہ انھیں ان کے پیکانوں (نوکدار حصوں) سے پکڑے، پھر (تنبیہ ہے) ان کے نوکیلے حصے کی طرف سے پکڑے، پھر (تاکید ہے) ان کے نوکیلے حصوں کی طرف سے پکڑے۔''

قال: فقالَ أَبُو مُوسى: وَاللهِ! مَا مُتْنَا حَتّى سدّدْنَاهَا، بعْضُنَا في وُجُوهِ بَعْضٍ.

کہا: تو حضرت ابوموسیٰ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! (ہمارا یہ حال ہے کہ) ہم نے مرنے سے پہلے (اپنی اسی زندگی میں) ان تیروں کو ایک دوسرے کے چہروں کی طرف سیدھا کر لیا ہے۔

[٦٦٦٥] ١٢٤-(...) حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ برّاد الْأَشْعرِيّ ومُحمّدُ بْنُ الْعَلاءِ - وَاللّفْظُ لعبْد الله - قالا: حدّثنا أَبُو أُسَامةَ عنْ بُرَيْدٍ، عنْ أبي بُرْدَة، عنْ أَبِي مُوسى عَنِ النّبِيّ ﷺ قال: «إِذَا مرّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقِنَا، ومعهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بكفّه، أنْ يُصِيبَ أحدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بشيْءٍ».

[6665] بُرید نے ابوبُردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ انھیں اپنی ہتھیلی سے ان کے تیز نوکدار حصوں کی طرف سے پکڑے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی حصہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو لگ جائے۔''

أوْ قال: «لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا».

یا فرمایا: ''وہ ان کے پیکانوں کو اپنی مٹھی میں پکڑے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ) (التحفة ٣٥)

باب:35- کسی ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنے کی ممانعت

[٦٦٦٦] ١٢٥ (٢٦١٦) حدّثني عمْرٌو النّاقدُ وابْنُ أبي عمر، قال عمْرٌو: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيينة عنْ أيُّوب، عن ابْن سيرين: سمِعْتُ أبا هُريْرة يقُولُ: قال أبُو الْقاسم ﷺ: «منْ أشار إلى أخيه بحديدةٍ، فإنّ الْملائكة تلْعنُهُ، حتّى يدعهُ وإنْ كان أخاهُ لأبيه وأُمّه».

[6666] ایوب نے (محمد) ابن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی طرف لوہے کے کسی ہتھیار سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کام کو ترک کر دے، چاہے وہ اس کا ماں باپ جایا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

فائدہ: یعنی اگر چہ ایسا کرنے والا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو جو اسے قتل کرنا نہیں چاہے گا، صرف ڈرا رہا ہوگا یا مزاحاً ایسا کر رہا ہوگا۔

[٦٦٦٧] (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون عن ابْن عوْن، عنْ مُحمّد، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيّ ﷺ، بمثْله.

[6667] ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦٦٨] ١٢٦ (٢٦١٧) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاق: أخْبرنا معْمرٌ عنْ همّام بْن مُنبّه قال: هذا ما حدّثنا أبُو هُريْرة عنْ رسُول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منْها: وقال رسُولُ الله ﷺ: «لا يُشيرُ أحدُكُمْ إلى أخيه بالسّلاح، فإنّهُ لا يدْري أحدُكُمْ لعلّ الشّيْطان ينْزعُ في يده، فيقعُ في حُفْرةٍ من النّار».

[6668] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ شاید شیطان اچانک اس کے ہاتھ میں اسے حرکت دے (اور وہ دوسرے مسلمان کو لگ جائے) اور وہ (جس کے ہاتھ سے ہتھیار چلے) جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔''

(المعجم ٣٦) - (بابُ فضْل إزالة الْأذى عن الطّريق) (التحفة ٣٦)

باب:36- راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کی فضیلت

[٦٦٦٩] ١٢٧ (١٩١٤) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى قال: قرأْتُ على مالك عنْ سُميٍّ، مولى أبي بكْر، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة أنّ رسُول الله ﷺ قال: «بيْنما

[6669] ابوبکر کے آزاد کردہ غلام سُمی نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے پر ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے (ایک طرف) ہٹا دیا۔

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ».

[راجع: ٤٩٢٠]

اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا انعام دیا تو اس کی بخشش فرما دی۔"

[٦٦٧٠] ١٢٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: وَاللهِ! لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ».

[6670] سہیل نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص راستے کے اوپر پڑی ہوئی درخت کی ایک شاخ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس شاخ کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں گا تاکہ یہ ان کو ایذا نہ دے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔"

[٦٦٧١] ١٢٩-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ، كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ».

[6671] اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (اس عمل کے بدلے) جنت میں ہر طرف (نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے) گھومتا پھرتا تھا (کیونکہ) اس نے راستے کے درمیان سے ایک ایسا درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو اذیت دیتا تھا۔"

[٦٦٧٢] ١٣٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ».

[6672] ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک درخت مسلمانوں کو اذیت دیتا تھا، چنانچہ ایک شخص آیا اور اسے کاٹ دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔"

[٦٦٧٣] ١٣١-(٢٦١٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ، قَالَ: «اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

[6673] ابان بن صمعہ نے کہا: مجھے ابووازع نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا: "مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔"

[٦٦٧٤] ١٣٢ (...) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى: حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ شُعيْبِ بنِ الْحبْحاب عنْ أبي الْوازعِ الرّاسبِيِّ، عنْ أبي برْزة الأسْلميِّ، أنّ أبا برْزة قال: قُلْتُ لرسُولِ الله ﷺ: يا رسُول الله! إنّي لا أدْري، لعسى أنْ تمْضي وأبْقى بعْدك، فزوِّدْني شيْئًا ينْفعُني اللهُ به، فقال رسُولُ الله ﷺ: «افْعلْ كذا، افْعلْ كذا - أبو بكْرٍ نسِيهُ - وأمِرَّ الْأذى عن الطّريقِ».

[6674] ابوبکر بن شعیب بن حبحاب نے ابوالوازع راسبی سے، انھوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا، ہوسکتا ہے کہ آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد زندہ رہ جاؤں، اس لیے آپ مجھے (آخرت کے سفر کے لیے) کوئی زاد راہ عطا کر دیجیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح کرو، اس طرح کرو۔۔۔ ابوبکر بن شعیب ان باتوں کو بھول گئے۔۔۔ اور (فرمایا:) راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر دیا کرو۔''

(المعجم ٣٦) - (باب تحْريمِ تعْذيبِ الْهِرّةِ ونحْوِها، من الْحيوانِ الّذي لا يُؤْذِي) (التحفة ٣٧)

باب:37- بلی اور اس جیسے غیر موذی جانوروں کو ایذا دینے کی حرمت

[٦٦٧٥] ١٣٣ (٢٢٤٢) حدّثني عبْدُ الله بْنُ مُحمّدِ بْنِ أسْماء بْنِ عُبيْدٍ الضُّبعِيُّ: حدّثنا جُويْرِيةُ يعْني ابْن أسْماء، عنْ نافعٍ، عنْ عبْدِ الله، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «عُذِّبتِ امْرأةٌ في هِرّةٍ، سجنتْها حتّى ماتتْ، فدخلتْ فيها النّار، لا هي أطْعمتْها وسقتْها، إذْ هي حبستْها، ولا هي تركتْها تأْكُلُ منْ خشاشِ الْأرْضِ». [راجع: ٥٨٥٢]

[6675] جویریہ بن اسماء نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو باندھے رکھا حتی کہ وہ مرگئی تو وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، کیونکہ جب اس نے بلی کو باندھا تو نہ اس کو کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ (خود ہی) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔''

[٦٦٧٦] (...) حدّثني هارُونُ بْنُ عبْدِ الله وعبْدُ الله بْنُ جعْفرِ بْنِ يحْيى بْنِ خالدٍ، جميعًا عنْ معْنِ بْنِ عيسى، عنْ مالكِ بْنِ أنسٍ، عنْ نافعٍ، عنِ ابْنِ عُمر، عنِ النّبيِّ ﷺ، بمعْنى حديثِ جُويْرِية.

[6676] امام مالک بن انس نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، جویریہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٦٧٧] ١٣٤-(...) حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ».

[6677] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ رکھا تھا، اس نے اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو دیا، نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے اور شکار سے کھا لیتی۔''

[٦٦٧٨] (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6678] سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٦٧٩] ١٣٥-(٢٦١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا، أَوْ هِرٍّ، رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا». [انظر: ٦٩٩٢]

[6679] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے روایت کی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت اپنی بلی یا بلے کی وجہ سے دوزخ میں چلی گئی جس کو اس نے باندھ کر رکھا تھا، نہ خود اس کو کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے چھوٹے موٹے جانور چبا کھا لیتی، یہاں تک کہ وہ کمزور ہو کر مر گئی۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ) (التحفة ٣٨)

باب: 38- تکبر کی حرمت

[٦٦٨٠] ١٣٦-(٢٦٢٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ

[6680] حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عزت اللہ عزوجل کا تہبند ہے اور بڑائی اس (کے کندھوں) کی چادر ہے۔ جو شخص ان (صفات) سے معاملے میں مجھ سے مدمقابل آئے گا، میں اسے عذاب دوں گا۔''

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعِزُّ إِزَارُهُ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ، فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ».

فائدہ: عزت و کبریا، اللہ عزوجل کے لباس کے مانند ہیں، ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس کی کیفیت جاننے کے مکلف نہیں ہیں۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى) (التحفة ٣٩)

[٦٦٨١] ١٣٧ (٢٦٢١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَ: «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللهِ! لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ» أَوْ كَمَا قَالَ.

باب:39- کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنے کی ممانعت

[6681] ابوعمران جونی نے حضرت جندب ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے (اس) فلاں کو تو بخش دیا اور (ایسا کہنے والے!) تیرے سارے عمل ضائع کر دیے۔'' یا جن الفاظ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ) (التحفة ٤٠)

[٦٦٨٢] ١٣٨ (٢٦٢٢) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

باب:40- کمزوروں اور گم نام خاک نشینوں کی فضیلت

[6682] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے غبار میں اٹے ہوئے (غریب الوطن، مسافر) بکھرے ہوئے بالوں والے، دروازوں سے دھتکار دیے جانے والے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر (اعتماد کر کے) قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٤١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ: هَلَكَ النَّاسُ) (التحفة ٤١)

باب:41- یہ کہنے کی ممانعت: لوگ ہلاک ہو گئے

[٦٦٨٣] ١٣٩-(٢٦٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ».

[6683] حماد بن ابی سلمہ اور امام مالک نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک شخص (یہ) کہتا ہے: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ انھیں ہلاک کر دیتا ہے۔''

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: لَا أَدْرِي، أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ، أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

(امام مسلم کے ایک شاگرد) ابو اسحاق نے کہا: مجھے (یقینی طور پر) معلوم نہیں کہ (کاف سے) زبر کے ساتھ أهلكَهم (اس نے انھیں ہلاک کر دیا ہے) یا پیش کے ساتھ أهلكُهم (ان سب سے بڑھ کر ہلاک ہونے والا) ہے۔''

[٦٦٨٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6684] روح بن قاسم اور سلیمان بن بلال نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ) (التحفة ٤٢)

باب: 42- ہمسائے کے حق میں (اچھائی کی) تلقین اور حسن سلوک

[٦٦٨٥] ١٤٠-(٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -

[6685] مالک بن انس، لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سب نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، (اسی طرح) محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا: مجھے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ عمرہ نے ان کو حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت

حدّثنا عبْدُ الْوهّاب يعْني الثّقفيّ: سمعْتُ يحْيى بْن سعيدٍ قال: أخْبرني أبُو بكْرٍ وهُو ابْنُ مُحمّد بْن عمْرو بْن حزْمٍ، أنّ عمْرة حدّثتْهُ أنّها سمعتْ عائشة تقُولُ: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «ما زال جبْريلُ يُوصيني بالْجار حتّى ظننْتُ أنّهُ ليُورّثنّهُ».

عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے جبریل مسلسل ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کے لیے کہتے رہے، حتی کہ مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ ضرور انھیں وراثت میں شریک کر دیں گے۔“

[٦٦٨٦] (...) حدّثني عمْرٌو النّاقدُ: حدّثنا عبْدُ الْعزيز بْنُ أبي حازمٍ: حدّثني هشامُ بْنُ عُرْوة عنْ أبيه، عنْ عائشة، عن النّبيّ ﷺ، بمثْله.

[6686] ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٦٨٧] ١٤١ (٢٦٢٥) حدّثني عُبيْدُ الله بْنُ عُمر الْقواريريُّ: حدّثنا يزيدُ بْنُ زُريْعٍ عنْ عُمر بْن مُحمّدٍ، عنْ أبيه قال: سمعْتُ ابْن عُمر يقُولُ: قال رسُولُ الله ﷺ: «ما زال جبْريلُ يُوصيني بالْجار حتّى ظننْتُ أنّهُ سيُورّثُهُ».

[6687] عمر بن محمد کے والد نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل مجھے لگاتار ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے حتی کہ مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ اسے وارث (بھی) بنا دیں گے۔“

[٦٦٨٨] ١٤٢ (...) حدّثنا أبُو كاملٍ الْجحْدريُّ وإسْحقُ بْنُ إبْراهيم - واللّفْظُ لإسْحق - قال: أبُو كاملٍ: حدّثنا، وقال: إسْحقُ: أخْبرنا عبْدُ الْعزيز بْنُ عبْد الصّمد الْعمّيُّ: حدّثنا أبُو عمْران الْجوْنيُّ عنْ عبْد الله بْن الصّامت، عنْ أبي ذرٍّ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يا أبا ذرٍّ! إذا طبخْت مرقةً، فأكْثرْ ماءها، وتعاهدْ جيرانك».

[6688] عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے کہا: ہمیں ابوعمران جونی نے عبداللہ بن صامت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو یاد رکھو۔“

[٦٦٨٩] ١٤٣ (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا ابْنُ إدْريس: أخْبرنا شُعْبةُ،

[6689] شعبہ نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

ح: وحدّثنا أبو كُرَيْبٍ: حدّثنا ابْنُ إدْرِيس: أخْبرنا شُعْبةُ عنْ أبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عبْد الله بْنِ الصّامِت، عنْ أبِي ذرٍّ قال: إنّ خليلي ﷺ أوْصاني: «إذا طبخْت مرقًا فأكْثِرْ ماءهُ، ثُمّ انْظُرْ أهْل بيْتٍ منْ جيرتك، فأصبْهُمْ منْها بمعْرُوفٍ».

کی، کہا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی: "جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ رکھو، پھر اپنے ہمسایوں میں سے کسی (ضرورت مند) گھرانے کو دیکھو اور اس میں سے کچھ اچھے طریقے سے ان کو بھجوا دو۔"

(المعجم ٤٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ) (التحفة ٤٣)

باب:43- ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنا مستحب ہے

[٦٦٩٠] ١٤٤-(٢٦٢٦) حدّثني أبو غسّان الْمِسْمعيُّ: حدّثنا عُثْمانُ بْنُ عُمر: حدّثنا أبو عامرٍ يعْني الْخزّاز، عنْ أبِي عِمْرانَ الْجوْنِيِّ، عنْ عبْد الله بْنِ الصّامِت، عنْ أبِي ذرٍّ قال: قال لي النّبيُّ ﷺ: «لا تحْقرنّ من الْمعْرُوف شيْئًا، ولوْ أنْ تلْقى أخاك بوجْهٍ طلْقٍ».

[6690] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو، چاہے یہی ہو کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو کھلتے ہوئے چہرے سے ملو۔"

(المعجم ٤٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ) (التحفة ٤٤)

باب:44- جو کام حرام نہ ہوں ان میں سفارش کرنا مستحب ہے

[٦٦٩١] ١٤٥-(٢٦٢٧) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا عليُّ بْنُ مُسْهرٍ وحفْصُ بْنُ غياثٍ عنْ بُريْد بْنِ عبْد الله، عنْ أبِي بُرْدة، عنْ أبِي مُوسى قال: كان رسُولُ الله ﷺ، إذا أتاهُ طالبُ حاجةٍ، أقْبل على جُلسائه فقال: «اشْفعُوا فلْتُؤْجرُوا، ولْيقْضِ اللهُ على لسان نبيّه ﷺ ما أحبّ».

[6691] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو آپ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: "تم (بھی اس کی) شفاعت کرو، تمھیں بھی اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ جاری کرائے گا جو اس کو پسند ہوگا۔"

فائدہ: یعنی تمھاری شفاعت سے کسی کو دینے یا نہ دینے کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اگر اسے ملنا ہے تو اسے دیا جائے گا اور تم اپنی شفاعت کی بنا پر اجر میں حصہ دار ہو جاؤ گے۔

(المعجم ٤٥) - (بابُ اسْتِحْبابِ مُجالَسَةِ الصَّالِحِينَ ومُجانَبَةِ قُرَناءِ السُّوءِ) (التحفة ٤٥)

باب:45- نیکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور بُروں کی صحبت سے اجتناب کرنا مستحب ہے

[٦٦٩٢] ١٤٦ (٢٦٢٨) حدّثنا أبو بكرِ بْنُ أبي شيبة: حدّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَة عنْ بُرَيْدِ بْنِ عبْدِ اللهِ، عنْ جدِّهِ، عنْ أبي مُوسى عنِ النَّبيِّ ﷺ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْعلاءِ الْهمْدانيُّ - واللَّفْظُ لهُ -: حدّثنا أبو أُسامة عنْ بُرَيْدٍ، عنْ أبي بُرْدة، عنْ أبي مُوسى، عنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «إنَّما مثلُ الْجليسِ الصَّالحِ والْجليسِ السُّوءِ، كحاملِ الْمِسْكِ ونافخِ الْكِيرِ، فحاملُ الْمِسْكِ: إمّا أنْ يُحْذِيكَ، وإمّا أنْ تبْتاعَ منْهُ، وإمّا أنْ تجِدَ منْهُ رِيحًا طيِّبةً، ونافخُ الْكِيرِ: إمّا أنْ يُحْرِقَ ثيابكَ، وإمّا أنْ تجِدَ رِيحًا خبيثةً».

[6692] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نیک ہم نشیں اور بُرے ہم نشیں کی مثال مُشک بردار اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک بردار یا تو تم کو ہدیے میں مشک دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے، ورنہ کم از کم تمھیں اس سے اچھی خوشبو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو (چنگاریوں سے) تمھارے کپڑے جلانے گا یا تمھیں (اس سے) بدبُو آئے گی۔''

(المعجم ٤٦) - (بابُ فضْلِ الْإحْسانِ إلى الْبناتِ) (التحفة ٤٦)

باب:46- بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

[٦٦٩٣] ١٤٧ (٢٦٢٩) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزاذ: حدّثنا سلمةُ بْنُ سُليْمان: أخْبرنا عبْدُ اللهِ: أخْبرنا معْمرٌ عنِ ابْنِ شِهابٍ: حدّثني عبْدُ اللهِ بْنُ أبي بكْرِ بْنِ حزْمٍ عنْ عُرْوة، عنْ عائِشة؛ ح: وحدّثني عبْدُ اللهِ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ بهْرام وأبو بكْرِ بْنُ إسْحٰق

[6693] معمر اور شعیب نے ابن شہاب زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ بن زبیر نے بتایا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے (کھانا) مانگا تو اسے میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ میں

وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ».

نے وہی اس کو دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر اپنی دو بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا، پھر وہ کھڑی ہوئی، اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں چلی گئیں، پھر نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس عورت کی بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "جس کسی پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان سے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے (بچانے والا) پردہ ہوں گی۔"

[٦٦٩٤] ١٤٨-(٢٦٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا، بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ».

[6694] عراک بن مالک نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھائی ہوئی تھیں، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک کھجور دی، (بچی ہوئی) ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف لے گئی تو وہ بھی اس کی دو بیٹیوں نے کھانے کے لیے مانگ لی، اس نے وہ کھجور بھی، جو وہ کھانا چاہتی تھی، دو ٹکڑے کر کے دونوں بیٹیوں کو دے دی۔ مجھے اس کا یہ کام بہت اچھا لگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: "اللہ نے اس (عمل) کی وجہ سے اس کے لیے جنت پکی کر دی ہے یا (فرمایا:) اس وجہ سے اسے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔"

[٦٦٩٥] ١٤٩-(٢٦٣١) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا

[6695] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ» وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

بالغ ہو جانے تک پرورش کی، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح آئیں گے۔" اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ) (التحفة ٤٧)

باب: 47- اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے تو وہ اس کے بارے ثواب کی امید رکھے

[٦٦٩٦] ١٥٠ - (٢٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ».

[6696] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔"

فوائد و مسائل: اس حدیث میں قسم سے مراد اللہ کا حتمی فیصلہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ "اور تم میں سے جو بھی ہے وہ اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے، یہ آپ کے رب کے ذمے حتمی اور طے شدہ بات ہے۔" (مریم 71:19) جہنم سے یہ گزر (ورود) جہنم کے اندر سے نہیں بلکہ پل صراط سے گزرنا مراد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

[٦٦٩٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، وَمَعْنَى حَدِيثِهِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: «فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ».

[6697] سفیان اور معمر دونوں نے زہری سے مالک کی سند کے ساتھ انھی کے مفہوم میں حدیث بیان کی، مگر سفیان کی حدیث میں ہے: "تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے آگ میں داخل ہوگا۔"

[٦٦٩٨] ١٥١ - (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ

[6698] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی

سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: «لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: أَوِ اثْنَانِ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَوِ اثْنَانِ».

عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس عورت کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان (پر صبر کرتے ہوئے ان) کا ثواب اللہ سے طلب کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگی۔'' ان میں سے ایک عورت نے کہا: یا دو (بچے فوت ہو جائیں؟) اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: ''یا دو بچے (فوت ہو جائیں۔)''

[٦٦٩٩] ١٥٢-(٢٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّأْتِيكَ فِيهِ، تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ، قَالَ: «اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا». فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا، مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ».

[6699] ابوعوانہ نے عبدالرحمن بن اصبہانی سے، انھوں نے ابوصالح ذکوان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی: آپ کی گفتگو (کا بڑا حصہ) مرد لے گئے، لہٰذا آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرما دیں کہ ہم آپ کے پاس آیا کریں اور اللہ نے آپ کو جو سکھایا ہے اس میں سے آپ ہمیں بھی سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم عورتیں فلاں فلاں دن اکٹھی ہو جانا۔'' خواتین اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا تھا اس میں سے ان کو بھی سکھایا، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی عورت نہیں جو اپنے بچوں میں سے تین بچوں کو اپنے آگے (اللہ کے پاس) روانہ کر دے، مگر وہ اس کے لیے آگ سے بچانے والا پردہ بن جائیں گے۔'' ایک عورت نے کہا: اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی اور دو بچے بھی۔''

[٦٧٠٠] ١٥٣-(٢٦٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ - وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

[6700] محمد بن جعفر اور معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالرحمان بن اصبہانی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی اور دونوں نے شعبہ سے (روایت کرتے ہوئے) مزید یہ کہا: عبدالرحمن بن اصبہانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابوحازم سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین بچے جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے۔''

الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ».

[٦٧٠١] ١٥٤ (٢٦٣٥) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ، فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، «صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ - أَوْ قَالَ: أَبَوَيْهِ - فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ - أَوْ قَالَ: بِيَدِهِ - كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا، فَلَا يَتَنَاهَى - أَوْ قَالَ: فَلَا يَنْتَهِي - حَتَّى يُدْخِلَهُ اللهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ.

[6701] ہمیں سوید بن سعید اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ دونوں کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان تیمی) نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے ابوسلیل سے اور انھوں نے ابوحسان سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو گئے ہیں، آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کون سی حدیث سنا سکتے ہیں جس سے آپ ہمیں ہمارے فوت ہونے والوں کے متعلق ہمارے دلوں کی تسلی دلا سکیں؟ (ابوحسان نے) کہا: (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''چھوٹے بچے جنت کے پانی کے کیڑے ہیں (وہ جنت کے اندر ہی رہتے ہیں) ان میں سے کوئی اپنے باپ۔ یا فرمایا: اپنے ماں باپ۔ کو ملے گا تو وہ اسے اس کے کپڑے سے پکڑ لے گا۔ یا کہا: اس کے ہاتھ سے۔ جس طرح میں نے تمھارے اس کپڑے کے کنارے سے پکڑا ہوا ہے، پھر اس وقت تک نہیں ہٹے گا۔ یا کہا: نہیں رکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اسے اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دے گا۔'' اور سوید کی روایت میں (ابوسلیل سے روایت ہے کے بجائے یوں) ہے: ہمیں ابوسلیل نے حدیث سنائی۔

[٦٧٠٢] حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

[6702] یحییٰ بن سعید نے تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے آپ ہمارے فوت ہو جانے والوں کے حوالے سے ہمارے دلوں کو تسلی دلا سکیں؟ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں۔

[٦٧٠٣] ١٥٥ (٢٦٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6703] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور

أبي شيبة ومحمّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُميْرٍ وَأبو سعيدٍ الْأشجّ - وَاللَّفْظُ لِأبي بكْرٍ - قالوا: حدّثنا حفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِياثٍ؛ ح: وحدّثنا عُمرُ بْنُ حفْصِ بْنِ غِياثٍ: حَدَّثَنَا أبي عنْ جدّه طلْق بْنِ مُعاوية، عَنْ أَبي زُرْعَةَ بْن عمْرو بْن جرير، عنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ: أتتِ امرأةٌ النّبيّ ﷺ بِصَبيّ لَها، فقالتْ: يا نبيّ الله! ادْعُ الله لَهُ، فلقدْ دفنْتُ ثَلَاثَةً، قالَ: «دفنْتِ ثلاثةً؟» قالتْ: نعَمْ، قَالَ: «لقدِ احْتظرْت بحظارٍ شديدٍ مِنَ النّارِ».

ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ ابوبکر کے ہیں ۔ انھوں نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے اپنے دادا طلق بن معاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنے بچے کو لے کر آئی اور کہا: اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمایئے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے تین (بچوں) کو دفن کیا ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تم نے دوزخ سے بچنے کے لیے ایک مضبوط باڑ لگا دی ہے۔''

قال عُمرُ، منْ بيْنِهِمْ: عَنْ جدّه، وقال الْباقون: عنْ طلْقٍ، ولَمْ يذْكُروا الْجدّ.

عمر (بن حفص) نے کہا: انھوں نے اپنے دادا (طلق) سے روایت کی اور باقیوں نے کہا: طلق سے روایت ہے اور دادا کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٧٠٤] ١٥٦-(...) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ وَزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ قالا: حَدَّثَنَا جريرٌ عنْ طلْقِ بْنِ مُعاويةَ النّخعيّ أبي غِياثٍ، عَنْ أَبي زُرْعةَ بْنِ عمْرِو بْنِ جريرٍ، عنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: جاءت امْرأةٌ إلى النّبيّ ﷺ بابْنٍ لَها، فقالتْ: يا رسُولَ الله! إنّهُ يشْتكي، وإنّي أخافُ عليْهِ، قدْ دفنْتُ ثلاثةً، قال: «لقدِ احْتظرْتِ بِحظارٍ شديدٍ مِنَ النّارِ».

[6704] قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے طلق بن معاویہ نخعی ابوغیاث سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بیمار ہے اور میں اس کے بارے میں (سخت) خوف کا شکار ہوں، میں (اپنے) تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے دوزخ سے بچنے کے لیے مضبوط باڑ بنالی ہے۔''

قال زُهيْرٌ: عنْ طلْقٍ، ولَمْ يذْكُرِ الْكُنْيةَ.

زہیر نے کہا: طلق سے روایت ہے اور کنیت (ابوغیاث) کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابٌ: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا، أَمرجِبْرِئيل فأَحبّهُ وأَحبّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لهُ الْقبولُ في الْأَرْضِ) (التحفة ٤٨)

باب:48- جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو حکم دیتا ہے تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

[٦٧٠٥] ١٥٧ (٢٦٣٧) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْب: حدّثنا جرِيرٌ عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبِيه، عنْ أبِي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الله، إذا أحبّ عبْدًا، دعا جبْرِيل عليْه السّلامُ فقال: إنِّي أُحِبُّ فُلانًا فأحِبّهُ، قال: فيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمّ يُنادِي فِي السّماءِ فيقُولُ: إنّ الله يُحِبُّ فُلانًا فأحِبُّوهُ، فيُحِبُّهُ أهْلُ السّماءِ، قال: ثُمّ يُوضعُ لهُ الْقبُولُ فِي الْأرْضِ، وإذا أبْغض اللهُ عبْدًا دعا جِبْرِيل فيقُولُ: إنِّي أُبْغِضُ فُلانًا فأبْغِضْهُ، قال: فيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ، ثُمّ يُنادِي فِي أهْلِ السّماءِ: إنّ الله يُبْغِضُ فُلانًا فأبْغِضُوهُ، قال: فيُبْغِضُونهُ، ثُمّ تُوضعُ لهُ الْبغْضاءُ فِي الْأرْضِ».

[6705] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل ؑ کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، کہا: تو جبریل اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں، کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، کہا: پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بُلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، تو جبریل اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے بغض رکھتا ہے، تم بھی اس سے بغض رکھو، کہا: تو وہ (سب) اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں بھی بغض رکھ دیا جاتا ہے۔''

[٦٧٠٦] (...) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ: حدّثنا يعْقُوبُ يعْنِي ابْن عبْدِ الرّحْمٰنِ الْقارِيّ، وقال قُتيْبةُ: حدّثنا عبْدُ الْعزِيزِ يعْنِي الدّراوردِيّ؛ ح: وحدّثناهُ سعِيدُ بْنُ عمْرٍو الْأشْعثِيُّ: أخْبرنا عبْثرٌ عنِ الْعلاءِ بْنِ الْمُسيّبِ؛ ح: وحدّثنِي هارُونُ بْنُ سعِيدٍ

[6706] عبدالعزیز دراوردی، علاء بن مسیب اور امام مالک بن انس سب نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ علاء بن مسیب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے (صرف محبت کرنے کی بات ہے۔)

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ.

[٦٧٠٧] ١٥٨-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنَّا بِعَرَفَةَ، فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَرَى اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ، قَالَ: بِأَبِيكَ! أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

[6707] عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے سہیل سے، انھوں نے ابوصالح سے روایت کی، کہا: ہم عرفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا وہاں سے گزر ہوا اور وہ حج کے امیر تھے، لوگ کھڑے ہو کر انھیں دیکھنے لگے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز سے محبت کرتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا: اس لیے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پائی جاتی ہے۔ انھوں (ابوصالح) نے کہا: تیرا باپ قربان ہو! تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے سہیل سے جریر کی روایت کردہ حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابٌ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ) (التحفة ٤٩)

باب:49- روحیں (عالم ارواح میں) ایسی جماعتیں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہیں

[٦٧٠٨] ١٥٩-(٢٦٣٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

[6708] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روحیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں۔ ان میں سے جو ایک دوسرے (کی ایک جیسی صفات) سے آگاہ ہوئیں ان میں یگانگی (الفت) ہو گئی اور (صفات کے اختلاف کی بنا پر) جو ایک دوسرے سے گریزاں رہیں وہ باہم مختلف ہو گئیں۔"

فائدہ: دنیا میں انسانی جسموں میں آنے کے بعد بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لوگ آسانی سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں اور بہت سے لوگ بلا سبب ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان میں کوئی اچھا تعلق پیدا نہیں ہوتا۔

[٦٧٠٩] ١٦٠ (...) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا كثيرُ بْنُ هشامٍ: حدّثنا جعْفرُ بْنُ بُرْقان: حدّثنا يزيدُ بْنُ الأصمّ عنْ أبي هُريْرة، بحديثٍ يرْفعُهُ، قال: «النّاسُ معادنُ كمعادن الْفضّة والذّهب، خيارُهُمْ في الْجاهليّة خيارُهُمْ في الْإسْلام إذا فقُهُوا، والْأرْواحُ جُنُودٌ مُجنّدةٌ، فما تعارف منْها ائْتلف، وما تناكر منْها اخْتلف».

[6709] یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا ایک حدیث بیان کی، کہا: ''لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح معدنیات کی کانیں ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اگر دین کو سمجھ لیں تو زمانہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ اور روحیں ایک ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں جو آپس میں (ایک جیسی صفات کی بنا پر) ایک دوسرے کو پہچاننے لگیں ان میں یکجائی پیدا ہوگئی اور جو (صفات کے اختلاف کی بنا پر) ایک دوسرے سے گریزاں رہیں، وہ باہم مختلف ہوگئیں۔''

(المعجم ٥٠) - (بابٌ: الْمرْءُ مع منْ أحبّ) (التحفة ٥٠)

باب:50- آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے

[٦٧١٠] ١٦١ (٢٦٣٩) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة بْن قعْنبٍ: حدّثنا مالكٌ عنْ إسْحٰق بْن عبْد الله بْن أبي طلْحة، عنْ أنس بْن مالكٍ، أنّ أعْرابيًّا قال لرسُول الله ﷺ: متى السّاعةُ؟ قال لهُ رسُولُ الله ﷺ: «ما أعْددْت لها؟» قال: حُبّ الله ورسُوله، قال: «أنْت مع منْ أحْببْت».

[6710] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم کو محبت ہے۔''

[٦٧١١] ١٦٢ (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة وعمْرٌو النّاقدُ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ ومُحمّدُ بْنُ عبْد الله بْن نُميْرٍ وابْنُ أبي عُمر - واللّفْظُ لزُهيْرٍ - قالُوا: حدّثنا سُفْيانُ عن الزُّهْريّ، عنْ أنسٍ قال: قال رجُلٌ: يا رسُول الله! متى السّاعةُ؟ قال: «وما أعْددْت لها؟» فلمْ يذْكُرْ كثيرًا، قال: ولٰكنّي أُحبُّ الله ورسُولهُ، قال: «فأنْت مع منْ أحْببْت».

[6711] سفیان نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے زیادہ چیزوں کا ذکر نہیں کیا، (چند ایک کاموں کا ذکر کر سکا) اس نے کہا: اور لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تمھیں محبت ہے۔''

[٦٧١٢] (...) حدّثنيه مُحمّدُ بْنُ رافع وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ. قال عبْدٌ: أخْبرنا، وقال ابْنُ رافع: حدّثنا - عبْدُ الرّزّاق: أخْبرنا معْمرٌ عن الزُّهْريّ: حدّثني أنسُ بْنُ مالكٍ؛ أنّ رجُلا من الْأعْراب أتى رسُول الله ﷺ، بمثْله، غيْر أنّهُ قال: ما أعْددْتُ لها منْ كبيرٍ، أحْمدُ عليْه نفْسي.

[6712] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند مگر (اس میں ہے کہ) اس نے کہا: میں نے اس کے لیے کچھ زیادہ تیاری نہیں کی جس پر میں اپنی تعریف کرسکوں (لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔)

[٦٧١٣] ١٦٣-(...) حدّثني أبُو الرّبيع الْعتكيُّ: حدّثنا حمّادٌ يعْني ابْن زيْدٍ: حدّثنا ثابتٌ الْبُنانيُّ عنْ أنس بْن مالكٍ قال: جاء رجُلٌ إلى رسُول الله ﷺ فقال: يا رسُول الله! متى السّاعةُ؟ قال: «وما أعْددْت لها؟» قال: حُبّ الله ورسُوله، قال: «فإنّك مع منْ أحْببْت».

[6713] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم کو محبت ہوگی۔''

قال أنسٌ: فما فرحْنا، بعْد الْإسْلام، فرحًا أشدّ منْ قوْل النّبيّ ﷺ: «فإنّك مع منْ أحْببْت».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر اور کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی: ''تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم کو محبت ہوگی۔''

قال أنسٌ: فأنا أُحبُّ الله ورسُولهُ، وأبا بكْرٍ وعُمر، فأرْجُو أنْ أكُون معهُمْ، وإنْ لمْ أعْملْ بأعْمالهمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا، چاہے میں نے ان کی طرح عمل نہیں کیے۔

[٦٧١٤] (...) حدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ عُبيْدٍ الْغُبريُّ: حدّثنا جعْفرُ بْنُ سُليْمان: حدّثنا ثابتٌ الْبُنانيُّ عنْ أنس بْن مالكٍ، عن النّبيّ ﷺ، ولمْ يذْكُرْ قوْل أنسٍ: فأنا أُحبُّ، وما بعْدهُ.

[6714] جعفر بن سلیمان نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ میں (اللہ اور اس کے رسول ﷺ) سے محبت کرتا ہوں، اور اس کے بعد والی بات بیان نہیں کی۔

[٦٧١٥] ١٦٤ (...) حدّثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[6715] منصور نے سالم بن ابی جعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: ایک بار جب میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے تو مسجد کی چوکھٹ کے پاس ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟" تو جیسے وہ ٹھٹھک گیا، پھر اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے بہت زیادہ نمازیں، بہت زیادہ روزے اور بہت زیادہ صدقات تو تیار نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: "تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمھیں محبت ہو گی۔"

[٦٧١٦] (...) حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْيَشْكُرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[6716] عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٧١٧] (...) حدّثنا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[6717] ابوعوانہ، شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[٦٧١٨] ١٦٥ - (٢٦٤٠) حدّثنا عُثْمَانُ بْنُ

[6718] جریر نے (سلیمان) اعمش سے، انھوں نے

أبي شيبة وإسحٰق بْنُ إبْراهيم - قال إسْحٰقُ: أخبرنا، وقال عُثْمانُ: حدّثنا - جريرٌ عن الأعمش، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْدِ الله قال: جاء رجلٌ إلى رسُول الله ﷺ فقال: يا رسُول الله! كيْف ترى في رجلٍ أحبّ قوْمًا ولمّا يلْحقْ بهمْ؟ قال رسُولُ الله ﷺ: «الْمرْءُ مع منْ أحبّ».

ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کو کیسے دیکھتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ نہیں ملا؟ (اعمال میں ان سے بہت پیچھے ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔''

[٦٧١٩] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا ابْنُ أبي عديٍّ؛ ح: وحدّثنيه بشْرُ بْنُ خالدٍ: أخْبرنا مُحمّدٌ يعْني ابْن جعْفرٍ، كلاهُما عنْ شُعْبة؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبُو الْجوّابِ: حدّثنا سُليْمانُ ابْنُ قرْمٍ، جميعًا عنْ سُليْمان، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْد الله، عن النّبيّ ﷺ، بمثْله.

[6719] شعبہ اور سلیمان بن قرم نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٧٢٠] (٢٦٤١) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبُو مُعاوية ومُحمّدُ ابْنُ عُبيْدٍ عن الأعْمش، عنْ شقيقٍ، عنْ أبي مُوسى قال: أتى النّبيّ ﷺ رجُلٌ، فذكر بمثْلِ حديث جريرٍ عن الأعْمش.

[6720] ابومعاویہ اور محمد بن عبید نے اعمش سے، انھوں نے (ابووائل) شقیق سے اور انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، پھر اعمش سے جریر کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥١) - (بابٌ: إذا أُثْني على الصّالحِ فهي بُشْرى ولا تضُرُّهُ) (التحفة ٥١)

باب: 51- جب کسی نیک آدمی کی تعریف کی جائے تو یہ اس کے لیے بشارت ہے اور اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے

[٦٧٢١] ١٦٦-(٢٦٤٢) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى التّميميُّ وأبُوالرّبيع وأبُو كاملٍ

[6721] حماد بن زید نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

الْجَحْدَرِيُّ، فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: «تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ».

سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک شخص اچھے کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ مومن کے لیے فوری بشارت ہے۔''

[٦٧٢٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ، غَيْرِ عَبْدِ الصَّمَدِ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ، كَمَا قَالَ حَمَّادٌ.

[6722] وکیع، محمد بن جعفر، عبدالصمد اور نضر سب نے شعبہ سے، انھوں نے ابوعمران جونی سے حماد بن زید کی سند کے ساتھ، اسی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر شعبہ سے عبدالصمد کے سوا (باقی) سب کی حدیث میں ہے: ''اور لوگ اس کی وجہ سے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔'' اور عبدالصمد کی حدیث میں ہے: ''اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں'' جس طرح حماد نے کہا ہے۔
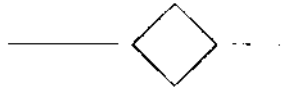
ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

''اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ بار آور ہوتی ہے اور ارحام جتنے سکڑتے اور جتنے بڑھتے ہیں اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ مقدار کے مطابق ہے۔'' (الرعد 13:8)

تعارف كتاب القدر

''قدر'' کا ترجمہ عام طور پر ''اندازہ'' کیا جاتا ہے۔ اس سے اللہ کی تقدیر کا مفہوم صحیح طور پر واضح نہیں ہو پاتا کیونکہ انسانی تعریف کے مطابق اندازہ مستقبل کے حوالے سے غیر حتمی اور غیر یقینی قسم کے علم کو کہتے ہیں جبکہ اللہ کی قدرت اور اس کا علم غیر حتمی اور غیر یقینی ہونے سے مبرا ہے۔ قدر (اندازہ) کی نسبت اگر مقدار کے مفہوم سے ''قدر'' یا ''تقدیر'' کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی جائے تو زیادہ بہتر طور پر سمجھ میں آ سکتا ہے۔ تقدیر کے حوالے سے یہ لفظ خود رسول اللہ ﷺ نے بولا ہے (حدیث: 6748۔) اللہ نے فرمایا ہے: ﴿ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ ﴾ ''اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ پیٹ میں اٹھائے ہوتی ہے اور ارحام جتنے سکڑتے اور جتنے بڑھتے ہیں اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ مقدار کے مطابق ہے۔'' (الرعد 13: 8) اگلی آیت میں اس بات سے قریب ترین پہلو بیان ہوئے ہیں جن سے مفہوم کی وضاحت ہوتی ہے: ﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ ﴾ ''(وہ) چھپے اور کھلے کا جاننے والا، سب سے بڑا، سب سے اوپر ہے۔'' (الرعد 13: 9) کوئی چیز چھپی ہے تو جتنی اس نے رکھی، پوری ہے اور پوری طرح اس کے علم میں ہے اور کوئی چیز کھلی ہے تو جتنی اس نے رکھی اتنی ہی ہے اور اس کے علم میں ہے۔ اس میں جو کچھ آتا ہے وہ بھی اتنا ہے جتنا اس نے رکھا اور پوری طرح اس کے علم میں ہے، وہ سب سے بڑا ہے، ہر چیز پر اس کا مکمل اختیار ہے۔ سب سے بلند ہے اور ہر چیز اس کے سامنے واضح ہے۔ پھر یہ فرمایا: ﴿ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ ﴾ ''برابر ہے تم میں سے جو چپکے سے بات کہے اور جو اونچی آواز سے کہے اور (اس کے نزدیک برابر ہے) جو رات کو چھپا ہوا ہے اور جو دن کو سامنے پھر رہا ہے۔'' (الرعد 13: 10) یہ سب کچھ اسی طرح اسی مقدار کے مطابق ہے جو اس نے رکھی، مکمل طور پر اس کے اختیار میں ہے اور ہر عمل سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بالکل مادی، زمانی، زمینی ہر طرح کی مقدار کے تعین کے لیے قدر یا تقدیر کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس مقدار کے مطابق کیا ہوگا اور کب نتیجہ نکلے گا اس کے لیے عموماً قضا (فیصلہ) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حقیقت میں ہر طرح کی مقدار کا تعین بھی اللہ ہی کے فیصلے سے ہوتا ہے۔ اللہ کا فیصلہ حتمی ہے، اسے وہ خود اگر چاہے، جب چاہے اور جس طرح چاہے بدل سکتا ہے۔ اس بات کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ» ''دعا کے سوا کوئی چیز (اللہ کے) فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔'' (صحیح الترمذی، حدیث: 2139) یعنی کوئی بھی کسی طرح سے بھی اللہ کے فیصلے کو نہیں بدل سکتا۔ انسان یہی کر سکتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے دعا کرے۔ وہ چاہے تو اسے قبول فرما کر اپنے فیصلے کو بدل دے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ بھی پہلے سے اللہ کے علم اور اختیار میں ہے کہ فرشتوں کو

کون سا فیصلہ لکھ کر نافذ کرنے کے لیے دیا جائے گا اور کون کس کام کے لیے دعا کرے گا اور کون سی دعا قبول کر کے کون سا فیصلہ بدل کر کس صورت میں نافذ کرنے کے لیے ملائکہ کے سپرد کیا جائے گا۔

امام مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کا آغاز انسان کی پیدائش کے حوالے سے ان احادیث سے کیا ہے جن میں ماں کے پیٹ میں طے ہونے والے مراحل عمر، عمل، رزق، خوش بختی یا بدبختی اور اس حوالے سے تمام مقداروں کے تعین اور ان کے لکھے جانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کی عمر اور عمل کی تمام تفصیلات حتی کہ اس کی سانسوں کی تعداد اور اس کے قدموں کے نشان کہ کتنے ہوں گے اور کہاں کہاں لگیں گے سب کچھ فرشتے کو لکھوا دیا جاتا ہے۔ یہ سب تفصیلات اس اصل کتاب کے مطابق ہوتی ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی گئی تھی (حدیث: 6748) پھر اس سوال کا جواب ہے کہ سب پتہ پہلے سے لکھا ہوا ہے تو ہم اسی پر بھروسہ کیوں نہ کریں، عمل کیوں کریں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ یہی لکھا ہوا ہے کہ کون ہے جو (اپنے اختیار اور فیصلے سے) خوش نصیبوں کے سے عمل کرے گا اور کون ہے جو (اپنے اختیار اور عمل سے) بدنصیبی کی راہ پر چلے گا۔ اور ساتھ یہ سمجھایا کہ تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں کہاں ہوگا، اس بات کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے۔ اللہ نے اپنے اختیار سے دونوں راستوں پر چلنے والوں کے لیے سہولت مہیا کر دی ہے۔ اللہ کو پورا علم ہے کہ کون انسان کس راستے پر چلے گا اور یہ سب کچھ تخلیق سے پہلے لکھ بھی دیا گیا۔ یہ لکھا ہوا عین اس کے مطابق ہے جو کسی بھی انسان نے کرنا ہے۔ دونوں میں کوئی تفاوت نہیں۔ صرف لکھے ہوئے کو پیش نظر رکھا جائے تو تخلیق سے پہلے ہی پتہ ہے کہ کون تخلیق کے مرحلے سے گزرنے کے بعد کیا کچھ کرنے کا فیصلہ کر کے کہاں پہنچے گا، جنتی ہوگا یا جہنمی ہوگا۔ یہ اہم نکتہ ہے کہ جیسے منزل پہلے سے معلوم ہے تو یہ بھی پہلے سے معلوم ہے کہ وہ اپنے اختیار سے عمل کیا کرے گا۔ یہ پیشگی علم ہے، یہ اس کے اختیار پر قدغن نہیں لگاتا، اس سے اس کی مرضی نہیں چھینتا، اس کو کسی طرف دھکیلتا نہیں، راستے دونوں طرف جانے کے میسر ہیں۔

حضرت موسیٰ اور حضرت آدم علیہ السلام کا جو مکالمہ رسول اللہ ﷺ نے نقل فرمایا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ نے تمام ہی یہی تخلیق فرمایا تھا کہ آدم علیہ السلام کو جنت میں رکھا جائے گا۔ وہ اسے خود دیکھ لیں گے، پھر انھیں وہاں سے زمین پر منتقل کیا جائے گا۔ یہاں آ کر بھی وہ خود اور ان کی اولاد جنت ہی کی متلاشی ہوگی جو ہر طرح کی کوشش کے باوجود دنیوی زندگی میں زمین پر میسر نہ ہوگی۔ اس کے حصول کا راستہ یہی ہوگا کہ اپنے اختیار اور اپنی صوابدید سے جنت کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ انسان کو جن بشری کمزوریوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اس کا امتحان یہی ہے کہ ان پر قابو پائے۔ اگر نہ بھی پا سکے اور اللہ سے عفو و رحمت کا طلبگار ہو تو وہ معزز ہے۔ اپنی کمزوریوں کے باوجود تمام مخلوقات میں افضل ہے، آدم علیہ السلام اپنی خلقی کمزوریوں کے باوجود مسجود ملائکہ تھے۔ وہ زمین پر لائے گئے، اس پر انھیں ملامت نہیں کی جا سکتی۔ انھوں نے خود بھی استغفار کا راستہ اختیار کیا اور اپنی اولاد کو بھی یہی راستہ دکھایا۔ اس پر وہ ستائش اور شکر کے مستحق ہیں۔ بشری کمزوریوں کے بالمقابل مغفرت اور رحمت اللہ کی عظیم ترین نعمت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ نکتہ سمجھایا کہ انسانوں کے دل اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کے تابع ہیں تو اس موقع پر اللہ کا عظیم ترین صفاتی نام 'الرحمان' استعمال کیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس کا دلوں کو پھیرنا اس کی رحمت پر مبنی ہے۔ آدمی پچھلی غلطیوں پر مغفرت اور آیندہ ہدایت کا طلبگار ہو تو وہ بے پناہ رحمت سے کام لیتا ہے۔ دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اگر وہ یہ فیصلہ

فرمائے کہ دلوں کو نہیں پھیرے گا تو کوئی آدمی ایک بار بھٹک جانے کے بعد دوبارہ صحیح راستے پر نہ آسکتے۔

انسان اگر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی حدود بھی متعین کر دی گئی ہیں۔ کوئی اپنی مقررہ حدود سے باہر نہیں نکل سکتا۔ نظام میں ایسا خلل نہیں ڈال سکتا جو انسانوں کی کامیابی کی راہ کو مسدود کر دے یا اتنا زیادہ ہو جائے کہ خود اس کا اپنے گناہوں سے نکلنا ممکن نہ رہے۔ البتہ اگر وہ گناہ پر مسلسل اصرار کرتا ہے تو اس کی اپنی راہ ضرور مسدود ہو جاتی ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ جب وہ انسان کو زندگی عطا کرتا ہے تو فطرت کے مطابق اپنی پاکیزگی، امانت اور اچھائی کی طرف رغبت کے ساتھ زندگی عطا کرتا ہے۔

کسی بھی انسان کا انجام کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں دنیا میں رہتے ہوئے کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہ معلوم ہے کہ اللہ کا فیصلہ عدل یا رحمت کی بنیاد پر ہوگا، لیکن کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں پوری طرح معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ کم عمری میں فوت ہونے والے بچوں کے بارے میں ہونے والے فیصلے کا ابھی سے تعین نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اخفا اس لیے ضروری ہے کہ لوگ نہ کبھی اللہ کے خوف سے بے بہرہ ہو جائیں، نہ رحمت سے مایوس ہوں۔ امید اور خوف کی کیفیت برقرار رہنی ضروری ہے تاکہ انسان کامیابی کے راستے کو اختیار کرے۔ اللہ سے رحمت و مغفرت مانگتا رہے اور امتحان کے لیے دنیا میں جن حالات سے گزارا جائے ان سے دل برا نہ کرے، حالات کو قبول کرے اور ہر طرح سے کامیابی کے حصول کے لیے کوشاں رہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٦ - كتاب القدر

تقدیر کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ، فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ، وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ) (التحفة ١)

باب:1-ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت، اس کے رزق، مدت حیات، عمل اور سعادت وشقاوت کا لکھا جانا

[٦٧٢٣] ١ -(٢٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ اللهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ

[6723] عبداللہ بن نمیر ہمدانی، ابومعاویہ اور وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے زید بن وہب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ اور وہ سچ بتاتے ہیں اور انھیں (وحی کے ذریعے سے) سچ بتایا جاتا ہے نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک شخص کا مادۂ تخلیق چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں اکٹھا کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی مدت (چالیس دن) کے لیے علقہ (جونک کی طرح رحم کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوا) رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت کے لیے مضغہ کی شکل میں رہتا ہے (جس میں ریڑھ کی ہڈی کے نشانات دانت سے چبانے کے نشانات سے مشابہ ہوتے ہیں۔) پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے جو (پانچویں مہینے نیوروپیل، یعنی دماغ کی تخلیق ہو جانے کے بعد) اس میں روح پھونکتا ہے۔ اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور یہ کہ وہ خوش نصیب

أحدكم ليعمل بعمل أهل النار، حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع، فيسبق عليه الكتاب، فيعمل بعمل أهل الجنة، فيدخلها».

ہوگا یا بدنصیب، لکھ لیا جاتا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! تم میں سے کوئی ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو (اللہ کے علم کے مطابق) لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جہنم کا عمل کر لیتا ہے اور اس (جہنم) میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو (اللہ کے علم کے مطابق) لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا عمل کر لیتا ہے اور اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔"

[٦٧٢٤] (...) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد؛ ح: وحدثنا إسحق بن إبراهيم: أخبرنا عيسى بن يونس؛ ح: وحدثني أبو سعيد الأشج: حدثنا وكيع؛ ح: وحدثناه عبيد الله بن معاذ: حدثنا أبي: حدثنا شعبة بن الحجاج. كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد، قال في حديث وكيع: «إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين ليلة»، وقال في حديث معاذ عن شعبة: «أربعين ليلة أو أربعين يوما». وأما في حديث جرير وعيسى: «أربعين يوما».

[6724] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحق بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے جریر بن عبدالحمید سے روایت کی، نیز ہمیں اسحق بن ابراہیم نے عیسیٰ بن یونس سے خبر دی۔ اور ابوسعید اشج نے مجھے بیان کیا، کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی کہ عبیداللہ بن معاذ نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے حدیث بیان کی، ان سب (جریر، عیسیٰ، وکیع اور شعبہ) نے اعمش سے، اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ وکیع کی حدیث میں کہا: "تم میں سے ایک انسان کا مادۂ تخلیق چالیس راتوں تک اپنی ماں کے پیٹ میں اکٹھا (ہونے کے مرحلے میں) ہوتا ہے۔" اور شعبہ سے معاذ کی حدیث میں "چالیس راتیں یا چالیس دن" اور جریر اور عیسیٰ کی حدیث میں "چالیس دن" ہے۔

فوائد و مسائل: ❶ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ نظام کائنات کو چلانے کے لیے وہ لکھا ہوا بھی ہے: ﴿وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ﴾ "اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔" (الرعد 39:13) اس کتاب میں سے حسب ضرورت ان فرشتوں کے لیے، جو کائنات کا نظام چلانے کے ذمہ دار ہیں، لکھ لیا جاتا ہے۔ ذیلی صحیفوں میں منتقل کیا جاتا ہے اور فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ لکھنے کا یہی عمل جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أسمع فيه صريف الأقلام» "میں اس کے اندر سے قلموں کی آوازیں سن رہا تھا"

(صحیح مسلم، حدیث: 415) میں اشارہ ہے۔ سال کے سال لیلۃ القدر میں تمام اہم امور کے فیصلے، جس طرح اصل کتاب میں لکھے ہوئے ہیں، زمین پر ارسال کیے جاتے ہیں: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ﴾ "اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے متعلق اترتے ہیں۔" (القدر 97:4)

اس سے اگلے مراحل میں ایک مرحلہ اصل فیصلوں کے مطابق نئے امور کے آغاز کا ہے۔ ان میں سال کے دوران میں پیدا ہونے والے بچوں کے معاملات ہیں۔ ہر بچے کی تخلیق کے دوران میں روح پھونکنے سے پہلے فرشتہ اس کی زندگی سے تعلق رکھنے والے معاملات کو اللہ کے علم کی اصل کتاب کے مطابق انسانی زندگیوں سے متعلقہ صحیفوں میں درج کرتا ہے، پھر بچے میں روح پھونکی جاتی ہے۔ انسان کے بارے میں لکھے ہونے کے غالب آنے کا مطلب یہ نہیں کہ انسانوں کو اس کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ جس راستے پر بھی چلتا ہے وہ پہلے سے اللہ کے ازلی علم میں ہوتا ہے اور وہ ہر معاملے میں اس کے مطابق چلتا ہے۔ جس طرح اللہ کو پہلے سے معلوم تھا اس کے آخری مرحلے کا عمل بھی بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح اللہ کا علم تھا اور جس طرح اس اصل کتاب میں اور اس کے بعد انسانوں کے متعلقہ صحیفوں میں لکھا گیا ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہر اعتبار سے انتہائی محفوظ اور مضبوط حدیث ہے، چالیس چالیس دن کے تین مرحلوں اور اس کے بعد اللہ کے حکم سے جو ہوتا ہے اس کی تفصیل واضح اور یقینی انداز میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ بیان کیا کہ فرشتے کو بچے کے بارے میں چار ادوار لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، صراحت سے چاروں ادوار کا ذکر کیا ہے، یعنی رزق، اجل، عمل اور یہ کہ وہ (اپنے اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اعمال کے ذریعے سے) بدنصیب ثابت ہوگا یا خوش نصیب۔ یہ حدیث متعدد جگہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے، مثلاً (صحیح البخاری، بدء الخلق، حدیث: 3208، والتوحید، حدیث: 7454) صحیح بخاری ہی میں کتاب القدر میں اس حدیث میں چار میں سے تین باتیں، یعنی رزق، مدت عمر، خوش نصیبی یا بدنصیبی کا ذکر ہے، عمل کا ذکر نہیں ہے، لیکن وہاں بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، موجود ہے۔ یہ حدیث اس موضوع پر مکمل ترین حدیث ہے۔ امام مسلم نے اس کے بعد بطور شاہد مختلف سندوں سے حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے متن میں ضبط کی کمی ہے۔ عمرو بن دینار کی سند سے جو متن نقل کیا گیا ہے اس میں لکھنے کے حوالے سے چار چیزوں میں مزید دو کا اضافہ کیا گیا ہے: "أَثَرَهُ" (اس کے قدموں کے نشانات کتنے ہوں گے اور کب تک ہوں گے۔) "عَمَلَهُ" اور "أَجَلَهُ" کے تحت یہ اور اسی طرح کی تمام باقی تفصیلات خود بخود آجاتی ہیں۔ دوسرا اضافہ بچے کی جنس کے حوالے سے ہے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ سائنسی طور پر یہ فیصلہ پہلے، یعنی نطفے والے مرحلے میں ہو جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہی صرف ایک مرحلے کا ہے۔ عمرو بن دینار کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں شک ہے کہ وہ مرحلہ چالیس دن کا ہے یا پینتالیس دن کا۔ عمرو بن حارث سے مروی حدیث میں ایک مرحلے اور تین چیزوں کے لکھے جانے کا تذکرہ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ کم عمر صحابی حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر کہ بدنصیب ماں کے پیٹ سے بدنصیب ہوتا ہے اور خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرتا ہے، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص عمل کیے بغیر بدنصیب کیسے ہو سکتا ہے۔ (اصل بات تو یہی ہے کہ عمل سے ہی بدنصیب ہوتا ہے لیکن اللہ کو اس کا پہلے سے علم ہے اور اسی کے مطابق پہلے سے لکھا ہوا تھا

موجود ہوتا ہے۔) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید کی کہ ساتھ ہی فرشتے کے لکھنے والی حدیث سنائی۔ اس میں تین چیزیں لکھنے کا ذکر ہے اور اگلوتے مرحلے کی مدت مختلف حدیثوں میں مختلف ہے، کہیں چالیس یا پینتالیس، کہیں بیالیس دن مذکور ہے۔

یحییٰ بن ابو بکیر کی سند سے جو حدیث بیان کی گئی ہے، اس میں اگلوتے مرحلے کی مدت چالیس راتیں بیان کی گئی ہے۔ کلثوم کی روایت میں چالیس اور چالیس راتوں کا ذکر ہے اور چھ چیزیں لکھنے کا ذکر ہے۔ ان میں سے جنس (لڑکا لڑکی)، رزق، مدت عمر اور خوش نصیبی اور بدنصیبی تو وہی ہے جو عمرو بن دینار کی روایت میں ہے لیکن دو زائد اس روایت سے مختلف ہیں ایک یہ کہ اس کا خلق کیا ہوگا، چلیں اسے عمل کا قائم مقام سمجھ لیں لیکن چھٹی چیز اس میں یہ ہے کہ اعضاء کامل ہوں گے یا ناقص۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف راویوں نے یہ حدیث روایت بالمعنی کے طور پر نقل کی ہے: نطفہ، علقہ، مضغہ کے تین مراحل کی بجائے صرف ایک مرحلے کا ذکر کیا ہے۔ ایک مرحلے کی مدت میں اختلاف ہے اور لکھی جانے والی چار سے زائد جو چیزیں بتائی ہیں ان میں اختلاف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث میں روایت بالمعنی سے کام لیا گیا ہے، بعض راوی وہم کا شکار ہوئے ہیں اور ضبط الفاظ میں بھی نقص واقع ہوا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت نہیں کیا۔ اس سے آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی گئی ہے۔ اسے امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔ اس میں تین مراحل کا ذکر ہے لیکن اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ یہ بیان نہیں ہوا کہ پہلے تینوں مراحل گزرنے کے بعد مذکورہ سب باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اجمال سے کام لیتے ہوئے کہا گیا ہے: جب اللہ تعالیٰ خلقت کے حوالے سے فیصلہ کرنا چاہتا ہے تو (قضا و قدر کے شخصی صحیفے میں) فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ اس حدیث میں عمل کی بجائے جنس کے تعین کا ذکر ہے جو پہلے مرحلے میں طے ہو جاتی ہے۔ غرض اس میں بھی اجمال ہے اور ضبط اور تفصیل دونوں کی بنا پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہی راجح ہے۔

[٦٧٢٥] ٢ (٢٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ، أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَيُكْتَبَانِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيُكْتَبَانِ، وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ، ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ، فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ».

[6725] عمرو بن دینار نے ابوطفیل (عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو انھوں نے نبی ﷺ تک پہنچائی (مرفوع بیان کی)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب نطفہ (چالیس چالیس دنوں کے دو مرحلوں کے بعد تیسرے مرحلے میں) چالیس یا پینتالیس راتیں رحم میں ٹھہرا رہتا ہے تو (اللہ کا مقرر کیا ہوا) فرشتہ اس کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! یہ خوش نصیب ہوگا یا بدنصیب ہوگا؟ تو دونوں (باتوں میں سے اللہ جو بتائے اس) کو لکھ لیا جاتا ہے، پھر کہتا ہے: اے رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ پھر دونوں (میں سے جو اللہ بتائے اس) کو لکھ لیا جاتا ہے، پھر اس کا عمل، اس کے قدموں کے نشانات، اس کی مدت عمر اور اس کا رزق لکھ لیا

جاتا ہے، پھر (اندراج کے) صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں، پھر ان میں کوئی چیز بڑھائی جاتی ہے، نہ کم کی جاتی ہے۔"

[٦٧٢٦] ٣-(٢٦٤٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، فَأَتَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ، فَحَدَّثَهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً، بَعَثَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكًا، فَصَوَّرَهَا، وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ، فَلَا يَزِيدُ عَلَى أَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ».

[6726] عمرو بن حارث نے ابوزبیر مکی سے روایت کی کہ حضرت عامر بن واثلہ ؓ نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں (ہی تو اللہ کے علم کے مطابق) بدبخت تھا اور سعادت مند وہ ہے جو اپنے علاوہ دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص آئے جنھیں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری ؓ کہا جاتا تھا، انھوں (عامر بن واثلہ ؓ) نے ان کو حضرت ابن مسعود ؓ کے الفاظ میں یہ حدیث سنائی اور (ان سے پوچھنے کے لیے) کہا: وہ شخص کوئی عمل کیے بغیر بدبخت کیسے ہو جاتا ہے؟ تو اس (عامر) کو آدمی (حذیفہ ؓ) نے کہا: کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب نطفے پر (تیسرے مرحلے کی) بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ مرد ہوگا کہ عورت؟ پھر تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب! اس کی مدت حیات (کتنی ہوگی؟) پھر تمھارا رب، جو اس کی مشیت ہوتی ہے، بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ (فرشتہ) کہتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق (کتنا ہوگا؟) تو تمھارا رب جو چاہتا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتاتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ اپنے ہاتھ میں صحیفہ لے کر نکل جاتا ہے، چنانچہ وہ شخص کسی معاملے میں نہ اس سے بڑھتا ہے، نہ کم ہوتا ہے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا اپنی مشیت کے مطابق جو فیصلہ ہوتا ہے، فرشتے کو بتاتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اس شخص کے اپنے اعمال اور اپنی جد وجہد کی روشنی میں، جس کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے مکمل طور پر علم ہوتا ہے، جو فیصلہ ہوتا ہے وہ بتا دیتا ہے اور وہ لکھ دیا جاتا ہے۔

[٦٧٢٧] (...) حدَّثنا أحمدُ بنُ عثمانَ النَّوفَليُّ: حدَّثنا أبو عاصمٍ: حدَّثنا ابنُ جُرَيجٍ: أخبرني أبو الزُّبيرِ؛ أنَّ أبا الطُّفَيلِ أخبرَهُ؛ أنَّهُ سمعَ عبدَ اللهِ بنَ مسعودٍ يقولُ، وساقَ الحديثَ بمثلِ حديثِ عمرِو بنِ الحارثِ.

[6727] ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے ... اور عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٦٧٢٨] ٤ (...) حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ أحمدَ بنِ أبي خَلَفٍ: حدَّثنا يحيى بنُ أبي بُكَيرٍ: حدَّثنا زُهيرٌ أبو خَيثَمةَ: حدَّثني عبدُ اللهِ بنُ عطاءٍ؛ أنَّ عِكرمةَ بنَ خالدٍ حدَّثهُ؛ أنَّ أبا الطُّفَيلِ حدَّثهُ قالَ: دخلتُ على أبي سَرِيحةَ حُذيفةَ بنِ أَسِيدٍ الغِفاريِّ فقالَ: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ بأُذُنيَّ هاتَينِ يقولُ: «إنَّ النُّطفةَ تقعُ في الرَّحِمِ أربعينَ ليلةً، ثمَّ يتصوَّرُ عليها المَلَكُ»، قالَ زُهيرٌ: حسِبتُهُ قالَ: الَّذي يخلُقُها «فيقولُ: يا ربِّ! أذَكَرٌ أو أُنثى؟ فيجعلُهُ اللهُ ذكرًا أو أُنثى، ثمَّ يقولُ: يا ربِّ! أسَوِيٌّ أو غيرُ سَوِيٍّ؟ فيجعلُهُ اللهُ سَوِيًّا أو غيرَ سَوِيٍّ. ثمَّ يقولُ: يا ربِّ! ما رِزقُهُ؟ ما أجَلُهُ؟ ما خُلُقُهُ؟ ثمَّ يجعلُهُ اللهُ شقيًّا أو سعيدًا».

[6728] یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا: ہمیں ابو خیثمہ زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عطاء نے حدیث بیان کی، انھیں عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''نطفہ (اصل میں تین مرحلوں میں چالیس) چالیس راتیں رحم مادر میں رہتا ہے، پھر فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔'' زہیر نے کہا: میرا گمان ہے کہ انھوں نے کہا: (فرشتہ) اسے بناتا ہے: ''تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! عورت ہوگی یا مرد ہوگا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ بتا دیتا ہے، وہ (فرشتہ) پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مکمل (پورے اعضاء والا ہے) یا غیر مکمل؟ پھر اللہ تعالیٰ مکمل یا غیر مکمل ہونے کے بارے میں اپنا فیصلہ بتا دیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ اس کی مدت حیات کتنی ہوگی؟ اس کا اخلاق کیسا ہوگا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بد بخت یا خوش بخت ہونے کے بارے میں بھی (جو طے ہو چکا) بتا دیتا ہے۔''

[٦٧٢٩] (...) حدّثنا عَبْدُ الْوارِث بْنُ عبْد الصّمد: حدّثني أبي: حدّثنا رَبيعةُ بْنُ كُلْثوم: حدّثني أبي، كُلْثُومٌ عَنْ أبي الطُّفَيْل، عنْ حُذيفة بْنِ أَسِيدٍ الْغفاريّ صاحِبِ رسُول الله ﷺ، رفع الْحديثَ إلى رسُولِ اللهِ ﷺ: «أنّ ملكًا مُوكّلا بالرّحم، إذا أراد اللهُ أنْ يخْلُق شيْئًا بإذْن الله، لبضْعٍ وأرْبعين ليْلةً». ثُمّ ذكر نحْو حديثهمْ.

[6729] کلثوم نے ابوطفیل سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت کی: ''تخلیق کے دوران میں رحم پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے تو چالیس اور کچھ اوپر راتیں گزارنے کے بعد ...'' پھر ان سب کی روایت کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

[٦٧٣٠] ٥-(٢٦٤٦) حدّثني أبُو كامِلٍ فُضيْلُ بْنُ حُسيْنٍ الْجحْدرِيُّ: حدّثنا حمّادُ بْنُ زيْد: حدّثنا عُبيْدُ الله بْنُ أبي بكْرٍ عنْ أنس بْن مالك، ورفع الْحديث، أنّهُ قال: «إنّ الله عزّ وجلّ قدْ وكّل بالرّحم ملكًا، فيقُولُ أيْ ربّ! نُطْفةٌ، أيْ ربّ! علقةٌ، أيْ ربّ! مُضْغةٌ، فإذا أراد اللهُ أنْ يقْضي خلْقًا قال: قال الْملكُ: أيْ ربّ! ذكرٌ أوْ أُنْثى؟ شقيٌّ أوْ سعيدٌ؟ فما الرِّزْقُ؟ فما الأجلُ؟ فيُكْتبُ كذلك في بطْن أُمّه».

[6730] عبیداللہ بن ابی بکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل رحم پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے، وہ کہتا ہے: اے میرے رب! (اب) یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! (اب) یہ علقہ ہے، اے میرے رب! (اب) یہ مضغہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی (انسان کی صورت میں) تخلیق کا فیصلہ کرتا ہے تو انھوں نے کہا: فرشتہ کہتا ہے: اے میرے رب! مرد یا عورت؟ بدبخت یا خوش نصیب؟ رزق کتنا ہوگا؟ مدت عمر کتنی ہوگی؟ وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور اسی طرح (سب کچھ) لکھ لیا جاتا ہے۔''

فائدہ: ان تمام کوائف کا اصل کتاب کے مطابق اندراج مکمل ہونے کے ساتھ اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

[٦٧٣١] ٦-(٢٦٤٧) حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - واللّفْظُ لزُهيْرٍ، قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال الآخران: حدّثنا - جريرٌ عنْ منْصُورٍ، عنْ سعْد بْن عُبيْدة، عنْ أبي عبْد الرّحْمٰن، عنْ عليٍّ قال: كُنّا في جنازةٍ في بقيع الْغرْقد، فأتانا رسُولُ الله ﷺ، فقعد وقعدْنا حوْلهُ،

[6731] جریر نے ہمیں منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمن سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے (جس طرح کہ فکر مندی کے عالم میں ہوں۔) پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں، کوئی

وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ، إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى. وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ [الليل: ٥-١٠].

سانس لینے والا جاندار شخص نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے (اپنے ازلی ابدی حتمی علم کے مطابق) جنت یا جہنم میں اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے اور (کوئی نہیں) مگر (یہ بھی) لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا خوش بخت۔'' کہا: تو کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے لکھے پر ہی نہ رہ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''جو خوش بختوں میں سے ہوگا تو وہ خوش بختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا اور جو بدبختوں میں سے ہوگا وہ بدبختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عمل کرو، ہر ایک کا راستہ آسان کر دیا گیا ہے۔ جو خوش بخت ہیں ان کے لیے خوش بختوں کے اعمال کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے اور جو بدبخت ہیں ان کے لیے بدبختوں کے عملوں کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے تلاوت کیا: ''پس وہ شخص جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کر دی تو ہم اسے آسانی کی زندگی (تک پہنچنے) کے لیے سہولت عطا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات کی تکذیب کی تو ہم اسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لیے سہولت دیں گے۔''

فائدہ: نہ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کا راستہ روکا جائے گا، نہ بدی کی راہ پر چلنے والوں کا، دونوں کو اپنی منزل پر پہنچنے کی سہولت میسر ہوں۔

[٦٧٣٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ، وَقَالَ: فَأَخَذَ عُودًا، وَلَمْ يَقُلْ: مِخْصَرَةً، وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[6732] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ہناد بن سری نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے ایک لکڑی پکڑی اور چھڑی نہیں کہا۔ اور ابن ابی شیبہ نے ابواحوص سے بیان کردہ اپنی حدیث میں (''آپ ﷺ نے'' کی جگہ) کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کیا۔

[٦٧٣٣] ٧-(...) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة وزهيرُ بنُ حربٍ وأبو سعيد الأشجُّ قالوا: حدّثنا وكيعٌ؛ ح: وحدّثنا ابنُ نُميرٍ: حدّثنا أبي قالا: حدّثنا الأعمشُ؛ ح: وحدّثنا أبو كريب - واللّفظُ له -: حدّثنا أبو معاوية: حدّثنا الأعمشُ عن سعد بن عُبيدة، عن أبي عبد الرّحمن السُّلميّ، عن عليّ قال: كان رسولُ الله ﷺ ذات يوم جالسًا، وفي يده عودٌ ينكُتُ به، فرفع رأسهُ فقال: «ما منكُم من نفسٍ إلّا وقد عُلم منزلُها من الجنّة والنّار». قالوا: يا رسول الله! فلم نعملُ؟ أفلا نتّكلُ؟ قال: «لا، اعملوا، فكُلٌّ مُيسّرٌ لما خُلق لهُ»، ثُمّ قرأ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ إلى قوله: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [الليل: ٥-١٠].

[6733] وکیع، عبداللہ بن نمیر اور ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے سعد بن عبیدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے اور انھوں نے حضرت علی ڈاٹنڈ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، پھر آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر فرمایا: "تم میں سے کوئی ذی روح نہیں مگر جنت اور دوزخ میں اس کا مقام (پہلے سے) معلوم ہے۔" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ہم کس لیے عمل کریں؟ ہم اسی (لکھے ہوئے) پر تکیہ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، تم عمل کرو، ہر شخص کے لیے اسی کی سہولت میسر ہے جس (کو خود اپنے عمل کے ذریعے سے حاصل کرنے) کے لیے اس کو پیدا کیا گیا۔" پھر آپ ﷺ نے: "تو وہ شخص جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور اچھی بات کی تصدیق کی" سے لے کر "تو ہم اسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لیے سہولت دیں گے" تک پڑھا۔

[٦٧٣٤] (...) حدّثنا مُحمّدُ بنُ المُثنّى وابنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ بنُ جعفرٍ: حدّثنا شُعبةُ عن منصورٍ والأعمش أنّهُما سمعا سعدَ بن عُبيدة يُحدّثُهُ عن أبي عبد الرّحمن السُّلميّ، عن عليّ، عن النّبيّ ﷺ، بنحوه.

[6734] ہمیں شعبہ نے منصور اور اعمش سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، وہ ابوعبدالرحمن سلمی سے، وہ حضرت علی ڈاٹنڈ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کر رہے تھے۔

[٦٧٣٥] ٨-(٢٦٤٨) حدّثنا أحمدُ بنُ يونس: حدّثنا زُهيرٌ: حدّثنا أبو الزُّبير؛ ح: وحدّثنا يحيى بنُ يحيى: أخبرنا أبو خيثمة عن أبي الزُّبير، عن جابرٍ قال: جاء سُراقةُ بنُ مالك بن جُعشُمٍ قال: يا رسول الله! بيّن لنا ديننا كأنّا خُلقنا الآن، فيما العملُ اليوم؟ أفيما جفّت به الأقلامُ وجرت به المقاديرُ، أم

[6735] ابوخیثمہ زہیر (بن حرب) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر ڈاٹنڈ سے روایت کی، کہا: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ڈاٹنڈ آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے دین کو اس طرح بیان کیجیے گویا ہم ابھی پیدا کیے گئے ہیں، آج کا عمل (جو ہم کر رہے ہیں) کس نوع میں آتا ہے؟ کیا اس میں جسے (لکھنے والی) قلمیں (لکھ کر) خشک ہو چکیں اور جو پیمانے مقرر کیے گئے ہیں ان کا

فيما نستقبل؟ قال: «لا، بل فيما جفت به الأقلام وجرت به المقادير» قال: ففيم العمل؟

سلسلہ جاری ہو چکا ہے (ہم بس انھی کے مطابق عمل کیے جا رہے ہیں؟) یا اس میں جو ہم از سر نو کر رہے ہیں (پہلے سے ان کے بارے میں کچھ طے نہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ جسے لکھنے والی قلمیں (لکھ کر) خشک ہو چکیں اور جن کے مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق عمل شروع ہو چکا۔'' انھوں نے کہا: تو پھر عمل کس لیے (کیا جائے؟)

قال زهير: ثم تكلم أبو الزبير بشيء لم أفهمه، فسألت: ما قال؟ فقال: «اعملوا فكل ميسر».

زہیر نے کہا: پھر اس کے بعد ابوزبیر نے کوئی بات کی جو میں نہیں سمجھ سکا، تو میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''تم عمل کرو، ہر ایک کو سہولت میسر کی گئی ہے۔''

فائدہ: انسان نے اچھا یا برا عمل کرنے کا جو بھی فیصلہ کرنا ہے اللہ کو اس کی ہر تفصیل، اس کے اسباب، اس کی مقدار، اس کے مقاصد، اس کے طریق کار، اس کے اثرات ہر بات کا پہلے سے پتہ ہے۔ اپنے اختیار کردہ راستے پر چلنے کی صورت میں جس انتہا تک وہ جائے گا اس کا بھی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اللہ کے اس کامل علم کے مطابق جسے لکھا بھی جا چکا ہے، جب انسان خود اپنے اختیار سے عمل کرتا ہے تو اس کے اسباب بھی اسے میسر ہوتے جاتے ہیں۔ اس راستے پر چلنے سے زبردستی روکنے کے لیے کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی جاتی، البتہ نہ نیک عمل کرنے والا ان حدود سے آگے جا سکتا ہے جو اس کے لیے طے ہیں، نہ برا کام کرنے والا ان حدود سے تجاوز کر سکتا ہے جو اس کے لیے طے ہیں۔ انسان نہ مجبور محض ہے، نہ مختار کل۔ جزا و سزا اس کے اختیار کے دائرے کے اندر کیے گئے اپنے عمل کے مطابق ہوگی۔

[٦٧٣٦] (...) حدثني أبو الطاهر: أخبرنا ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله، عن النبي ﷺ بهذا المعنى، وفيه: فقال رسول الله ﷺ: «كل عامل ميسر لعمله».

[6736] عمرو بن حارث نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی معنی میں روایت کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے لیے آسانی پاتا ہے۔''

[٦٧٣٧] ٩ - (٢٦٤٩) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا حماد بن زيد عن يزيد الضبعي: حدثنا مطرف عن عمران بن حصين قال: قيل: يا رسول الله! أعلم أهل الجنة من

[6737] حماد بن زید نے یزید ضبعی سے روایت کی، کہا: ہمیں مطرف نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: آپ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا یہ معلوم ہے کہ جہنم والوں سے (الگ) جنت والے کون ہیں؟

أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: فَقَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: قِيلَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ».

کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" کہا: عرض کی گئی: تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا: "ہر ایک کو اسی (منزل کی طرف جانے) کی سہولت میسر کر دی جاتی ہے جس (تک اپنے اعمال کے ذریعے پہنچنے) کے لیے اسے پیدا کیا گیا تھا۔"

[٦٧٣٨] (. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ!.

[6738] عبدالوارث، ابن علیہ، جعفر بن سلیمان اور شعبہ سب نے یزید رشک سے اسی سند کے ساتھ حماد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور عبدالوارث کی حدیث میں (عرض کی گئی کے بجائے) اس طرح ہے: (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول!

[٦٧٣٩] ١٠-(٢٦٥٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ، أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ؟ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ، وَمَضٰى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ: أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللهِ وَمِلْكُ يَدِهِ، فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ، فَقَالَ

[6739] یحییٰ بن یعمر نے ابواسود دیلی سے روایت کی، کہا: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ جو عمل لوگ آج کر رہے ہیں اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا اور پہلے ہی سے مقدر ہے جو ان میں جاری ہو چکا ہے یا وہ نئے سرے سے ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، جس طرح اسے ان کے نبی ﷺ ان کے پاس لائے ہیں اور ان پر حجت قائم ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا: بلکہ جس طرح ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کا سلسلہ ان میں جاری ہے۔ (دیلی نے) کہا: تو (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو کیا یہ ظلم نہیں؟ (دیلی نے) کہا: تو اس بات پر میں سخت خوفزدہ اور پریشان ہو گیا اور میں نے کہا: ہر چیز اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے اور اس کی ملکیت ہے۔ جو بھی وہ کرے اس سے

لي: يرحمك الله! إني لم أرد بما سألتك إلا لأحزر عقلك، إن رجلين من مزينة أتيا رسول الله ﷺ، فقالا: يا رسول الله! أرأيت ما يعمل الناس اليوم، ويكدحون فيه، أشيء قضي عليهم ومضى فيهم من قدر قد سبق؟، أو فيما يستقبلون به مما أتاهم به نبيهم، وثبتت الحجة عليهم؟ فقال: «لا، بل شيء قضي عليهم ومضى فيهم، وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل: ﴿ونفس وما سوىها. فألهمها فجورها وتقوىها﴾» [الشمس ۸،۷]

پوچھا نہیں جا سکتا اور وہ (اس کے مملوک بندے) جو کریں ان سے پوچھا جا سکتا ہے۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا: اللہ تم پر رحم کرے! میں نے جو تم سے پوچھا صرف اسی لیے پوچھا تھا تاکہ تمھاری عقل کا امتحان لوں۔ مزینہ کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس طرح دیکھتے ہیں، لوگ جو عمل آج کر رہے اور اس میں مشقت اٹھا رہے ہیں کوئی ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا اور پہلے سے مقدر ہے جو ان میں جاری ہو چکی ہے یا وہ اب ان کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، جس طرح اسے ان کے رسول ان کے پاس لائے ہیں اور ان پر حجت تمام ہوئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ ایسی چیز ہے جو ان کے بارے میں طے ہوگئی اور ان میں جاری ہو چکی، اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے: "اور نفس انسانی اور اس ذات کی قسم جس نے اس کو ٹھیک بنایا! پھر اس کو اس کی بدی بھی الہام کر دی اور نیکی بھی۔"

فائدہ: عقل پرست معتزلہ میں سے کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انسان کو اپنی مرضی پر چلنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ خود ہر ہر قدم پر سوچتا ہے، حالات کے مطابق مختلف امکانات میں سے اپنی مرضی کے کسی امکان کو اختیار کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس کے بارے میں پہلے سے کچھ لکھا ہوا نہیں ہے۔ یہ بات درحقیقت علم الٰہی کے حوالے سے کوتاہ علمی کا نتیجہ تھی۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے نیکی اور برائی دونوں کے راستے سمجھا دیے۔ اپنی مقرر کردہ حدود میں ان کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرنے کا اختیار ودیعت فرما دیا۔ مستقبل کا یہ سارا نظام اس نے پہلے ہی سے طے کر کے جاری فرما دیا ہے۔ انسان اس پروگرام کے مطابق اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے اور اس کے نتیجے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی اپنی مرضی سے کر رہا ہے اس سب کچھ کا پورا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کو پہلے سے ہے اور وہ لکھ بھی دیا گیا ہے۔ یہ لکھا ہوا علم ہے، جبر ہرگز نہیں۔ اختیار جن حدود میں ملا ہے پورا ملا ہے۔ اس لیے نہ جبریہ کا عقیدہ مکمل حقائق پر مبنی ہے اور نہ قدریہ کا عقیدہ مکمل حقائق پر مبنی ہے۔ مکمل حقیقت رسول اللہ ﷺ ہی نے بیان فرمائی ہے اور اس اسلوب میں بیان فرمائی ہے کہ انسان مسلسل عمل بھی کرتا رہے اور ساتھ ہی اس کے دل میں اس بات کا خوف بھی موجود رہے کہ وہ کسی بھی وقت پھسل سکتا ہے۔ شیطان مسلسل اس کی دشمنی میں لگا ہوا ہے۔ اگر وہ پھسل جائے اور وہ اس کا آخری وقت ہو تو تباہی یقینی ہے۔ اس لیے اسے مسلسل ہدایت پر رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ نماز اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز کا انتظار اس کی ضمانت ہے کہ اللہ اسے پھسلنے سے محفوظ رکھے گا، خوف کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت سے یہ امید کہ وہ اسے محفوظ

رکھے گا ایک مومن کی بندگی کو مکمل کر دیتی ہے وہ ﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا﴾ ''وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں'' (السجدة 16:32) کا مصداق بن جاتا ہے۔

[٦٧٤٠] ١١-(٢٦٥١) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد: حدّثنا عَبْدُ الْعزيز يعْني ابْنَ مُحمَّدٍ عَنِ الْعلاء، عنْ أبيه، عَنْ أبي هُرَيْرَة؛ أنَّ رسُول الله ﷺ قال: «إنّ الرَّجُلَ لَيعْملُ الزَّمنَ الطَّويل بعمل أهْلِ الْجنّة، ثُمَّ يُخْتمُ لهُ عَمَلُهُ بعَمَلِ أهْلِ النّار، وَإنّ الرّجُل ليَعْملُ الزّمنَ الطّويل بعمل أهْلِ النّار، ثُمّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بعمَلِ أهْلِ الْجنّة».

[6740] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انسان ایک لمبی مدت تک اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اس کے عمل کا خاتمہ اہل جہنم کے سے عمل پر ہوتا ہے اور بلاشبہ ایک آدمی لمبا زمانہ اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اس کے عمل کا خاتمہ اہل جنت کے سے عمل پر ہوتا ہے۔''

[٦٧٤١] ١٢-(١١٢) حدّثنا قُتَيْبةُ بْنُ سعيد: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْنَ عبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيّ، عنْ أبي حازمٍ، عنْ سهْل بْنِ سعْدٍ السّاعديِّ؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إنّ الرَّجُل ليعْملُ عمل أهْلِ الْجنّةِ، فيما يبْدُو للنّاس، وهُو منْ أهْلِ النّار، وإنّ الرَّجُلَ ليعْملُ عمل أهْلِ النّار، فيما يبْدُو للنّاس، وهُو منْ أهْلِ الْجنّة». [راجع: ٣٠٦]

[6741] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص، جس طرح وہ لوگوں کو نظر آرہا ہوتا ہے، اہل جنت کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے، لیکن (آخر کار) وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی، جس طرح سے وہ لوگوں کو نظر آرہا ہوتا ہے، اہل جہنم کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے لیکن (انجام کار) وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔''

فائدہ: اس لیے بروں کو ہمیشہ نیکی کا راستہ ملنے کی اور اچھوں کو ہمیشہ نیکی کے راستے پر چلتے رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ مانگنے والی اور سب سے بہتر انداز میں مانگنے والی جو دعا سکھائی ہے، وہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ) (التحفة ٢)

باب:2- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ

[٦٧٤٢] ١٣-(٢٦٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حاتِمٍ وَّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ

[6742] محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، ابن ابی عمر مکی اور احمد بن عبدہ ضبی نے ہمیں ابن عیینہ سے حدیث بیان کی،

وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُونَا، أَنْتَ خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى، اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

۔ الفاظ ابن حاتم اور ابن دینار کے ہیں ۔ان دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (ایک دوسرے کو) اپنی اپنی دلیلیں دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آدم! آپ ہمارے والد ہیں، آپ نے ہمیں ناکام کر دیا اور ہمیں جنت سے باہر نکال لائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم موسیٰ ہو، تمھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے ہاتھ سے تمھارے لیے (اپنے احکام کو) لکھا، کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں مجھے پیدا کرنے سے بھی چالیس سال پہلے مقدر کر دیا تھا؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو حضرت آدم علیہ السلام (دلیل میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔“

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: خَطَّ، وَقَالَ الْآخَرُ: كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ.

ابن ابی عمر اور ابن عبدہ کی حدیث میں ہے کہ ایک نے کہا: ”لکھا“ اور دوسرے نے کہا: ”تمھارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات لکھی۔“

[٦٧٤٣] ١٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟».

[6743] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دوسرے کو دلائل دیے اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دلیل سے ہرا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ وہی آدم ہیں جنھوں نے (خود غلطی کر کے اپنی اولاد کے) لوگوں کو غلطیاں کرنے کا راستہ دکھایا اور انھیں جنت سے نکلوا دیا؟ تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم بھی ہو جسے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا اور جسے لوگوں میں سے اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا؟ انھوں نے کہا: ہاں، (تو آدم علیہ السلام نے) فرمایا: تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو جو مجھے پیدا کیے

جانے سے بھی پہلے میرے مقدر کر دی گئی تھی؟"

فائدہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر کوئی ملامت نہیں کی جا سکتی۔ اللہ نے بنو آدم کا سارا نظام ہی اس طرح وضع فرمایا تھا کہ انھیں اطاعت اور عدم اطاعت کا اختیار ملے گا اور وہ اپنے اختیار سے اطاعت کر کے اللہ کی کامل ترین رضا کے مستحق بنیں گے۔ اور اگر کبھی نافرمانی ہو جائے گی تو اللہ کی طرف توبہ اور انابت سے اسے راضی کریں گے۔ یہی وہ فضیلت تھی جس کی بنا پر آدم علیہ السلام اس وقت جب ان کی تمام ذریت ان کی صلب میں پیدا کر دی گئی تھی، فرشتوں کے سجدۂ تعظیم کے مستحق قرار پائے۔ عدم اطاعت اور نافرمانی سرزد ہو جانے کی صورت میں توبہ اور اللہ کی طرف انابت کا راستہ آدم علیہ السلام کے ہر بیٹے کے لیے کھلا ہوا ہے۔ اگر بغیر استحقاق کے بھی بنو آدم نے جنت ہی میں رہنا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی کلیمی کی کیا ضرورت ہوتی! واللہ اعلم بالصواب

[٦٧٤٤] ١٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى، قَالَ مُوسٰى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ؟ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ مُوسٰى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا: ﴿وَعَصَىٰ ءَادَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ﴾؟ [طه ١٢١]. قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى».

[6744] حارث بن ابی ذباب نے یزید بن ہرمز اور عبدالرحمن اعرج سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے سامنے ایک دوسرے کو دلیلیں دیں اور حضرت آدم علیہ السلام دلیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور آپ میں اپنی روح سے پھونکا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں رکھا، پھر آپ نے اپنی غلطی سے لوگوں کو جنت سے نکلوا کر زمین میں اتروا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم وہ موسیٰ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی ہم کلامی کے ذریعے سے فضیلت بخشی اور تمھیں (تورات کی) وہ تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کی وضاحت ہے اور تمھیں سرگوشی کے لیے جانے والا بنا کر اپنا قرب عطا فرمایا۔ (تم یہ بتاؤ) تمھارے علم کے مطابق اللہ نے میری پیدائش سے کتنی مدت پہلے تورات کو (اس صورت میں) لکھا (جس طرح وہ تم پر نازل ہوئی؟) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: چالیس سال سے (قبل۔) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے اس میں یہ (لکھا ہوا) پایا: "آدم نے اپنے پروردگار (کے حکم) سے سرتابی کی اور راہ سے ہٹ گیا"؟ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے)

کہا: ہاں، تو انھوں نے کہا: کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کر رہے ہو کہ میں نے وہ کام کیا جو اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال پہلے مجھ پر لکھ دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح آدم علیہ السلام نے دلیل سے موسیٰ علیہ السلام کو لاجواب کر دیا۔''

[٦٧٤٥] (...) حدَّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حدَّثنا يعقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حدَّثنا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

[6745] حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دلائل کا تبادلہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ آدم ہیں جن کی خطا نے انھیں جنت سے باہر نکالا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا تم موسیٰ ہو جسے اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی سے دوسروں پر فضیلت دی، پھر تم مجھے اس معاملے میں ملامت کر رہے ہو جو میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر کر دیا گیا تھا؟ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دلیل سے خاموش کر دیا۔''

[٦٧٤٦] (...) حدَّثني عَمْرٌو النَّاقِدُ: حدَّثنا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ: حدَّثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وحدَّثنا ابْنُ رَافِعٍ: حدَّثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حدَّثنا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

[6746] ابوسلمہ اور ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان (گزشتہ راویوں) کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٦٧٤٧] (...) حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حدَّثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حدَّثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[6747] محمد بن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٧٤٨] ١٦ (٢٦٥٣) حدَّثني أَبُو الطَّاهِرِ

[6748] ابن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے

أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ».

ابو ہانی خولانی نے ابوعبدالرحمن حبلی سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں تحریر فرما دیں تھیں۔ فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

فائدہ: اللہ کی مخلوق اور اس کی تقدیر ہمیشہ سے اللہ کے علم میں تھی جو قدیم ہے۔ ان کو لکھا اس وقت گیا جب اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔ یہ فیصلہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے ایسے پچاس ہزار سال پہلے ہوا جن کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اسی طرح اللہ کا کلام اس کی صفت ہے اور قدیم ہے۔ اس کو ایسی صورت میں لکھے جانے کا فیصلہ، جس صورت میں وہ کسی نبی پر نازل ہوگا، بعد میں کیا گیا۔ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ایسے چالیس سال پہلے لکھی گئی جن کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جو بات جس طرح بتائی گئی ہم اسی طرح اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

[٦٧٤٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِيءٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

[6749] حیوہ اور نافع بن یزید نے ابوہانی سے اسی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی مگر ان دونوں نے یہ نہیں کہا: ''اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

فائدہ: اس پانی سے زمین میں پایا جانے والا پانی مراد نہیں جو زمین کے جزء کے طور پر تخلیق کیا گیا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَصْرِيفِ اللهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ) (التحفة ٣)

باب: 3- اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے

[٦٧٥٠] ١٧-(٢٦٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِىءِ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ -: قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِىءٍ، أَنَّهُ

[6750] حیوہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوہانی نے بتایا، انھوں نے ابوعبدالرحمن حبلی سے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سمع أبا عبد الرحمن الحبلي، أنه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص يقول: أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: «إن قلوب بني آدم كلها بين إصبعين من أصابع الرحمن، كقلب واحد، يصرفه حيث يشاء». ثم قال رسول الله ﷺ: «اللهم! مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك».

ہوئے سنا: ''بنی آدم کے سارے دل ایک دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے اسے (ان سب کو) گھماتا ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔''

فائدہ: انسانوں کے خیال، ان کی سوچ، ان کے ارادے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے عین مطابق وجود میں آتے ہیں اور انسان ان کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس بات کو قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ ''پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔'' (الشمس 8:91) دونوں راستے جس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے موجود ہوتے ہیں، اختیار بھی موجود ہوتا ہے اس کے مطابق سب کچھ ہوتا رہتا ہے اور اللہ جب کسی پر اس کے اچھے ارادے، اچھی نیت، کسی سابقہ اچھے عمل، اس کی اپنی یا کسی اور کی دعا کی بنا پر خصوصی کرم کرنا چاہتا ہے تو اپنے خصوصی تصرف سے کام لیتا ہے اور رحمتوں سے نواز دیتا ہے۔ اور جب کسی کا ظلم و عدوان حد سے بڑھ جاتا ہے تو اس کے لیے ہدایت کے راستے مسدود فرما دیتا ہے: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ﴾ ''اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے۔'' (الأنفال 8:24)

(المعجم ٤) - (بابٌ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ) (التحفة ٤)

باب: 4- ہر چیز (اللہ کے) اندازے پر ہے (جو مکمل اور حتمی ہوتا ہے)

[٦٧٥١] ١٨ - (٢٦٥٥) حدثني عبد الأعلى بن حماد قال: قرأت على مالك بن أنس؛ ح: وحدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك، فيما قرئ عليه، عن زياد بن سعد، عن عمرو بن مسلم، عن طاوس، أنه قال: أدركت ناسا من أصحاب رسول الله ﷺ يقولون: كل شيء بقدر، قال: وسمعت عبد الله بن عمر يقول: قال رسول الله ﷺ: «كل شيء بقدر، حتى العجز والكيس، أو الكيس والعجز».

[6751] عمرو بن مسلم نے طاوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعدد صحابہ کو پایا وہ سب کے سب یہ کہتے تھے کہ ہر چیز (اللہ کی مقرر کردہ) مقدار سے ہے اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز (اللہ کی مقرر کردہ) مقدار سے ہے یہاں تک کہ (کسی کام کو) نہ کر سکنا اور کر سکنا بھی، یا کہا: (کسی کام کو) کر سکنا اور نہ کر سکنا (بھی اسی مقدار سے ہے۔)''

[٦٧٥٢] ١٩-(٢٦٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ٤٨، ٤٩].

[6752] محمد بن عباد بن جعفر مخزومی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بحث کرنے کے لیے آئے، اس وقت (یہ آیت) نازل ہوئی: ''جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے، (کہا جائے گا:) دوزخ کا عذاب چکھو، بے شک ہم نے ہر چیز کو (طے شدہ) مقدار کے مطابق بنایا ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابٌ قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَى وَغَيْرِهِ) (التحفة ٥)

باب:5-ابن آدم کے متعلق (حقیقی یا مجازی) زنا وغیرہ کے حصے کی مقدار معین ہے

[٦٧٥٣] ٢٠-(٢٦٥٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَى، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ».

[6753] اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی — الفاظ اسحاق کے ہیں — دونوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے ابن طاوس سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اس سے بڑھ کر (قرآن کے لفظ) اللَّمَم سے مشابہ کوئی اور چیز نہیں دیکھی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کے حصے کا زنا لکھ دیا ہے، وہ لامحالہ اپنا حصہ لے گا۔ آنکھ کا زنا (جس کو دیکھنا حرام ہے اس کو) دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا (حرام بات) بولنا ہے، دل تمنا رکھتا ہے، خواہش کرتا ہے، پھر شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے (اور وہ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے) یا تکذیب کرتی ہے (اور وہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا۔)''

قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ: ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

عبد نے اپنی روایت میں کہا: ابن طاوس نے اپنے والد سے روایت کی (کہا:) میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، (اس سند میں سماع کی صراحت ہے۔)

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حقیقی زنا سے پہلے کے ان تمام امور کو، جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیے ہیں، لمم قرار دیا ہے۔ لمم سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی گناہ کے قریب جائے لیکن ارتکاب نہ کرے، رغبت رکھے، اس کے بارے میں سوچے لیکن آخر وقت میں اس سے بچ جائے یا اس کی طرف بڑھتے یا کچھ دور جا کر واپس آ جائے۔

[٦٧٥٤] ٢١ (...) حدّثني إسحٰق بن منصور: أخبرنا أبو هشام المخزومي: حدّثنا وهيب: حدّثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبيّ ﷺ قال: كتب على ابن آدم نصيبه من الزّنى، مدرك ذلك لا محالة، فالعينان زناهما النّظر، والأذنان زناهما الاستماع، واللّسان زناه الكلام، واليد زناها البطش، والرّجل زناها الخطى، والقلب يهوى ويتمنّى، ويصدّق ذلك الفرج ويكذّبه.

[6754] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کے متعلق زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ لامحالہ اس کو حاصل کرنے والا ہے، پس دونوں آنکھیں، ان کا زنا دیکھنا ہے اور دونوں کان، ان کا زنا سننا ہے اور زبان، اس کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ، اس کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں، اس کا زنا چل کر جانا ہے اور دل تمنا رکھتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ ان تمام باتوں کی تصدیق کرتی ہے (اسے عملاً سچ کر دکھاتی ہے اور حرام کا ارتکاب ہو جاتا ہے) یا اس کی تکذیب کرتی ہے (حقیقی زنا سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔)''

فائدہ: ان تمام اقدامات اور ان کے نتیجے کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے اور یہ سب کچھ صحیفۂ قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کو تبدیل نہ فرمائے تو اتنا حصہ ہو کر رہتا ہے جو ازلی علم کے مطابق لکھا گیا تھا۔

(المعجم ٦) (باب معنى كلّ مولود يولد على الفطرة، وحكم موتى أطفال الكفّار وأطفال المسلمين) (التحفة ٦)

باب:6-(فرمان نبوی:)''ہر پیدا ہونے والے بچے کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے'' کا مفہوم اور کافروں اور مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچوں کا حکم؟

[٦٧٥٥] ٢٢ (٢٦٥٨) حدّثنا حاجب بن الوليد: حدّثنا محمّد بن حرب عن الزّبيديّ، عن الزّهريّ: أخبرني سعيد بن المسيّب عن أبي هريرة، أنّه كان يقول: قال رسول الله ﷺ: «ما من مولود إلّا يولد على الفطرة فأبواه يهوّدانه وينصّرانه ويمجّسانه، كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء، هل تحسّون فيها من

[6755] زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اللہ پر ایمان اور اچھائی کی محبت) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے ایک جانور (ماں) کامل الاعضاء جانور (بچے) کو جنم دیتی ہے، کیا تمھیں ان میں کوئی عضو کٹا ہوا

جدعاء؟» ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ﴾ الْآيَةَ [الروم: ٣٠].

جانور نظر آتا ہے؟'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''یہی اللہ کی (عطا کردہ) فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کی تخلیق فرمائی، اللہ کی تخلیق میں ردوبدل نہیں ہوتا۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ ہر بچے کو بہترین فطرت کے ساتھ پیدا کرتا ہے، اگر خارجی عوامل، ماں باپ، غلط تعلیم اور غلط صحبت شیطانی فریب کا شکار بننے سے محفوظ رہے اور دین حنیف پر آگے بڑھتا رہے تو وہ کامیاب ترین انسان بن جاتا ہے۔ دنیا کی کامیابیوں کے علاوہ حتمی اور دائمی کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے۔ اس فطرت کو بگاڑنے میں سب سے زیادہ حصہ گمراہ ماں باپ کا ہوتا ہے، اسی لیے حدیث میں نمایاں طور پر انھی کی نشاندہی کی گئی۔

[٦٧٥٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً» وَلَمْ يَذْكُرْ: جَمْعَاءَ.

[6756] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''جس طرح ایک (مادہ) جانور بچے کو جنم دیتی ہے۔'' انھوں نے ''کامل الاعضاء'' ذکر نہیں کیا۔

[٦٧٥٧] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ ابْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ» ثُمَّ يَقُولُ: اقْرَءُوا: ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ﴾ [الروم: ٣٠].

[6757] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کی، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پیدا ہونے والا بچہ نہیں مگر اس کی ولادت فطرت پر ہوتی ہے۔'' پھر (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے: یہ آیت پڑھ لو: ''یہی اللہ کی (عطا کردہ) فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کی تخلیق کی، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہوگی، یہی سیدھا مستحکم دین ہے (جس کی انسانی فطرت امانت دار ہے۔)''

[٦٧٥٨] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ» فَقَالَ

[6758] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ولادت پانے والا نہیں مگر وہ فطرت ہی پر پیدا ہوا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مشرک بنا دیتے ہیں۔'' ایک آدمی نے کہا: اللہ کے

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

رسول! اگر وہ اس سے پہلے مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ (بڑے ہو کر) وہ بچے کیا عمل کرنے والے تھے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مقصود یہ ہے کہ ایسے معاملات میں حتمی فیصلے سے گریز کیا جائے۔ ایک سلیم الفطرت بچہ اور اس کے مقابلے میں ایسا بچہ کہ نسل درنسل اس کے آباء واجداد کے ظلم وعدوان کی بنا پر انتہائی نوعمری میں اس کے اندر بھی یہ رجحانات جگہ پا چکے ہیں تو دونوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ کفر وگناہ کے عملی ارتکاب سے پہلے سزا نہیں ملے گی، لیکن سزا نہ ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جنت کے انعام کا بھی حقدار ہو جائے۔ وہ کہاں ہوگا؟ کس مرتبے پر فائز ہوگا؟ کیسی زندگی گزارے گا؟ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی باریکیاں ضروری نہیں کہ انسان کی سمجھ میں آ جائیں۔ جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ کم سنی میں مر جانے والے بچوں کو سزا نہیں ملے گی۔ بعض نے یہ بھی کہا: ایسے بچے جنت میں جائیں گے۔ بعض نے کہا: وہاں بلند مرتبہ مومنوں کے خاندانوں میں شامل ہو کر ان کی خدمت کریں گے اور بہت اچھی زندگی گزاریں گے۔ یہ تو آخرت کی بات ہے۔ جہاں تک دنیوی احکام کا تعلق ہے کافروں کے بچوں پر تقریباً اسی طرح کے احکام لاگو ہوتے ہیں جو ان کے ماں باپ پر ہوتے ہیں۔ اگر کافر جنگوں کے دوران میں مسلمانوں اور ان کے بچوں کو غلام بنا رہے ہوں تو کافروں کے بچوں کو بھی غلام بنایا جائے گا، لیکن قیامت کے روز آخری فیصلہ ان کے ایمان اور عمل کے مطابق ہوگا۔

[٦٧٥٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6759] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں ابن نمیر نے بھی (یہی) حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، (ابومعاویہ اور ابن نمیر کے والد) دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ».

ابن نمیر کی حدیث میں ہے: ''کوئی پیدا ہونے والا بچہ نہیں مگر وہ ملت پر ہوتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «إِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْمِلَّةِ، حَتّٰى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ».

اور ابومعاویہ سے ابوبکر نے جو روایت کی اس میں ہے: ''مگر وہ اس ملت (ملت اسلامی) پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس (کے کفر یا ایمان) کو بیان کر دیتی ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ، حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ».

اور ابومعاویہ سے ابوکریب کی روایت میں ہے: ''کوئی ولادت پانے والا نومولود نہیں مگر وہ اسی فطرت پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس کے (ماحول سے اخذ کردہ)

خیالات کی ترجمانی کرتی ہے۔"

[٦٧٦٠] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، كَمَا تُنْتِجُونَ الْإِبِلَ، فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ؟ حَتّٰى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا؟ قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

[6760] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنائیں، پھر انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو (بچہ) پیدا ہوتا ہے، وہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح تم اونٹوں کے بچوں کو جنم دلواتے ہو، کیا تم ان میں سے کسی کو کان کٹا ہوا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود اس کا کان کاٹ دو۔" لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے دیکھا کہ اگر وہ چھوٹا ہی فوت ہو جائے؟ فرمایا: "اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے وہ (چھوٹی عمر میں فوت ہونے والے بچے) کیا عمل کرنے والے تھے۔"

فائدہ: اکثر علماء کا نقطۂ نظر یہی ہے کہ وہ بچہ سزا سے محفوظ اور معقول حد تک اچھی زندگی کا حقدار ہوگا۔ وہ زندگی کتنی اچھی ہوگی؟ اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اس نے بڑے ہو کر کیا کرنا تھا۔

[٦٧٦١] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَأَبَوَاهُ، بَعْدُ، يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ، كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا».

[6761] علاء کے والد عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر انسان وہ اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے اور اس کے ماں باپ بعد میں اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اگر وہ دونوں (صحیح) مسلمان ہوں تو وہ مسلمان رہتا ہے اور ہر انسان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں ہاتھ سے مارتا ہے، سوائے حضرت مریم ؑ اور ان کے بیٹے کے (انھیں اللہ نے اس سے محفوظ رکھا۔)"

فائدہ: یہ مارنا بچے کے حوالے سے پہلا خارجی عامل ہوتا ہے جو انسانی فطرت کو بگاڑنے کی کوشش کا حصہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میاں بیوی کو وہ دعا سکھائی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کے اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

[٦٧٦٢] ٢٦-(٢٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ

[6762] ابن ابی ذئب اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے عطاء بن یزید سے اور انھوں نے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ (بڑے ہوکر) وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔''

[٦٧٦٣] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ؛ ح: وحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ: سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ.

[6763] معمر، شعیب اور معقل بن عبیداللہ نے زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر شعیب اور معقل کی حدیث میں (مشرکین کی اولاد کی بجائے) ''مشرکین کے چھوٹے بچوں'' کے الفاظ ہیں۔

[٦٧٦٤] ٢٧ (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا، فَقَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

[6764] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا، ان میں سے جو چھوٹی عمر میں فوت ہوجائیں (تو ان کا انجام کیا ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔''

[٦٧٦٥] ٢٨ (٢٦٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ، إِذْ خَلَقَهُمْ».

[6765] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تو وہ زیادہ جاننے والا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔''

[٦٧٦٦] ٢٩ (٢٦٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ،

[6766] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے

عَنْ سعيد بْن جُبيْرٍ، عن ابْن عبّاسٍ، عنْ أُبَيّ ابْن كعْب قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الْغُلام الّذي قَتلهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا، وَلوْ عاش لأرْهق أبويْه طُغْيانًا وَكُفْرًا».

قتل کیا تھا وہ طبعاً کافر بنایا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو زبردستی اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر کی طرف لے جاتا۔"

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ بات سمجھائی کہ ہر بچہ ملت پر پیدا ہونے کے باوجود کچھ خارجی عوامل، مثلاً: پیدائش سے فوراً بعد شیطان کے اثرات بلکہ بعض سابقہ اجداد کی خرابیوں کے اثرات اس میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ مستقبل میں یہ بچہ اپنے نیک ماں باپ کے لیے بھی گمراہی کا سبب بنے گا، یہ اس کا کرم تھا کہ اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ وہ بھی مستقبل کے گناہوں سے بچ گیا اور اس کے ماں باپ بھی بچ گئے۔ اس کی مثال دے کر آپ ﷺ نے جو بات بتائی وہ یہ ہے کہ خارجی عوامل کے اچھے برے اثرات خلقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتے ہیں اور طبائع، جن کا خاصا انحصار اس کے آباء و اجداد تک کے اعمال پر ہوتا ہے، مختلف ہوتے ہیں، اس لیے کسی بھی کم سن کے مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے، عام انسان کے لیے اس کا اپنے طور پر جائزہ لینا یا اندازے سے کوئی فیصلہ کرنا ممکن نہیں۔

[٦٧٦٧] ٣٠-(٢٦٦٢) حدّثنا زُهَيْرُ بْنُ حرْب: حدّثنا جريرٌ عن الْعلاء بْن الْمُسيّب، عنْ فُضيْل بْن عمْرو، عنْ عائشة بنْت طلْحة، عنْ عائشة أُمّ الْمُؤْمنين قالتْ: تُوُفّي صبيٌّ، فقُلْتُ: طُوبى لهُ، عُصْفُورٌ مّنْ عصافير الْجنّة، فقال رسُولُ الله ﷺ: «أَوَ لا تدْرين أنّ الله خلق الْجنّة وخلق النّار، فخلق لهٰذه أهْلًا، ولهٰذه أهْلًا؟».

[6767] فضیل بن عمرو نے عائشہ بنت طلحہ سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت کی کہ ایک بچہ فوت ہوا تو میں نے کہا: اس کے لیے خوش خبری ہو، وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا اور اس کے لیے بھی اس میں جانے والے بنائے اور اس کے لیے بھی اس میں رہنے والے بنائے؟"

فائدہ: اہل ایمان کے بچے جب شرعی طور پر مکلف ہونے سے پہلے مر گئے تو ان کے بارے میں فیصلہ ان کے اپنے نیک و بد اعمال کی بنا پر نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ ابھی اعمال کی عمر تک ہی نہیں پہنچے۔ اگلی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کے تبصرے کے جواب میں فرمایا: "أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ" یعنی ایسا بھی ہو سکتا ہے جیسے آپ کہہ رہی ہیں اور اس سے مختلف بھی۔ پھر آپ ﷺ نے تقدیر کے حوالے سے اس بنیادی حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ پیدائش کے وقت جو چیز کسی نے آئندہ زندگی میں کرنا ہے، وہ اللہ کے علم کے مطابق لکھ لیا جاتا ہے۔ لکھنے والوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ فلاں جنت کا مستحق بنے گا اور فلاں دوزخ کا۔ وہ اسی طرح ہو کر رہتا ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے اس کے اصل فیصلے کے مطابق زمین پر یہ فیصلہ ارسال کر کے اسے نافذ کر دیا جائے کہ فلاں بچہ کم سنی میں فوت ہو جائے گا تو اب اس کے مقام کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے، مخلوق حتی کہ فرشتوں کو بھی ابھی اس کا علم نہیں۔ کسی انسان کا کہنا کہ اس بچے کا مقام فلاں ہوگا درست نہیں، کیونکہ اسے اس بات کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ اللہ نے کچھ لوگوں کو جنت کے لیے بنایا اور کچھ لوگوں کو جہنم کے لیے بنایا اور اسی طرح آپ کا یہ ارشاد کہ اللہ کو معلوم ہے کہ وہ آیندہ کیا کرنے والے تھے، ایک ہی بات کی مختلف انداز سے تعبیر ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہر پیدا ہونے والے کے تمام فیصلوں اور تمام عملوں کا اللہ ہی کو پہلے سے حتمی طور پر پتہ ہے جس میں غلطی کا کوئی امکان نہیں۔ اسی کے مطابق فرشتوں اور دوسری مخلوق میں اس طرح بات کی اور سمجھائی جاتی ہے کہ فلاں جنت کے لیے پیدا ہوا، یعنی اللہ کو پتہ ہے اس نے اہل جنت کے سے اعمال کرنے ہیں، اس لیے جنت میں اس کا ٹھکانہ موجود ہوتا ہے اور فلاں کو جہنم کے لیے پیدا کیا گیا، یعنی اللہ کو یقینی طور پر پتہ ہے کہ وہ اپنے فیصلوں اور اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائے گا، اس لیے جہنم میں اس کا ٹھکانہ موجود ہوتا ہے۔ جنت میں ہر ایک کا مقام کہ فلاں پرندوں کی طرح جنت کے تمام اطراف و جوانب میں چہچہاتا پھرے گا یا اس سے کم ہوگا اور وہ ایک درخت تک محدود ہوگا یا اس سے بھی کم ہوگا کہ وہ جنت کے ایک کیڑے کی طرح ہوگا، جن امور پر منحصر ہے، ان کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ اہل ایمان کے کم سنی میں فوت ہونے والے بچے مختلف درجات میں ہونے کے باوجود اعلیٰ مقام کے حامل ہوں گے، وہ اپنے مومن والدین کے لیے جہنم کے آگے بند بن جائیں گے اور ان کے درجات کی بلندی کا باعث بھی بنیں گے۔

[٦٧٦٨] ٣١ (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدّثنا وكيع عن طلحة بن يحيى، عن عمّته عائشة بنت طلحة، عن عائشة أمّ المؤمنين قالت: دُعي رسول الله ﷺ إلى جنازة صبيّ من الأنصار، فقلت: يا رسول الله! طوبى لهذا، عصفور من عصافير الجنّة! لم يعمل السّوء ولم يدركه، قال: «أو غير ذلك؟ يا عائشة! إنّ الله خلق للجنّة أهلًا، خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم، وخلق للنّار أهلًا، خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم».

[6768] وکیع نے طلحہ بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنی پھوپھی عائشہ بنت طلحہ سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچے کے جنازے کے لیے بلایا گیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کے لیے خوش خبری ہو یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، اس نے کوئی گناہ کیا، نہ گناہ کرنے کی عمر پائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اس کے علاوہ کچھ اور؟ عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے والے لوگ پیدا فرمائے، انھیں اس وقت جنت کے لیے تخلیق کیا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے لیے بھی رہنے والے بنائے، انھیں اس وقت دوزخ کے لیے تخلیق کیا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔''

[٦٧٦٩] (...) حدّثنا محمّد بن الصّبّاح: حدّثنا إسماعيل بن زكريّا عن طلحة بن يحيى؛ ح: وحدّثني سليمان بن معبد: حدّثنا الحسين بن حفص؛ ح: وحدّثني إسحاق بن منصور: أخبرنا محمّد بن يوسف، كلاهما

[6769] اسماعیل بن زکریا اور سفیان ثوری نے طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی حدیث کے مانند اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْآجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا، لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ) (التحفة ٧)

باب:7- عمریں اور رزق وغیرہ جو پہلے سے تقدیر میں ہیں، کم یا زیادہ نہیں ہو سکتے

[٦٧٧٠] ٣٢-(٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ، أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ».

[6770] وکیع نے ہمیں مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انھوں نے معرور بن سوید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ ﷺ، اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی زندگیوں) سے مستفید فرما! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے عمروں کی ایسی مدتوں کا، جو مقرر کر دی گئی ہیں اور ان دنوں کا جو گنے جا چکے ہیں اور ایسے رزقوں کا جو بانٹے جا چکے ہیں، سوال کیا ہے۔ اگر تم اللہ سے یہ مانگتی کہ تمھیں آگ میں دیے جانے والے یا قبر میں دیے جانے والے عذاب سے پناہ عطا فرما دے تو یہ زیادہ اچھا اور زیادہ افضل ہوتا۔''

قَالَ: وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ، قَالَ مِسْعَرٌ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا، وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ».

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ کے سامنے بندروں کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ مسعر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: خنزیروں کا بھی (ذکر کیا گیا کہ وہ) مسخ ہو کر بنے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نہ نسل بنائی ہے نہ اولاد، بندر اور خنزیر اس (مسخ ہونے کے واقعے) سے پہلے بھی ہوتے تھے (جو موجود ہیں وہ انھی کی نسلیں ہیں۔)

[٦٧٧١] (...) حدّثناه أبو كريب: أخبرنا ابن بشر عن مسعر بهذا الإسناد، غير أن في حديثه عن ابن بشر ووكيع جميعا: «من عذاب في النار، وعذاب في القبر».

[6771] ابن بشر نے مسعر سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، مگر ابن بشر اور وکیع دونوں سے ان کی (روایت کردہ) حدیث میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''آگ میں دیے جانے والے اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے (پناہ مانگتی تو بہتر تھا۔)'' (''یا'' کی بجائے ''اور'' ہے۔)

[٦٧٧٢] ٣٣ (...) حدّثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي وحجاج بن الشاعر - واللفظ لحجاج، قال إسحاق: أخبرنا، وقال حجاج: حدثنا - عبد الرزاق: أخبرنا الثوري عن علقمة بن مرثد، عن المغيرة بن عبد الله اليشكري، عن معرور بن سويد، عن عبد الله ابن مسعود قال: قالت أم حبيبة: اللهم! متعني بزوجي رسول الله ﷺ، وبأبي أبي سفيان، وبأخي معاوية، فقال لها رسول الله ﷺ: «إنك سألت الله لآجال مضروبة، وآثار موطوءة، وأرزاق مقسومة، لا يعجل شيئا منها قبل حله، ولا يؤخر منها شيئا بعد حله، ولو سألت الله أن يعافيك من عذاب في النار، وعذاب في القبر، لكان خيرا لك».

[6772] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری نے علقمہ بن مرثد سے خبر دی، انھوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انھوں نے معرور بن سُوید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی عمر) سے مستفید فرما! تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی جا چکیں اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے جا چکے اور ایسے رزقوں کا جو تقسیم کیے جا چکے۔ نہ ان میں سے کوئی چیز اپنا وقت آنے سے پہلے آ سکتی ہے اور نہ آنے کے بعد مؤخر ہو سکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمھیں جہنم میں دیے جانے والے عذاب اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے بچا لے تو تمھارے لیے بہتر ہوتا۔''

قال: فقال رجل: يا رسول الله! القردة والخنازير، هي مما مسخ؟ فقال النبي ﷺ: «إن الله عز وجل لم يهلك قوما، أو يعذب قوما، فيجعل لهم نسلا، وإن القردة والخنازير كانوا قبل ذلك».

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ بندر اور خنزیر کیا انھی میں سے ہیں جو مسخ ہو کر بنے تھے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا یا (فرمایا:) کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان (لوگوں) کی نسل بنائے (ان کے بچے پیدا کر کے انھیں آگے چلائے۔) اور بلاشبہ بندر اور خنزیر پہلے بھی موجود تھے۔'' (آگے انھی کی نسلیں چلی ہیں۔)

[٦٧٧٣] (...) حدّثنيه أبو داود سليمان

[6773] ابوداود سلیمان بن معبد نے کہا: ہمیں حسین بن

ابْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ».

قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ: «قَبْلَ حِلِّهِ» أَيْ نُزُولِهِ.

حفص نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''اور قدموں کے ایسے نشان جن تک قدم پہنچ چکے ہیں۔''

ابن معبد نے کہا: ان (اساتذہ) میں سے بعض نے (آپ ﷺ کے فرمان): ''اس کے حل ہونے سے پہلے'' یعنی اس کے اترنے سے پہلے (وضاحتی الفاظ کے ساتھ) روایت کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدَرِ وَالْإِذْعَانِ لَهُ) (التحفة ٨)

باب:8- تقدیر پر ایمان لانا اور اس پر راضی ہونا

[٦٧٧٤] ٣٤-(٢٦٦٤) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

[6774] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقت ور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے، جبکہ خیر دونوں میں (موجود) ہے۔ جس چیز سے تمھیں (حقیقی) نفع پہنچے اس میں حرص کرو اور اللہ سے مدد مانگو اور کمزور نہ پڑو (مایوس ہو کر نہ بیٹھ) جاؤ۔ اگر تمھیں کوئی (نقصان) پہنچے تو یہ نہ کہو: کاش! میں (اس طرح) کرتا تو ایسا ایسا ہوتا، بلکہ یہ کہو: (یہ) اللہ کی تقدیر ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس لیے کہ (حسرت کرتے ہوئے) کاش (کہنا) شیطان کے عمل (کے دروازے) کو کھول دیتا ہے۔''

فائدہ: شیطان مایوس کرتا ہے، عزم کو توڑتا ہے، غلط راستے پر لے جاتا ہے اور اللہ کے فیصلے پر رضا سے حاصل ہونے والے اطمینان سے محروم کر دیتا ہے۔
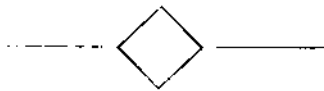
علم کا زوال اور اس کے اسباب

اس حصے میں ان اسباب کی نشاندہی کی گئی ہے جن سے علم زائل ہوگا۔ پہلا فتنہ اس طرح نمودار ہوگا کہ لوگ متشابہ آیات کے پیچھے پڑ جائیں گے، ظن و گمان سے اپنی مرضی کا مفہوم بیان کریں گے۔ ایسے لوگوں سے بہت دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ مرحلہ آئے گا کہ قرآن کا جو مفہوم کسی نے سمجھ لیا ہوگا وہ نہ صرف اس پر ڈٹ جائے گا بلکہ ایسے لوگ ایک دوسرے سے جھگڑیں گے۔ آپ ﷺ نے اس حوالے سے یہ رہنمائی فرمائی کہ جونہی قرآن کے فہم کے حوالے سے اختلاف کے آثار نمودار ہوں، اسی وقت اس پر مزید بات کرنے سے توقف اختیار کیا جائے اور جس پر سب متفق ہوں اسی کو اپنا کر عمل کیا جائے۔ ایسا نہ کیا جائے گا تو اختلاف کا یہ مرحلہ سخت ترین جھگڑوں پر منتج ہوگا۔ جھگڑالو لوگ سامنے آ جائیں گے، پھر یہ مرحلہ آئے گا کہ لوگ قرآن اور سنت کو چھوڑ کر یہودیوں اور عیسائیوں کے طور طریقے اپنا لیں گے، ان کی اندھی تقلید کرنے لگیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ علماء کو اٹھا لے گا اور جاہل لوگوں کے رہنما دین بن جائیں گے، وہ لوگوں کو گمراہی پر چلائیں گے۔

کتاب کے آخر میں امت کو گمراہی سے بچانے کے لیے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص اچھا کام کرے گا اور لوگ اس پر چلیں تو آغاز کرنے والے کو ان لوگوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا جو اچھا کام کر رہے ہوں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اور لوگ اس کے پیچھے چلیں گے تو اسے برائی میں پیچھے چلنے والوں کے برابر گناہ ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤٧ - كتاب العلم

علم کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الِاخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ) (التحفة ١)

[٦٧٧٥] ١-(٢٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [آل عمران: ٧]. قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ، فَاحْذَرُوهُمْ».

باب: 1- متشابہاتِ قرآن کے پیچھے لگنے کی ممانعت، ان (متشابہاتِ قرآن) کا اتباع کرنے والوں سے دور رہنے کا حکم اور قرآنِ مجید میں اختلاف کی ممانعت

[6775] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیات) تلاوت فرمائیں: ”وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس میں سے محکم (معنی میں واضح) آیتیں ہیں، وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں، پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ان آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو ان (آیات قرآنی) میں سے متشابہ ہیں۔ ان (متشابہ آیات) کا حقیقی معنی اللہ اور ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا جو علم میں راسخ ہیں۔ وہ (یہی) کہتے ہیں: ہم ان (آیات) پر ایمان لائے، سب (آیتیں) ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور دانائی رکھنے والوں کے سوا کوئی (ان سے) نصیحت حاصل نہیں کرتا۔“ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن میں سے متشابہ (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں، تو یہی لوگ ہیں جن کا اللہ نے (سابقہ آیت میں) ذکر کیا ہے، لہٰذا ان سے بچ کر رہو۔“

[٦٧٧٦] ٢-(٢٦٦٦) حدّثنا أبو كامل فضيل بن حسين الجحدري: حدّثنا حمّاد بن زيد: حدّثنا أبو عمران الجوني قال: كتب إليّ عبد الله بن رباح الأنصاري أن عبد الله بن عمرو قال: هجّرت إلى رسول الله ﷺ يوما، قال: فسمع أصوات رجلين اختلفا في آية، فخرج علينا رسول الله ﷺ، يعرف في وجهه الغضب، فقال: «إنّما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب».

[6776] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ابوعمران جونی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عبداللہ بن رباح انصاری نے میری طرف لکھ بھیجا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک روز دن چڑھے (مسجد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اتنے میں آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت کے بارے میں (ایک دوسرے سے) اختلاف کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نکل کر ہمارے سامنے تشریف لائے۔ آپ کے چہرۂ مبارک پر غصہ (صاف) پہچانا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کتاب اللہ کے بارے میں اختلاف کرنے سے ہلاک ہو گئے۔''

فائدہ: ان دونوں کو چاہیے تھا کہ وہ اختلاف میں آگے سے آگے بڑھتے جانے کی بجائے رسول اللہ ﷺ یا کسی زیادہ علم رکھنے والے کے پاس جا کر اپنا اختلاف رفع کر لیتے۔

[٦٧٧٧] ٣ (٢٦٦٧) حدّثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا أبو قدامة الحارث بن عبيد عن أبي عمران، عن جندب بن عبد الله البجلي قال: قال رسول الله ﷺ: «اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، فإذا اختلفتم فيه فقوموا».

[6777] ابوقدامہ حارث بن عبید نے ابوعمران سے، انھوں نے حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک قرآن پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل اس پر ایک دوسرے کے ساتھ موافقت کرتے رہیں (قرآن کے معانی تمھارے دل پر واضح ہوتے جا رہے ہوں) جب تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔''

[٦٧٧٨] ٤ (...) حدّثني إسحق بن منصور: أخبرنا عبد الصمد: حدّثنا همّام: حدّثنا أبو عمران الجوني عن جندب يعني ابن عبد الله أنّ رسول الله ﷺ قال: «اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، فإذا اختلفتم فقوموا».

[6778] ہمام نے کہا: ہمیں ابوعمران نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک قرآن پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل اس پر ایک دوسرے کے ساتھ موافقت اور مطابقت کرتے رہیں، چنانچہ جب تمھارا اختلاف شروع ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔''

فائدہ: جب اختلاف شروع ہو جائے تو شیطان کی مداخلت کا راستہ کھل جاتا ہے۔

[٦٧٧٩] (...) حدّثني أحمد بن سعيد بن

[6779] ابان نے کہا: ہمیں ابوعمران نے حدیث سنائی،

صخْرٍ الدّارميُّ: حدّثنا حبّانُ: حدّثنا أبانُ: حدّثنا أبو عمْران قال: قال لنا جُنْدبٌ، ونحْنُ غلْمانٌ بالْكوفة: قال رسُولُ الله ﷺ: «اقْرءُوا الْقرْآن» بمثْل حديثهما.

کہا: ہم کوفہ میں (رہنے والے) نوجوان لڑکے تھے جب حضرت جندب ؓ نے ہمیں (نصیحت کرتے ہوئے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اس وقت تک) قرآن پڑھو" جیسے ان دونوں (ابوقدامہ حارث بن عبید اور ہمام) کی حدیث ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابٌ: فِي الْأَلَدِّ الْخَصِمِ) (التحفة ٢)

باب:2-سخت جھگڑالوانسان

[٦٧٨٠] ٥-(٢٦٦٨) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا وكيعٌ عن ابْنِ جُرَيْجٍ، عن ابْنِ أبي مُلَيْكة، عنْ عائشة قالتْ: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ أبْغض الرِّجالِ إلى اللهِ الألدُّ الْخصِمُ».

[6780] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر بغض کے قابل وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔"

فائدہ: اختلاف کسی بات میں بھی شروع ہو جائے تو اسے موقوف کر دینا ضروری ہے۔ اس میں آگے بڑھتے رہنا گمراہی کا سبب بن جاتا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى) (التحفة ٣)

باب:3-یہود ونصاریٰ کے طریقوں پر چلنا

[٦٧٨١] ٦-(٢٦٦٩) حدّثني سُوَيْدُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا حفْصُ بْنُ ميْسرة: حدّثني زيْدُ ابْنُ أسْلم عنْ عطاءِ بْنِ يسارٍ، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريِّ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «لتتّبِعُنّ سنن الّذين منْ قبْلكُمْ، شبْرًا بشبْرٍ، وذراعًا بذراعٍ، حتّى لوْ دخلُوا في جُحْرِ ضبٍّ لاتّبعْتُمُوهُمْ» قُلْنا: يا رسُول الله! آلْيهُودُ والنّصارٰى؟ قال «فمنْ؟».

[6781] حفص بن میسرہ نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم ضرور ان لوگوں کے طریقوں پر، بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ چلتے جاؤ گے جو تم سے پہلے تھے (بعینہٖ ان کے طریقے اختیار کرو گے، ان سے ذرہ برابر آگے پیچھے نہ ہو گے) حتی کہ اگر وہ سانڈے کے بل میں گھسے تو تم بھی ان کے پیچھے گھسو گے۔" ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہود

اور نصاریٰ (کے پیچھے چلیں گے؟) آپ نے فرمایا: ''تو (اور) کن کے؟''

[٦٧٨٢] (. . .) حدَّثني عدَّةٌ مِنْ أصحابنا عنْ سعيد بْنِ أبي مريم: أخْبرنا أبو غسّان وهو محمّدُ بْنُ مُطرِّف عنْ زيْد بْنِ أسْلم بِهذا الإسنادِ، نحْوهُ.

[6782] مجھے میرے بہت سے ساتھیوں نے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوغسان محمد بن مطرف نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٦٧٨٣] (. . .) قال أبو إسحٰق إبراهيمُ بْنُ محمّدٍ: حدّثنا محمّدُ بْنُ يحْيى: حدّثنا ابْنُ أبي مرْيم: حدّثنا أبو غسّان: حدّثني زيْدُ بْنُ أسْلم عنْ عطاءِ بْنِ يسارٍ، وذكر الْحديث، نحْوهُ.

[6783] محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، پھر اسی طرح حدیث سنائی (جس طرح حفص بن میسرہ کی روایت ہے۔)

(المعجم ٤) (بابٌ: هلك الْمُتنطِّعُون)(التحفة ٤)

باب:4- غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہو گئے

[٦٧٨٤] ٧ (٢٦٧٠) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا حفْصُ بْنُ غياثٍ ويحْيى بْنُ سعيدٍ عنِ ابْنِ جُريْجٍ، عنْ سُليْمان بْنِ عتيقٍ، عنْ طلْقِ بْنِ حبيبٍ، عنِ الْأحْنفِ بْنِ قيْسٍ، عنْ عبْدِ الله قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «هلك الْمُتنطِّعُون» قالها ثلاثًا.

[6784] احنف بن قیس نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلو میں گہرے اترنے والے ہلاک ہو گئے۔'' آپ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

فائدہ: تنطع یہ ہے کہ جو بات فطری طریقے پر فہم میں آ رہی ہے اس کے بارے میں مین میکھ نکالی جائے، وسوسوں اور دور از کار اندیشوں میں پڑ کر اچھے عمل کو مشکل سے مشکل بنا لیا جائے۔

(المعجم ٥) (بابُ رفْعِ الْعِلْمِ وقبْضِهِ، وظُهُورِ الْجهْلِ والْفِتنِ، في آخِرِ الزّمانِ)(التحفة ٥)

باب:5- آخری زمانے میں علم کا اٹھ جانا، واپس لے لیا جانا اور جہالت اور فتنوں کا نمودار ہونا

[٦٧٨٥] ٨ (٢٦٧١) حدّثنا شيْبانُ بْنُ

[6785] ابوتیاح نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

فرّوخ: حدّثنا عبدُ الوارث: حدّثنا أبو التّياح: حدّثنا أنسُ بْنُ مالكٍ قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «منْ أشراطِ السّاعةِ أنْ يُرفعَ الْعلْمُ، ويثْبُتَ الْجهْلُ، ويُشْربَ الْخمْرُ، ويظْهرَ الزّنى».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی علامات میں سے یہ (بھی) ہیں کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت جاگزیں ہو جائے گی شراب پی جانے لگے گی اور زنا علانیہ ہونے لگے گا۔"

[٦٧٨٦] ٩-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ قال: سمعْتُ قتادة يُحدّثُ عنْ أنس بْنِ مالكٍ قال: ألا أُحدّثُكُمْ حديثًا سمعْتُهُ منْ رسُولِ اللهِ ﷺ، لا يُحدّثُكُمْ أحدٌ بعْدي، سمعْتُهُ منْهُ: «إنّ منْ أشْراطِ السّاعةِ أنْ يُرْفع الْعلْمُ، ويظْهر الْجهْلُ، ويفْشُو الزّنى، ويُشْرب الْخمْرُ ويذْهب الرّجالُ، وتبْقى النّساءُ، حتّى يكُون لخمْسين امْرأةً قيّمٌ واحدٌ».

[6786] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث بیان نہ کروں؟ یہ حدیث میرے بعد تم کو کوئی ایسا شخص نہیں بیان کرے گا جس نے وہ آپ ﷺ سے (براہ راست) سنی ہو: "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت نمایاں ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد رخصت ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے معاملات کا نگران ایک رہ جائے گا۔"

[٦٧٨٧] (...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشْرٍ؛ ح: وحدّثنا أبُو كُريْبٍ: حدّثنا عبْدةُ وأبُو أُسامة، كُلُّهُمْ عنْ سعيد بْنِ أبي عرُوبة، عنْ قتادة، عنْ أنس بْنِ مالكٍ، عنِ النّبيّ ﷺ. وفي حديث ابْنِ بشْرٍ وعبْدة: لا يُحدّثُكُمُوهُ أحدٌ بعْدي، سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ، فذكر بمثْله.

[6787] محمد بن بشر، عبدہ اور ابواسامہ، ان سب نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ابن بشر اور عبدہ کی حدیث میں ہے: میرے بعد یہ حدیث تمھیں کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے (خود) رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، پھر اسی (شعبہ کی حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٦٧٨٨] ١٠-(٢٦٧٢) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله بْنِ نُميْرٍ: حدّثنا وكيعٌ وأبي، قالا: حدّثنا الْأعْمشُ؛ ح: وحدّثني أبُو سعيدٍ الْأشجُّ - واللّفْظُ لهُ - قال: حدّثنا وكيعٌ: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي وائلٍ قال: كُنْتُ جالسًا مع عبْد الله وأبي مُوسى فقالا: قال

[6788] وکیع اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابووائل سے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے کچھ عرصہ پہلے وہ ایام ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا، جہل طاری ہو جائے گا اور ان دنوں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج

رسولُ اللهِ ﷺ: «إنَّ بيْن يدي السّاعةِ أيّامًا، يُرْفعُ فيها الْعلْمُ، ويَنْزِلُ فيها الْجهْلُ، ويكْثُرُ فيه الْهرْجُ، والْهرْجُ الْقتْلُ».

(سے مراد) لوگوں کا قتل ہے۔"

فائدہ: اب کثرت سے لوگوں کو قتل کرنے کے ہتھیار وجود میں آ چکے ہیں۔ ان میں کچھ کثرت سے استعمال بھی ہو رہے ہیں۔ خود ساختہ جنگوں کے ذریعے سے ملکوں اور معاشروں کو تباہ کرنے کے لیے لاکھوں لوگ قتل کیے جا رہے ہیں۔

[٦٧٨٩] (...) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ النّضْرِ بْنِ أبي النّضْرِ: حدّثنا أبو النّضْرِ: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ الْأشْجعيُّ عنْ سُفْيان، عن الْأعْمشِ، عنْ أبي وائلٍ، عنْ عبْدِ اللهِ وأبي مُوسى الْأشْعريِّ قالا: قال رسُولُ اللهِ ﷺ ح: وحدّثني الْقاسمُ بْنُ زكريّا: حدّثنا حُسيْنٌ الْجُعْفيُّ عنْ زائدة، عنْ سُليْمان، عنْ شقيقٍ قال: كُنْتُ جالسًا مع عبْدِ اللهِ وأبي مُوسى، وهُما يتحدّثانِ، فقالا: قال رسُولُ اللهِ ﷺ، مثْل حديثِ وكيعٍ وابْنِ نُميْرٍ.

[6789] سفیان اور زائدہ نے (سلیمان) اعمش سے اور انھوں نے (ابووائل) شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عبداللہ (بن مسعود) اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں احادیث بیان کر رہے تھے تو دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وکیع اور ابن نمیر کی حدیث کے مانند۔

[٦٧٩٠] (...) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبو كُريْبٍ وابْنُ نُميْرٍ وإسْحٰقُ الْحنْظليُّ، جميعًا عنْ أبي مُعاوية، عن الْأعْمشِ، عنْ شقيقٍ، عنْ أبي مُوسى، عن النّبيِّ ﷺ، بمثْله.

[6790] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٧٩١] (...) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا جريرٌ عن الْأعْمشِ، عنْ أبي وائلٍ قال: إنّي لجالسٌ مع عبْدِ اللهِ وأبي مُوسى، وهُما يتحدّثانِ، فقال أبو مُوسى: قال رسُولُ اللهِ ﷺ، بمثْله.

[6791] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے روایت کی، کہا: میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں احادیث بیان کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٦٧٩٢] ١١ (١٥٧) حدّثني حرْملةُ بْنُ

[6792] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں

يحْيَى: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبَرنِي يُونُسُ عن ابْنِ شهابٍ: حدّثني حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرّحْمٰنِ ابْنِ عوْفٍ، أنّ أبا هُرَيْرَةَ قال: قال رَسُولُ الله ﷺ: «يتقاربُ الزّمانُ، ويُقْبَضُ الْعِلْمُ، وتظْهرُ الْفتنُ، ويُلْقَى الشُّحُّ، ويكْثُرُ الْهرْجُ» قالُوا: وما الْهرْجُ؟ قال: «الْقتْلُ». [راجع: ٣٩٦]

نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ باہم قریب ہوجائے گا (وقت بہت تیزی سے گزرتا ہوا محسوس ہوگا)، علم اٹھالیا جائے گا، فتنے نمودار ہوں گے، (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔'' صحابہ نے پوچھا: ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل وغارت گری۔''

[٦٧٩٣] (...) حدّثنا عَبْدُ الله بْنُ عبْد الرّحْمٰن الدّارِمِيُّ: أخْبرَنَا أبُو الْيمان: أخبرنا شُعيْبٌ عن الزُّهْرِيّ: حدّثني حُمَيْدُ بْنُ عبْد الرّحْمٰن الزُّهْرِيُّ، أنّ أبا هُرَيْرَة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يتقاربُ الزّمانُ وينْقُصُ الْعلْمُ» ثُمّ ذكر مثْلهُ.

[6793] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن زہری نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ باہم قریب ہوجائے گا اور علم کم ہوجائے گا۔'' پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٦٧٩٤] ١٢-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا عبْدُ الْأعْلَى عَنْ مَعْمرٍ، عن الزُّهْرِيّ، عنْ سعيد، عنْ أبي هُرَيْرَة، عن النّبِيّ ﷺ قال: «يتقاربُ الزّمانُ، ويُقْبضُ الْعلْمُ» ثُمّ ذكر مثْل حديثهما.

[6794] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ باہم قریب ہوجائے گا اور علم اٹھالیا جائے گا۔'' پھر ان دونوں (یونس اور شعیب) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٧٩٥] (...) حدّثنا يَحْيَى بْنُ أيُّوب وقُتيْبةُ وابْنُ حُجْرٍ قالُوا: حدّثنا إسْماعيلُ يعْنُون ابْن جعْفرٍ، عن الْعلاء، عنْ أبيه، عنْ أبي هُرَيْرة؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ وأبُو كُرَيْبٍ وعمْرٌو النّاقدُ قالُوا: أخْبرنا إسْحٰقُ بْنُ سُليْمان، عنْ حنْظلة، عنْ سالمٍ، عنْ أبي هُرَيْرة؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاق: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّام بْنِ مُنبّهٍ، عنْ أبي هُرَيْرة؛ ح: وحدّثني أبُو الطّاهر:

[6795] علاء کے والد عبدالرحمن، سالم، ہمام بن منبہ اور ابویونس سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے، جس طرح زہری نے حمید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی مگر انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''اور (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا۔''

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا: «وَيُلْقَى الشُّحُّ».

[٦٧٩٦] ١٣-(٢٦٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

[6796] جریر نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینتے ہوئے نہیں اٹھائے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا حتی کہ جب وہ (لوگوں میں) کسی عالم کو (باقی) نہیں چھوڑے گا تو لوگ (دین کے معاملات میں بھی) جاہلوں کو اپنے سربراہ بنا لیں گے۔ ان سے (دین کے بارے میں) سوال کیے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

[٦٧٩٧] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

[6797] حماد بن زید، عباد بن عباد، ابومعاویہ، وکیع، ابن ادریس، ابواسامہ، ابن نمیر، عبدہ، سفیان (بن عیینہ)، یحییٰ بن سعید، عمر بن علی اور شعبہ بن حجاج، سب نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے جریر کی روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کی اور عمر بن علی کی حدیث میں مزید یہ ہے: پھر میں ایک سال بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے وہ حدیث مجھے دوبارہ اسی طرح سنائی جیسے (پہلے) بیان کی تھی۔ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔

أبيه، عن عبد الله بن عمرو، عن النبي ﷺ. بمثل حديث جرير. وزاد في حديث عمر بن علي: ثم لقيت عبد الله بن عمرو، على رأس الحول، فسألته فرد علي الحديث كما حدث قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول.

[٦٧٩٨] (...) حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا عبد الله بن حمران عن عبد الحميد بن جعفر: أخبرني أبي، جعفر عن عمر بن الحكم، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، عن النبي ﷺ، بمثل حديث هشام بن عروة.

[6798] جعفر نے عمر بن حکم سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ہشام بن عروہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٦٧٩٩] ١٤-(...) حدثنا حرملة بن يحيى التجيبي: أخبرنا عبد الله بن وهب: حدثني أبو شريح، أن أبا الأسود حدثه عن عروة بن الزبير قال: قالت لي عائشة: يا ابن أختي! بلغني: أن عبد الله بن عمرو مار بنا إلى الحج، فالقه فاسأله، فإنه قد حمل عن النبي ﷺ علما كثيرا، قال: فلقيته فسألته عن أشياء يذكرها عن رسول الله ﷺ.

[6799] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے ابوشریح نے حدیث بیان کی کہ انھیں ابواسود نے عروہ بن زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: بھانجے! مجھے خبر ملی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہمارے پاس (مدینہ) سے گزر کر حج پر جانے والے ہیں۔ تم ان سے ملو اور ان سے سوال کرو۔ انھوں نے نبی ﷺ سے بڑا علم حاصل کر کے محفوظ کر رکھا ہے۔ (عروہ نے) کہا: میں ان سے ملا اور بہت سی چیزوں کے بارے میں، جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، ان سے پوچھا۔

قال عروة: فكان فيما ذكر، أن النبي ﷺ قال: «إن الله لا ينتزع العلم من الناس انتزاعا، ولكن يقبض العلماء فيرفع العلم معهم، ويبقي في الناس رؤساء جهالا، يفتونهم بغير علم، فيضلون ويضلون».

عروہ نے کہا: انھوں نے جو کچھ بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یک لخت چھین نہیں لے گا بلکہ وہ علماء کو اٹھا لے گا اور ان کے ساتھ علم کو بھی اٹھا لے گا۔ اور لوگوں میں جاہل سربراہوں کو باقی چھوڑ دے گا جو علم کے بغیر لوگوں کو فتوے دیں گے، اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور (لوگوں کو بھی) گمراہ کریں گے۔"

قال عروة: فلما حدثت عائشة بذلك، أعظمت ذلك وأنكرته، قالت: أحدثك أنه

عروہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اسے ایک بہت بڑی بات سمجھا اور

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هٰذَا؟

اس کو غیر معروف (ناقابل قبول) قرار دیا۔ اور فرمایا: کیا انھوں نے تمھیں بتایا تھا کہ انھوں نے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے یہ بات کہی تھی؟

قَالَ عُرْوَةُ: حَتّٰى إِذَا كَانَ قَابِلٌ، قَالَتْ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ، فَالْقَهُ، ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ، فِي مَرَّتِهِ الْأُولٰى.

عروہ نے کہا: یہاں تک کہ جب اگلا سال ہوا تو انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے ان سے کہا: (عبداللہ) بن عمرو رضی اللہ عنہ آگئے ہیں، ان سے ملو، ان کے ساتھ بات چیت کا آغاز کرو، یہاں تک کہ ان سے اسی حدیث کے بارے میں پوچھو جو انھوں نے علم کے حوالے سے تمھیں بیان کی تھی۔ (عروہ نے) کہا: میں ان سے ملا اور ان سے سوال کیا تو انھوں نے وہ حدیث میرے سامنے (بالکل) اسی طرح بیان کر دی جس طرح پہلی بار بیان کی تھی۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ، قَالَتْ: مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

عروہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی تو انھوں نے فرمایا: میں سمجھتی ہوں کہ انھوں نے سچ کہا، میں دیکھ رہی ہوں کہ انھوں نے اس میں نہ کوئی چیز بڑھائی ہے نہ کم کی ہے۔

(المعجم ٦) (بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً، وَمَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ)

(التحفة ٦)

باب:6-وہ شخص جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ شروع کیا اور جس نے ہدایت کی طرف یا برائی کی طرف بلایا

[٦٨٠٠] ١٥ (١٠١٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأٰى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَبْطَؤُوا

[6800] جریر بن عبدالحمید نے اعمش سے، انھوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید اور (مسلم) ابوضحیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال عبسی سے اور انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی حاضر ہوئے، انھوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے ان کی بدحالی دیکھی کہ وہ ضرورت مند اور محتاج ہو گئے تھے تو آپ نے لوگوں کو (ان کے لیے) صدقہ کرنے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس میں سستی

عنه، حتّى رُؤيَ ذٰلك في وجْهه.

سے کام لیا، حتی کہ یہ بات آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہونے لگی۔

قال: ثُمّ إنّ رجُلًا مّنَ الْأنْصارِ جاء بِصُرّة مّنْ ورِق، ثُمّ جاء آخرُ، ثُمّ تتابعُوا حتّى عُرِف السُّرُورُ في وجْهه، فقال رسُولُ الله ﷺ: «منْ سنّ في الْإسْلام سُنّةً حسنةً، فعُمِل بها بعْدهُ، كُتب لهُ مثْلُ أجْرِ منْ عمِل بها، ولا ينْقُصُ منْ أُجُورِهِمْ شيْءٌ، ومنْ سنّ في الْإسْلام سُنّةً سيّئةً، فعُمِل بها بعْدهُ، كُتب عليْه مثْلُ وِزْرِ منْ عمِل بها، ولا ينْقُصُ منْ أوْزارِهِمْ شيْءٌ».

[راجع: ٢٣٥١]

کہا: پھر انصار میں سے ایک شخص چاندی (کے سکوں درہموں) کی ایک تھیلی لے کر آگیا، پھر دوسرا آیا، پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (صدقات لے کر) آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ انور پر مسرت جھلکنے لگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کی ابتدا کی اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا، اس کے لیے (ہر) عمل کرنے والے (کے اجر) جتنا اجر لکھا جاتا رہے گا اور ان (بعد میں عمل کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوا تو اس پر اس (برے کام) پر عمل کرنے والوں جتنا گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ان کے گناہوں میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔“

[٦٨٠١] (...) حدّثناهُ يحْيى بْنُ يحْيى وأبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ، جمِيعًا عنْ أبي مُعاوية، عنِ الْأعْمش، عنْ مُسْلِمٍ، عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ هلالٍ، عنْ جريرٍ قال: خطب رسُولُ الله ﷺ فحثّ على الصّدقة. بمعْنى حديث جرير.

[6801] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے (ابوالضحیٰ) مسلم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ہلال سے اور انھوں نے جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے خطبہ دے کر صدقے کی ترغیب دلائی۔ آگے جریر (بن عبدالحمید) کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٨٠٢] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ: حدّثنا يحْيى يعْني ابْن سعِيدٍ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ أبي إسْماعِيل: حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ هِلالٍ الْعبْسِيُّ قال: قال جرِيرُ بْنُ عبْدِ الله: قال رسُولُ الله ﷺ: «لا يسُنُّ عبْدٌ سُنّةً صالحةً يُعْملُ بها بعْدهُ» ثُمّ ذكر تمام الْحدِيث.

[6802] محمد بن ابی اسماعیل نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن ہلال عبسی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ بھی کسی نیک کام کا آغاز کرے جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔“ پھر پوری حدیث بیان کی۔

[٦٨٠٣] (...) حدّثني عُبيْدُ الله بْنُ عُمر

[6803] عبدالملک بن عمیر اور عون بن ابی جحیفہ نے

العنبري وأبو كامل ومحمد بن عبد الملك الأموي قالوا: حدثنا أبو عوانة عن عبد الملك بن عمير، عن المنذر بن جرير، عن أبيه عن النبي ﷺ؛ ح: وحدثنا محمد بن المثنى: حدثنا محمد بن جعفر؛ ح: وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة؛ ح: وحدثنا عبيد الله بن معاذ: حدثنا أبي قالوا: حدثنا شعبة عن عون بن أبي جحيفة، عن المنذر بن جرير، عن أبيه، عن النبي ﷺ، بهذا الحديث.

منذر بن جریر سے، انھوں نے اپنے والد (جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[٦٨٠٤] ١٦ (٢٦٧٤) حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وابن حجر قالوا: حدثنا إسماعيل يعنون ابن جعفر، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «من دعا إلى هدى، كان له من الأجر مثل أجور من تبعه، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا، ومن دعا إلى ضلالة، كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه، لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا».

[6804] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

ارشاد باری تعالیٰ
يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا
ٱذْكُرُوا ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝
وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝
''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام
اس کی تسبیح کرتے رہو۔'' (الاحزاب 33: 41،42)

اذکار، دعائیں اوران کے فضائل وآداب

یہ انسان کے لیے بہت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ اللہ پر سچا ایمان رکھتا ہو، اس کی صفات حسنہ کو پہچانتا ہو، اس کی نعمتوں، مہربانیوں اور اس کے بے پایاں فضل وکرم کا احساس رکھتا ہو اور پورے عجز اور محبت سے اس کو یاد کرتا ہو۔ اللہ نے انسان کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ ہر لمحہ اللہ کی مہربانیوں کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر اس کا دل مردہ نہیں ہوا تو وہ بے اختیار اس کو یاد کرتا ہے۔ یہ یاد اسے دل کا مکمل اطمینان، احساس تحفظ، سچی خوشی اور بے حساب لذت وحلاوت عطا کرتی ہے۔ اللہ کا بندہ اسے یاد کرے تو وہ اس سے بڑھ کر خوش ہوتا ہے۔ بندہ اس کی یاد کے ذریعے سے اس کے قریب آئے تو وہ بندے سے بڑھ کر اس کے قریب آتا ہے۔

اللہ کے ننانوے خوبصورت نام ہیں۔ بندہ جس نام سے چاہے اللہ کو یاد کر سکتا ہے، پکار سکتا ہے، دعا کر سکتا ہے۔ بندے کی زندگی کا کوئی پہلو اور اس کی کوئی ضرورت ایسی نہیں جس کے لیے وہ اللہ کو پکارنا چاہے اور اس کی ضرورت کے مطابق اسے مناسب ترین نام نہ ملے۔ بیماریوں کے لیے وہ شافی ہے، بھوکوں ننگوں کے لیے وہ رزاق ہے، گناہ گاروں کے لیے وہ غفار وغفور ہے، محروموں کے لیے وہ منعم ہے، کمزوروں کے لیے وہ قوی ہے، دھتکارے ہوؤں کے لیے وہ ودود ہے، رحیم ہے، وعلی ہذا القیاس۔ اسے پسند ہے کہ اس کا بندہ اصرار کر کے اس سے مانگے، پورے یقین کے ساتھ کہ اسے مل کر رہے گا۔ اسے سخت ناپسند ہے کہ کوئی اس سے مایوس ہو۔ جس کے لیے زندگی ناقابل برداشت ہو جائے اور وہ موت مانگنے لگے تو اس بات کو اللہ کی رحمت سے وابستہ کرے۔ جو موت کے وقت اللہ سے ملاقات کا متمنی ہو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے، وہ بندے کے اچھے گمان کو بھی رد نہیں کرنا چاہتا۔ گناہوں پر پشیمانی ہو تو بھی دنیا میں سزا پانے کے بجائے دنیا اور آخرت دونوں میں اس سے اچھائی اور اس کی رحمت مانگنا کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ کو تنہائی میں بھی یاد کرنا چاہیے اور دوسرے مومنوں کے ساتھ مل کر بھی۔ تنہائی میں زیادہ یاد کرنے والے بازی لے جاتے ہیں۔ صبح وشام ہوتے جاتے، دن کی مصروفیتوں اور رات کی تنہائیوں میں اسے یاد کرنے والا عظیم ترین انعام کا حق دار ہے جو قرب الٰہی ہے۔ لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب قرآن پڑھنا پڑھانا ہو، اللہ کے احسان یاد کرنے، سننے اور بیان کرنے ہوں اور مزید مانگنے ہوں تو اس کی یاد کی مجلسیں مناسب ہیں، اللہ ان مجلسوں پر سکینت نازل فرماتا ہے، شریک ہونے والوں کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دیتا ہے، فرشتے ان کے ارد گرد گھیرا باندھ لیتے ہیں (حدیث:6853) اللہ ان یاد کرنے والوں کو ان کی مجلس سے بہت اونچی مجلس میں یاد کرتا ہے۔ (حدیث:6855،6839) جو تنہائی میں بیٹھ کر اس کی یاد میں مستغرق ہو جاتا ہے، اللہ اسے اپنے دل

میں یاد کرتا ہے۔ (حدیث:6805) یاد رہے کہ ذکر کے حوالے سے اوپر بیان کی جانے والی ساری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہیں۔ ان میں تنہا اور مل کر دونوں طرح سے اللہ کی یاد کی تفصیلات موجود ہیں۔ ان میں کہیں بھی کوئی ایسا طریقہ مذکور نہیں جو آج کل کے اصحاب طریقت نے ایجاد کر رکھے ہیں۔ یہ طریقے اپنے اپنے ایجاد کرنے والوں ہی کے نام سے موسوم ہیں۔ طریقہ شاذلیہ، طریقہ نقشبندیہ، طریقہ قادریہ وغیرہ، یہ طریقے اچھی نیت سے تربیت کے حوالے سے اپنے اپنے تجربوں کی روشنی میں شروع کیے گئے ہوں گے لیکن یہ سب طریقے آپس میں ایک دوسرے سے بھی مختلف ہیں اور طریقہ نبویہ ﷺ سے بھی مختلف ہیں۔

طریقہ نبویہ کے مطابق اولین اور ناگزیر طریقہ ذکر نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾ ''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔'' (طٰہٰ 14:20) اللہ نے خود رسالت مآب ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ○﴾ ''نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کا قرآن (پڑھ۔) بلاشبہ فجر کا قرآن ہمیشہ سے حاضر ہونے کا وقت رہا ہے اور رات کے کچھ حصے میں، پھر اس کے ساتھ بیدار رہ، اس حال میں کہ تیرے لیے اضافی ہے۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کرے گا۔'' (بنی اسرائیل 79,78:17) ابتدائی دور میں رات کی نماز کا خصوصی اہتمام تھا۔ آپ ﷺ کو حکم تھا: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ○ نِّصْفَهٗ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ○ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا ○﴾ ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! رات کو قیام کر مگر تھوڑا۔ آدھی رات (قیام کر) یا اس سے تھوڑا سا کم کر لے یا اس سے زیادہ کر لے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔'' (المزمل 73: 1-4) گویا آپ کو آدھی رات یا اس سے کم یا زیادہ قیام کا حکم تھا جس میں آپ کو ترتیل سے قرآن پڑھنا تھا۔ قرآن، خصوصاً جب نماز میں توجہ سے پڑھا جائے تو سب سے اعلیٰ اور سب سے مکمل ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ''الذکر'' کہا ہے۔'' ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ○﴾ ''بلاشبہ ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور بلاشبہ ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' (الحجر 9:15) اس سے اللہ کی یاد، اس کی عبادت اور انسان کی تربیت کے تمام تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے جو مشن عطا ہوا، رات کے قیام کو اس کی تکمیل کی پوری تیاری اور اللہ کے پیغام کو انسانی قلوب و اذہان تک پہنچانے کا کامیاب ذریعہ قرار دیا گیا: ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَّأَقْوَمُ قِيلًا ○﴾ ''بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے۔'' (المزمل 6:73)

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد کے اذکار، صبح و شام کے اذکار، سونے جاگنے کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار، غرض ہر مرحلے اور ہر کام کے وقت کے اذکار سکھائے اور مسلمان کی پوری زندگی کو ذکر الٰہی سے وابستہ کر دیا۔ یہ طریقہ نبویہ ہے جو پوری انسانی زندگی کو منور کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اذکار اور دعائیں ایسی ہیں کہ ان سے بہتر دعاؤں کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔ آج کل کے اصحاب طریقت میں ان چیزوں کا کوئی خاص اہتمام نظر نہیں آتا۔ قرآن مجید کا زیادہ سے زیادہ حصہ یاد کرنے، اس کو اچھی طرح سمجھنے اور رات کا قیام کر کے اس میں توجہ اور ترتیل کے ساتھ پڑھنے کی تلقین طریقت کا حصہ نظر نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ کے اذکار اور آپ کی تلقین کردہ دعائیں یاد کرنے اور ان کے مفہوم کو ذہن نشین کرانے کا بھی کوئی اہتمام نہیں۔ مرشدین

طریقت خود بھی رسول اللہ ﷺ کے معمولات کے اتباع حتیٰ کہ آپ کے سکھائے ہوئے اذکار اور دعاؤں سے بے بہرہ نظر آتے ہیں۔ تزکیہ قلب کے لیے قرآن نے جو طریقہ بتایا ہے وہ فرض زکاۃ اور کثرت سے صدقات کے ذریعے سے مال خرچ کرنا ہے تاکہ دل سے مال کی محبت ختم ہو جائے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ "ان کے مالوں سے صدقہ لیں، اس کے ساتھ آپ انھیں پاک کریں گے اور انھیں صاف کریں گے۔" (التوبۃ 103:9) اور ایک مثالی مومن کا تعارف کرواتے ہوئے کہا گیا: ﴿اَلَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝﴾ "وہ جو اپنا مال (اس لیے) دیتا ہے کہ پاک ہو جائے۔" (اللیل 18:92) لیکن آج کل کے زیادہ تر اصحاب طریقت تزکیہ حاصل کرنے کے بجائے الٹا فتوحات کی صورت میں لوگوں کے مال کا میل کچیل اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح کے اس حصے میں صحیح احادیث کے ذریعے سے طریقۂ نبویہ کے خدوخال واضح کیے ہیں۔ اس میں اذکار ہیں، ان کے فضائل ہیں، دعائیں ہیں اور اُن کے آداب ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٨ - كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

ذکرالٰہی، دعا، توبہ اور استغفار

(المعجم ١) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى) (التحفة ١)

باب:1- ذکرالٰہی کی ترغیب

[٦٨٠٥] ٢- (٢٦٧٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً". [انظر: ٦٨٢٩، ٦٩٥٢]

[6805] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے (بھری) مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان کی مجلس سے اچھی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔"

فوائد ومسائل: ① بندہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید لگاتا ہے تو اللہ اس بندے کے پاس ہوتا ہے کہ مغفرت عطا فرمائے۔ جب وہ دعا قبول ہونے کا امکان رکھتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرنے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کی پناہ مل جانے کا گمان کرتا ہے تو وہ اسے اپنی پناہ میں لینے کے لیے اس کے پاس ہوتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے دعا

اور تمھیں یقین ہو کہ تمھیں ملے گا۔'' (صحیح الترمذي، حدیث: 3479) [2] یہ تمام فاصلے اور دوڑ کر جانا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا، ہم ان کی کیفیت نہیں جان سکتے لیکن ان پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری عاجزانہ طلب اور ہمارے عاجزانہ شوق کے مقابلے میں اس کی اجابت، اس کی قبولیت اور اس کی قربت اس کے شایان شان ہے۔ [3] باع یا بوع سے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے سے سینے اور کندھوں سمیت جو فاصلہ بنتا ہے، وہ مراد ہے۔

[٦٨٠٦] (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا: حدّثنا أبو معاوية عن الأعمش بهذا الإسناد، ولم يذكر: «وإن تقرّب إليّ ذراعًا، تقرّبت منه باعًا».

[6806] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ ''اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں۔''

[٦٨٠٧] ٣ (...) حدّثنا محمّد بن رافع: حدّثنا عبد الرّزّاق: حدّثنا معمر عن همّام بن منبّه قال: هذا ما حدّثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: «إنّ الله قال: إذا تلقّاني عبدي بشبر، تلقّيته بذراع، وإذا تلقّاني بذراع، تلقّيته بباع، وإذا تلقّاني بباع، جئته أتيته بأسرع».

[6807] ہمیں معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب بندہ ایک بالشت (بڑھ کر) میرے پاس آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (بڑھ کر) اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ (بڑھ کر) میرے پاس آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر (بڑھ کر) اس کے پاس جاتا ہوں اور اگر وہ دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر بڑھ کر میرے پاس آتا ہے تو میں اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اس سے زیادہ تیزی سے آتا ہوں۔''

[٦٨٠٨] ٤ (٢٦٧٦) حدّثنا أميّة بن بسطام العيشيّ: حدّثنا يزيد يعني ابن زريع: حدّثنا روح بن القاسم عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: كان رسول الله ﷺ يسير في طريق مكّة، فمرّ على جبل يقال له: جمدان، فقال: «سيروا، هذا جمدان، سبق المفرّدون» قالوا: وما المفرّدون؟ يا رسول الله! قال: «الذّاكرون الله كثيرًا والذّاكرات».

[6808] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ کے ایک راستے پر چلے جا رہے تھے کہ آپ کا ایک پہاڑ کے قریب سے گزر ہوا جس کو جمدان کہا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: ''چلتے رہو، یہ جمدان ہے۔ مفردون (لوگوں سے الگ ہو کر تنہا ہو جانے والے) بازی لے گئے۔'' لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! مفردون سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے (مرد) اور اللہ کو یاد کرنے والی (عورتیں۔)''

(المعجم ٢) - (بَابٌ: فِي أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى، وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا) (التحفة ٢)

باب:2-اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور ان کو یاد کرنے (ان کا ذکر کرنے) کی فضیلت

[٦٨٠٩] ٥-(٢٦٧٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاللّٰهُ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: «مَنْ أَحْصَاهَا».

[6809] عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی۔ الفاظ عمرو کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اللہ وتر (طاق) ہے، وتر کو پسند کرتا ہے۔'' اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے: ''جس نے ان کو شمار کیا۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ناموں کی حفاظت اور یاد رکھنے کا مطلب ہے ان کو سمجھنا، ذکر اور دعا میں ان کو دہرانا، ایک ایک کر کے بطور تبرک اخلاص کے ساتھ پڑھنا اور خود کو ان سے متصف کرنا۔ اللہ تعالیٰ طاق ہے، اس لیے اس نے اپنے ننانوے نام بتائے ہیں جو طاق عدد ہے اور ان کا ذکر کرنے والا وتر یا طاق ہی کا ذکر کرے گا۔

[٦٨١٠] ٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ».

[6810] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے ابن سیرین سے، انھوں نے ابوہریرہ سے، نیز (ایوب نے) ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سو نام ہیں، جس نے ان (سب) کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّهُ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ».

اور ہمام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مزید یہ بیان کیا: ''بے شک وہ (اللہ) طاق ہے، طاق ہی کو پسند کرتا ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتَ) (التحفة ٣)

باب:3-عزم اور پختگی کے ساتھ دعا کرنا اور وہ (انسان) یہ نہ کہے: (اے اللہ!) اگر تو چاہے

[٦٨١١] ٧-(٢٦٧٨) حدّثنا أَبو بكرِ بْنُ أبي شيبة وزهيرُ بْنُ حرْب، جميعا عن ابْنِ عُليّة - قال أبو بكر: حدّثنا إسماعيلُ ابْنُ عُليّة - عنْ عبد العزيز بن صُهيب، عن أنس قال: قال رسولُ الله ﷺ: «إذا دعا أحدُكمْ فلْيعْزمْ في الدّعاء، ولا يقل: اللّهُمّ! إنْ شئْت فأعْطني، فإنّ الله لا مُسْتكره لهُ».

[6811] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو قطعیت کے ساتھ (اصرار کرتے ہوئے) دعا کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے، کیونکہ اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔''

فائدہ: اصرار مانگنے کی شدت اور الحاح وزاری کا مظہر ہے، مجبور کر سکنے کا کوئی تصور اس میں موجود نہیں۔

[٦٨١٢] ٨ (٢٦٧٩) حدّثنا يحْيى بْنُ أيُّوب وقُتيْبةُ وابْنُ حُجْرٍ قالُوا: حدّثنا إسْماعيلُ يعْنُون ابْن جعْفرٍ عن الْعلاء، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إذا دعا أحدُكُمْ فلا يقُلْ: اللّهُمّ! اغْفرْ لي إنْ شئْت، ولكنْ ليعْزم الْمسْألة، وليُعظّم الرّغْبة، فإنّ الله لا يتعاظمُهُ شيْءٌ أعْطاهُ».

[6812] علاء کے والد (عبدالرحمن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ وہ پختگی اور اصرار سے سوال کرے اور بڑی رغبت کا اظہار کرے، کیونکہ دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔''

[٦٨١٣] ٩ (...) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ مُوسى الْأنْصاريُّ: حدّثنا أنسُ بْنُ عياضٍ: حدّثنا الْحارثُ وهُو ابْنُ عبْد الرّحْمٰن بْن أبي ذُبابٍ، عنْ عطاء بْن ميناء، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «لا يقُولنّ أحدُكُمْ: اللّهُمّ! اغْفرْ لي إنْ شئْت، اللّهُمّ! ارْحمْني إنْ شئْت، ليعْزمْ في الدُّعاء، فإنّ الله صانعٌ ما شاء، لا مُكْره لهُ».

[6813] عطاء بن میناء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ وہ دعا میں پختگی اور قطعیت سے کام لے کیونکہ اللہ جو چاہے وہی کرتا ہے، کوئی نہیں جو اسے مجبور کر سکے۔''

فائدہ: جب انسان کہتا ہے کہ تو چاہے تو عطا کر دے تو گویا وہ یہ کہہ رہا ہے میں تمھیں مجبور نہیں کرتا۔ حالانکہ کوئی بھی اس کو مجبور کرنے والا نہیں اور جو الحاح اور قطعیت کے ساتھ مانگتا ہے وہ بھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اللہ کو مجبور کر سکتا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ، لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ) (التحفة ٤)

باب: 4 - کسی نقصان یا مصیبت کے نازل ہونے پر موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے

[٦٨١٤] ١٠-(٢٦٨٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ! أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي».

[6814] عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص کسی نقصان (مصیبت) کی وجہ سے، جو اس پر نازل ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر اس نے لامحالہ موت مانگنی ہی ہو تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے وفات دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔"

[٦٨١٥] (...) حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ».

[6815] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی مگر انھوں نے کہا: "کسی نقصان کی وجہ سے جو اسے پہنچے۔" (نازل ہو نہیں کہا۔)

[٦٨١٦] ١١-(...) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ.

[6816] عاصم نے ہمیں نضر بن انس سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان دنوں زندہ تھے۔ (نضر نے کہا:) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر نبی ﷺ نے فرمایا نہ ہوتا: "تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے" تو میں موت کی تمنا کرتا۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ حکمرانوں کے رویوں، خصوصا اوقات نماز میں سستی، تاخیر اور دیگر بے اعتدالیوں کی وجہ سے انتہائی پریشان رہتے تھے۔

[٦٨١٧] ١٢-(٢٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي

[6817] عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت ان

حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ، فَقَالَ: لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ، لَدَعَوْتُ بِهِ.

کے پیٹ پر (علاج کے لیے) سات جگہ (تپتی ہوئی دھات سے) داغ لگائے گئے تھے۔ انھوں نے کہا: اگر یہ نہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا سے منع فرمایا تھا، تو میں اس (موت) کی دعا کرتا۔

[٦٨١٨] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6818] سفیان بن عیینہ، جریر بن عبدالحمید، وکیع، عبداللہ بن نمیر، معتمر بن سلیمان اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت کی۔

[٦٨١٩] ١٣ - (٢٦٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا».

[6819] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، نہ موت آنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص مر گیا تو اس کا عمل منقطع ہو گیا (مزید عمل کی مہلت ختم ہو گئی) اور مومن کی عمر اس کی بھلائی ہی میں اضافہ کرتی ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ) (التحفة ٥)

باب:5- جسے اللہ کی ملاقات محبوب ہو اللہ کو بھی اس سے ملنا محبوب ہوتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے

[٦٨٢٠] ١٤ - (٢٦٨٣) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ نَبِيَّ

[6820] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنے کو

اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

[٦٨٢١] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[٦٨٢٢] ١٥-(٢٦٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَ: «لَيْسَ كَذٰلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

[٦٨٢٣] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٦٨٢٤] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَائِشَةَ

محبوب رکھے، اللہ اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔"

[6821] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[6822] خالد بن حارث ہُجیمی نے کہا: ہمیں سعید نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔" میں نے کہا: اللہ کے نبی! کیا اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد ہے؟ ہم میں سے ہر شخص (طبعی) موت کو ناپسند کرتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس (ناشکرے اور متکبر) سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔"

[6823] محمد بن بکر نے کہا: ہمیں سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[6824] علی بن مسہر نے زکریا سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ، وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ».

فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔'' (ملاقات کا معاملہ اس کے بعد آئے گا۔)

[٦٨٢٥] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِىءٍ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[6825] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں زکریا نے عامر (شعبی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے شریح بن ہانی نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی (گزشتہ روایت) کے مانند۔

[٦٨٢٦] ١٧-(٢٦٨٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» قَالَ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا، إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا، فَقَالَتْ: إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ، وَلٰكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ، وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ، وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ، وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ، مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ،

[6826] عبثر نے مطرف سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے شریح بن ہانی سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ (شریح بن ہانی نے) کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: ام المومنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اگر وہ اسی طرح ہے (جس طرح وہ بیان کرتے ہیں) تو ہم ہلاک ہو گئے۔ تو انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہلاک ہونے والا واقعی وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قول سے ہلاک ہوا، (بتاؤ) وہ کیا حدیث ہے؟ (میں نے عرض کی:) انھوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے'' اور ہم میں ایسا کوئی نہیں جو موت کو ناپسند نہ کرتا ہو، تو حضرت

كره الله لقاءه.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا تھا، لیکن (مفہوم کے اعتبار سے) جس طرف تم گئے ہو وہ بات اس طرح نہیں بلکہ (وہ اس طرح ہے کہ) جب نگاہ اوپر کی طرف اٹھ جاتی ہے اور سینے میں سانس اکھڑ رہی ہوتی ہے اور جلد پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انگلیاں کھنچی ہوئی اکڑ جاتی ہیں تو اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو (اس وقت) اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

[٦٨٢٧] (...) حدثناه إسحق بن إبراهيم الحنظلي: أخبرني جرير عن مطرف بهذا الإسناد، نحو حديث عبثر.

[6827] جریر نے مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبثر کی حدیث کے مانند خبر دی۔

[٦٨٢٨] ١٨-(٢٦٨٦) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو عامر الأشعري وأبو كريب قالوا: حدثنا أبو أسامة عن بريد، عن أبي بردة، عن أبي موسى، عن النبي ﷺ قال: «من أحب لقاء الله، أحب الله لقاءه، ومن كره لقاء الله، كره الله لقاءه».

[6828] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

(المعجم ٦) - (بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ، وَالدُّعَاءِ، وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهِ) (التحفة ٦)

باب:6- ذکر، دعا، اللہ کے قرب اور اس کے بارے میں اچھے گمان کی فضیلت

[٦٨٢٩] ١٩-(٢٦٧٥) حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء: حدثنا وكيع عن جعفر بن برقان، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «إن الله يقول: أنا عند ظن عبدي بي، وأنا معه إذا دعاني».

[6829] یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے، میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

[راجع: ٦٨٠٥]

[٦٨٣٠] ٢٠-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّار ابنِ عُثمان العبْديُّ: حدّثنا يحْيى يعْني ابْن سعيد، وابْنُ أبي عديٍّ عنْ سُليْمان وهُو التّيْميُّ، عنْ أنس بْن مالك، عنْ أبي هُريْرة عن النّبيّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: إذا تقرّب عبْدي منّي شبْرًا، تقرّبْتُ منْهُ ذراعًا، وإذا تقرّب منّي ذراعًا، تقرّبْتُ منْهُ باعًا - أوْ بوْعًا - وإذا أتاني يمْشي، أتيْتُهُ هرْولةً».

[6830] یحییٰ بن سعید اور ابن ابی عدی نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔''

[٦٨٣١] (...) وحدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ عبْد الْأعْلى الْقيْسيُّ: حدّثنا مُعْتمرٌ عنْ أبيه بهذا الْإسْناد، ولمْ يذْكُرْ: «إذا أتاني يمْشي، أتيْتُهُ هرْولةً».

[6831] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں'' ذکر نہیں کیا۔

[٦٨٣٢] ٢١-(...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْب - واللّفْظُ لأبي كُريْب - قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش، عنْ أبي صالح، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يقُولُ اللهُ عزّ وجلّ: أنا عنْد ظنّ عبْدي بي، وأنا معهُ حين يذْكُرُني، فإنْ ذكرني في نفْسه، ذكرْتُهُ في نفْسي، وإنْ ذكرني في ملإٍ، ذكرْتُهُ في ملإٍ خيْرٍ منْهُمْ، وإن اقْترب إليّ شبْرًا، اقْتربْتُ إليْه ذراعًا، وإن اقْترب إليّ ذراعًا، اقْتربْتُ إليْه باعًا، وإنْ أتاني يمْشي، أتيْتُهُ هرْولةً».

[6832] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے تو میں (اس کو پورا کرنے کے لیے) اس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان لوگوں کی مجلس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں پھیلے ہوئے دونوں ہاتھوں کی لمبائی جتنا (فاصلہ) اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔''

[٦٨٣٣] ٢٢-(٢٦٨٧) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ

[6833] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے معرور بن سوید

أبي شيبة: حدثنا وكيع: حدثنا الأعمش عن المعرور بن سويد، عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: «يقول الله عز وجل: من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها وأزيد، ومن جاء بالسيئة، فجزاء سيئة مثلها، أو أغفر، ومن تقرب مني شبرا، تقربت منه ذراعا، ومن تقرب مني ذراعا، تقربت منه باعا، ومن أتاني يمشي، أتيته هرولة، ومن لقيني بقراب الأرض خطيئة لا يشرك بي شيئا، لقيته بمثلها مغفرة».

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے، اسے اس جیسی دس ملتی ہیں اور میں بڑھا (بھی) دیتا ہوں اور جو شخص برائی لے کر آتا ہے تو اس کا بدلہ اسی جیسی ایک برائی ہے یا (چاہوں تو) معاف کر دیتا ہوں، جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں اور جو مجھ سے پوری زمین کی وسعت بھر گناہوں کے ساتھ ملاقات کرتا ہے (اور) میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملاقات کرتا ہوں۔"

قال إبراهيم: حدثنا الحسن بن بشر: حدثنا وكيع بهذا الحديث.

(امام مسلم کے شاگرد) ابراہیم نے کہا: ہم سے حسن بن بشر نے، ان کو وکیع نے یہی حدیث بیان کی۔

[٦٨٣٤] (...) حدثنا أبو كريب: حدثنا أبو معاوية عن الأعمش بهذا الإسناد، نحوه، غير أنه قال: «فله عشر أمثالها أو أزيد».

[6834] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر انھوں نے کہا: "اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ملتی ہیں، یا میں (اس سے بھی) زیادہ دیتا ہوں۔"

فائدہ: پچھلی حدیث میں "اور زیادہ دیتا ہوں" ہے، اس میں "یا زیادہ دیتا ہوں" کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا) (التحفة ٧)

باب: 7- دنیا ہی میں جلد سزا مل جانے کی دعا مکروہ ہے

[٦٨٣٥] ٢٣-(٢٦٨٨) حدثنا أبو الخطاب زياد بن يحيى الحساني: حدثنا محمد بن أبي عدي عن حميد، عن ثابت، عن أنس: أن رسول الله ﷺ عاد رجلا من المسلمين قد

[6835] محمد بن ابوعدی نے حمید سے، انھوں نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو لاغر ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے

خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ، أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ: اللّٰهُمَّ! مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! لَا تُطِيقُهُ - أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ - أَفَلَا قُلْتَ: اللّٰهُمَّ! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ» قَالَ: فَدَعَا اللهَ لَهُ، فَشَفَاهُ.

اس سے فرمایا: ''کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا اس سے کچھ مانگتے تھے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، میں کہتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے ابھی دنیا ہی میں دے دے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پاک ہے! تم میں اس کی طاقت نہیں ہے __ یا (فرمایا:) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرما دی۔

[٦٨٣٦] (...) حَدَّثَنَاهُ عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: «وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ» وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ.

[6836] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں حمید نے اسی سند کے ساتھ دعا کے ان الفاظ تک حدیث بیان کی: ''ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا'' اور اس سے اضافی بات بیان نہیں کی۔

[٦٨٣٧] ٢٤ (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ، وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللهِ» وَلَمْ يَذْكُرْ: فَدَعَا اللهَ لَهُ، فَشَفَاهُ.

[6837] حماد نے کہا: ثابت نے ہمیں حضرت انس ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ چوزے کی طرح (لاغر) ہو گیا تھا، اس کے بعد حمید کی حدیث کے ہم معنی ہے، مگر انھوں نے اس طرح کہا: ''تم میں اللہ کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں'' انھوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرما دی۔

[٦٨٣٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[6838] قتادہ نے انس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) (بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ) (التحفة ٦)

باب: 8- مجالسِ ذکر کی فضیلت

[٦٨٣٩] ٢٥-(٢٦٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً، فُضُلًا يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَؤُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا، أَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي! قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ، قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي! قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبِّ! فِيهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ».

[6839] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو (اللہ کی زمین میں) چکر لگاتے رہتے ہیں، وہ اللہ کے ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں (اللہ کا) ذکر ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں سے اس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ اپنے اور دنیا کے آسمان کے درمیان (کی وسعت کو) بھر دیتے ہیں۔ جب (مجلس میں شریک ہونے والے) لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے) بھی اوپر کی طرف جاتے ہیں اور آسمان پر چلے جاتے ہیں، کہا: تو اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: ہم زمین میں (رہنے والے) تیرے بندوں کی طرف سے (ہو کر) آئے ہیں جو تیری پاکیزگی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی کہہ رہے تھے اور صرف اور صرف تیرے ہی معبود ہونے کا اقرار کر رہے تھے اور تیری حمد وثنا کر رہے تھے اور تجھی سے مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ انھوں نے کہا: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا: کیا انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ انھوں نے کہا: پروردگار! (انھوں نے) نہیں (دیکھی)، فرمایا: اگر انھوں نے میری جنت دیکھی ہوتی کیا ہوتا! (کس الحاح اور زاری سے مانگتے!) وہ کہتے ہیں: اور وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ انھوں نے کہا: تیری آگ (جہنم) سے، اے رب! فرمایا: کیا انھوں نے میری آگ (جہنم) دیکھی ہے؟ انھوں نے کہا: اے رب! نہیں (دیکھی)، فرمایا: اگر وہ میری جہنم دیکھ لیتے تو (ان کا کیا حال ہوتا!) وہ کہتے ہیں: وہ تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگ رہے تھے، تو وہ فرماتا ہے: میں نے ان کے گناہ بخش دیے اور انھوں نے جو مانگا

میں نے انھیں عطا کر دیا اور انھوں نے جس سے پناہ مانگی میں نے انھیں پناہ دے دی۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: وہ (فرشتے) کہتے ہیں: پروردگار! ان میں فلاں شخص بھی موجود تھا، سخت گناہ گار بندہ، وہاں سے گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ (آپ ﷺ نے) فرمایا: تو اللہ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔''

(المعجم ۹) - (بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِاَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (التحفة ۹)

باب:9- اس دعا کی فضیلت: ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''

[٦٨٤٠] ٢٦ (٢٦٩٠) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْب: حدّثنا إسْماعيلُ يعْني ابْن علية، عنْ عبْد الْعزيز وهُو ابْنُ صُهيْب قال: سأل قتادةُ أنسًا: أيُّ دعْوة كان يدْعُو بها النّبيُّ ﷺ أكْثر؟ قال: كان أكْثرُ دعْوة يدْعُو بها يقُولُ: «اللّٰهُمّ! آتنا في الدُّنْيا حسنةً، وفي الْآخرة حسنةً، وقنا عذاب النّار».

[6840] عبدالعزیز بن صہیب نے کہا: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کثرت سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی کہ آپ کہتے: ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما، آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

قال: وكان أنسٌ، إذا أراد أنْ يدْعُو بدعْوة، دعا بها، فإذا أراد أنْ يدْعُو بدُعاء، دعا بها فيه.

کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب کوئی ایک دعا مانگنا چاہتے تو یہی دعا مانگتے اور جب بڑی دعا مانگنا چاہتے تو اس میں یہ دعا بھی مانگتے۔

[٦٨٤١] ٢٧ (...) حدّثنا عُبيْدُ الله بْنُ مُعاذ: حدّثنا أبي: حدّثنا شُعْبةُ عنْ ثابت، عنْ أنس قال: كان رسُولُ الله ﷺ يقُولُ: «ربّنا آتنا في الدُّنْيا حسنةً، وفي الْآخرة حسنةً وقنا عذاب النّار».

[6841] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (دعا فرماتے ہوئے یہ) کہا کرتے تھے: ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ) (التحفة ١٠)

باب:10-لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنے اور دعا کرنے کی فضیلت

[٦٨٤٢] ٢٨-(٢٦٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذٰلِكَ، حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[6842] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دن میں سو مرتبہ: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، حمد صرف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے" کہے اس شخص کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے سو گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور یہ کلمات شام تک پورا دن شیطان سے اس کی حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل نہیں کر سکتا، سوائے اس شخص کے جو اس سے بھی زیادہ مرتبہ یہی عمل کرے اور جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ "سبحان الله وبحمده" کہا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

[٦٨٤٣] ٢٩-(٢٦٩٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ».

[6843] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص جب صبح کرے اور جب شام کرے تو سو بار "سبحان الله وبحمده" کہے تو قیامت کے روز کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس کے جو اتنی بار (یہ کلمات) کہے یا اس سے زیادہ بار کہے۔"

[٦٨٤٤] ٣٠-(٢٦٩٣) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

[6844] ابو اسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی، کہا:

عُبَيْدُ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مِرَارٍ، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ.

جس شخص نے دس بار: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے چار غلام آزاد کیے ہوں۔

[٦٨٤٥] وقال سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6845] شعبی نے ربیع بن خُثَیم سے اسی کے مانند روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ربیع سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: عمرو بن میمون سے، پھر میں عمرو بن میمون کے پاس آیا، ان سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰ سے، کہا: تو میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: آپ نے یہ (حدیث) کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنی، وہ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

فائدہ: ربیع بن خثیم علم حدیث، زہد، ورع اور تقویٰ کے اعتبار سے اونچے درجے پر فائز، انتہائی ممتاز تابعی تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ تمھیں دیکھتے تو تم سے محبت فرماتے۔ ان سے یہ حدیث امام شعبی نے روایت کی۔ وہ بھی انتہائی بلند پایہ محدث ہیں۔ انھوں نے اپنی حدیث کی تحقیق اور اس کی سب سے عالی سند حاصل کرنے کے لیے یہ خوبصورت طریقہ اختیار کیا کہ ربیع سے یہ حدیث سننے کے بعد ان کے استاد عمرو بن میمون کے پاس پہنچے اور ان سے براہ راست بھی حدیث سنی، پھر ان کے استاد ابن ابی لیلیٰ کے پاس جا کر ان سے بھی براہ راست حدیث سنی اور توثیق کی۔ انھوں نے یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنی تھی اور انھوں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اس کو بیان کیا تھا۔ اس طرح شعبی اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سند میں محض دو واسطے باقی رہ گئے، ایک تابعی کا اور ایک صحابی کا۔

[٦٨٤٦] ٣١ (٢٦٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،

[6846] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بھاری ہیں اور اللہ کو بہت محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ''اللہ ہر

عنْ أبي هُريْرةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «كلمتانِ خفيفتانِ على اللّسانِ، ثقيلتانِ في الْميزانِ، حبيبتانِ إلى الرّحْمٰنِ، سُبْحانَ اللهِ وبحمْده، سُبْحانَ اللهِ الْعظِيمِ».

اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں اور سب حمد اسی کو سزاوار ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں اور عظمت کی ہر صفت سے متصف ہے۔"

[٦٨٤٧] ٣٢-(٢٦٩٥) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبِي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمشِ، عنْ أبِي صالِحٍ، عنْ أبِي هُريْرة قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لأنْ أقُول: سُبْحان اللهِ، والْحمْدُ لِلّهِ! ولا إله إلّا اللهُ، واللهُ أكْبرُ، أحبُّ إليّ مِمّا طلعتْ عليْهِ الشّمْسُ».

|6847| حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ بات کہ میں "سُبْحٰنَ اللّٰهِ والْحَمْدُ لِلّٰهِ ولا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكْبرُ" کہوں، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"

[٦٨٤٨] ٣٣-(٢٦٩٦) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبِي شيْبة: حدّثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ وابْنُ نُميْرٍ عنْ مُوسى الْجُهنِيّ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ ابْنِ نُميْرٍ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا أبِي: حدّثنا مُوسى الْجُهنِيُّ عنْ مُصْعبِ بْنِ سعْدٍ، عنْ أبِيهِ قال: جاء أعْرابِيٌّ إلى رسُولِ اللهِ ﷺ، فقال: علِّمْنِي كلامًا أقُولُهُ، قال: «قُلْ: لا إلٰه إلّا اللهُ وحْدهُ لا شرِيك لهُ، اللهُ أكْبرُ كبِيرًا والْحمْدُ لِلّهِ كثِيرًا وسُبْحان اللهِ ربِّ الْعالمِين، لا حوْل ولا قُوّة إلّا باللهِ الْعزِيزِ الْحكِيمِ». قال: فهٰؤُلاءِ لِربِّي، فما لِي؟ قال: «قُلِ: اللّٰهُمّ! اغْفِرْ لِي وارْحمْنِي واهْدِنِي وارْزُقْنِي».

|6848| ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن مسہر اور ابن نمیر نے موسیٰ جہنی سے حدیث بیان کی، اور ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بھی یہی حدیث بیان کی ۔ الفاظ انھی کے ہیں ۔ انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ جہنی نے مصعب بن سعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کچھ کلمات سکھایئے جنھیں میں (بطور ذکر) کہا کروں۔ آپ نے فرمایا: "یہ کہا کرو: لا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ وحْدَهُ لا شرِيكَ لهُ، اللّٰهُ أكْبرُ كبِيرًا والْحمْدُ لِلّٰهِ كثِيرًا وسُبْحانَ اللّٰهِ ربِّ الْعٰلمِينَ، لا حوْلَ ولا قُوّةَ إلّا بِاللّٰهِ الْعزِيزِ الْحكِيمِ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بڑائی میں سب سے بڑا ہے اور بے حد و حساب تعریف اللہ کی ہے، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کے شایانِ شان نہیں، وہ سارے جہانوں کا پالنے والا

ہے، کسی میں برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر صرف اور صرف اللہ کی دی ہوئی جو سب پر غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔''

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

قَالَ مُوسَى: أَمَّا عَافِنِي، فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى.

موسیٰ نے کہا: جہاں تک عافني ''مجھے عافیت عطا کر'' کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مجھے تھوڑا سا وہم ہے اور مجھے یقین نہیں ہے، اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں موسیٰ کا یہ قول نقل نہیں کیا۔

[٦٨٤٩] ٣٤ (٢٦٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي».

[6849] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے اپنے والد (طارق بن اشیم اشجعی ؓ) سے حدیث بیان کی، کہا: جو شخص اسلام قبول کرتا، رسول اللہ ﷺ اس کو ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ''اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

[٦٨٥٠] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي».

[6850] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي.

[٦٨٥١] ٣٦ (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ

[6851] یزید بن ہارون نے کہا: ابو مالک نے ہمیں اپنے والد سے خبر دی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، (اس

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي» وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ: «فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ».

وقت) ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا: "تم کہو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي" ساتھ ہی آپ انگوٹھے کے سوا ایک ایک کر کے) ساری انگلیاں بند کرتے گئے (اور فرمایا:) "یہ کلمات تمہارے لیے تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کو جمع کر دیں گے۔"

فائدہ: اس طرح تم دنیا اور آخرت کی ہر چیز مانگ لو گے۔

[٦٨٥٢] ٣٧-(٢٦٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟» فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، وَيُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ».

[6852] مصعب بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟" آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے پوچھا: ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ سو بار سبحان اللہ کہے۔ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے۔"

(المعجم ١١) - (بَابُ فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَعَلَى الذِّكْرِ) (التحفة ١١)

باب: 11- قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو سننے سنانے کے لیے اکٹھے ہونے کی فضیلت

[٦٨٥٣] ٣٨-(٢٦٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى؛ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

[6853] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ».

شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور جو شخص اس راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھا نہیں ہوتا، وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا درس و تدریس کرتے ہیں مگر ان پر سکینت (اطمینان و سکون قلب) کا نزول ہوتا ہے اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں جو اس کے پاس ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔"

[٦٨٥٤] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي، وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ.

[6854] عبداللہ بن نمیر اور ابواسامہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس طرح ابومعاویہ کی حدیث ہے، مگر ابواسامہ کی حدیث میں تنگدست کے لیے آسانی کرنے کا ذکر نہیں۔

[٦٨٥٥] ٣٩ (٢٧٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ

[6855] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابواسحاق کو ابومسلم اغر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دیتا ہوں،

عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ».

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینان قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

[٦٨٥٦] (...) وحدّثنيه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حدّثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6856] عبدالرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٨٥٧] ٤٠-(٢٧٠١) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدّثنا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي؛ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ».

[6857] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (والوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمھیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے۔ انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمھارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمھیں قسم نہیں دی، بلکہ

میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔"

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ) (التحفة ١٢)

باب:12-استغفار کرنا اور کثرت سے کرنا مستحب ہے

[٦٨٥٨] ٤١ (٢٧٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ».

[6858] ثابت نے ابوبُردہ سے اور انھوں نے حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے، جنھیں شرفِ صحبت حاصل تھا، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر غبار سا چھا جاتا ہے تو میں (اس کیفیت کے ازالے کے لیے) ایک دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔"

[٦٨٥٩] ٤٢ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَغَرَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ - فِي الْيَوْمِ - مِائَةَ مَرَّةٍ».

[6859] غندر نے شعبہ سے، انھوں نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابوبُردہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت اغر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو کیونکہ میں اللہ سے۔ ایک دن میں۔ سو بار توبہ کرتا ہوں۔"

[٦٨٦٠] (...) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6860] عبیداللہ کے والد معاذ، ابوداود اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند سے (یہی) روایت کی۔

[٦٨٦١] ٤٣-(٢٧٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

[6861] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو

أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

قبول فرمالے گا۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ فِيهَا كَالتَّلْبِيَةِ وَغَيْرِهَا وَاسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) (التحفة ١٣)

باب:13-ذکر میں آواز دھیمی رکھنا مستحب ہے، سوائے ان مقامات کے جہاں شریعت میں اس کے لیے آواز بلند کرنے کا حکم وارد ہوا ہے، مثلاً: تلبیہ (حج) وغیرہ اور ''لاحول ولاقوة إلا بالله'' کثرت سے کہنا مستحب ہے

[٦٨٦٢] ٤٤-(٢٧٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَهُ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ» قَالَ: وَأَنَا خَلْفَهُ، وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

[6862] محمد بن فضیل اور ابومعاویہ نے عاصم سے، انھوں نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ بڑائڈ سے روایت کی، کہا: ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگ بلند آواز کے ساتھ اللہ اکبر کہنے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، نہ غائب کو، تم اس کو پکار رہے ہو جو ہر وقت خوب سننے والا ہے، قریب ہے اور تمھارے ساتھ ہے۔'' اس وقت میں آپ کے پیچھے تھا اور یہ کہہ رہا تھا: ''لاحول ولا قوة إلا بالله'' ''گناہوں سے بچنے اور نیکی کی قوت صرف اور صرف اللہ سے ملتی ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ بتاؤں؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! آپ نے

فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' کہا کرو۔''

[٦٨٦٣] (...) حدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6863] حفص بن غیاث نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٨٦٤] ٤٥ (...) حدّثنا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ، كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً، نَادٰى: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: "إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا" قَالَ: فَقَالَ: "يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟" قُلْتُ: مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ".

[6864] یزید بن زُرَیع نے کہا: ہمیں (سلیمان) تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے، کہا: ایک آدمی جب بھی اونچائی پر چڑھتا زور سے پکارنا شروع کر دیتا: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ کسی بہرے کو یا اسے جو غائب ہو، نہیں پکار رہے۔'' کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوموسیٰ! یا (فرمایا:) عبداللہ بن قیس! کیا تمھیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانے میں سے ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' (گناہوں سے بچنے کی) کوئی کوشش اور (نیکی کرنے کی) کوئی قوت اللہ کے سوا کسی سے حاصل نہیں ہوتی۔''

[٦٨٦٥] (...) وحدّثناه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[6865] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ، پھر اسی (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

[٦٨٦٦] (...) حدّثنا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ.

[6866] ایوب نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پھر عاصم کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٦٨٦٧] ٤٦-(...) وحَدَّثَناهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْراهِيم: أَخْبَرنا الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنا خالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمان، عَنْ أَبِي مُوسٰى قالَ: كُنّا مَعَ رَسُولِ الله ﷺ فِي غَزاةٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وقالَ فِيه: «والَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مَنْ عُنُقِ راحِلَةِ أَحَدِكُمْ»، ولَيْسَ فِي حَدِيثِه ذِكْرُ: لا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إِلَّا بِالله.

[6867] خالد حذاء نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر اس حدیث کو بیان کیا اور اس میں کہا: (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''تم جس کو پکارتے ہو وہ تم میں سے کسی کی اونٹنی کی گردن کی نسبت بھی اس سے زیادہ قریب ہے۔'' اور ان (خالد حذاء) کی حدیث میں ''لا حولَ ولا قُوّۃَ إلّا باللّٰہ'' کا ذکر نہیں ہے۔

[٦٨٦٨] ٤٧-(...) حَدَّثَنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْراهِيم: أَخْبَرَنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنا عُثْمانُ وهُوَ ابْنُ غِياثٍ: حَدَّثَنا أَبُو عُثْمانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قالَ: قالَ لِي رَسُولُ الله ﷺ: «أَلا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ - أَوْ قالَ - عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقالَ: «لا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إِلَّا بِالله».

[6868] عثمان بن غیاث نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟'' ۔۔ یا فرمایا: ۔۔ ''جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں (ضرور بتائیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لا حولَ ولا قُوّۃَ إلّا باللّٰہ۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ) (التحفة ١٤)

باب:14-دعائیں اور اللہ کی پناہ میں آنا

[٦٨٦٩] ٤٨-(٢٧٠٥) حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرنا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ قالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِي، قالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا - وَقالَ قُتَيْبَةُ: كَثِيرًا - وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ

[6869] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا ہے ۔۔ قتیبہ نے (اپنی روایت میں) کہا: بہت ظلم کیا ۔۔ اور تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا، تو اپنی طرف سے (رحمت کرتے ہوئے) میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! بے شک تو بہت بخشنے

الرَّحِيمُ».

والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

[٦٨٧٠] (...) وحدّثنيه أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «ظُلْمًا كَثِيرًا».

[6870] عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ایک آدمی نے جس کا انھوں نے نام لیا اور عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی اور انھوں نے ابوالخیر سے روایت کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جس کو میں اپنی نماز میں بھی مانگا کروں اور اپنے گھر میں بھی مانگا کروں...... پھر لیث کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ مگر انھوں نے (بغیر شک کے) ''ظُلْمًا كَثِيرًا'' (بہت ظلم کیا) کہا۔

[٦٨٧١] ٤٩ (٥٨٩) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: «اللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ». [راجع: ١٣٣٢]

[6871] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (اللہ تعالیٰ سے) یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنے سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور غنا کی آزمائش کے شر سے اور فقر کی آزمائش کے شر سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں جھوٹے مسیح کے فتنے کی برائی سے۔ اے اللہ! میری خطائیں برف اور اولوں (کے پانی) سے دھو دے، اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ ڈال دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان ڈالا ہے۔ اے اللہ! میں سستی، عاجز کر دینے والے بڑھاپے، گناہ اور قرض (کے غلبے) سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[٦٨٧٢] (...) وحدّثناه أَبُو كُرَيْبٍ:

[6872] ابومعاویہ اور وکیع نے ہمیں ہشام سے اسی سند

حدّثنا أبو معاوية ووكيعٌ عن هشامٍ بهٰذا الإسناد.

کے ساتھ حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٥)

باب:15-(نیکی کے کاموں سے) عاجز رہ جانے اور سستی وغیرہ سے (اللہ کی) پناہ مانگنا

[٦٨٧٣] ٥٠-(٢٧٠٦) وحدّثنا يحيى بن أيوب: حدّثنا ابنُ عُليّة، قال: وأخبرنا سُليمانُ التّيميُّ: حدّثنا أنسُ بنُ مالكٍ قال: كان رسولُ الله ﷺ يقولُ: «اللّٰهُمّ! إنّي أعوذُ بك من العجزِ والكسلِ، والجُبنِ والهرمِ، والبُخلِ، وأعوذُ بك من عذابِ القبرِ، ومن فتنةِ المحيا والمماتِ».

[6873] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں عاجز ہونے، سستی، بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

[٦٨٧٤] (...) وحدّثنا أبو كاملٍ: حدّثنا يزيدُ بنُ زُريعٍ؛ ح: وحدّثنا محمّدُ بنُ عبدِ الأعلى: حدّثنا مُعتمرٌ، كلاهما عن التّيميِّ، عن أنسٍ عن النّبيِّ ﷺ بمثلِه، غير أنّ يزيدَ ليس في حديثِه قولُه: «ومن فتنةِ المحيا والمماتِ».

[6874] یزید بن زریع اور معتمر دونوں نے تیمی سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ یزید کی حدیث میں آپ ﷺ کا قول: "اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے (میں تیری پناہ میں آتا ہوں)" مذکور نہیں۔

[٦٨٧٥] ٥١-(...) حدّثنا أبو كُريبٍ محمّدُ بنُ العلاءِ: أخبرنا ابنُ مُباركٍ عن سُليمانَ التّيميِّ، عن أنسِ بنِ مالكٍ، عن النّبيِّ ﷺ أنّه تعوّذ من أشياءَ ذكرها، والبُخلِ.

[6875] ابن مبارک نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے کئی اشیاء سے، جن کا انھوں نے ذکر کیا اور بخل سے اللہ کی پناہ طلب کی۔

[٦٨٧٦] ٥٢-(...) حدّثني أبو بكرِ بنُ نافعٍ العبديُّ: حدّثنا بهزُ بنُ أسدٍ العمّيُّ: حدّثنا هٰرونُ الأعورُ: حدّثنا شُعيبُ بنُ

[6876] شعیب بن حبحاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں بخل، سستی، ذلیل ترین عمر، قبر کے عذاب اور زندگی

شُعْبَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

(المعجم ١٦) - (بَابٌ: فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٦)

باب:16-اپنے حق میں برے فیصلے اور بدبختی کے آلینے وغیرہ سے پناہ مانگنا

[٦٨٧٧] ٥٣ (٢٧٠٧) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ، وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ، وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ.

[6877] عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سُمَی نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ انسان کے حق میں برا ثابت ہونے والے فیصلے، بدبختی کے آلینے، اپنی تکلیف پر دشمنوں کے خوش ہونے اور عاجز کر دینے والی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: قَالَ سُفْيَانُ: أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا.

عمرو نے اپنی حدیث (کی سند) میں کہا: سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ (شاید) میں نے ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بڑھا دی ہے۔

[٦٨٧٨] ٥٤ (٢٧٠٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ

[6878] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور انھوں نے حارث بن یعقوب سے روایت کی کہ یعقوب بن عبداللہ نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے بسر بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، کہا: میں نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص کسی (بھی) منزل پر اترا اور اس نے یہ کلمات کہے: میں اللہ (سے اس) کے مکمل ترین کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، تو اس شخص کو اس منزل سے چلے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں

مَنْزِلَه ذٰلِكَ».

پہنچائے گی۔''

[٦٨٧٩] ٥٥-(...) وحَدَّثَنا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ، كِلاهُما عَنِ ابْنِ وَهْبٍ - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ -: حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ. قالَ: وَأَخْبَرَنا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحارِثِ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّها سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِماتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ ما خَلَقَ، فَإِنَّهُ لا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ».

[6879] عبداللہ بن وہب نے کہا: ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی کہ یزید بن ابی حبیب اور حارث بن یعقوب نے انھیں یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے حدیث بیان کی، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے سعد بن ابی وقاص سے اور انھوں نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کوئی شخص جب کسی منزل پر پہنچے تو یہ کلمات کہے: ''میں اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی، اس کے مکمل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس طرح وہاں سے کوچ کر جانے تک کوئی بھی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔''

[٦٨٨٠] (٢٧٠٩) قالَ يَعْقُوبُ: وَقالَ الْقَعْقاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوانَ، عَنْ أَبِي صالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قالَ: جاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ! ما لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبارِحَةَ! قالَ: «أَما لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِماتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ ما خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ».

[6880] یعقوب نے کہا: قعقاع بن حکیم نے ذکوان سے، انھوں نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس بچھو سے کتنی شدید تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے جب رات کی تھی، یہ (کلمات) کہہ دیتے: میں ہر اس چیز کے شر سے جسے اللہ نے پیدا کیا، اس کے کامل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں تو وہ (بچھو) تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔''

[٦٨٨١] (...) وحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ؛ أَنَّ أَبا صالِحٍ مَوْلَى غَطَفانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قالَ رَجُلٌ: يا رَسُولَ اللهِ!

[6881] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے جعفر سے، انھوں نے یعقوب سے روایت کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ غطفان کے آزاد کردہ غلام ابو صالح نے انھیں بتایا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بچھو نے کاٹ لیا۔ (آپ

حدثني عقربُ، بمثل حديث ابن وهب.

ابن وہب کی حدیث کے مانند ہے۔

(المعجم ۱۷) - (بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ) (التحفة ۱۷)

باب:17- سوتے وقت کی دعا

[٦٨٨٢] ٥٦ (٢٧١٠) حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيبة وإسحٰقُ بْنُ إبراهيم - واللَّفْظُ لِعُثْمانَ - قال إسحٰقُ: أخبرنا، وقال عُثْمانُ: حدَّثنا جريرٌ عنْ منْصُورٍ، عنْ سعْد بْنِ عُبيْدة: حدَّثني البراءُ بْنُ عازب أنَّ رسُول الله ﷺ قال: «إذا أخذْت مضْجعك فتوضَّأْ وُضُوءك للصَّلاة، ثُمَّ اضْطجعْ على شقِّك الأيْمن، ثُمَّ قُل: اللَّهُمَّ! إنِّي أسْلمْتُ وجْهي إليْك، وفوَّضْتُ أمْري إليْك، وألْجأْتُ ظهْري إليْك، رغْبةً ورهْبةً إليْك، لا ملْجأ ولا منْجا منْك إلَّا إليْك، آمنْتُ بكتابك الَّذي أنْزلْت، وبنبيِّك الَّذي أرْسلْت، واجْعلْهُنَّ منْ آخر كلامك، فإنْ متَّ منْ ليْلتك، متَّ وأنْت على الْفطْرة».

قال: فردَّدْتُهُنَّ لأسْتذْكرهُنَّ فقُلْتُ: آمنْتُ برسُولك الَّذي أرْسلْت، قال: «قُلْ: آمنْتُ بنبيِّك الَّذي أرْسلْت».

[6882] منصور نے سعد بن عبیدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اپنی نماز کے وضو کی طرح وضو کرو، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹو، پھر یہ کہو: "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی کمر تیرے سہارے پر ٹکا دی، یہ سب تجھ سے امید اور تیرے خوف کے ساتھ کیا۔ تیرے سوا تجھ سے نہ کہیں پناہ مل سکتی ہے، نہ نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔ ان کلمات کو تم (اپنی زبان سے ادا ہونے والے) آخری کلمات بنا لو (ان کے بعد اور کچھ نہ بولو) تو اس رات اگر تمھیں موت آ گئی تو فطرت پر موت آئے گی۔"

(حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لیے انھیں دہرایا تو کہا: "میں تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(یوں) کہو: میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔"

[٦٨٨٣] (...) وحدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبْد الله بْنِ نُميْرٍ: حدَّثنا عبْدُ الله يعْني ابْن إدْريس، قال: سمعْتُ حُصيْنًا عنْ سعْد بْنِ عُبيْدة، عن الْبراء بْنِ عازبٍ عن النَّبيِّ ﷺ بهذا الْحديث، غيْر أنَّ منْصُورًا أتمُّ حديثًا، وزاد في حديث حُصيْنٍ: «وإنْ أصْبح أصاب خيْرًا».

[6883] حصین نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی، مگر منصور نے زیادہ مکمل حدیث بیان کی اور حصین کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: "اگر یہ (کہنے والا) صبح کرے گا تو خیر حاصل کرے گا۔"

[٦٨٨٤] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، أَنْ يَقُولَ: «اللّٰهُمَّ! أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: مِنَ اللَّيْلِ.

[6884] محمد بن مثنیٰ نے ابوداود سے اور ابن بشار نے عبدالرحمن اور ابوداود دونوں سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، وہ حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ رات کو اپنی خواب گاہ میں جانے لگے تو (دعا کرتے ہوئے) یہ کہے: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا اور اپنی کمر تیرے سہارے پر لگا دی اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، یہ سب تجھی سے امید کرتے ہوئے اور تجھی سے ڈرتے ہوئے کیا۔ تجھ سے خود تیرے سوا نہ پناہ کی کوئی جگہ ہے نہ نجات کی۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔ پھر اگر (اس رات) اسے موت آ گئی تو فطرت پر موت آئے گی۔'' ابن بشار نے اپنی حدیث میں: ''رات کے وقت'' (بستر پر جانے لگے) کے الفاظ نہیں کہے۔

فائدہ: اس باب کی پہلی حدیث زیادہ مفصل ہے اور اس کے الفاظ بہت احتیاط سے نقل کیے گئے ہیں۔ اس حدیث میں سعد بن عبیدہ سے نیچے کسی راوی نے وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کے بجائے، جو اصل الفاظ ہیں: ''وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ وہ اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ یہ الفاظ جب حضرت براء ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس طرح دہرائے تو آپ نے ان کی اصلاح فرمائی اور ''وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ'' کہنے کی تلقین فرمائی۔ اصل الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔

[٦٨٨٥] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ

[6885] ابواحوص نے ابواسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو...'' اس کے بعد عمرو بن مرہ کی حدیث کے مانند ہے۔ (مگر ابواحوص نے منصور کی روایت کی طرح) یہ الفاظ کہے: ''(اور میں ایمان لایا) تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا، پھر اگر تم

مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا».

اس رات مر گئے تو (تم) فطرت پر مرو گے اور اگر تم نے (زندہ حالت میں) صبح کر لی تو خیر (و بھلائی) حاصل کرو گے۔"

[٦٨٨٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ: أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا».

[6886] شعبہ نے ابواسحٰق سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، اسی کے مانند، اور انھوں نے "اگر تم نے (زندہ حالت میں) صبح کی تو خیر حاصل کرو گے" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٦٨٨٧] ٥٩ - (٢٧١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

[6887] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: "اے اللہ! میں تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام سے وفات پاؤں گا" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: "اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں وفات دینے کے بعد زندہ کر دیا اور اسی کی طرف (قیامت کے روز) زندہ ہو کر جانا ہے۔"

[٦٨٨٨] ٦٠ - (٢٧١٢) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ، مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6888] عقبہ بن مکرم اور ابوبکر بن نافع نے کہا: ہمیں غندر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے خالد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن حارث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے ایک شخص سے کہا کہ جب وہ اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کرے: "اے اللہ! میری جان کو تو نے پیدا کیا اور تو ہی اس کو موت دے گا، اس جان کی موت بھی اور زندگی بھی تیرے ہی لیے ہے، اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اس کو موت دے تو اس کی مغفرت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں۔" ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ان سے

جو حضرت عمر سے بہت زیادہ افضل ہیں (میں نے یہ حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سنی ہے۔)

قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

ابن نافع نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن حارث سے روایت ہے، یہ نہیں کہا: میں نے سنا۔

[٦٨٨٩] ٦١-(٢٧١٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ، أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ! أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ» وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[6889] جریر نے سہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: (میرے والد) ابوصالح ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر دائیں کروٹ لیٹے، پھر دعا کرے: "اے اللہ! اے آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلیوں کو چیر (کر پودے اور درخت اگا) دینے والے! تورات، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں ہے، اے اللہ! تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی شے نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے، تو ہی باطن ہے، تجھ سے پیچھے کوئی شے نہیں ہے، ہماری طرف سے (ہمارا) قرض ادا کر اور ہمیں فقر سے غنا عطا کر۔" وہ اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ (آگے) اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

[٦٨٩٠] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا أَنْ نَقُولَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ: «مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا».

[6890] خالد طحان نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹیں تو یہ دعا کریں، جریر کی حدیث کے مانند (اور خالد طحان نے "ہر اس چیز کے شر سے" کے بجائے) کہا: "ہر اس جاندار کے شر سے (تیری پناہ چاہتا ہوں) جسے تو نے اس کی پیشانی سے پکڑا ہوا ہے۔"

[٦٨٩١] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6891] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت

أبي شيبة وأبو كريب قالا: حدثنا ابن أبي عبيدة قال: حدثنا أبي ؛ ح: وحدثنا أبو كريب محمد بن العلاء: حدثنا أبو أسامة كلاهما عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: أتت فاطمة النبي ﷺ تسأله خادما فقال لها: «قولي: اللهم! رب السماوات السبع» بمثل حديث سهيل عن أبيه.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس ایک خادم مانگنے کے لیے آئیں تو آپ ﷺ نے (جواب میں) ان سے کہا: "(بیٹی!) تم کہا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب!" جس طرح سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے روایت کی۔

[٦٨٩٢] ٦٤ (٢٧١٤) حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري: حدثنا أنس بن عياض: حدثنا عبيد الله: حدثني سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «إذا أوى أحدكم إلى فراشه فليأخذ داخلة إزاره، فلينفض بها فراشه، وليسم الله، فإنه لا يعلم ما خلفه بعده على فراشه، فإذا أراد أن يضطجع، فليضطجع على شقه الأيمن، وليقل: سبحانك ربي، بك وضعت جنبي، وبك أرفعه، إن أمسكت نفسي فاغفر لها، وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين».

[6892] انس بن عیاض نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنا چاہے تو اپنے تہبند کا اندرونی حصہ لے کر اس سے اپنے بستر کو جھاڑے، پھر بسم اللہ کہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس (کے اٹھ جانے) کے بعد اس کے بستر پر (مخلوقات میں سے) کون آیا؟ پھر جب لیٹنا چاہے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹے اور کہے: "میرے پروردگار! تو (ہر ناشایان بات سے) پاک ہے، میں نے تیرے (حکم) سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے ہی حکم سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو (اپنے پاس) روک لیا تو اس کی مغفرت کر دینا اور اگر تو نے اسے (واپس) بھیج دیا تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمانا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔"

فائدہ: نیند آج تک ایک معمہ ہے۔ تمام تر سائنسی تحقیقات کے باوجود انسان اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعاؤں میں بار بار اسے موت سے تشبیہ دی ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہوا کہ انسان اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے تو وہ حقیقت اسی بات کی سچائی کی گواہ ہوگی جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی۔ نیند کے دوران کی بے خبری اور ارد گرد کے ماحول سے کٹ کر کسی اور ہی دنیا میں پہنچ جانا اس تشبیہ کی خوبصورتی کو واضح کرتا ہے۔ اس کیفیت کے حوالے سے جو دعا رسول اللہ ﷺ نے سکھائی، وہ انسان کے دل و دماغ کو چھو لینے والی دعا ہے۔

[٦٨٩٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «ثُمَّ لْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا».

[6893] عبدہ نے عبیداللہ بن عمر سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی اور کہا: "پھر وہ یہ کہے: تیرے نام سے اے میرے پروردگار! میں نے اپنا پہلو لگایا، اگر تو نے میری جان کو زندہ رکھا تو اس پر رحمت فرمانا۔"

[٦٨٩٤] ٦٤-(٢٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ».

[6894] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جاتے تو فرماتے: "اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، (ہر طرح سے) کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ کتنے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا۔"

(المعجم ١٨) - (بَابٌ: فِي الْأَدْعِيَةِ) (التحفة ١٨)

باب:18- مختلف دعائیں

[٦٨٩٥] ٦٥-(٢٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6895] منصور نے ہلال سے اور انھوں نے فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت کی، کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے کیا دعائیں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! جو میں نے کیا اس کے شر سے اور جو میں نے نہیں کیا، اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

فائدہ: یہ ایک انتہائی جامع دعا ہے۔ انسان جو کرتا ہے اس کے برے نتیجے سے اللہ کی پناہ ضروری ہے اور جو نہیں کیا اور نہ کیا اس کا نتیجہ بھی مراد ہو سکتا ہے، اس سے بھی پناہ ضروری ہے اور جو خود نہ کیا، بلکہ کسی اور نے کیا اس کا شر بھی انسان کو پہنچ سکتا ہے۔ حکمرانوں کے کرتوتوں کے شر سے تو ملکوں کی پوری رعایا عذاب میں پڑ جاتی ہے، اس شر سے بھی اللہ کی پناہ درکار ہے۔

[٦٨٩٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ:

[6896] عبداللہ بن ادریس نے حصین سے، انھوں نے ہلال سے اور انھوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیا دعا فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں نے جو کام کیے ہیں،

اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ.

ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کیے، ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

[٦٨٩٧] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: «وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6897] ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے اور انھوں نے حصین سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر محمد بن جعفر کی حدیث میں (وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ کے بجائے) وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ہے۔

[٦٨٩٨] ٦٦ (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ».

[6898] عبدہ بن ابولبابہ نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے فروہ بن نوفل سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے اور ان کے شر سے جو نہیں کیے، تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

[٦٨٩٩] ٦٧ (٢٧١٧) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

[6899] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دعا کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے لیے فرمانبردار ہوگیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے (کفر کے ساتھ) مخاصمت کی۔ اے اللہ! میں اس بات سے تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں — تیرے سوا کوئی معبود نہیں — کہ تو مجھے سیدھی راہ سے ہٹادے۔ تو ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جس کو موت نہیں آسکتی اور جن و انس سب مر جائیں گے۔''

[٦٩٠٠] ٦٨ (٢٧١٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:

[6900] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

أخبرنا عبدُ الله بْنُ وهبٍ: أخْبرني سُليمانُ بْنُ بلالٍ عنْ سُهيْلِ بْنِ أبي صالحٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة أنّ النّبيّ ﷺ كان، إذا كان في سفرٍ وأسْحر، يقُولُ: «سمّع سامعٌ بحمْدِ الله وحُسْنِ بلائه علينا، ربّنا صاحبْنا وأفْضلْ علينا، عائذًا بالله من النّارِ».

جب کسی سفر میں ہوتے اور سحر کے وقت اٹھتے تو فرماتے: "(ہماری طرف سے) اللہ کی حمد اور اس کے انعام کی خوبصورتی (کے اعتراف) کا سننے والا یہ بات دوسروں کو بھی سنا دے۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ، ہم پر احسان کر، میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دعا کر رہا ہوں۔"

فائدہ: حسن بلاء کا ترجمہ انعام کی خوبصورتی کیا گیا ہے۔ اہل لغت کے نزدیک بلاء کا اصل معنی عطا ہے۔ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جو چیز دی جائے وہ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور انتہائی اذیت ناک بھی۔ بلاء کا معنی آزمائش کیا جائے تو آزمائش کامیاب کرنے اور بچا لے جانے کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور ناکام کر کے تباہ کرنے کی غرض سے بھی ہو سکتی ہے۔

[٦٩٠١] ٧٠-(٢٧١٩) حدّثنا عُبيْدُ الله بْنُ مُعاذٍ الْعنْبريُّ: حدّثنا أبي: حدّثنا شُعْبةُ عنْ أبي إسْحٰق، عنْ أبي بُرْدة بْنِ أبي مُوسى الْأشْعريّ، عنْ أبيه، عن النّبيّ ﷺ؛ أنّهُ كان يدْعُو بهذا الدُّعاء: «اللّهُمّ! اغْفرْ لي خطيئتي وجهْلي، وإسْرافي في أمْري، وما أنْت أعْلمُ به منّي، اللّهُمّ! اغْفرْ لي جدّي وهزْلي، وخطئي وعمْدي، وكُلُّ ذلك عنْدي، اللّهُمّ! اغْفرْ لي ما قدّمْتُ وما أخّرْتُ، وما أسْررْتُ وما أعْلنْتُ، وما أنْت أعْلمُ به منّي، أنْت الْمُقدّمُ وأنْت الْمُؤخّرُ، وأنْت على كُلّ شيْءٍ قديرٌ».

[6901] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میری خطا، میری لاعلمی، اپنے (کسی) معاملے میں میرا حد سے آگے یا پیچھے رہ جانا اور وہ سب چیزیں جن کی نسبت تو زیادہ جانتا ہے سب معاف فرما دے۔ اے اللہ! میرے وہ سب کام جو (تجھے پسند نہ آئے ہوں) میں نے سنجیدگی سے کیے ہوں یا مزاح سے ہوں، بھول چوک کر کے ہوں یا جان بوجھ کر کیے ہوں اور یہ سب مجھ سے ہوئے ہیں، ان کو بخش دے۔ اے اللہ! میری وہ باتیں (جو تجھے پسند نہیں آئیں) بخش دے جو میں نے پہلے کیں یا جو میں نے بعد میں کیں، چھپ کر کیں یا جو میں نے سب کے سامنے کیں اور جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تو ہی (جسے چاہے اپنی رحمت کی طرف) آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

[٦٩٠٢] (...) وحدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ: حدّثنا عبْدُ الْملك بْنُ الصّبّاح الْمسْمعيُّ:

[6902] عبدالملک بن صباح مسمعی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے (یہی) حدیث بیان کی۔

حدَّثنا شُعْبةُ في هٰذا الإسْنادِ.

[٦٩٠٣] ٧١ (٢٧٢٠) حدثنا إبْراهيمُ بْنُ دِينارٍ: حدَّثنا أبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَعِيُّ عنْ عبْدِ الْعزيزِ بْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ أبي سلَمةَ الْماجِشُونِ، عنْ قُدامةَ بْنِ مُوسٰى، عنْ أبي صالحٍ السَّمّانِ، عنْ أبي هُريْرةَ قالَ: كانَ رسُولُ اللهِ ﷺ يقُولُ: «اللّٰهُمَّ! أصْلِحْ لي دِيني الَّذي هُوَ عِصْمةُ أمْري، وأصْلِحْ لي دُنْيايَ الَّتي فيها معاشي، وأصْلِحْ لي آخِرتي الَّتي فيها معادي، واجْعلِ الْحياةَ زِيادةً لي في كُلِّ خيْرٍ، واجْعلِ الْموْتَ راحةً لي منْ كُلِّ شرٍّ».

[6903] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے، جو میرے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزران ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور میری وفات کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔''

[٦٩٠٤] ٧٢ (٢٧٢١) حدثنا مُحمَّدُ بْنُ الْمُثنّٰى ومُحمَّدُ بْنُ بشّارٍ قالا: حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدَّثنا شُعْبةُ عنْ أبي إسْحٰقَ، عنْ أبي الْأحْوصِ، عنْ عبْدِ اللهِ عنِ النَّبيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ يقُولُ: «اللّٰهُمَّ! إنّي أسْألُكَ الْهُدٰى والتُّقٰى، والْعفافَ والْغِنٰى».

[6904] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحٰق سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوالاحوص سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور (دل کا) غنا مانگتا ہوں۔''

[٦٩٠٥] (...) وحدثنا مُحمَّدُ بْنُ الْمُثنّٰى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدَّثنا عبْدُ الرَّحْمٰنِ عنْ سُفْيانَ، عنْ أبي إسْحٰقَ بِهٰذا الْإسْنادِ مِثْلهُ، غيْرَ أنَّ ابْنَ الْمُثنّٰى قالَ في روايتِهِ: «والْعِفّةَ».

[6905] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں (عفاف کے بجائے) ''عفت'' کا لفظ کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[٦٩٠٦] ٧٣ (٢٧٢٢) حدثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبةَ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيمَ ومُحمَّدُ بْنُ عبْدِ اللهِ بْنِ نُميْرٍ - واللَّفْظُ لابْنِ نُميْرٍ - قالَ إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقالَ الْآخرانِ: حدَّثنا - أبُو مُعاويةَ عنْ عاصِمٍ، عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ

[6906] عبداللہ بن حارث اور ابوعثمان نہدی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں تمھیں اسی طرح بتاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، آپ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، عاجز ہو جانے، سستی، بزدلی، بخل، سخت بڑھاپے اور قبر کے

الحارث، وعن أبي عثمان النهدي، عن زيد بن أرقم قال: لا أقول لكم إلا كما كان رسول الله ﷺ يقول، قال: كان يقول: «اللهم! إني أعوذ بك من العجز والكسل، والجبن والبخل، والهرم وعذاب القبر. اللهم! آت نفسي تقواها، وزكها أنت خير من زكاها، أنت وليها ومولاها. اللهم! إني أعوذ بك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا يستجاب لها».

عذاب سے۔ اے اللہ! میرے دل کو تقویٰ دے، اس کو پاکیزہ کر دے، تو ہی اس (دل) کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا رکھوالا اور اس کا مددگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو کوئی فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو (تیرے آگے) جھک کر مطمئن نہ ہوتا ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جسے شرف قبولیت نصیب نہ ہو۔"

[٦٩٠٧] ٧٤-(٢٧٢٣) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا عبد الواحد بن زياد عن الحسن بن عبيد الله: حدثنا إبراهيم بن سويد النخعي: حدثنا عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال: كان رسول الله ﷺ إذا أمسى قال: «أمسينا وأمسى الملك لله، والحمد لله، لا إله إلا الله وحده لا شريك له».

قال الحسن: فحدثني الزبيد أنه حفظ عن إبراهيم في هذا: «له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير. اللهم! أسألك خير هذه الليلة، وأعوذ بك من شر هذه الليلة وشر ما بعدها. اللهم! إني أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر. اللهم! إني أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر».

[6907] عبدالواحد بن زیاد نے حسن بن عبیداللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سوید نخعی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: "ہم نے شام کی اور سارا ملک (شام کے وقت بھی) اللہ کا ہوا، سب شکر اور تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا (مالک معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

حسن (بن عبیداللہ) نے کہا: مجھے زبید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اس (دعا) میں (یہ حصہ) ابراہیم (نخعی) سے (سن کر) حفظ کیا: "اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور تجھ سے اس رات کی اور اس کے بعد آنے والی (رات) کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم میں کسی بھی قسم کے عذاب سے اور قبر میں کسی

بھی قسم کے عذاب سے۔‘‘

[٦٩٠٨] ٧٥ (...) حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شَيْبةَ: حدّثنا جريرٌ عن الحسنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عن إبراهيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عن عبدِ الرّحْمٰنِ بْنِ يزيدَ، عن عبدِ اللهِ قال: كان نبيُّ اللهِ ﷺ إذا أمسى قال: «أمسينا وأمسى المُلْكُ لِلّهِ، والحمدُ لِلّهِ، لا إلٰه إلّا اللهُ وحْدَهُ لا شريكَ لهُ»، قال: أُراهُ قال فيهنّ: «لهُ المُلْكُ ولهُ الحمدُ وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ، ربِّ! أسألُكَ خيرَ ما في هٰذهِ اللّيلةِ وخيرَ ما بعدها، وأعوذُ بكَ من شرِّ ما في هٰذهِ اللّيلةِ وشرِّ ما بعدها، ربِّ! أعوذُ بكَ من الكسلِ وسُوءِ الكِبَرِ، ربِّ! أعوذُ بكَ من عذابٍ في النّارِ وعذابٍ في القبرِ»، وإذا أصبح قال ذٰلك أيضًا: «أصبحنا وأصبح المُلْكُ لِلّهِ».

[6908] جریر نے حسن بن عبیداللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ جب شام کرتے تو (دعا کرتے ہوئے) فرماتے: ’’ہم اور سارا ملک شام کے وقت بھی اللہ کا ہوا، سب حمد اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔‘‘ (حسن بن عبیداللہ نے) کہا: میں دیکھتا ہوں کہ انھوں (ابراہیم نخعی) نے ان کلمات میں یہ بھی کہا: ’’ساری بادشاہت اسی کی ہے، (ہر نعمت پر) ساری تعریف بھی اسی کو سزاوار ہے، وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار! جو کچھ اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور جو کچھ اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اس کی برائی سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سست مندی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم میں کسی بھی قسم کے عذاب سے اور قبر میں کسی بھی قسم کے عذاب سے۔‘‘ اور جب آپ ﷺ صبح کرتے تو (بالکل اسی طرح) فرماتے: ہم اور ساری بادشاہت اور اختیار صبح کو (بھی) اللہ کے ہوئے۔‘‘

[٦٩٠٩] ٧٦ (...) حدّثنا أبو بكرِ بْنُ أبي شيبةَ: حدّثنا حُسَيْنُ بْنُ عليٍّ عن زائدةَ، عن الحسنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عن إبراهيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عن عبدِ الرّحمٰنِ بْنِ يزيدَ، عن عبدِ اللهِ قال: كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا أمسى قال: «أمسينا وأمسى المُلْكُ لِلّهِ، والحمدُ لِلّهِ، لا إلٰه إلّا اللهُ وحْدَهُ لا شريكَ لهُ، اللّهُمَّ! إنّي أسألُكَ

[6909] زائدہ نے حسن بن عبیداللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن سوید سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ شام کے وقت (دعا کرتے ہوئے یہ) فرمایا کرتے تھے: ’’ہم نے اور سارے ملک نے اللہ کے (حکم و فرمان کی پابندی کے) لیے شام کی۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا

مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ»

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور اس میں موجود ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے اور اس میں موجود ہر شر سے پناہ کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی طاری ہو جانے سے اور عمر (کے حد سے) بڑھ جانے سے اور بڑھاپے کی خرابی سے اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔"

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ؛ أَنَّهُ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

حسن بن عبیداللہ نے کہا: زبید نے مجھے ابراہیم بن سوید (نخعی) سے، انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے مزید یہ بتایا کہ آپ ﷺ (جب شام کرتے تو) یہ فرماتے: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، سب تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

[٦٩١٠] ٧٧-(٢٧٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ».

[6910] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دعا کرتے ہوئے یہ) فرمایا کرتے تھے: "اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی نصرت کی، اکیلا وہ تمام جماعتوں پر غالب آیا، (وہی آخر ہے) اس کے بعد کچھ نہیں۔"

[٦٩١١] ٧٨-(٢٧٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي، وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ، وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ».

[6911] ابوکریب محمد بن علاء نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں (عبداللہ) بن ادریس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عاصم بن کلیب سے سنا، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "(دعا کرتے ہوئے یہ) کہو: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھے راستے پر چلا، اور (اے علی!) ہدایت (کا نام لیتے ہوئے اس) سے صحیح راستے پر چلنے کو ذہن میں رکھو اور سیدھا

رہنے سے تیر جیسی سدھائی مراد لو (مانگتے ہوئے ہدایت اور صواب کا کمال طلب کرو۔)"

[٦٩١٢] (...) وحدّثنا ابنُ نُميرٍ: حدّثنا عبدُ الله يعني ابنَ إدريسَ، أخبرنا عاصمُ بنُ كُليبٍ بهذا الإسناد، قال: قال لي رسولُ الله ﷺ: "قل: اللّهمّ! إنّي أسألُك الهُدى والسّداد"، ثمّ ذكر بمثله.

[6912] ابن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن کلیب نے اسی سند کے ساتھ خبر دی (کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "(اے علی! یہ) کہو: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں۔" پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ١٩) - (بابُ التّسبيح أوّلَ النّهار وعندَ النّوم) (التحفة ١٩)

باب:19- دن کے آغاز اور سوتے وقت تسبیح کرنا

[٦٩١٣] ٧٩-(٢٧٢٦) حدّثنا قُتيبةُ بنُ سعيدٍ وعمرٌو النّاقدُ وابنُ أبي عُمرَ - واللّفظُ لابنِ أبي عُمرَ - قالوا: حدّثنا سفيانُ عن محمّدِ بنِ عبدِ الرّحمن، مولى آل طلحةَ، عن كُريبٍ، عن ابنِ عبّاسٍ، عن جُويريةَ: أنّ النّبيّ ﷺ خرج من عندها بُكرةً حين صلّى الصّبحَ، وهي في مسجدها، ثمّ رجع بعد أن أضحى، وهي جالسةٌ، فقال: "ما زلتِ على الحال الّتي فارقتُكِ عليها؟" قالت: نعم، قال النّبيّ ﷺ: "لقد قلتُ بعدكِ أربعَ كلماتٍ، ثلاثَ مرّاتٍ، لو وُزنت بما قلتِ منذ اليوم لوزنتهنّ: سبحانَ الله وبحمده، عددَ خلقه، ورِضا نفسه، وزِنةَ عرشه، ومِدادَ كلماته".

[6913] کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح سویرے ان کے ہاں سے باہر تشریف لے گئے، اس وقت وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں تھیں، پھر دن چڑھنے کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو وہ (اسی طرح) بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: "تم اب تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو جس پر میں تمھیں چھوڑ کر گیا تھا؟" انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمھارے (ہاں سے جانے کے) بعد میں نے چار کلمے تین بار کہے ہیں، اگر ان کو ان کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ ان سے وزن میں بڑھ جائیں: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ» "پاکیزگی ہے اللہ کی اور اس کی تعریف کے ساتھ، جتنی اس کی مخلوق کی گنتی ہے اور جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اس کے عرش کا وزن اور جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔"

[٦٩١٤] (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب وإسحٰق عن محمد بن بشر، عن مسعر، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن أبي رشدين، عن ابن عباس، عن جويرية قالت: مر بها رسول الله ﷺ حين صلى الغداة، أو بعد ما صلى الغداة - فذكر نحوه غير أنه قال: «سبحان الله عدد خلقه، سبحان الله رضا نفسه، سبحان الله زنة عرشه، سبحان الله مداد كلماته».

[6914] ابو رشدین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ گزرتے ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے۔ پھر اس (پچھلی حدیث) کے مطابق بیان کیا۔ مگر انھوں نے (اپنے کلموں کو اس طرح) بیان کیا: ”میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی مخلوقات کی گنتی ہے، میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی رضا ہے، میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔“

[٦٩١٥] ٨٠-(٢٧٢٧) حدّثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار - واللفظ لابن المثنى - قالا: حدّثنا محمد بن جعفر: حدّثنا شعبة عن الحكم قال: سمعت ابن أبي ليلى قال: حدّثنا علي: أن فاطمة اشتكت ما تلقى من الرحى في يدها، وأتى النبي ﷺ سبي، فانطلقت فلم تجده، ولقيت عائشة فأخبرتها، فلما جاء النبي ﷺ أخبرته عائشة بمجيء فاطمة إليها، فجاء النبي ﷺ إلينا - وقد أخذنا مضاجعنا - فذهبنا نقوم، فقال النبي ﷺ: «على مكانكما» فقعد بيننا حتى وجدت برد قدمه على صدري، ثم قال: «ألا أعلمكما خيرا مما سألتما؟ إذا أخذتما مضاجعكما، أن تكبرا الله أربعا وثلاثين، وتسبحاه ثلاثا وثلاثين، وتحمداه ثلاثا وثلاثين، فهو خير لكما من خادم».

[6915] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے جو زحمت برداشت کرنی پڑتی اس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں تکلیف ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ آپ کی طرف گئیں لیکن آپ ﷺ کو (گھر میں) نہ پایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملیں اور انھیں (اپنی تکلیف کے بارے میں) بتایا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ان (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے اپنے پاس آنے کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت ہم اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دونوں اپنی اپنی جگہ پر رہو۔“ آپ ہم دونوں کے درمیان (والی جگہ پر) بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں نے جو طلب کیا ہے میں تمھیں اس سے بہتر بات نہ سکھاؤں؟ جب تم دونوں اپنے اپنے بستروں میں جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس

بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو، یہ (عمل) تم دونوں کے لیے ایک خادم (مل جانے) سے بہتر ہے۔"

[٦٩١٦] (...) وحدّثناه أبو بكر بن أبي شيبة: حدّثنا وكيع؛ ح: وحدّثنا عبيد الله بن معاذ: حدّثنا أبي؛ ح: وحدّثنا ابن المثنّى: حدّثنا ابن أبي عديّ، كلّهم عن شعبة بهذا الإسناد، وفي حديث معاذ: «إذا أخذتما مضجعكما من الليل».

[6916] وکیع، معاذ اور ابن ابی عدی سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور معاذ کی حدیث میں ہے: "جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستر میں چلے جاؤ۔"

[٦٩١٧] (...) وحدّثني زهير بن حرب: حدّثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن أبي يزيد، عن مجاهد، عن ابن أبي ليلى، عن عليّ بن أبي طالب؛ ح: وحدّثنا محمّد بن عبد الله بن نمير: حدّثنا عبيد بن يعيش عن عبد الله بن نمير: حدّثنا عبد الملك عن عطاء بن أبي رباح، عن مجاهد، عن ابن أبي ليلى، عن عليّ عن النّبيّ ﷺ، بنحو حديث الحكم عن ابن أبي ليلى، وزاد في الحديث قال عليّ: ما تركته منذ سمعته من النّبيّ ﷺ، قيل له: ولا ليلة صفّين؟ قال: ولا ليلة صفّين.

[6917] عبید اللہ بن ابی یزید اور عطاء بن ابی رباح نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح حکم نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی۔ انھوں نے حدیث میں مزید یہ بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی میں نے کبھی اسے ترک نہیں کیا۔ ان سے پوچھا گیا: جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا؟ انھوں نے جواب دیا: جنگ صفین کی رات بھی (اسے نہیں چھوڑا۔)

وفي حديث عطاء، عن مجاهد، عن ابن أبي ليلى، قال: قلت له: ولا ليلة صفّين؟

عطاء نے جو حدیث مجاہد سے اور انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی، انھوں (ابن ابی لیلیٰ) نے کہا: میں نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کی: صفین کی رات بھی نہ چھوڑا؟

[٦٩١٨] ٨١ (٢٧٢٨) حدّثني أميّة بن بسطام العيشيّ: حدّثنا يزيد يعني ابن زريع: حدّثنا روح وهو ابن القاسم عن سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة: أنّ فاطمة أتت النّبيّ ﷺ

[6918] روح بن قاسم نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک خدمت گزار (کنیز) مانگنے کے لیے نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے کام کی

تَسْأَلُهُ خَادِمًا، وَشَكَتِ الْعَمَلَ، فَقَالَ: «مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا» قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ».

شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "تمھیں خدمت گزار تو ہمارے ہاں نہیں ملا۔" (ہمارے گھر میں بھی موجود نہیں)، فرمایا: "کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمھارے لیے خدمت گزار سے بہت بہتر ہے؟ جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کے گھر کے لیے گزران کا وہی طریقہ پسند فرمایا جو آپ نے اپنے گھر میں اختیار فرمایا تھا اور اسی طرز زندگی کے مطابق جو نبی آخر الزمان ﷺ کے شایان شان تھا، انھیں بھی حمد وثنا اور تسبیح وتکبیر کی تلقین فرمائی۔

[٦٩١٩] (...) وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[6919] وہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- مرغ کی بانگ کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے

[٦٩٢٠] ٨٢-(٢٧٢٩) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا».

[6920] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ (اس وقت) اس نے ایک فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔"

فائدہ: سننے، دیکھنے اور دیگر محسوسات کے حوالے سے جانوروں کو انسانوں کی نسبت مختلف حسیات دی گئی ہے۔ جیسے جنگل کے جانوروں حتی کہ پرندوں تک کو کسی خطرناک درندے کی بہت دور سے آمد کا پتہ چل جاتا ہے۔ بعض کو زمین میں آنے والی بڑی تبدیلیوں، زلزلوں وغیرہ کا پہلے سے احساس ہو جاتا ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ) (التحفة ٢١)

باب:21- کرب (شدید تکلیف دہ مصیبت کی کیفیت) کے لیے دعا

[٦٩٢١] ٨٣ (٢٧٣٠) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّار وعُبيْدُ الله بْنُ سعيد - واللّفْظُ لابْنِ سعيد - قالوا: حدّثنا مُعاذُ بْنُ هشام: حدّثني أبي عنْ قتادة، عنْ أبي الْعالية، عن ابْن عبّاس: أنّ نبيّ الله ﷺ كان يقولُ عند الْكرْب: «لا إلٰه إلّا اللهُ الْعظيمُ الْحليمُ، لا إلٰه إلّا اللهُ ربُّ الْعرْش الْعظيم، لا إلٰه إلّا اللهُ ربُّ السّماوات وربُّ الْأرْض ربُّ الْعرْش الْكريم».

[6921] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعالیہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کرب کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو سب سے عظیم ہے، سب سے زیادہ حلم والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمینوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔''

[٦٩٢٢] (...) حدّثنا أبو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا وكيعٌ عنْ هشام بهٰذا الْإسْناد، وحديثُ مُعاذ بْن هشام أتمُّ.

[6922] وکیع نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٦٩٢٣] (...) وحدّثناهُ عبْدُ بْنُ حُميْد: أخْبرنا مُحمّدُ بْنُ بشْر الْعبْديُّ: حدّثنا سعيدُ ابْنُ أبي عرُوبة عنْ قتادة، أنّ أبا الْعالية الرّياحيّ حدّثهُمْ عن ابْن عبّاس: أنّ رسُول الله ﷺ كان يدْعُو بهنّ ويقُولُهُنّ عنْد الْكرْب، فذكر بمثْل حديث مُعاذ بْن هشام عنْ أبيه، عنْ قتادة، غيْر أنّهُ قال: «ربُّ السّماوات والْأرْض».

[6923] ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کی، ابوعالیہ ریاحی نے انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کرب کے وقت ان الفاظ سے دعا فرماتے تھے، پھر وہی کلمات ذکر کیے جو معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے اور انھوں نے قتادہ سے روایت کیے، مگر انھوں نے (''رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ'' کے بجائے) ''رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ'' کہا۔

[٦٩٢٤] (...) وحدّثني مُحمّدُ بْنُ حاتم: حدّثنا بهْزٌ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة: أخْبرني يُوسُفُ بْنُ عبْد الله بْن الْحارث عنْ أبي الْعالية، عن ابْن عبّاس: أنّ النّبيّ ﷺ كان إذا حزبهُ أمْرٌ، قال، فذكر بمثْل حديث مُعاذ عنْ أبيه، وزاد معهُنّ: «لا إلٰه إلّا اللهُ ربُّ الْعرْش

[6924] حماد بن سلمہ نے کہا: مجھے یوسف بن عبداللہ بن حارث نے ابوعالیہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کو جب کوئی سخت مشکل اور تکلیف دہ معاملہ درپیش ہوتا تو آپ فرماتے، پھر اسی طرح بیان کیا جس طرح معاذ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی ہے اور ان کلمات کے ساتھ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ

الْكَرِيمِ".

الْحَلِيمُ" کے بعد) "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ" مزید بیان کیا۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ) (التحفة ٢٢)

باب:22- سبحان اللہ وبحمدہ (کے ذکر) کی فضیلت

[٦٩٢٥] ٨٤-(٢٧٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَا اصْطَفَاهُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ».

[6925] وہیب نے کہا: ہمیں سعید جریری نے ابوعبداللہ جسری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: (اللہ کے ذکر کے لیے) کون سا کلمہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے یا (اس سمیت) اپنے تمام بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" "میں (ہر نقص کے لیے) اللہ کی حمد کے ساتھ ہر ناشایاں چیز سے اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔"

[٦٩٢٦] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ».

[6926] شعبہ نے جریری سے، انھوں نے ابوعبداللہ جسری سے جو عنزہ قبیلے سے تھے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں وہ کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟" میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے وہ کلمہ بتائیے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلمہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔"

(المعجم ٢٣) - (بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- مسلمانوں کے لیے ان کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت

[٦٩٢٧] ٨٦-(٢٧٣٢) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[6927] فضیل نے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے، انھوں

عُمَرَ بْنُ حَفْصٍ الْوَكِيعِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ". [٦٩٣٠]

نے ام درداء سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان بندہ نہیں جو اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے، مگر ایک فرشتہ (ہے جو) کہتا ہے: تمھیں بھی اس کے مانند ملے۔''

[٦٩٢٨] ٨٧ (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ".

[6928] موسیٰ بن سروان معلم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہا: میرے آقا (خاوند) نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کی تو جو فرشتہ اس کے ساتھ مقرر ہے وہ کہتا ہے: آمین اور تمھیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔''

[٦٩٢٩] ٨٨ (٢٧٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ - وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ".

[6929] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن صفوان کے بیٹے صفوان سے روایت کی، (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی) درداء ان (صفوان) کی زوجیت میں تھی، وہ کہتے ہیں: اور میں شام آیا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کے گھر گیا، وہ نہیں ملے، میں حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملا تو انھوں نے کہا: کیا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: ہمارے لیے خیر کی دعا کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر کیا ہوا فرشتہ اس پر کہتا ہے: آمین، اور تمھیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔''

[٦٩٣٠] (٢٧٣٢) قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى

[6930] (صفوان نے) کہا: میں بازار کی طرف نکلا تو

الشوق فلقيت أبا الدرداء، فقال لي مثل ذلك، يرويه عن النبي ﷺ. [راجع ٦٩٢٧]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی میری ملاقات ہوئی، انھوں نے بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے وہی چیز کہا (جوان کی بیوی حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا۔)

[٦٩٣١] (...) وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا يزيد بن هرون عن عبد الملك ابن أبي سليمان بهذا الإسناد مثله، وقال: عن صفوان بن عبد الله بن صفوان.

[6931] یزید بن ہارون نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور کہا: صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ) (التحفة ٢٤)

باب:24- کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا مستحب ہے

[٦٩٣٢] ٨٩-(٢٧٣٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير - واللفظ لابن نمير - قالا: حدثنا أبو أسامة ومحمد بن بشر عن زكريا بن أبي زائدة، عن سعيد بن أبي بردة، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها، أو يشرب الشربة فيحمده عليها».

[6932] ابواسامہ اور محمد بن بشر نے زکریا بن ابی زائدہ سے، انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بات پر (اپنے) بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک کھانا کھائے اور اس پر اللہ کی حمد کرے یا پینے کی کوئی چیز (پانی، دودھ وغیرہ) پیے اور اس پر اللہ کی حمد کرے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے پر حمد کرنے کی جو دعائیں سکھائیں ہیں، ان میں سے ایک معروف دعا یہ ہے: «الحمد لله الذي أطعم وسقى وسوغه وجعل له مخرجا» ''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اس کے باہر نکلنے کا نظام بھی بنا دیا۔'' (سنن أبي داود: 3851)

[٦٩٣٣] (...) وحدثنيه زهير بن حرب: حدثنا إسحق بن يوسف الأزرق: حدثنا زكريا بن أبي زائدة عن سعيد بن أبي بردة، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ بنحوه.

[6933] اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے سعید بن ابی بردہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (آگے) اسی کے مانند (ہے۔)

(المعجم ۲۵) (بابُ بيانِ أنَّهُ يُسْتجابُ للدّاعي ما لمْ يعْجلْ فيقول: دعوْتُ فلَمْ يُسْتجبْ لي) (التحفة ۲۵)

باب:25- دعا مانگنے والے کی دعا پوری ہوتی ہے اگر وہ جلد بازی کرتے ہوئے نہ کہے: میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی

[٦٩٣٤] ٩٠ (٢٧٣٥) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى قال: قرأْتُ على مالكٍ عن ابْنِ شهابٍ، عنْ أبي عُبيْدٍ مَوْلى ابْنِ أزْهر، عنْ أبي هُريْرة، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «يُسْتجابُ لأحدِكُمْ ما لمْ يعْجلْ فيقُولُ: قدْ دعوْتُ فلا، أوْ فلمْ يُسْتجبْ لي».

[6934] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہیں کہتا: میں نے دعا کی، لیکن میرے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ یا نہیں ہوئی۔''

[٦٩٣٥] ٩١ (...) حدّثنا عبْدُ الْملكِ بْنُ شُعيْبِ بْنِ اللّيْثِ: حدّثني أبي عنْ جدّي: حدّثني عُقيْلُ بْنُ خالدٍ عن ابْنِ شهابٍ أنّهُ قال: حدّثني أبو عُبيْدٍ مَوْلى عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ عوْفٍ - وكان من القُرّاءِ وأهْلِ الفِقْهِ - قال: سمِعْتُ أبا هُريْرة يقُولُ: قال رسُولُ الله ﷺ: «يُسْتجابُ لأحدِكُمْ ما لمْ يعْجلْ، فيقُولُ: قدْ دعوْتُ ربّي فلمْ يسْتجبْ لي».

[6935] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید نے حدیث بیان کی۔ اور وہ قراء اور اہل فقہ میں سے ہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی بھی شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے اور یہ (نہ) کہے: میں نے اپنے رب سے دعا کی تو اس نے مجھے میری دعا کا جواب نہیں دیا (میری دعا قبول نہیں کی۔)''

[٦٩٣٦] ٩٢ (...) حدّثني أبُو الطّاهِرِ: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني مُعاوِيةُ وهُو ابْنُ صالحٍ، عنْ ربيعة بْنِ يزِيد، عنْ أبي إدْرِيس الخوْلانيِّ، عنْ أبي هُريْرة عن النّبيِّ ﷺ أنّهُ قال: «لا يزالُ يُسْتجابُ للْعبْدِ ما لمْ يدْعُ بإثْمٍ أوْ قطيعةِ رحِمٍ، ما لمْ يسْتعْجلْ» قيل: يا رسُول الله! ما الاسْتعْجالُ؟ قال: «يقُولُ: قدْ دعوْتُ، وقدْ دعوْتُ، فلمْ أر يسْتجيبُ لي،

[6936] ابوادریس خولانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک کوئی بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور قبولیت کے معاملے میں جلد بازی نہ کرے، اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! جلد بازی کرنا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کہے: میں نے دعا کی اور میں نے دعا کی اور مجھے نظر نہیں آتا کہ وہ میرے حق میں قبول کرے گا، پھر اس مرحلے میں (مایوس ہو کر) تھک جائے اور

فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَيَدَعُ الدُّعَاءَ».

دعا کرنا چھوڑ دے۔"

فائدہ: انسان مستقبل اور اپنے حقیقی فائدے سے بے خبر اور جلد باز ہے۔ وہ جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز ایسے وقت میں دینا چاہتا ہے جو مناسب ترین اور محفوظ ہو، لیکن وہ بے خبر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اللہ سے مانگنے والا تعلق ہی توڑ لیتا ہے یا اللہ اس کو مانگی ہوئی چیز سے بدرجہا عنایت کرنا چاہتا ہے۔ وہ صرف یہ دیکھ کر کہ جو چیز اس نے مانگا تھا وہ ملتی ہوئی نظر نہیں آرہی یا وہ چیز کسی اور کو مل گئی ہے، اللہ کی بے پایاں رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ مانگنے والا تعلق توڑ بیٹھتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مانگو تو اس یقین کے ساتھ مانگو کہ ملے گا اور ضرور ملے گا۔ [illegible] بندہ اپنے اللہ سے جو امید وابستہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ خود اسے کبھی نہیں توڑتا، بندہ خود ہی مایوسی کا شکار ہو کر جو اللہ نے برقرار رکھا ہے، اس وابستگی کو توڑ لیتا ہے۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ، وَأَكْثَرِ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ، وَبَيَانِ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَاءِ) (التحفة ٢٦)

باب:26- اہل جنت میں اکثریت فقراء کی اور اہل دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہوگی اور عورتوں کے ذریعے آزمائش ہوتی ہے

[٦٩٣٧] ٩٣-(٢٧٣٦) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ، فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ».

[6937] حماد بن سلمہ، معاذ بن معاذ عنبری، معتمر، جریر اور یزید بن زریع نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے ابو عثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو زیادہ تر لوگ جو اس میں داخل ہوئے، مسکین تھے اور میں نے دیکھا کہ مال و منصب والے (جنتی) باہر روکے ہوئے تھے، سوائے (مالدار) دوزخیوں کے، انھیں جہنم میں ڈالنے کا حکم (فوراً ہی) صادر کر دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں میں بیشتر عورتیں تھیں۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ازراہ شفقت بار بار عورتوں کو اس بات پر خبردار فرماتے تھے کہ بہت سی قبیح باتوں کو وہ انتہائی معمولی سمجھتے ہوئے مسلسل ان کا ارتکاب کرتی رہتی ہیں اور وہ جمع ہو کر اتنا بڑا بوجھ بن جاتی ہیں جو آخر کار انھیں جہنم میں لے جاتا ہے۔ آپ نے ازراہ رحمت عورتوں کو بہت سی بظاہر معمولی نیکیوں کی تلقین فرمائی ہے جو خاص طور پر ان کے لیے آخرت کا بہت بڑا خزانہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان میں چھوٹے بڑے صدقات بھی شامل ہیں۔ ان کا اپنی ہی اولاد، خصوصاً بچیوں کے ساتھ مشفقانہ رویہ بھی شامل ہے اگر وہ اللہ کی رضا کے لیے روا رکھا جائے۔

[٦٩٣٨] ٩٤ (٢٧٣٧) حدّثنا زهير بن حرب: حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب، عن أبي رجاء العطاردي قال: سمعت ابن عباس يقول: قال محمد ﷺ: «اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء، واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء».

[6938] اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے، انھوں نے ابورجاء عطاردی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جنت کے اندر جھانک کر دیکھا تو میں نے اہل جنت میں اکثریت فقراء کی دیکھی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دوزخ میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔“

[٦٩٣٩] (...) وحدّثناه إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا الثقفي: حدثنا أيوب بهذا الإسناد.

[6939] (عبدالوہاب) ثقفی نے بتایا: ایوب نے ہمیں اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٦٩٤٠] (...) وحدّثنا شيبان بن فروخ: حدثنا أبو الأشهب: حدثنا أبو رجاء عن ابن عباس: أن النبي ﷺ اطلع في النار، فذكر مثل حديث أيوب.

[6940] ابواشہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابورجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے آگ (جہنم) میں جھانک کر دیکھا ... پھر ایوب کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[٦٩٤١] (...) حدّثنا أبو كريب: حدثنا أبو أسامة عن سعيد بن أبي عروبة، سمع أبا رجاء عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ، فذكر بمثله.

[6941] سعید بن ابی عروبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابورجاء سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر اسی کے مانند ذکر کیا۔

[٦٩٤٢] ٩٥ (٢٧٣٨) حدّثنا عبيد الله بن معاذ: حدثنا أبي: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: كان لمطرف بن عبد الله امرأتان، فجاء من عند إحداهما، فقالت الأخرى: جئت من

[6942] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مطرف بن عبداللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ ایک بیوی کے پاس سے آئے تو دوسری نے کہا: تم فلاں عورت (دوسری بیوی کا نام لیا) کے پاس سے

عند فلانة؟ فقال: جئت من عند عمران بن حصين، فحدثنا أن رسول الله ﷺ قال: «إن أقل ساكني الجنة النساء».

آئے ہو؟ انھوں نے کہا: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے (بھی ہو کر) آیا ہوں اور انھوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم تعداد عورتوں کی ہے۔"

[٦٩٤٣] (...) وحدثنا محمد بن الوليد ابن عبد الحميد: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: سمعت مطرفا يحدث أنه كانت له امرأتان، بمعنى حديث معاذ.

[6943] ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مطرف و حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان کی دو بیویاں تھیں (آگے) معاذ کی حدیث کے ہم معنی (روایت کی۔)

[٦٩٤٤] ٩٦-(٢٧٣٩) حدثني عبيد الله بن عبد الكريم أبو زرعة: حدثنا ابن بكير: حدثني يعقوب بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة، عن عبد الله بن دينار، عن عبد الله بن عمر قال: كان من دعاء رسول الله ﷺ: «اللهم! إني أعوذ بك من زوال نعمتك، وتحول عافيتك، وفجاءة نقمتك، وجميع سخطك».

[6944] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ تھی: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔"

[٦٩٤٥] ٩٧-(٢٧٤٠) حدثنا سعيد بن منصور: حدثنا سفيان ومعتمر بن سليمان عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان النهدي، عن أسامة بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: «ما تركت بعدي فتنة، هي أضر على الرجال، من النساء».

[6945] سعید بن منصور نے کہا: ہمیں سفیان اور معتمر بن سلیمان نے سلیمان تیمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے بعد کوئی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی ہو۔"

[٦٩٤٦] ٩٨-(٢٧٤١) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري وسويد بن سعيد ومحمد بن عبد الأعلى، جميعا عن المعتمر. قال ابن معاذ: حدثنا المعتمر بن سليمان قال: قال

[6946] عبیداللہ بن معاذ عنبری، سوید بن سعید اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے ہمیں معتمر سے حدیث بیان کی۔ ابن معاذ نے کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت اسامہ

أبي: حدثنا أبو عثمان عن أسامة بن زيد بن حارثة وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل، أنهما حدثا عن رسول الله ﷺ أنه قال: «ما تركت بعدي في الناس فتنة، أضر على الرجال من النساء».

بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد لوگوں میں کوئی ایسا فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والا ہو۔''

[٦٩٤٧] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير قالا: حدثنا أبو خالد الأحمر؛ ح: وحدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا هشيم؛ ح: وحدثنا إسحق بن إبراهيم: أخبرنا جرير، كلهم عن سليمان التيمي بهذا الإسناد، مثله.

[6947] ابوخالد احمر، ہشیم اور جریر سب نے سلیمان تیمی سے، اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٩٤٨] ٩٩-(٢٧٤٢) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن أبي مسلمة قال: سمعت أبا نضرة يحدث عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ قال: «إن الدنيا حلوة خضرة، وإن الله مستخلفكم فيها، فينظر كيف تعملون، فاتقوا الدنيا واتقوا النساء، فإن أول فتنة بني إسرائيل كانت في النساء».

[6948] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابومسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ دنیا بہت میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمھیں (تم سے پہلے والوں کا) جانشیں بنانے والا ہے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، لہٰذا تم دنیا (میں کھو جانے سے) بچتے رہنا اور عورتوں (کے فتنے میں مبتلا ہونے سے) بچ کر رہنا، اس لیے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں (کے معاملے) میں تھا۔''

وفي حديث ابن بشار: «لينظر كيف تعملون».

اور بشار کی حدیث میں ہے: ''تاکہ وہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔''

فائدہ: عورتوں کو جمال، نزاکت، نرمی اور مردوں کے لیے جاذبیت عطا کی گئی ہے۔ اگر وہ انھیں گھر بنانے، گھر کو ایمان اور دین کا مرکز بنانے کے لیے استعمال کریں تو وہ اس میں محیر العقول کامیابیاں حاصل کر سکتی ہیں۔ ایسی عورتیں ہر رشتے سے اللہ کی بہت بڑی نعمت، انتہائی قابل قدر اور قابل احترام ہیں لیکن چونکہ ان کی یہ خصوصیات بہت زیادہ مؤثر ہیں، اس لیے شیطان بھی اس

بات کی سر توڑ کوشش کرتا ہے کہ عورتوں کو فریب دے کر انھیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرے۔ بعض اوقات عورت کا اپنا ارادہ اس میں شامل نہیں ہوتا، اس کے باوجود شیطان اس کی جاذبیت کے حوالے سے بہت بڑے فتنے کھڑے کر دیتا ہے اور بدقسمتی سے اگر عورت بھی اسی طرح شیطان کے فریب کا شکار ہو جائے جس طرح کمزور مرد بھی ہو سکتے ہیں تو اس کے نتیجے سے ایمان، بھلائی، صلہ رحمی، شرم و حیا وغیرہ کے حوالے سے بہت سنگین تباہی آ سکتی ہے۔ وہ عورتیں بھی جو بڑے فتنوں سے بچتی ہیں، ان کی عبادت گزار بھی ہوتی ہے، بظاہر چھوٹی اور بے ضرر نظر آنے والی باتوں میں بے پروائی برتتی ہیں۔ غیبت، دنیاوی معاملات میں دوسروں کی ریس، حسد، ناشکرا پن ایسی برائیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی عورتوں کے نامہ اعمال کو بھی سیاہ کر سکتی ہیں۔ پردے کا حکم، عورتوں کو اپنی من مانی سے روکنے کے احکام، مردوں سے بڑھ کر حیاداری کے تقاضے نبھانے کی تلقین اور اس کے ساتھ چغلی، حسد اور ناشکرے پن سے پرہیز کا حکم اسی لیے ہے کہ وہ اپنی موثر صلاحیتوں کے ذریعے سے اپنے گھر، خاندان بلکہ پورے معاشرے کو خوبیوں سے آراستہ کریں۔ یہی ان کی حقیقی خوبی ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بابُ قصة أصْحابِ الْغارِ الثَّلاثةِ، والتوسُّلِ بصالحِ الْأعْمالِ) (التحفة ...)

باب:27- غار میں چھپے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ اختیار کرنا

[٦٩٤٩] ١٠٠-(٢٧٤٣) حدثني محمد بن إسحاق المسيبي: حدثني أنس يعني ابن عياض أبا ضمرة، عن موسى بن عقبة، عن نافع، عن عبد الله بن عمر، عن رسول الله ﷺ أنه قال: «بينما ثلاثة نفر يتمشون أخذهم المطر، فأووا إلى غار في جبل، فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل، فانطبقت عليهم، فقال بعضهم لبعض: انظروا أعمالا عملتموها صالحة لله، فادعوا الله تعالى بها، لعله يفرجها عنكم، فقال أحدهم: اللهم! إنه كان لي والدان شيخان كبيران، وامرأتي، ولي صبية صغار أرعى عليهم، فإذا أرحت عليهم، حلبت، فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني، وإنه نأى بي ذات

[6949] انس بن عیاض ابوضمرہ نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”تین آدمی پیدل چل رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا، انھوں نے پہاڑ میں ایک غار کی پناہ لی، تو (اچانک) ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان آگری اور ان کے اوپر آکر انھیں ڈھانک دیا، انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم اپنے ان نیک اعمال پر نظر دوڑاؤ جو تم نے (خالص اور صرف) اللہ کے لیے کیے ہوں اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید وہ اس مشکل اور قید سے تمھیں آزاد کردے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین، بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے جن کی میں نگہداشت کرتا ہوں۔ جب شام کو میں اپنے جانور (چرانے کے بعد انھیں) ان کے پاس واپس لاتا، ان کا دودھ

بِيَ الشَّجَرُ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهُ فُرْجَةً، نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهُ فُرْجَةً، فَرَأَوْا مِنْهُ السَّمَاءَ.

دوہتا تو آغاز اپنے والدین سے کرتا اور اپنے بچوں سے پہلے انھیں پلاتا تھا۔ ایک دن (مویشیوں کے چرنے کے قابل) درختوں کی تلاش مجھے بہت دور لے گئی، میں رات سے پہلے گھر نہ پہنچ سکا۔ میں نے انھیں پایا کہ وہ دونوں سو چکے ہیں۔ میں جس طرح (ہر روز) دودھ نکالا کرتا تھا نکالا اور وہ دوہا ہوا دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھے یہ بھی ناپسند تھا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور یہ بھی گوارا نہ تھا کہ ان سے پہلے بچوں کو پلاؤں، بچے بھوک کی شدت سے بلکتے ہوئے میرے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، میں اسی حال میں (کھڑا) رہا اور وہ بھی اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس (غار کے بند منہ) میں اتنا سوراخ کر دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ اللہ نے اس میں ایک سوراخ کر دیا کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ! إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَجِئْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ عَنْهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً، فَفَرَجَ لَهُمْ.

اور دوسرا (ساتھی) کہنے لگا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی، میں اس سے وہی شدید محبت کرتا تھا جو ایک مرد عورت سے کرتا ہے۔ میں نے اس سے اپنے لیے (خود) اسی کو مانگا۔ اس نے اس وقت تک (میری بات ماننے سے) انکار کر دیا، یہاں تک کہ میں اسے (سونے کے) سو دینار لا کر دوں۔ میں انھیں حاصل کرنے میں لگ گیا یہاں تک کہ سو دینار اکٹھے کر لیے، پھر جب میں اس کے دونوں قدموں کے درمیان پہنچا تو وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور حق (نکاح) کے بغیر مہر (بکارت) نہ توڑ۔ تو (تیرا نام سن کر) میں اس سے (الگ ہو کر) کھڑا ہو گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تجھے راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو اس میں (اور زیادہ) سوراخ کر دے (اللہ نے) ان کے لیے (اور زیادہ) سوراخ کر دیے۔

وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ:

اور تیسرے نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو چاولوں کے ایک فرق (تین صاع، تقریبا

أعْطِني حقّي. فعرضْتُ عليْه فرقَهُ فرغب عنْهُ، فلمْ أزلْ أزْرعُهُ حتّى جمعْتُ منْهُ بقرًا ورِعاءها. فجاءني فقال: اتّقِ اللهَ ولا تظْلِمْني حقّي. قُلْتُ: اذْهبْ إلى تلْك الْبقرِ ورِعائها فخُذْها. فقال: اتّقِ الله ولا تسْتهْزِئْ بي. فقُلْتُ: إنّي لا أسْتهْزِئُ بك. خُذْ ذلك الْبقرَ ورِعاءها. فأخذهُ فذهب به. فإنْ كُنْت تعْلمُ أنّي فعلْتُ ذلك ابْتغاء وجْهك، فافْرُجْ لنا ما بقي. ففرج اللهُ ما بقي.

ساڑھے سات کلوگرام) کی اجرت کے عوض کام پر لگایا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: میرا حق (اجرت) ادا کرو۔ میں نے اسے اس کا فرق (تین صاع چاول) پیش کیا۔ وہ (اسے کم قرار دیتے ہوئے) اس کو چھوڑ کر چلا گیا۔ میں مسلسل اس (تین صاع چاولوں) کو کاشت کرنے لگا، یہاں تک کہ میں نے اس (کی آمدنی) سے گائے (کے بہت سے ریوڑ) اور ان کو چرانے والے (غلام) اکٹھے کر لیے۔ پھر (مدت بعد) وہ میرے پاس (واپس) آیا اور کہا: اللہ سے ڈرو، میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کرو۔ میں نے کہا: ان گایوں (کے ریوڑوں) اور انھیں چرانے والے (غلاموں) کی طرف جاؤ اور انھیں لے لو۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو! میرے ساتھ مذاق تو نہ کرو۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب گائیں اور ان کو چرانے والے (غلام) لے جاؤ۔ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تجھے راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو جو حصہ باقی رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔ اللہ نے باقی حصہ بھی کھول دیا (اور وہ آزاد ہو کر غار سے باہر نکل آئے۔)''

[٦٩٥٠] (...) وحدّثني إسْحٰقُ بْنُ منْصُورٍ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ قالا: أخْبرنا أبُو عاصِمٍ عن ابْنِ جُريْجٍ: أخْبرني مُوسى بْنُ عُقْبة؛ ح: وحدّثني سُويْدُ بْنُ سعِيدٍ: حدّثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ عنْ عُبيْدِ اللهِ؛ ح: وحدّثني أبُو كُريْبٍ ومُحمّدُ بْنُ طرِيفٍ الْبجلِيُّ قالا: حدّثنا ابْنُ فُضيْلٍ: حدّثنا أبي ورقبةُ بْنُ مسْقلة؛ ح: وحدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وحسنٌ الْحُلْوانِيُّ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ قالُوا: حدّثنا يعْقُوبُ يعْنُون ابْن إبْراهِيم بْنِ سعْدٍ: حدّثنا أبي عنْ صالِحِ ابْنِ كيْسان، كُلُّهُمْ عنْ نافِعٍ، عنِ ابْنِ عُمر عن

[6950] موسیٰ بن عقبہ، عبیداللہ، فُضیل، رقبہ بن مسقلہ اور صالح بن کیسان سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابوضمرہ کی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی روایت کی اور انھوں نے ان کی حدیث میں (پیدل چلے جا رہے تھے کے ساتھ) ''اور وہ پیدل چلتے ہوئے نکلے'' کے الفاظ بڑھائے اور عبیداللہ کی روایت کو چھوڑ کر صالح کی حدیث میں ''وہ چل کر پیدل چلے'' کے الفاظ ہیں جبکہ ان (عبیداللہ) کی حدیث میں ''اور وہ نکلے'' کا لفظ ہے اور انھوں نے اس کے بعد (پیدل چلتے ہوئے وغیرہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ: «وَخَرَجُوا يَمْشُونَ»، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ «يَتَمَاشَوْنَ» إِلَّا عُبَيْدَ اللهِ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ «وَخَرَجُوا» وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا.

[٦٩٥١] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ - قَالَ ابْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَتَّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ» وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: «اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا»، وَقَالَ: «فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ»، وَقَالَ: «فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَارْتَعَجَتْ». وَقَالَ: «فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ».

[6951] سالم بن عبداللہ (بن عمر) نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص (کسی غرض سے) روانہ ہوئے، حتی کہ رات گزارنے کی ضرورت انھیں ایک غار کی پناہ گاہ میں لے آئی'' پھر انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نافع کی روایت کے مطابق واقعہ بیان کیا مگر کہا: ''اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے، میں رات کے وقت ان دونوں سے پہلے نہ گھر والوں کو دودھ پلاتا تھا، نہ مال کو (اپنی ملکیت کے غلاموں یا مویشیوں کے ان بچوں کو جن کی اپنی مائیں نہ تھیں) دودھ پلاتا تھا'' اور (یہ بھی) کہا: ''(میری عم زاد) مجھ سے دور رہی یہاں تک کہ ایک قحط سالی کا شکار ہوگئی، وہ میرے پاس آئی تو میں نے اسے (سو کے بجائے جو اس نے مانگے تھے) ایک سو بیس دینار دیے'' اور (تیسرے شخص کے واقعے میں) اس نے کہا: ''میں نے اس کی اجرت کو (کاشتکاری اور تجارت کے ذریعے) خوب بار آور بنایا، یہاں تک کہ ایسا کرنے سے مال مویشی بہت بڑھ گئے اور پھیل گئے'' اور آخر میں کہا: ''تو وہ چلتے ہوئے غار سے باہر آ گئے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ

وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

''اور سب اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مومنو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

(النور 31:24)

توبہ اور اس کی قبولیت

توبہ کا باب درحقیقت اللہ کی بے پایاں رحمت، اس کے بے کراں عفو اور اپنی مخلوق سے اس کی حد درجہ محبت کا باب ہے۔ انسان اللہ کی عطا کردہ رہنمائی سے ہٹ کر گناہ اور نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ ہر گناہ اور نافرمانی کا وبال بہت شدید ہے۔ جب گناہ گار پچھتاتا ہے اور اپنے اسی رب واحد کی طرف رجوع کرتا ہے جس کی اس نے نافرمانی کی ہوتی ہے تو وہ اسے اس کے گناہ کے وبال سے اور اس کی اپنی بدعملی کے برے نتیجے سے بچا لیتا ہے، پھر عجیب یہ کہ بندے کے اس بچ جانے پر سب سے زیادہ خوش، بلکہ خود عذاب سے بچ جانے والے بندے سے بھی بڑھ کر اس کا رب خوش ہوتا ہے جو اسے بچاتا ہے۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ نے اپنے گناہ گار بندے کو یہ بھی سکھایا ہے کہ وہ پشیمانی کے موقع پر اسی سے عفو و مغفرت یعنی نامۂ اعمال سے گناہوں کو مٹا دینے کے ساتھ رحمت بھی طلب کرے۔ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ رحمت و نعمت کا مطالبہ اچھا کام کرنے کے بعد ہونا چاہیے لیکن اللہ ایسا رحیم ہے کہ وہ گناہ کرنے والے کو پچھتانے کے موقع پر عفو و مغفرت کے ذریعے سے رحمت طلب کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

اس نے ساری کائنات میں جتنی رحمت پیدا فرمائی ہے اس کا ہر کہیں ہر وقت مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، مائیں، انسانوں کی ہوں یا جانوروں، درندوں اور پرندوں کی، ہر وقت ہر جگہ اپنے بچوں پر رحمت و شفقت لٹا رہی ہوتی ہیں۔ انسانوں میں دوسرے رشتوں کے نتیجے میں بھی رحمت و شفقت کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ رحمت و شفقت نہ ہو تو کائنات بستی نہ رہے اور ایک لمحے میں اجڑ جائے۔ یہ ساری رحمت اللہ کی رحمت کا سواں (1/100) حصہ ہے۔ ننانوے حصے اس کے پاس ہیں، وہ اپنی مخلوق کے لیے انھی کو لاتا ہے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو مخلوقات کو عطا کردہ رحمت کے اس حصے کو بھی اپنی رحمت میں شامل کر دے گا اور فیصلہ اس کی بنیاد پر کرے گا۔ اس نے ابتدائے آفرینش ہی میں فیصلہ کرتے ہوئے اپنے بارے میں اپنا فیصلہ لکھ کر رکھ لیا ہے: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي "میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔"

توبہ کے حوالے سے بنیادی شرط اللہ اور اس کی بے پایاں رحمت پر پختہ یقین، اس کی ناراضی کے خوف کے ساتھ پشیمانی کا احساس اور صرف اللہ کی طرف رجوع ہے۔ بلکہ اگر خوف کے عالم میں اللہ کی ناراضی سے بچنے کی نیت سے کوئی ایسا کام بھی کر لیا جو بجائے خود گناہ ہے، اگرچہ وہ نہیں جانتا کہ یہ گناہ ہے، تو اللہ اسے بھی توبہ کے مترادف قرار دیتے ہوئے نہ صرف اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے بلکہ اس کے آخری گناہ ہی کو اس کی بخشش کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ یہی سلوک اس شخص کے ساتھ ہوگا جس

نے صرف اور صرف اللہ کے خوف کی بنا پر اپنے وارثوں کو پابند کیا کہ وہ اس کی لاش کو جلا کر راکھ ہواؤں میں اڑا دیں اور سمندروں میں بہا دیں۔ یہ وسعتیں صرف اللہ کی رحمت کے شایان شان ہیں کہ توبہ کر کے پھر گناہ کا ارتکاب کرنے والا اور بار بار گناہ کر کے توبہ کے لیے آ کھڑا ہونے والا دھتکار دیے جانے اور غضب اور ملامت کے سلوک کے بجائے ارحم الراحمین کی طرف سے اس نوید کا سزاوار ٹھہرا دیا جاتا ہے کہ تو یہ بات جان کر کہ تیرا ایک ہی رب ہے جو گناہ پر پکڑ بھی لیتا ہے اور توبہ کرنے پر ہمیشہ بخش بھی دیتا ہے، بار بار جو میرے پاس بخشش کے لیے آئے گا تو جا: «اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ» ''جو چاہے کرتا پھر میں نے تمھیں بخش دیا۔'' (حدیث: 6986) لیکن رحمت گناہوں کی حوصلہ افزائی نہیں بنی چاہیے۔ اللہ انتہائی غیور ہے۔ اس لیے اسے بخشش کا مطالبہ پسند نہیں۔ اس کے سامنے گناہ پر اصرار اور اکڑتے ہوئے نہیں آنا چاہیے۔ توبہ پر اصرار اور عاجزانہ اس کی مدح، تعریف اور تمجید کرتے ہوئے آنا چاہیے۔

یہ بھی اللہ کی رحمت کا ایک انداز ہے کہ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد انسان نیک کام کرے، خصوصا دل سے اللہ کی عبادت کرے، نماز ادا کرے تو اسے پتہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بخشا جا چکا ہوتا ہے: ﴿إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ﴾ گناہ جتنا بڑا بھی ہو اگر گناہ گار سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ کی بخشش اس کی دست گیری کرتی ہے۔ سچی توبہ کے لیے نکلنے والے سو آدمیوں کے قاتل کی بھی بخشش کر دی جاتی ہے۔ گناہ پر پشیمانی اور اللہ کا خوف بعض اوقات اتنا شدید ہوتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے جان لینے والی سزا کو قبول کر لیتا ہے۔ یہ بہت بڑی توبہ ہے۔ جن لوگوں نے حبیبۂ رسول، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا الزام لگایا ان کا جرم صرف قذف نہ تھا، رسول اللہ ﷺ کا دل دکھایا، آپ کی عزت پر حملہ کیا، بیت نبوت پر چھینٹے پھینکے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سخت آزمائش کا جس انداز میں سامنا فرمایا وہ ہر مسلمان کے لیے مشعل راہ ہے۔ جب حقیقت حال کی وضاحت کے لیے وحی آنے میں دیر ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا: ''اگر تم بری ہو تو اللہ عنقریب تمھاری براءت واضح کر دے گا، اگر خدانخواستہ کبھی گناہ ہوا ہے تو اللہ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لے اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما لیتا ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ فرما کر گناہگار بندوں کے لیے جو اللہ کا پیغام ہے وہ پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو طاہرہ تھیں، اللہ نے ان کی براءت نازل بھی فرما دی لیکن توبہ کی قبولیت کا اعلان ایک بار پھر ساری امت کے سامنے آ گیا۔ وحی میں تاخیر کی حکمت یہ تھی کہ الزام تراشی کرنے والے اپنا الزام ثابت کرنے کے لیے پورا زور لگائیں، پورا وقت ملنے کے باوجود وہ اس کی شہادت یا کوئی قرینہ بھی پیش نہ کر سکیں اور سب کے سامنے واضح ہو جائے کہ یہ ایک بے بنیاد الزام تھا۔ اس کے بعد اللہ کی طرف سے براءت بھی، بہتان تراشنے والوں کی سزا کا بھی اہتمام ہوا اور جس پاکباز ہستی پر جھوٹا الزام لگا کر اس کا دل دکھایا گیا اس کی عزت بھی دوبالا ہو جائے۔ اگر فوراً ہی اللہ کی طرف سے براءت آ جاتی تو شیطان کی طرف سے فتنہ انگیزی جاری رہتی اور وہ سب مقاصد حاصل نہ ہو سکتے جو اس وحی کے ذریعے سے حاصل ہوئے۔ اس باب کی آخری حدیث میں بیت نبوت کی حفاظت کے حوالے سے ایک معجزانہ پہلو بیان کیا گیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیت نبوت پر الزام لگانے والوں کا جھوٹ ہر صورت میں کھل جاتا ہے اور بیت نبوت سے منسلک ہر فرد کی عزت و حرمت کی شہادت قدرت خود فراہم کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک ام ولد (جو آپ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں) پر کسی شخص کے حوالے سے اسی طرح کا الزام عائد کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو

غالباً کوئی غیر مسلم غلام تھا، یہ فیصلہ فرما دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جا کر اس کو قتل کر دیں۔ حضرت علی تشریف لے گئے۔ وہ ایک گہرے کنویں کے پانی میں خود کو ٹھنڈا کر رہا تھا۔ حضرت علی نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے باہر نکالا تو دیکھا کہ اس کو خواجہ سرا بنانے کے لیے اس کا عضو کاٹا ہوا تھا۔ حضرت علی نے اس کو چھوڑ دیا اور آ کر گواہی دی کہ جس شخص کو ملوث قرار دیا گیا تھا وہ سرے سے اس قابل ہی نہ تھا۔ شیطان اور اس کے چیلے اس بار بھی جھوٹے نکلے اور رسوا ہوئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤٩ - كتاب التوبة

توبہ کا بیان

(التحفة ١) - (بابٌ: في الْحضّ على التّوْبة والْفرح بها) (التحفة ٢)

باب:1- توبہ کی تلقین اور اس پر (اللہ عزوجل کی) خوشی

[٦٩٥٢] ١-(٢٦٧٥) وحدّثني سُويْدُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا حفْصُ بْنُ ميْسرة: حدّثني زيْدُ ابْنُ أسْلم عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة عنْ رسُول الله ﷺ أنّهُ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: أنا عنْد ظنّ عبْدي بي، وأنا معهُ حيْثُ يذْكُرُني، والله! للهُ أفْرحُ بتوْبة عبْده منْ أحدكُمْ يجدُ ضالّتهُ بالْفلاة، ومنْ تقرّب إليّ شبْرًا تقرّبْتُ إليْه ذراعًا، ومنْ تقرّب إليّ ذراعًا تقرّبْتُ إليْه باعًا، وإذا أقْبل إليّ يمْشي أقْبلْتُ إليْه أُهرْولُ». [راجع: ٦٨٠٥]

[6952] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے بارے میں میرے بندے کا جو گمان ہو میں اس کے ساتھ (مطابق ہوتا) ہوں اور وہ مجھے جہاں (بھی) یاد کرے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے ایسے آدمی کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے چٹیل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری (سامان سمیت واپس) مل جاتی ہے۔ (میرا) جو بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے، میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو چلتا ہوا میری طرف آتا ہے، میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔"

[٦٩٥٣] ٢-(...) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة بْن قعْنب الْقعْنبيُّ: حدّثنا الْمُغيرةُ يعْني [ابْن عبْد الرّحْمن] الْحزاميّ، عنْ أبي الزّناد،

[6953] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یقیناً تم میں سے کسی کے توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ، مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا».

سے کوئی شخص اپنی گم شدہ سواری (واپس) پا کر خوش ہوتا ہے۔"

[٦٩٥٤] (...) وحدثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ.

[6954] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٩٥٥] ٣-(٢٧٤٤) حدثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ -: قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ: حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ، مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ».

[6955] جریر نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے اور انھوں نے حارث بن سوید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس حاضر ہوا، اس وقت وہ بیمار تھے، انھوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ آدمی (خوش ہوتا ہے) جو ہلاکت خیز سنسان اور بے آب و گیاہ میدان میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، اس (سواری) پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہوا ہو، وہ (تھکا ہارا کچھ دیر کے لیے) سو جائے اور جب جاگے تو سواری جا چکی ہو۔ وہ ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ اسے شدید پیاس لگ جائے، پھر وہ کہے: میں جہاں پر تھا، اسی جگہ واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ (اس نیند کے عالم میں) مجھے موت آ جائے۔ وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لیے لیٹ جائے اور (اچانک) اس کی آنکھ کھلے تو اس کی وہ سواری جس پر اس کا زاد راہ، کھانا اور پانی تھا اس کے پاس کھڑی ہو۔ تو اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ آدمی اپنی سواری اور زاد راہ سے خوش ہوتا ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ بات بیان نہیں کی گئی جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی تھی۔ صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی روایت میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ ایک بلند و بالا پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ وہ اس کے اوپر گر جائے گا اور کافر اس طرح دیکھتا ہے جیسے ایک مکھی اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اس کو ہاتھ سے ہٹا دیا۔ (صحیح البخاری، حدیث: 6308، وجامع الترمذی، حدیث: 2498،2497)

[٦٩٥٦] (...) وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدَّثنا يَحْيَى بْنُ آدم عنْ قُطْبَة بْنِ عَبْدِالْعزِيزِ، عنِ الْأعْمشِ بِهٰذَا الْإسْنادِ، وقال: «منْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِّنَ الْأَرْضِ».

[6956] قطبہ بن عبدالعزیز نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: ''اس آدمی کی نسبت (زیادہ خوش ہوتا ہے) جو زمین کے سنسان بے آب و گیاہ صحرا میں ہو۔'' (دَوِيَّة کے بجائے دَاوِيَّة کا لفظ بولا، معنی ایک ہی ہے۔)

[٦٩٥٧] ٤-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبرنَا أَبُو أُسامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حدَّثنا عُمارةُ بْنُ عُميْرٍ قال: سَمِعْتُ الْحارِثَ ابْنَ سُويْدٍ قال: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدِيثَيْنِ: أحدُهُما عنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْآخرُ عَنْ نَفْسِه، فقال: قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فرحًا بِتوْبةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ» بِمِثْلِ حَدِيثِ جرِيرٍ.

[6957] ابواسامہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عمارہ بن عمیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حارث بن سوید سے سنا، کہا: مجھے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک رسول اللہ ﷺ سے (نقل کرتے ہوئے) اور دوسری اپنی طرف سے، چنانچہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے (اس آدمی کی نسبت) زیادہ خوش ہوتا ہے ''(آگے) جریر کی حدیث کے مانند۔

[٦٩٥٨] ٥-(٢٧٤٥) حدَّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ الْعنْبرِيُّ: حدَّثنا أَبِي: حدَّثنا أبُو يُونُس عنْ سِماكٍ قال: خَطَبَ النُّعْمانُ بْنُ بَشِيرٍ فقال: «لَلّٰهُ أَشدُّ فرحًا بِتوْبةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حمل زادهُ ومزادهُ على بعِيرٍ، ثُمَّ سار حتّٰى كان بِفلاةٍ مّنَ الْأرْضِ فأدْركتْهُ الْقائِلةُ، فنزل فقال تحْت شجرةٍ، فغلبتْهُ عيْنُهُ، وانْسلّ بعِيرُهُ، فاسْتيْقظ فسعٰى شرفًا فلمْ ير شيْئًا، ثُمّ سعٰى شرفًا ثانِيًا فلمْ ير شيْئًا، ثُمّ سعٰى شرفًا

[6958] ابویونس نے سماک سے روایت کی، کہا: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور (آپ ﷺ کا فرمان) بیان کیا: ''اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنا زادِ راہ اور اپنی پانی کی بڑی مشک کو اونٹ پر لادا، پھر (سفر پر) چل پڑا، یہاں تک کہ جب وہ ایک چٹیل زمین پر تھا تو اسے دوپہر کی نیند نے بے بس کر دیا، وہ اترا اور ایک درخت کے نیچے دوپہر کے آرام کے لیے لیٹ گیا، اس کی آنکھ لگ گئی اور اس کا اونٹ کسی طرف کو نکل گیا، پھر وہ جاگا تو کوشش کر کے ایک

ثم صعد شرفا، فأقبل حتى أتى مكانه الذي قال فيه، فبينما هو قاعد إذ جاءه بعيره يمشي، حتى وضع خطامه في يده، فلله أشد فرحا بتوبة العبد، من هذا حين وجد بعيره على حاله".

ٹیلے پر چڑھا (ہر طرف دیکھا) لیکن اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر وہ مشقت اٹھا کر دوسرے ٹیلے پر چڑھا، اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر (مزید) مشقت سے تیسرے ٹیلے پر چڑھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا، پھر وہ آیا، پھر وہ آیا، اسی جگہ پہنچا جہاں دوپہر کا آرام کیا تھا، وہ (اس جگہ) بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا اونٹ چلتا ہوا (واپس) آ گیا اور اپنی مہار (نکیل سے بندھی ہوئی رسی) اس آدمی کے ہاتھ پر گرا دی۔ (اسے اٹھ کر مہار پکڑنے کی زحمت بھی نہ کرنی پڑی) تو اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے جب یہ آدمی اپنی سواری کو اس کی اصل حالت میں (زادِ راہ اور پانی سمیت صحیح سالم) پا لیتا ہے۔"

قال سماك: فزعم الشعبي، أن النعمان رفع هذا الحديث إلى النبي ﷺ، وأما أنا فلم أسمعه.

سماک نے کہا: تو شعبی نے سمجھا کہ حضرت نعمان (بن بشیر رضی اللہ عنہ) نے یہ بات مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کی ہے، لیکن میں نے ان کو (مرفوع بیان کرتے) نہیں سنا۔

[٦٩٥٩] ٦ (٢٧٤٦) حدثنا يحيى بن يحيى وجعفر بن حميد، قال جعفر: حدثنا، وقال يحيى: أخبرنا عبيد الله بن إياد بن لقيط عن إياد، عن البراء بن عازب قال: قال رسول الله ﷺ: "كيف تقولون بفرح رجل انفلتت منه راحلته، تجر زمامها بأرض قفر ليس بها طعام ولا شراب، وعليها له طعام وشراب، فطلبها حتى شق عليه، ثم مرت بجذل شجرة فتعلق زمامها، فوجدها متعلقة به؟" قلنا: شديدا يا رسول الله! فقال رسول الله ﷺ: "أما والله! لله أشد فرحا بتوبة عبده، من الرجل براحلته".

[6959] یحییٰ بن یحییٰ اور جعفر بن حمید نے ہمیں عبید اللہ بن ایاد بن لقیط سے، انھوں نے ایاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی ایسی بے آب و گیاہ زمین میں، جہاں کھانے کی کوئی چیز ہو نہ پینے کی، اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی (کسی طرف) نکل گئی۔ اس کا کھانا اور پانی بھی اسی پر تھا۔ اس شخص نے اسے (بہت) ڈھونڈا حتی کہ تھک کر ہار گیا، پھر وہ (اونٹنی چلتے چلتے) ایک درخت کے ٹنڈ منڈ تنے کے پاس سے گزری تو اس کی نکیل کی رسی اس کے ساتھ اٹک گئی اور اس شخص نے اس (اونٹنی) کو اس (تنے) کے ساتھ اٹکی کھڑی پا لیا؟" ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! (اس شخص کی خوشی) بے پناہ ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ شخص اپنی سواری کو پا کر ہوتا ہے۔"

قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ.

جعفر نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن ایاد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی۔

[٦٩٦٠] ٧-(٢٧٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَهُوَ عَمُّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتٰى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ».

[6960] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) ان کے چچا ہیں، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر، جب وہ (بندہ) اس کی طرف توبہ کرتا ہے، تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بے آب و گیاہ صحرا میں اپنی سواری پر (سفر کر رہا) تھا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل (کر گم ہو) گئی، اس کا کھانا اور پانی اسی (سواری) پر ہے۔ وہ اس (کے ملنے) سے مایوس ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اپنی سواری (ملنے) سے ناامید ہو چکا تھا۔ وہ اسی عالم میں ہے کہ اچانک وہ (آدمی) اس کے پاس ہے، وہ (اونٹنی) اس کے پاس کھڑی ہے۔ اس نے اس کی نکیل کی رسی سے پکڑ لیا، پھر بے پناہ خوشی کی شدت میں کہہ بیٹھا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے غلطی کر گیا۔"

فائدہ: راوی اسحاق کے والد عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے۔ دونوں کی والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں۔

[٦٩٦١] ٨-(...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيرِهِ، قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضِ فَلَاةٍ».

[6961] ہداب بن خالد نے ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے کسی ایسے شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے جب چٹیل صحرا میں اس کے (اس) اونٹ (کے گم ہو جانے) پر اس کی آنکھ کھلتی ہے جسے وہ صحرا میں گم کر چکا ہوتا ہے۔"

[٦٩٦٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

[6962] ابان نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی۔

الدارمي: حدثنا حبان: حدثنا همام: حدثنا قتادة: حدثنا أنس بن مالك عن النبي ﷺ بمثله.

کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢) - (باب سقوط الذنوب بالاستغفار، والتوبة) (التحفة ٣)

باب:2-استغفار اور توبہ سے گناہوں کا زائل ہو جانا

[٦٩٦٣] ٩ (٢٧٤٨) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث عن محمد بن قيس، قاص عمر بن عبد العزيز، عن أبي صرمة، عن أبي أيوب أنه قال حين حضرته الوفاة: كنت كتمت عنكم شيئا سمعته من رسول الله ﷺ، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لولا أنكم تذنبون لخلق الله خلقا يذنبون، يغفر لهم».

[6963] عمر بن عبدالعزیز کے قصہ گو محمد بن قیس نے ابوصرمہ سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپا رکھی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''اگر تم (لوگ) گناہ نہ کرو تو (تمھاری جگہ) اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا فرما دے جو گناہ کریں (پھر اللہ سے توبہ کریں اور) وہ ان کی مغفرت فرما دے۔''

[٦٩٦٤] ١٠ (...) حدثنا هارون بن سعيد الأيلي: حدثنا ابن وهب: حدثني عياض وهو ابن عبد الله الفهري: حدثني إبراهيم بن عبيد بن رفاعة عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي صرمة، عن أبي أيوب الأنصاري، عن رسول الله ﷺ أنه قال: «لو أنكم لم تكن لكم ذنوب، يغفرها الله لكم، لجاء الله بقوم لهم ذنوب، يغفرها لهم».

[6964] محمد بن کعب قرظی نے ابوصرمہ سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ہوتے کہ تمھارے (نامۂ اعمال میں کچھ بھی) گناہ نہ ہوتے جن کی اللہ تعالیٰ تمھارے لیے بخشش فرماتا تو وہ ایسی قوم کو (اس دنیا میں) لے آتا جن کے گناہ ہوتے اور وہ ان کے لیے ان (گناہوں) کی مغفرت فرماتا۔''

[٦٩٦٥] ١١ (٢٧٤٩) حدثني محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: أخبرنا معمر عن جعفر الجزري، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «والذي

[6965] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم (لوگ) گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو (اس دنیا سے) لے جائے اور (تمھارے بدلے

نَفْسي بِيده! لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ، ولجاء بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ، فيغْفِرُ لَهُمْ".

میں) ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔"

(المعجم ٣) - (بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ، وَالْمُرَاقَبَةِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا) (التحفة ٤)

باب:3- ہمیشہ ذکر، امور آخرت کی فکر اور (اپنے اعمال کی) نگرانی میں لگے رہنا اور بعض اوقات ان کو چھوڑ کر دنیا کے کام کاج کرنے کا جواز

[٦٩٦٦] ١٢-(٢٧٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى -: أخْبرنا جعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ: - وكَانَ مِنْ كُتَّابِ رسُولِ اللهِ ﷺ - قَالَ: لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نافقَ حنْظَلَةُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا تَقُولُ؟ قَالَ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ والْجنَّة، حتّى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ، فَإِذا خرجْنا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عافسْنَا الْأَزْواجَ والْأَوْلَادَ والضَّيْعاتِ، نَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ! إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وأَبُو بَكْرٍ، حتّى دخلْنا على رسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، يا رسُولَ اللهِ! فقَالَ رسُولُ اللهِ: «وَمَا ذَاكَ؟» قُلْتُ: يَا رسُولَ اللهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ، تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ والنَّارِ، حتّى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ، فَإِذَا خرجْنَا مِنْ

[6966] جعفر بن سلیمان نے سعید بن ایاس جریری سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت حنظلہ (بن ربیع) اُسیدی ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ کہا: حضرت ابوبکر ؓ مجھ سے ملے اور دریافت کیا: حنظلہ! آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ (حضرت ابوبکر ؓ نے) کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں حتی کہ ایسے لگتا ہے گویا ہم (انھیں) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کھیتی باڑی (اور دوسرے کام کاج) کو سنبھالنے میں لگ جاتے ہیں اور بہت سی چیزیں بھول بھال جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! یہی کچھ ہمیں بھی پیش آتا ہے، پھر میں اور حضرت ابوبکر ؓ چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ کیا معاملہ ہے؟" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو

عِنْدَكَ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، نَسِينَا كَثِيرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ، وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً» ثَلَاثَ مِرَارٍ.

حالت یہ ہوتی ہے گویا ہم (جنت اور دوزخ کو) اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم آپ کے ہاں سے باہر نکلتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کام کاج کی دیکھ بھال میں لگ جاتے ہیں۔ ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس طرح میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں لگے رہو تو تمھارے بچھونوں پر اور تمھارے راستوں میں فرشتے (آکر) تمھارے ساتھ مصافحے کریں، لیکن اے حنظلہ! کوئی گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور کوئی گھڑی کسی (اور) طرح۔''

[٦٩٦٧] ١٣ (...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَافَقَ حَنْظَلَةُ، فَقَالَ: «مَهْ!؟» فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً، لَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ».

[6967] عبدالصمد کے والد (عبدالوارث بن سعید) نے کہا: ہمیں سعید جُریری نے ابوعثمان نہدی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حنظلہ ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے ہمیں وعظ فرمایا اور دوزخ کی یاد دلائی۔ کہا: پھر میں گھر آیا تو بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے خوش طبعی کی، پھر میں باہر نکلا تو حضرت ابوبکر ؓ سے ملاقات ہوئی، میں نے یہی بات ان کو بتائی۔ انھوں نے کہا: میں نے بھی یہی کیا ہے جس طرح تم نے ذکر کیا ہے، پھر ہم دونوں رسول اللہ ﷺ سے ملے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے؟'' تو میں نے پوری بات آپ سے عرض کر دی، پھر حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: جس طرح انھوں نے کیا ہے، میں نے بھی بالکل یہی کیا ہے (گھر جا کر بیوی بچوں کے ساتھ مشغول ہو گیا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''حنظلہ (یہ) گھڑی گھڑی کا معاملہ ہے (ایک گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور دوسری کسی اور طرح۔) اگر تمھارے دل ہر وقت اسی طرح رہیں جیسے تذکیر وتلقین کے وقت ہوتے ہیں تو تمھارے ساتھ فرشتے مصافحے کریں حتی کہ راستوں

میں تم کو سلام کہیں۔"

[٦٩٦٨] (. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حدَّثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سعيد الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حنظلة التميمي الْأُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

[6968] سفیان نے سعید جریری سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت حنظلہ تمیمی اسیدی کاتب (رسول ﷺ) سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے...... پھر ان دونوں (جعفر بن سلیمان اور عبدالوارث بن سعید) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى، وَأَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ) (التحفة ٥)

باب: 4- اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ اس کے غضب پر غالب ہے

[٦٩٦٩] ١٤-(٢٧٥١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد: حدَّثنا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي».

[6969] مغیرہ حزامی نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا اور وہ (کتاب) عرش کے اوپر اس کے پاس ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔"

[٦٩٧٠] ١٥-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي».

[6970] سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے فرمایا: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔"

[٦٩٧١] ١٦-(. . .) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ،

[6971] عطاء بن میناء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کے بارے میں فیصلہ فرمالیا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے لکھ دیا، وہ اس کے پاس رکھی ہوئی ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب

فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي».

رہے گی۔"

[٦٩٧٢] ١٧ (٢٧٥٢) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ».

[6972] سعید بن مسیب نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کیے، ننانوے حصے اپنے پاس روک کر رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اسی ایک حصے میں سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتی کہ ایک چوپایہ اس ڈر سے اپنا سم اپنے بچے سے اوپر اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اس کو لگ نہ جائے۔"

[٦٩٧٣] ١٨ (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ، وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً».

[6973] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں، اس نے ایک رحمت اپنی مخلوق میں رکھی اور ایک کم سو رحمتیں (آیندہ کے لیے) اپنے پاس چھپا کر رکھ لیں۔"

[٦٩٧٤] ١٩ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6974] عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے جن وانس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان نازل فرما دی، اسی (ایک حصے کے ذریعے) سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، آپس میں رحمت کا برتاؤ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں مؤخر کر کے رکھ لی ہیں، ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔"

[٦٩٧٥] ٢٠-(٢٧٥٣) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ

[6975] معاذ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے حدیث

مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ».

بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت ہے جس کے ذریعے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے (رحمتیں) قیامت کے دن کے لیے (محفوظ) ہیں۔''

[٦٩٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6976] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٦٩٧٧] ٢١-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ، كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ».

[6977] داود بن ابی ہند نے ابوعثمان سے اور انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن اس نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت آسمانوں اور زمین کے درمیان کی وسعت کے برابر ہے۔ اس نے ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی، اسی رحمت کی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحمت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا سلوک کرتے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ ملا کر پوری (سو) کرے گا (اور بندوں کے ساتھ سو فیصد رحمت کا سلوک فرمائے گا۔)''

[٦٩٧٨] ٢٢-(٢٧٥٤) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِسَبْيٍ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ، تَبْتَغِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[6978] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چند قیدی آئے، ان قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی، اچانک قیدیوں میں سے اس کو ایک بچہ مل گیا، اس نے بچے کو اٹھا کر پیٹ سے چمٹا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی، تب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟'' ہم نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس کے بس میں ہو کہ اسے نہ پھینکے (تو ہرگز نہیں پھینکے گی۔)

«أترون هٰذه المرأة طارحة ولدها في النار؟» قلنا: لا، والله! وهي تقدر على أن لا تطرحه، فقال رسول الله ﷺ: «لله أرحم بعباده من هٰذه بولدها».

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا اس عورت کو اپنے بچے کے ساتھ ہے۔''

[٦٩٧٩] ٢٣ (٢٧٥٥) حدثني يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر، جميعا عن إسماعيل بن جعفر. قال ابن أيوب: حدثنا إسماعيل: أخبرني العلاء عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: «لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة، ما طمع بجنته أحد، ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة، ما قنط من جنته أحد».

[6979] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن کو یہ علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سزا کیا ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کی امید ہی نہ رکھے، اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے پاس رحمت کس قدر ہے تو کوئی ایک بھی اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔''

[٦٩٨٠] ٢٤ (٢٧٥٦) حدثني محمد بن مرزوق ابن بنت مهدي بن ميمون: حدثنا روح: حدثنا مالك عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: «قال رجل، لم يعمل حسنة قط، لأهله: إذا مات فحرقوه، ثم أذروا نصفه في البر ونصفه في البحر، فوالله! لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذبه أحدا من العالمين، فلما مات الرجل فعلوا ما أمرهم، فأمر الله البر فجمع ما فيه، وأمر البحر فجمع ما فيه، ثم قال: لم فعلت هٰذا؟ قال: من خشيتك، يا رب! وأنت أعلم، فغفر الله له».

[6980] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے گھر والوں سے کہا: جب وہ مرے تو اسے جلا دیں، پھر اس کا آدھا حصہ (ہواؤں میں اڑا کر) خشکی پر بکھیر دیں اور آدھا حصہ سمندر میں بہا دیں، کیونکہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسے قابو کر لیا تو اس کو ضرور بالضرور ایسا عذاب دے گا جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہیں دے گا، چنانچہ جب وہ آدمی مر گیا تو انھوں نے وہی کیا جس کا اس نے حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا، اس شخص کا جو بھی حصہ اس (خشکی) میں تھا اس نے اس کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم تو جو کچھ اس میں تھا اس نے اکٹھا کر دیا، پھر (اللہ نے) اس سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: میرے رب! تیرے ڈر سے (ایسا کیا تھا) اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے (کہ میری بات سچ ہے) تو اللہ نے (اس سچی خشیت کی بنا پر) اسے بخش دیا۔''

[٦٩٨١] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ: «إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي، لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ، يَا رَبِّ! - أَوْ قَالَ - مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ».

[6981] معمر نے کہا: زہری نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پھر) زہری نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے اپنے آپ پر ہر قسم کی زیادتی کی (ہر گناہ کا ارتکاب کر کے خود کو مجرم بنایا۔) تو جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے ریزہ ریزہ کر دینا، پھر مجھے ہوا میں، سمندر میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے قابو کر لیا تو مجھے یقیناً ایسا عذاب دے گا جو کسی اور کو نہ دیا ہوگا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انھوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ تو اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا پورا واپس کر، تو وہ (پورے کا پورا سامنے) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کیا اس پر تمھیں کس چیز نے اکسایا؟ اس نے کہا: میرے پروردگار! تیری خشیت نے ۔۔ یا کہا ۔۔ تیرے خوف نے، تو اسی (بات) کی بنا پر اس (اللہ) نے اسے بخش دیا۔“

[٦٩٨٢] (٢٦١٩) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا».

[6982] زہری نے کہا: اور حمید نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت بلی کے معاملے میں جہنم میں ڈال دی گئی جسے اس نے باندھ رکھا تھا۔ اس نے نہ اس کو کھلایا، نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے چھوٹے چھوٹے جانور کھا لیتی، وہ آخر کمزور ہو کر مر گئی۔“

قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ. [راجع: ٦٦٧٩]

زہری نے کہا: یہ اس لیے (فرمایا گیا) ہے کہ کوئی شخص نہ صرف (رحمت پر) بھروسہ کر لے اور نہ صرف مایوسی ہی اپنا لے۔

فائدہ: دونوں حدیثوں پر غور کریں تو دل کے دو عمل ہیں جن کی بنا پر جنت اور جہنم میں پہنچنے کا فیصلہ ہوا۔ دل کی خشیت یا خوف نے نیکیوں سے تہی دامن شخص کو جنت میں پہنچا دیا اور دل کی قساوت اور بے رحمی اس عورت کو جہنم میں لے گئی۔

[٦٩٨٣] ٢٦-(٢٧٥٦) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ

[6983] زبیدی نے مجھے حدیث سنائی کہ زہری نے کہا:

سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهِ» بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، إِلٰى قَوْلِهِ: «فَغَفَرَ اللهُ لَهُ».

مجھے حُمید بن عبدالرحمان بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک بندے نے اپنے آپ پر ہر طرح کی زیادتی کی۔'' (آگے) معمر کی حدیث کی طرح ہے، اس قول تک: ''پس اللہ نے اسے بخش دیا۔''

وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ.

اور انھوں نے بلی کے واقعے (کے بارے) میں عورت والی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: «فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا: أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ».

اور زُبیدی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے ہر شے سے، جس نے اس (جلائے جانے والے شخص) کی کوئی بھی چیز لی تھی، فرمایا: اس کا جو حصہ تیرے پاس ہے پورا واپس کر۔''

[٦٩٨٤] ٢٧ (٢٧٥٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَقَالَ لِوَلَدِهِ: لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ، أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ، إِذَا أَنَا مُتُّ، فَأَحْرِقُونِي - وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ - ثُمَّ اسْحَقُونِي، فَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ، فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا، وَإِنَّ اللهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي، قَالَ: فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا، فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ، وَرَبِّي! فَقَالَ اللهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ، قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا».

[6984] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عقبہ بن عبدالغافر کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے: ''تم سے پہلے کے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد سے نوازا تھا۔ اس نے اپنے بچوں سے کہا: ہر صورت وہی کچھ کرو گے جس کا میں تمھیں حکم دے رہا ہوں، یا میں اپنا ورثہ دوسروں کے سپرد کر دوں گا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو — اور مجھے زیادہ یہ لگتا ہے کہ قتادہ نے کہا — پھر مجھے کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دو، پھر مجھے ہوا میں اڑا دو کیونکہ میں نے اللہ کے ہاں کوئی اچھائی ذخیرہ نہیں کی۔ اللہ مجھ پر پوری قدرت رکھتا ہے کہ مجھے عذاب دے۔ کہا: اس نے ان (اپنی اولاد) سے پختہ عہد و پیمان لیا، تو میرے رب کی قسم! انھوں نے اس کے ساتھ وہی کیا (جو اس نے کہا تھا۔) اللہ تعالیٰ نے پوچھا: تم نے جو کچھ کیا اس پر تمھیں کس نے اکسایا؟ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔ فرمایا: پھر اسے اس کے سوا (جو وہ بھگت چکا تھا، یعنی لاش کا

[٦٩٨٥] ٢٨-(...) وحدّثناه يَحْيَى بْنُ حبيب الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قال: قال لِي أبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ؛ ح: وحدّثنا أَبُو بكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحسنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عوانَة، كِلاهُما عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَة نَحْوَ حَدِيثِهِ، وَفِي حَدِيثِ شَيْبَان وأبي عوانة: «أَنَّ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللهُ مالًا وَوَلَدًا».

جلنا اور اللہ کے سامنے پیشی وغیرہ) اور کوئی عذاب نہ ہوا۔"

[6985] سلیمان، شیبان بن عبدالرحمن اور ابوعوانہ سب نے قتادہ سے شعبہ کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ شیبان اور ابوعوانہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال اور اولاد سے نوازا۔"

وفي حديث التَّيْمِيِّ: «فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خيْرًا» قال فَسَّرَها قَتَادَةُ: لَمْ يدَّخِرْ عِنْدَ اللهِ خيْرًا، وَفِي حديثِ شَيْبَانَ: «فَإِنَّهُ، وَاللهِ! مَا ابْتَأَرَ عِنْد اللهِ خيْرًا» وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «ما امْتَأَرَ» بِالْمِيمِ.

اور تیمی کی حدیث میں ہے: "اس نے اللہ کے پاس کوئی اچھائی جمع نہ کرائی" کہا کہ قتادہ نے اس کی یہ تشریح کی: اس نے اللہ کے پاس کوئی اچھائی ذخیرہ نہ کی۔ اور شیبان کی حدیث میں ہے: "بے شک اس نے، اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں کوئی نیکی محفوظ نہ کرائی۔" اور ابوعوانہ کی حدیث میں ہے: "اس نے کچھ جمع نہ کیا" (امتار) میم کے ساتھ (یہ سب بولنے میں بھی ملتے جلتے الفاظ ہیں اور معنی میں بھی۔)

(المعجم ٥) - (بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ) (التحفة ٦)

باب:5- گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے، چاہے گناہ بار بار (سرزد) ہوں اور توبہ بھی بار بار ہو

[٦٩٨٦] ٢٩-(٢٧٥٨) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ: حدَّثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيما يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وجلَّ قَالَ: «أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، قال: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ

[6986] عبدالاعلیٰ بن حماد نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے حدیث سنائی، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: "ایک بندے نے گناہ کیا، اس نے کہا:

وتعالی: أذنب عبدي ذنبا، علم أن له ربا يغفر الذنب، ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب، فقال: أي رب! اغفر لي ذنبي، فقال تبارك وتعالی: عبدي أذنب ذنبا، فعلم أن له ربا يغفر الذنب، ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب فقال: أي رب! اغفر لي ذنبي، فقال تبارك وتعالی: أذنب عبدي ذنبا، فعلم أن له ربا يغفر الذنب، ويأخذ بالذنب، اعمل ما شئت فقد غفرت لك»

اے اللہ! میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے، اس کو پتہ ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، اس بندے نے پھر گناہ کیا تو کہا: میرے رب! میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ ہے، اس نے گناہ کیا ہے تو اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور (چاہے تو) گناہ پر پکڑتا ہے۔ اس بندے نے پھر سے وہی کیا، گناہ کیا اور کہا: میرے رب! میرے لیے میرا گناہ بخش دے، تو (اللہ) تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا تو اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور (چاہے تو) گناہ پر پکڑ لیتا ہے، (میرے بندے! اب تو) جو چاہے کر، میں نے تجھے بخش دیا ہے۔''

قال عبد الأعلى: لا أدري أقال في الثالثة أو الرابعة: «اعمل ما شئت».

عبدالاعلیٰ نے کہا: مجھے (پوری طرح) معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار: ''جو چاہے کر۔''

فائدہ: اس سے وہ عام گناہ مراد ہیں جو اللہ کا بندہ (اللہ پر ایمان رکھنے والا) بھول چوک یا کمزوریوں کی بنا پر کر بیٹھتا ہے، پھر بار بار پشیمان ہوتا ہے۔ جان بوجھ کر ان پر اصرار نہیں کرتا، جونہی گناہ کرتا ہے پشیمان ہو کر فوراً توبہ کرتا ہے۔ اللہ کو ایسے بندے کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ گناہ کر کے ہر بار پشیمان بھی ہوگا اور توبہ بھی کرے گا، اس وجہ سے وہ پہلے سے اس کے بارے میں فیصلہ فرما دیتا ہے کہ یہ دل سے بخشش مانگے گا، اس لیے میں نے اسے پیشگی بخش دیا۔ یہ اللہ کی بے پایاں رحمت ہے۔ اس رحیم وکریم رب کے ساتھ ہر مسلمان کو دل سے سچی محبت ہونی چاہیے۔

[٦٩٨٧] (...) قال أبو أحمد: حدثنا محمد بن زنجويه القرشي القشيري: حدثنا عبد الأعلى بن حماد النرسي بهذا الإسناد.

[6987] محمد بن زنجویہ قُشیری نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٦٩٨٨] ٣٠-(...) حدثني عبد بن حميد: حدثني أبو الوليد: حدثنا همام: حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة قال: كان بالمدينة قاص يقال له عبد الرحمن بن أبي عمرة قال: فسمعته يقول: سمعت

[6988] ہمام نے کہا: ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مدینہ میں ایک واعظ تھا جسے عبدالرحمن بن ابی عمرہ کہا جاتا تھا، میں نے اسے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً

أبا هُريْرة يقُولُ: سَمِعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «إنّ عبْدًا أذْنب ذنْبًا» بمعْنى حديثِ حمّاد بْن سلمة، وذكر ثلاث مرّاتٍ، أذْنب ذنْبًا، وفي الثّالثة: «قدْ غفرْتُ لِعبْدِي فلْيعْملْ ما شاء».

ایک بندے نے گناہ کیا" (آگے) حماد بن سلمہ کی حدیث کے مطابق بیان کیا اور اس نے "گناہ کیا" (کے الفاظ) تین بار کہے اور تیسری دفعہ کے بعد کہا: "میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، لہٰذا جو چاہے کرے۔"

[٦٩٨٩] ٣١-(٢٧٥٩) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ عنْ عمْرِو بْنِ مُرّة قال: سمِعْتُ أبا عُبيْدة يُحدِّثُ عنْ أبِي مُوسى، عنِ النّبِيِّ ﷺ قال: «إنّ الله عزّ وجلّ يبْسُطُ يدهُ بِاللّيْلِ، لِيتُوب مُسِيءُ النّهارِ، ويبْسُطُ يدهُ بِالنّهارِ، لِيتُوب مُسِيءُ اللّيْلِ، حتّى تطْلُع الشّمْسُ مِنْ مغْرِبِها».

[6989] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوعبیدہ کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "اللہ عزوجل رات کو اپنا دست (رحمت بندوں کی طرف) پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا دست (رحمت) پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس وقت تک یہی کرتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔"

[٦٩٩٠] (...) وحدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ: حدّثنا أبُو داوُد: حدّثنا شُعْبةُ بِهذا الْإِسْنادِ، نحْوهُ.

[6990] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بابُ غيْرةِ اللهِ تعالى، وتحْرِيمِ الْفواحِشِ) (التحفة ٧)

باب:6- اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان، نیز بے حیائی کے کام حرام ہیں

[٦٩٩١] ٣٢-(٢٧٦٠) حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبِي شيْبة وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهِيم - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال عُثْمانُ: حدّثنا - جرِيرٌ عنِ الْأعْمشِ، عنْ أبِي وائِلٍ، عنْ عبْدِ اللهِ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «ليْس أحدٌ أحبّ إليْهِ الْمدْحُ مِن اللهِ عزّ وجلّ، مِنْ أجْلِ ذٰلِك مدح نفْسهُ، وليْس أحدٌ أغْير مِن اللهِ، مِنْ أجْلِ

[6991] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل (شقیق) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں جسے مدح (اس کی رحمت وعنایت کا اقرار اور اس پر اس کی تعریف) پسند ہو، اسی لیے اس نے خود اپنی مدح فرمائی ہے اور کوئی نہیں جو اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہو، اسی لیے اس نے بے حیائی کے تمام کام، ان میں سے جو ظاہر ہیں

ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ».

اور جو پوشیدہ ہیں، حرام کر دیے ہیں۔"

[٦٩٩٢] ٣٣ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ تَعَالَى».

[6992] عبداللہ بن نمیر اور ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں ہے، اسی لیے اس نے بے حیائی کے تمام کام، ان میں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں حرام کر دیے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جسے مدح زیادہ پسند ہو۔"

[٦٩٩٣] ٣٤ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَفَعَهُ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ».

[6993] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے ابووائل کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے۔ (عمرو بن مرہ نے) کہا: میں نے ان (ابووائل) سے کہا: کیا آپ نے خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اور انھوں نے اسے مرفوعا بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے تمام کھلی اور پوشیدہ فواحش (بے حیائی کی باتیں) حرام کر دیں اور اللہ سے بڑھ کر کسی کو مدح پسند نہیں (کیونکہ حقیقت میں وہی مدح کا حقدار ہے)، اسی لیے اس نے اپنی مدح فرمائی ہے۔"

[٦٩٩٤] ٣٥ (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،

[6994] عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی نہیں جسے اللہ سے بڑھ کر مدح پسند ہو، اسی بنا پر اس نے اپنی مدح فرمائی اور کوئی نہیں جو اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہو، اسی بنا پر اس نے تمام فواحش حرام کر دیں اور کوئی نہیں جسے اللہ سے بڑھ کر (بندوں کا اس سے) معذرت کرنا پسند ہو، اسی بنا پر اس نے کتاب نازل فرمائی اور پیغمبروں کو بھیجا۔"

مِنْ أجْلِ ذٰلك مدحَ نَفْسَهُ، ولَيْسَ أحَدٌ أغْيَرَ مِنَ اللهِ، مِنْ أجْلِ ذٰلكَ حرَّمَ الْفَوَاحِشَ، ولَيْسَ أحدٌ أحبَّ إلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أجْلِ ذٰلِكَ أنْزلَ الْكِتاب وأرْسلَ الرُّسُلَ».

[٦٩٩٥] ٣٦-(٢٧٦١) حدَّثنا عمْرٌو النّاقدُ: حدّثَنا إسْماعِيلُ بْنُ إبْراهِيمَ بْنِ عُلَيّة عنْ حجّاجِ بْنِ أبي عُثْمانَ قالَ: قالَ يَحْيٰى: وحدّثني أبُو سلمة عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «إنّ الله يَغارُ، وإنَّ الْمُؤْمِن يغارُ، وغيْرةُ الله أنْ يَأْتِي الْمُؤْمِنُ ما حَرّمَ عليْه». [انظر: ٦٩٩٩]

[6995] حجاج بن ابی عثمان نے کہا: یحییٰ (بن ابی کثیر) نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور بے شک مومن بھی غیرت کرتا ہے۔ اللہ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن ایسے کام کا ارتکاب کرے جو اس نے اس پر حرام کیا ہے۔''

[٦٩٩٦] (٢٧٦٢) قَالَ يحْيٰى: وَحَدّثني أبُو سلمةَ، أنّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أنّ أسْماء بنْت أبي بَكْرٍ حدّثتْهُ؛ أنّها سمِعتْ رسُولَ الله ﷺ يقُولُ: «لَيْسَ شَيْءٌ أغْيَرَ مِنَ اللهِ عزّ وجلّ». [انظر: ٦٩٩٨]

[6996] یحییٰ نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ بن زبیر نے بیان کیا، انھیں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی نہیں جو اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت مند ہو۔''

[٦٩٩٧] (٢٧٦١) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى: حَدّثَنا أبُو دَاوُدَ: حَدّثَنا أبَانُ بْنُ يَزِيدَ وحرْبُ بْنُ شَدّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أبي سلمة، عنْ أبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بمثْلِ رِوَايَةِ حجّاجٍ، حَدِيثَ أبِي هُرَيْرَةَ خاصّةً، ولَمْ يذْكُرْ حدِيثَ أسْمَاءَ.

[6997] ابان بن یزید اور حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے حجاج کی روایت کے مانند صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٩٩٨] ٣٧-(٢٧٦٢) وحدّثنا مُحَمّدُ بْنُ أبي بكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدّثَنا بِشْرُ بْنُ الْمُفضّلِ عَنْ هشامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أبي سَلمةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أسْمَاءَ عَنِ

[6998] ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں ہے۔''

النبي ﷺ أنه قال: «لا شيء أغير من الله عز وجل». [انظر: ٦٩٩٦]

[٦٩٩٩] ٣٨-(٢٧٦١) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا عبد العزيز يعني ابن محمد، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: «المؤمن يغار، والله أشد غيرا». [انظر: ٦٩٩٥]

[6999] عبدالعزیز بن محمد نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد (عبدالرحمٰن) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن (دوسرے) مومن کے لیے غیرت کرتا ہے (کہ اس کی حرمت پامال نہ کی جائے) اور اللہ تعالیٰ تو غیرت میں اس سے بڑھ کر ہے۔''

[٧٠٠٠] (...) وحدثنا محمد بن المثنى: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة قال: سمعت العلاء، بهذا الإسناد.

[7000] شعبہ نے کہا: میں نے علاء کو اسی سند کے ساتھ (یہی حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا۔

(المعجم ٧) - (باب قوله تعالى: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾) (التحفة ٨)

باب: 7- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں''

[٧٠٠١] ٣٩-(٢٧٦٣) حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو كامل فضيل بن حسين الجحدري، كلاهما عن يزيد بن زريع - واللفظ لأبي كامل -: حدثنا يزيد: حدثنا التيمي عن أبي عثمان، عن عبد الله بن مسعود: أن رجلا أصاب من امرأة قبلة، فأتى النبي ﷺ فذكر ذلك له، قال: فنزلت: ﴿أَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ [هود: ١١٤] قال: فقال الرجل: ألي هذه؟ يا رسول الله! قال: «لمن عمل بها من أمتي».

[7001] یزید نے کہا: ہمیں تیمی نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے ایک عورت کو بوسہ دیا، (پھر) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعے کا ذکر کیا، تب (یہ آیت) نازل ہوئی: ''دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم رکھو، بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ یاد دہانی ہے یاد رکھنے والوں کے لیے۔'' اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (بشارت) صرف میرے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے جو بھی (گناہوں سے پاک ہونے کے لیے) اس پر عمل کرے۔''

[٧٠٠٢] ٤٠-(...) حدثنا محمد بن عبد الأعلى: حدثنا المعتمر عن أبيه: حدثنا

[7002] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ، إِمَّا قُبْلَةً، أَوْ مَسًّا بِيَدٍ، أَوْ شَيْئًا، كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ.

سے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے ذکر کیا کہ اس نے ایک عورت کو بوسہ دیا ہے یا اس کو ہاتھ سے مس کیا ہے یا (ایسا) کوئی اور کام کیا ہے، گویا کہ وہ اس کے کفارے کے متعلق سوال کر رہا ہے، کہا: تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی، پھر یزید کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧٠٠٣] ٤١-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: أَصَابَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ.

[7003] جریر نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا سے کم درجے کا کوئی کام کیا۔ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے اس کے سامنے اس کو بہت بڑا گناہ قرار دیا، پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے بھی اس کے لیے اس کو بہت بڑی بات قرار دیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، (آگے) یزید اور معتمر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧٠٠٤] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا، فَأَنَا هٰذَا، فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ، لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ، فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ

[7004] ابواحوص نے سماک سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ اور اسود سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے آخری حصے میں ایک عورت کو قابو کر لیا اور اس سے جماع کے سوا میں نے اس سے اور سب کچھ حاصل کر لیا۔ تو (اب) میں آپ کے سامنے حاضر ہوں، آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ نے تمہارا پردہ رکھا، کاش! تم خود بھی اپنا پردہ رکھتے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ تو (کچھ دیر بعد) وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: "دن کے دونوں

وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ﴾ [هود: ١١٤] فقال رجل من القوم: يا نبي الله! هذا له خاصة؟ قال: «بل للناس كافة».

حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے یاد دہانی ہے جو اچھی بات کو یاد رکھنے والے ہیں۔" اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔"

[٧٠٠٥] ٤٣ (...) حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا أبو النعمان الحكم بن عبد الله العجلي: حدثنا شعبة عن سماك بن حرب قال: سمعت إبراهيم يحدث عن خاله الأسود، عن عبد الله، عن النبي ﷺ بمعنى حديث أبي الأحوص، وقال في حديثه: فقال معاذ: يا رسول الله! هذا لهذا خاصة، أو لنا عامة؟ قال: «بل لكم عامة».

[7005] شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم کو اپنے ماموں اسود سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابوالاحوص کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے یا عمومی طور پر ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ تم سب کے لیے عام ہے۔"

[٧٠٠٦] ٤٤-(٢٧٦٤) حدثنا الحسن بن علي الحلواني: حدثنا عمرو بن عاصم: حدثنا همام: حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! أصبت حدا فأقمه علي، قال: وحضرت الصلاة فصلى مع رسول الله ﷺ، فلما قضى الصلاة قال: يا رسول الله! إني أصبت حدا فأقم في كتاب الله، قال: «هل حضرت معنا الصلاة؟» قال: نعم، قال: «قد غفر لك».

[7006] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے حد (لگنے والے کام) کا ارتکاب کر لیا ہے، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (تب) نماز کا وقت آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ لی تو کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کیا ہے، میرے بارے میں اللہ کی کتاب کا (جو) فیصلہ (ہے اسے) نافذ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوا؟" اس نے عرض کی: ہاں، فرمایا: "تیرا گناہ بخش دیا گیا ہے۔"

فائدہ: شارحین حدیث کہتے ہیں کہ اس نے جو گناہ کیا تھا وہ اس کے خیال میں حد کے قابل تھا، اس لیے اس نے حد قائم کرنے کی بات کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس نے گناہ کا نام نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے بھی اس بات کا یقین کرنے کے لیے کہ وہ گناہ واقعی قابل حد تھا یا نہیں، اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور نماز سے گناہ کی بخشش کی نوید سنائی۔ جس طرح اس بات کا امکان ہے کہ حقیقتاً اس کا گناہ قابل حد نہ ہو، اسی طرح اتنا ہی اس بات کا امکان ہے کہ وہ گناہ قابل حد ہو۔ جس شخص نے

رسول اللہ ﷺ کے سامنے باقاعدہ وضاحت سے زنا کا ارتکاب کرنے کا اعتراف کیا، اس کے بارے میں بھی آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اس کے گناہ کی پردہ پوشی ہو جاتی اور وہ استغفار کرتا رہتا تو بہتر تھا۔ (صحیح مسلم، حدیث: 4431 (1695))

[٧٠٠٧] ٤٥-(٢٧٦٥) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ، وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ، فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ، أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ؟» قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ، - أَوْ قَالَ - ذَنْبَكَ».

[7007] شداد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا تو کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کر دیا ہے، لہذا آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اس نے دوبارہ کہا: اللہ کے رسول! میں حد کا مستحق ہو گیا ہوں، آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ نبی ﷺ خاموش رہے، اس نے تیسری بار (یہی) کہا تو (اس وقت) نماز کی اقامت کہہ دی گئی۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نماز سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے تو وہ شخص آپ کے پیچھے چل پڑا، میں (بھی) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل پڑا کہ دیکھوں آپ ﷺ اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے حد (کے قابل گناہ) کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”ذرا دیکھو: جب تم اپنے گھر سے نکلے تھے تو تم نے وضو کیا تھا اور اچھی طرح وضو کیا تھا؟“ اس نے عرض کی: ہاں، اللہ کے رسول! (اچھی طرح وضو کیا تھا۔) فرمایا: ”اس کے بعد تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟“ اس نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا: ”تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھاری حد ۔۔ یا فرمایا۔۔ تمھارے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔“

(المعجم ٨) - (بَابُ قَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ، وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ) (التحفة ٩)

باب: 8- قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے، خواہ اس نے بہت سے قتل کیے ہوں

[٧٠٠٨] ٤٦-(٢٧٦٦) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى ومُحمّدُ بْنُ بشّار واللّفْظُ لابْنِ الْمُثنّى قالا: حدّثنا مُعاذُ بْنُ هشامٍ: حدّثني أبي عنْ قتادة، عنْ أبي الصّدّيق، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريّ: أنّ نبيّ الله ﷺ قال: «كان فيمنْ كان قبْلكُمْ رجُلٌ قتل تسْعةً وتسْعين نفْسًا، فسأل عنْ أعْلم أهْل الْأرْض فدُلّ على راهبٍ، فأتاهُ فقال: إنّهُ قتل تسْعةً وتسْعين نفْسًا، فهلْ لهُ منْ توْبةٍ؟ فقال: لا، فقتلهُ، فكمّل به مائةً، ثُمّ سأل عنْ أعْلم أهْل الْأرْض فدُلّ على رجُلٍ عالمٍ، فقال: إنّهُ قتل مائة نفْسٍ، فهلْ لهُ منْ توْبةٍ؟ فقال: نعمْ، ومنْ يحُولُ بيْنهُ وبيْن التّوْبة؟ انْطلقْ إلى أرْض كذا وكذا، فإنّ بها أُناسًا يعْبُدُون الله تعالى فاعْبُد الله تعالى معهُمْ، ولا ترْجعْ إلى أرْضك فإنّها أرْضُ سوْءٍ، فانْطلق حتّى إذا نصف الطّريق أتاهُ الْموْتُ، فاخْتصمتْ فيه ملائكةُ الرّحْمة وملائكةُ الْعذاب، فقالتْ ملائكةُ الرّحْمة: جاء تائبًا مُقْبلًا بقلْبه إلى الله، وقالتْ ملائكةُ الْعذاب: إنّهُ لمْ يعْملْ خيْرًا قطُّ، فأتاهُمْ ملكٌ في صُورة آدميٍّ، فجعلُوهُ بيْنهُمْ، فقال: قيسُوا ما بيْن الْأرْضيْن، فإلى أيّتهما كان أدْنى، فهُو لهُ، فقاسُوا فوجدُوهُ أدْنى إلى الْأرْض الّتي أراد، فقبضتْهُ ملائكةُ الرّحْمة».

[7008] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے ابوصدیق سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا اس نے ننانوے قتل کیے، پھر اس نے زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کون ہے۔) اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کی کوئی سبیل) ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس (کے قتل) سے سو قتل پورے کر لیے۔ اس نے پھر اہل زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا۔ اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ تو اس نے (جا کر) کہا: اس نے سو قتل کیے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کا امکان) ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں سرزمین پر چلے جاؤ، وہاں (ایسے) لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ اور اپنی سرزمین پر واپس نہ آؤ، یہ بُری (باتوں سے بھری ہوئی) سرزمین ہے۔ وہ چل پڑا، یہاں تک کہ جب آدھا راستہ طے کر لیا تو اسے موت نے آ لیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتا ہوا اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے آیا تھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا۔ تو ایک فرشتہ آدمی کے روپ میں ان کے پاس آیا، انھوں نے اسے اپنے درمیان (ثالث) مقرر کر لیا۔ اس نے کہا: دونوں زمینوں کے درمیان فاصلہ ماپ لو، وہ دونوں میں سے جس زمین کے زیادہ قریب ہو تو وہ اسی (زمین کے لوگوں) میں سے ہوگا۔ انھوں نے مسافت کو ماپا تو اسے اس زمین کے

قریب تر پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔"

قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

قتادہ نے کہا: حسن (بصری) نے کہا: (اس حدیث میں) ہمیں بتایا گیا کہ جب اسے موت نے آلیا تھا تو اس نے اپنے سینے سے (گھسٹ کر) خود کو (گناہوں بھری زمین سے) دور کر لیا تھا۔

[٧٠٠٩] ٤٧-(...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ، فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ. فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ، فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا».

[7009] معاذ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوصدیق ناجی سے سنا، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: "ایک شخص نے ننانوے انسان قتل کیے، پھر اس نے یہ پوچھنا شروع کر دیا: کیا اس کی توبہ (کی کوئی سبیل) ہو سکتی ہے؟ وہ ایک راہب کے پاس آیا، اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: تیرے لیے کوئی توبہ نہیں۔ اس نے اس راہب کو (بھی) قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے پھر سے (توبہ کے متعلق) پوچھنا شروع کر دیا، پھر ایک بستی سے (دوسری) بستی کی طرف نکل پڑا جس میں نیک لوگ رہتے تھے۔ وہ راستے کے کسی حصے میں تھا کہ اسے موت نے آن لیا، وہ (اس وقت) اپنے سینے کے ذریعے سے (پچھلی گناہوں بھری بستی سے) دور ہوا، پھر مر گیا۔ تو اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا۔ تو وہ شخص ایک بالشت برابر نیک بستی کی طرف قریب تھا، اسے اس بستی کے لوگوں میں سے (شمار) کر لیا گیا۔"

[٧٠١٠] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ. وَزَادَ فِيهِ: «فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي، وَإِلَى هَذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي».

[7010] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح معاذ بن معاذ کی حدیث ہے اور اس میں مزید یہ کہا: "تو اللہ نے اس (گناہ گاروں کی بستی) کو وحی کر دی کہ تو دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی بستی) کو وحی کر دی کہ تو قریب ہو جا۔"

(المعجم . . .) - في سعة رحمة الله تعالى على المؤمنين، وفداء كل مسلم بكافر من النار (التحفة . . .)

باب: مومنوں پر اللہ کی رحمت کی وسعت اور دوزخ سے نجات کے لیے ہر مسلمان کے عوض ایک کافر کا فدیہ

[٧٠١١] ٤٩ (٢٧٦٧) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة عن طلحة بن يحيى، عن أبي بردة، عن أبي موسى قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا كان يوم القيامة، دفع الله عز وجل إلى كل مسلم، يهوديا أو نصرانيا، فيقول: هذا فكاكك من النار».

[7011] طلحہ بن یحییٰ نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ (ایک مرحلے پر) ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی عطا کر دے گا، پھر فرمائے گا: یہ جہنم سے تمھارے لیے چھٹکارے کا ذریعہ بنے گا۔''

فائدہ: اس کا مفہوم یہ نہیں کہ ایک مسلم جن گناہوں کی بنا پر جہنم میں جانے والا ہوگا، وہ بلا سبب کافر پر ڈال دیے جائیں گے۔ یہ اللہ کے فرمان: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی'' (. . .) کے خلاف ہے۔ ہاں اس کافر نے دھوکے سے یا جبر کر کے اس مسلمان سے غلط کام کرایا ہوگا تو اپنے علاوہ مسلمان کے غلط کام کی ذمہ داری بھی اس پر ڈالی جائے گی: ﴿لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ﴾ ''تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے بھی جنھیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے ہیں۔ سن لو! برا ہے جو بوجھ وہ اٹھا رہے ہیں۔'' (النحل 25:16) اس کا یہ بھی مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ دوزخ میں جانے والوں کی تعداد متعین ہے۔ گناہ گار مومنوں کو بھی معاف کر کے جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد کافروں سے وہ تعداد پوری ہو جائے گی جو جہنم کے لیے مقرر ہے۔ اس حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

[٧٠١٢] ٥٠ (. . .) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا عفان بن مسلم: حدثنا همام: عن قتادة، أن عونا وسعيد بن أبي بردة حدثاه، أنهما شهدا أبا بردة يحدث عمر بن عبد العزيز عن أبيه، عن النبي ﷺ قال: «لا يموت رجل مسلم إلا أدخل الله مكانه النار، يهوديا أو نصرانيا» قال: فاستحلفه عمر بن عبد العزيز بالله الذي لا إله إلا هو!

[7012] عفان بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام نے قتادہ سے حدیث بیان کی کہ عون (بن عبداللہ) اور سعید بن ابی بردہ نے انھیں حدیث بیان کی، وہ دونوں ابوبردہ کے سامنے موجود تھے جب وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا ایک نصرانی کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔'' کہا: عمر بن عبدالعزیز نے

ثلاث مرات أن أباه حدثه عن رسول الله ﷺ. قال: فحلف له، قال: فلم يحدثني سعيد أنه استحلفه، ولم ينكر على عون قوله.

حضرت ابوبردہ کو تین بار اس اللہ کی قسم دی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ واقعی ان کے والد نے انھیں رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ انھوں نے ان (عمر بن عبدالعزیز) کے سامنے قسم کھائی۔ (قتادہ نے) کہا: سعید نے مجھ سے یہ بیان نہیں کیا کہ انھوں نے ان سے قسم لی اور نہ انھوں نے عون کی (بتائی ہوئی) بات پر کوئی اعتراض کیا۔

فائدہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا حضرت ابوبردہ کو تین بار قسم دے کر پوچھنا کہ واقعی انھوں نے یہ حدیث اپنے والد گرامی سے سنی ہے، کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ مزید تاکید کے لیے تھا کیونکہ اس حدیث میں تمام اہل اسلام کو جو عظیم بشارت دی گئی ہے، اس سے ان کو بہت طمانیت اور مسرت حاصل ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابوبردہ کو اگر اس حدیث میں کوئی شک ہوتا یا نسیان اور خطا کا خدشہ ہوتا تو وہ کبھی اس پر قسم نہ کھاتے۔ جب انھوں نے قسم کھالی تو اس قسم نے تمام امور کی نفی ہوگئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں مسلمانوں کے لیے بہت بڑی بشارت ہے کیونکہ اس حدیث میں وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان (موحد) کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے بدلے میں ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کر دے گا۔" (شرح صحيح مسلم للنووي: 134/17)

[٧٠١٣] (...) حدثنا إسحق بن إبراهيم ومحمد بن المثنى، جميعا عن عبد الصمد بن عبد الوارث: أخبرنا همام: حدثنا قتادة بهذا الإسناد، نحو حديث عفان، وقال: عون بن عتبة.

[7013] عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، کہا: ہمیں ہمام نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے اسی سند کے ساتھ عفان کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور (عون بن عبداللہ کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے) کہا: عون بن عتبہ۔

[٧٠١٤] ٥١-(...) وحدثنا محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد: حدثنا حرمي بن عمارة: حدثنا شداد، أبو طلحة الراسبي عن غيلان بن جرير، عن أبي بردة، عن أبيه عن النبي ﷺ قال: «يجيء، يوم القيامة، ناس من المسلمين، بذنوب أمثال الجبال، فيغفرها الله لهم، ويضعها على اليهود والنصارى» فيما أحسب أنا.

[7014] (ابوروح) حرمی بن عمارہ نے کہا: ہمیں شداد ابوطلحہ راسبی نے غیلان بن جریر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں جیسے (بڑے بڑے) گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے لیے وہ گناہ بخش دے گا، اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں، وہ ان (گناہوں) کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔"

قَالَ أَبُو رَوْحٍ: لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ.

ابوروح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ شک کس (راوی) کی طرف سے ہے۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: أَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قُلْتُ: نَعَمْ.

حضرت ابوبردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی، انھوں نے کہا: کیا تمھارے والد نے تمھیں یہ حدیث نبی ﷺ سے بیان کی تھی؟ میں نے کہا: ہاں۔

فائدہ: اس روایت میں ایک راوی کو ان الفاظ کے بارے میں شک ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا۔'' حدیث: 7012 میں، جو کسی شک کے بغیر بیان کی گئی، اس طرح کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس میں مومنوں کو جہنم سے نجات کی وجہ سے، وہاں خالی ہونے والی جگہوں کو کافروں سے بھرنے کی بات ہے۔ یہی درست الفاظ ہیں جو قرآن کی آیت مبارکہ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی'' (الزمر 7:39) سے متصادم نہیں۔

[٧٠١٥] ٥٢-(٢٧٦٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَعْرِفُ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ».

[7015] قتادہ نے صفوان بن محرز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے نبی ﷺ سے نجویٰ (مومن سے اللہ کی سرگوشی) کے متعلق کس طرح سنا تھا؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کو قیامت کے دن اس کے رب عزوجل کے قریب کیا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا (تاکہ کوئی اور اس کے راز پر مطلع نہ ہو)، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا: کیا تو (ان سب گناہوں کو) پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں (ان سب گناہوں کو) پہچانتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میں نے دنیا میں تم پر (رحم کرتے ہوئے) ان گناہوں کو چھپا لیا تھا اور آج (تم پر رحم کرتے ہوئے) تمھارے لیے ان سب کو معاف کرتا ہوں، پھر اسے (محض) اس کی نیکیوں کا صحیفہ پکڑا دیا جائے گا اور رہے کفار اور منافقین تو ساری مخلوقات کے سامنے بلند آواز سے انھیں کہا جائے گا: یہی ہیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ) (التحفة ١٠)

باب:9- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ

[٧٠١٦] ٥٣-(٢٧٦٩) حدّثنا أبو الطّاهرِ أحمدُ بْنُ عمْرِو بْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ عمْرِو بْنِ سرْحٍ، مولى بني أُميّة: أخبرني ابْنُ وهْبٍ: أخبرني يُونُسُ عنِ ابْنِ شِهابٍ قال: ثُمّ غزا رسُولُ اللهِ ﷺ غزْوة تبُوك، وهُو يُريدُ الرُّوم ونصارى الْعربِ بِالشّامِ.

[7016] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: پھر رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک لڑنے گئے اور آپ کا ارادہ روم اور شام کے عرب نصرانیوں کا مقابلہ کرنے کا تھا۔

قال ابْنُ شِهابٍ: وأخبرني عبْدُ الرّحْمٰنِ ابْنُ عبْدِ اللهِ بْنِ كعْبِ بْنِ مالِكٍ، أنّ عبْد اللهِ بْن كعْبٍ، وكان قائد كعْبٍ، مِنْ بنِيهِ، حِين عمِي، قال: سمِعْتُ كعْب بْن مالِكٍ يُحدِّثُ حدِيثهُ حِين تخلّف عنْ رسُولِ اللهِ ﷺ في غزْوةِ تبُوك. قال كعْبُ بْنُ مالِكٍ: لمْ أتخلّفْ عنْ رسُولِ اللهِ ﷺ في غزْوةٍ غزاها قطُّ، إلّا في غزْوةِ تبُوك، غيْر أنِّي قدْ تخلّفْتُ في غزْوةِ بدْرٍ، ولمْ يُعاتِبْ أحدًا تخلّف عنْهُ، إنّما خرج رسُولُ اللهِ ﷺ والْمُسْلِمُون يُرِيدُون عِير قُريْشٍ، حتّى جمع اللهُ بيْنهُمْ وبيْن عدُوِّهِمْ، على غيْرِ مِيعادٍ، ولقدْ شهِدْتُ مع رسُولِ اللهِ ﷺ ليْلة الْعقبةِ، حِين تواثقْنا على الْإِسْلامِ، وما أُحِبُّ أنّ لِي بِها مشْهد بدْرٍ، وإِنْ كانتْ بدْرٌ أذْكر فِي النّاسِ مِنْها، وكان مِنْ خبرِي، حِين تخلّفْتُ عنْ رسُولِ اللهِ ﷺ، فِي غزْوةِ تبُوك، أنِّي لمْ أكُنْ قطُّ أقْوى ولا أيْسر مِنِّي حِين تخلّفْتُ عنْهُ فِي تِلْك الْغزْوةِ، واللهِ! ما جمعْتُ قبْلها راحِلتيْنِ قطُّ، حتّى جمعْتُهُما فِي تِلْك الْغزْوةِ، فغزاها رسُولُ اللهِ ﷺ فِي حرٍّ شدِيدٍ، واسْتقْبل سفرًا بعِيدًا ومفازًا،

ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے نابینا ہونے کے بعد حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے وہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑنے اور انھیں (ہر ضرورت کے لیے) لانے لے جانے والے تھے۔ کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کی وہ حدیث سنی تھی جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں غزوۂ تبوک کے سوا کسی جنگ میں، جو آپ ﷺ نے کی، کبھی رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ (ہاں) مگر میں غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا (کیونکہ آپ ﷺ سب کو ساتھ لے کر تشریف نہیں لے گئے تھے اس لیے) آپ ﷺ نے کسی شخص پر، جو اس جنگ میں شریک نہیں ہوا، عتاب نہیں فرمایا تھا۔ (بدر کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے تجارتی قافلے (کا سامنا کرنے) کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے طے شدہ وقت کے بغیر ان کی اور ان کے دشمنوں کی مڈبھیڑ کروا دی۔ میں بیعت عقبہ کی رات میں آپ ﷺ کے ساتھ شامل تھا جب ہم سب نے اسلام قبول کرنے پر (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) معاہدہ کیا تھا۔ مجھے اس (اعزاز) کے عوض بدر میں شمولیت (کا اعزاز بھی) زیادہ محبوب نہیں، اگرچہ لوگوں میں بدر کا تذکرہ اس (بیعت) کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ میں جب غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہا تھا تو میرے احوال یہ

وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَثِيرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ - يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيوَانَ -.

تھے کہ میں اس وقت کی نسبت، جب میں اس جنگ سے پیچھے رہا تھا، کبھی (جسمانی طور پر) زیادہ قوی اور (مالی اعتبار سے) زیادہ خوش حال نہیں رہا تھا۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں، یہاں تک کہ اس غزوے کے موقع پر ہی میں نے دو سواریاں اکٹھی رکھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ غزوہ سخت گرمی میں کیا تھا، آپ کو بہت دور کے چٹیل صحرا کا سفر درپیش تھا اور آپ کو بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا کرنا تھا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے سامنے اس معاملے کو (جو انھیں درپیش تھا) اچھی طرح واضح فرما دیا تھا تاکہ وہ اپنی جنگ کی (پوری) تیاری کر لیں۔ آپ ﷺ نے انھیں ان کی سمت سے بھی آگاہ فرما دیا تھا جدھر سے آپ جانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کثیر تعداد میں مسلمان تھے۔ کسی محفوظ رکھنے والے کی کتاب میں ان کے نام جمع (اکٹھے لکھے ہوئے) نہیں تھے ۔۔ ان کی مراد رجسٹر سے تھی ۔۔

قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ، يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ، فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے لوگ کم تھے جو غائب رہنا چاہتے تھے، جو سمجھتے تھے کہ ان کی یہ بات اس وقت تک مخفی رہے گی جب تک ان کے بارے میں اللہ عزوجل کی وحی نازل نہیں ہوتی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور (درختوں پر پتے زیادہ ہو جانے کی بنا پر) سائے اچھے ہو گئے تھے۔ (ہر آدمی کا دل چاہتا تھا کہ آرام سے گھر میں رہے، دن کو سائے کے نیچے آرام کرے اور تازہ پھل کھائے۔) میرا بھی دل اسی طرف زیادہ مائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان (جہاد کی) تیاری میں لگ گئے۔ میں صبح کو نکلتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں اور واپس آتا تو میں نے کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ میں دل میں کہتا: میں چاہوں تو اس کی بھرپور تیاری کر سکتا ہوں، یہی کیفیت مجھے مسلسل آگے سے آگے کرتی گئی اور لوگ مسلسل سنجیدہ سے

حتّٰى أسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي، فَطَفِقْتُ، إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ، بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً، إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟» قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ!»، فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ.

سنجیدہ ہوتے گئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ صبح سویرے روانہ ہو گئے، مسلمان آپ کے ہمراہ تھے اور میں اپنی کوئی بھی تیاری مکمل نہ کر پایا تھا۔ میں پھر صبح کے وقت نکلا اور واپس آیا تو بھی کچھ نہ کر پایا تھا اور میری یہی کیفیت تسلسل سے آگے چلتی رہی، یہاں تک کہ (تیاری میں پیچھے رہ جانے والے) مسلمان جلد از جلد جانے لگے اور جنھوں نے جنگ میں حصہ لینا تھا وہ بہت آگے نکل گئے، اس پر میں نے ارادہ کیا کہ نکل پڑوں اور لوگوں سے جا ملوں۔ اے کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ (بھی) میرے مقدر میں نہ ہوا اور میری یہ حالت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی روانگی کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو میں اس بات پر سخت غمگین ہوتا کہ مجھے (اپنے لیے اپنے جیسے کسی شخص کی) کوئی مثال نہ ملتی (جس کے نمونے پر میں نے عمل کیا ہو)، سوائے کسی ایسے انسان کے جس پر نفاق کی تہمت تھی یا ضعفاء میں کوئی شخص جسے اللہ کی طرف سے معذور قرار دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک میرا ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچے تو آپ نے، جب آپ لوگوں کے ساتھ تبوک میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: ''کعب بن مالک نے کیا کیا؟'' تو بنوسلمہ کے ایک شخص نے کہا: اسے اس کی دو (خوبصورت) چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے (کے کام) نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کہی، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم ان کے بارے میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔ آپ اسی کیفیت میں تھے کہ آپ نے سفید لباس میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا جس کے (چلنے کے) سبب سے (صحرا میں نظر آنے والا) سراب ٹوٹتا جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے ابوخیثمہ (انصاری) ہونا چاہیے۔'' تو وہ ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے ایک صاع

کھجور کا صدقہ دیا تھا جب منافقوں نے انھیں طعنہ دیا تھا (اور کہا تھا: اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں۔)

فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ، حَضَرَنِي بَثِّي، فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ لِي: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، حَتّٰى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ، وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ، حَتّٰى جِئْتُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ، تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: «تَعَالَ» فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي، وَاللهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلٰكِنِّي، وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ، لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي، لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کا رخ فرما لیا ہے تو مجھے میرے غم اور افسوس نے (شدت سے) آلیا، میں جھوٹے عذر سوچنے اور (دل میں) کہنے لگا: میں کل کو آپ کی ناراضی سے کیسے نکلوں گا؟ میں اپنے گھر والوں میں سے ہر رائے رکھنے والے فرد سے (بھی) مدد لینے لگا۔ جب مجھ سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ پہنچنے والے ہیں تو باطل (بہانے تراشنے) کا خیال میرے دل سے زائل ہو گیا، یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ میں کسی چیز کے ذریعے سے آپ (کی ناراضی) سے نہیں بچ سکتا تو میں نے آپ کے سامنے سچ کہنے کا تہیہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری صبح کے وقت ہوئی۔ آپ ﷺ جب سفر سے آتے تو مسجد سے آغاز فرماتے، اس میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں (سے ملاقات) کے لیے بیٹھ جاتے۔ جب آپ نے ایسا کر لیا تو پیچھے رہ جانے والے آپ کے پاس آنے لگے۔ انھوں نے (آ کر) عذر پیش کرنا اور آپ کے سامنے قسمیں کھانا شروع کر دیں، وہ اسی سے کچھ زائد آدمی تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہر (کیے گئے عذروں) کو قبول فرمایا، ان سے آیندہ (اطاعت) کی بیعت لی، اللہ سے ان کی مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے حوالے کر دیا، یہاں تک کہ میں حاضر ہوا۔ جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ اس طرح مسکرائے جیسے آپ کو غصہ دلایا گیا ہو، پھر آپ نے فرمایا: ''آؤ۔'' میں چلتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آپ کے سامنے (آ کر) بیٹھ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھیں کس بات نے پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری حاصل کر نہیں لی تھی؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بے شک، اللہ کی قسم! اگر میں آپ کے سوا پوری

لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللهِ، وَاللهِ! مَا كَانَ لِي عُذْرٌ، وَاللهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا هٰذَا، فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ» فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللهِ! مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَّا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ، اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ.

دنیا میں سے کسی بھی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں دیکھ لیتا (ایسا عذر تراش لیتا) کہ میں جلد ہی اس کی ناراضی سے نکل جاتا، مجھے (اپنے حق میں) دلیلیں دینے کا ملکہ ملا ہے، لیکن اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ آج اگر میں آپ سے کوئی جھوٹی بات کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر راضی ہو جائیں تو جلد ہی اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ سے سچی بات کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں تو کل مجھے اس میں اللہ کی طرف سے اچھے انجام کی پوری امید ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس (پیچھے رہ جانے کا) کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب آپ کا ساتھ دینے سے پیچھے رہا ہوں تو اس سے پہلے کبھی (جسمانی طور پر) اس سے بڑھ کر قوی اور (مالی طور پر) اس سے زیادہ خوش حال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ہے جس نے سچ کہا ہے، (اب) تم اٹھ جاؤ (اور انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ تمھارے بارے میں فیصلہ فرما دے۔'' میں اٹھ گیا، بنوسلمہ کے چند لوگ بھی جوش میں کھڑے ہو کر میرے پیچھے آئے اور مجھ سے کہنے لگے: تمھارے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے، کیا تم اس سے بھی عاجز رہ گئے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عذر پیش کر دیتے جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والے لوگوں نے عذر پیش کیے ہیں۔ تمھارے گناہ کے معاملے میں تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار فرمانا کافی ہو جاتا۔

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ، قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ

(حضرت کعب بن مالک ؓ نے) کہا: اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھ سے سخت ناراضی کا اظہار اور ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤں اور خود کو جھٹلا دوں۔ کہا: پھر میں نے ان سے کہا: کیا میرے ساتھ کسی اور نے بھی اس صورت حال کا سامنا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، تمھارے ساتھ دو اور آدمیوں نے

العمري، وهلال بن أمية الواقفي، قال: فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرا، فيهما أسوة، قال: فمضيت حين ذكروهما لي.

بھی اسی صورتِ حال کا سامنا کیا ہے، ان سے بھی وہی کہا گیا ہے جو تم سے کہا گیا ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں۔ انھوں نے میرے سامنے دو نیک انسانوں کا نام لیا جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان (دونوں کی صورت) میں ایک قابل عمل نمونہ موجود تھا۔ کہا: جب انھوں نے میرے سامنے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں (رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے کے بجائے اسی پر ڈٹا) رہا۔

قال: ونهى رسول الله ﷺ المسلمين عن كلامنا، أيها الثلاثة، من بين من تخلف عنه.

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے سب مسلمانوں کو ہم سے بات کرنے سے منع فرما دیا۔

قال: فاجتنبنا الناس، أو قال: تغيروا لنا حتى تنكرت لي في نفسي الأرض، فما هي بالأرض التي أعرف، فلبثنا على ذلك خمسين ليلة، فأما صاحباي فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان، وأما أنا فكنت أشب القوم وأجلدهم، فكنت أخرج فأشهد الصلاة وأطوف في الأسواق ولا يكلمني أحد، وآتي رسول الله ﷺ فأسلم عليه، وهو في مجلسه بعد الصلاة، فأقول في نفسي: هل حرك شفتيه برد السلام، أم لا؟ ثم أصلي قريبا منه وأسارقه النظر، فإذا أقبلت على صلاتي نظر إلي، وإذا التفت نحوه أعرض عني، حتى إذا طال علي ذلك من جفوة المسلمين، مشيت حتى تسورت جدار حائط أبي قتادة، وهو ابن عمي، وأحب الناس إلي، فسلمت عليه، فوالله! ما رد علي السلام، فقلت له: يا أبا

کہا: لوگ ہم سے اجتناب برتنے لگے، یا کہا: وہ ہمارے لیے (بالکل ہی) بدل گئے، یہاں تک کہ میرے دل (کے خیال) میں یہ زمین میرے لیے اجنبی بن گئی، یہ اب وہ زمین نہ رہی تھی جسے میں پہچانتا تھا۔ ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے۔ جہاں تک میرے دونوں ساتھیوں کا تعلق ہے تو وہ دونوں بے بس ہو کر روتے ہوئے گھروں میں بیٹھ گئے۔ میں ان دونوں کی نسبت زیادہ جوان اور دلیر تھا، اس لیے میں (گھر سے) نکلتا، نماز میں شامل ہوتا اور بازاروں میں گھومتا اور مجھ سے بات کوئی نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی، جب آپ نماز کے بعد مجلس میں ہوتے، آتا اور سلام کرتا۔ میں اپنے دل میں سوچتا: کیا آپ نے سلام کے جواب میں لب مبارک ہلائے تھے یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب (کھڑے ہو کر) نماز پڑھتا اور چور نظروں سے آپ کی طرف دیکھتا، جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ سے رخ مبارک پھیر لیتے، یہاں تک کہ جب میرے ساتھ مسلمانوں کی بے اعتنائی (کی مدت) طویل ہو

قتادة! أنشُدُكَ باللهِ! هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللهَ ورسُولَهُ؟ قَالَ: فسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ، فسكت، فعُدْتُ فناشدْتُهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أعْلَمُ، ففاضتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ، حَتّٰى تسوّرْتُ الْجدار.

گئی تو (ایک دن) میں چل پڑا اور (جا کر) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگی (اور باغ میں چلا گیا۔) اور وہ میرے چچا کا بیٹا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اللہ کی قسم! اس نے مجھے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے اس سے کہا: ابوقتادہ! میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا (ہوں اور پوچھتا) ہوں: تم جانتے ہو نا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ کہا: وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ پوچھا اور اسے اللہ کا واسطہ دیا تو (پھر بھی) وہ خاموش رہے۔ میں نے (تیسری بار) پھر سے پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا تو انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں واپس مڑا، یہاں تک کہ (پھر سے) دیوار پھلانگی (اور باغ سے نکل گیا۔)

فبيْنا أنا أمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ، إذا نبطِيٌّ مِّنْ نبط أهْلِ الشَّام، مِمَّنْ قَدِمَ بالطَّعامِ يبيعُهُ بالْمدينة، يقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مالك، قال: فطفِقَ النَّاسُ يُشِيرُون لهُ إليّ، حتّٰى جاءني فدفع إليّ كتابًا مّنْ مَلِك غسّان، وكُنْتُ كاتبًا، فقرأْتُهُ فإذَا فِيه: أمّا بعْدُ، فإنّهُ قدْ بلغنا أنّ صاحبكَ قدْ جفاكَ، ولمْ يجْعلْكَ اللهُ بدار هوانٍ وّلا مضيعَة، فالْحقْ بِنَا نُوَاسِكَ، قال: فقُلْتُ، حين قرأْتُها: وَهٰذه أيْضًا مّن الْبلاء، فتيامَمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فسجرْتُهَا بها، حتّٰى إذا مضتْ أرْبعُونَ من الْخمْسين، واسْتلبث الْوحْيُ، إذا رسُولُ رسُولِ اللهِ ﷺ يأْتيني، فقال: إنّ رسُولَ الله ﷺ يأْمُرُكَ أنْ تعْتزل امْرأتك، قال: فقُلْتُ: أُطلِّقُها أمْ مَاذا

ایک روز میں مدینہ کے بازار میں چلا جا رہا تھا تو میں نے اہل شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی (سامی زمیندار) کو، جو کھانے کی اجناس لے کر بیچنے کے لیے مدینہ آیا ہوا تھا، دیکھا، وہ کہتا پھر رہا تھا: کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ لوگوں نے اس کے سامنے میری طرف اشارے کرنے شروع کر دیے۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آ گیا اور شاہ غسان کا ایک خط میرے حوالے کر دیا۔ میں لکھنا (پڑھنا) جانتا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا تو اس میں لکھا تھا: سلام کے بعد، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمھارے صاحب (رسول اللہ ﷺ) نے تمھارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے اور اللہ نے تمھیں ذلت اٹھانے اور ضائع ہو جانے والی جگہ میں (محبوس کر کے) نہیں رکھ دیا، لہذا تم ہمارے ساتھ آ ملو، ہم تمھارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے۔ کہا: جب میں نے وہ خط پڑھا تو (دل میں) کہا: یہ ایک اور آزمائش ہے۔ میں نے اسے لے کر ایک تندور کا رخ کیا اور اس خط والے

تَفْعَلْ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا، فَلَا تَقْرَبَنَّهَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ» فَقَالَتْ: إِنَّهُ، وَاللهِ! مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَوَاللهِ! مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا.

میں جلا دیا، یہاں تک کہ پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں اور وحی مؤخر ہو گئی تو اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا قاصد آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے بھی الگ ہو جاؤ۔ کہا: میں نے پوچھا: کیا اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں، بس الگ رہو۔ اس کے قریب نہ جاؤ، کہا: آپ ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی یہی پیغام بھیجا۔ کہا: میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور اس وقت تک انھی کے ساتھ رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ نہ فرما دے۔ کہا: ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ اپنا خیال نہ رکھ سکنے والا بوڑھا انسان ہے، اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، کیا آپ اس بات کو بھی ناپسند فرماتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ فرمایا: ''نہیں، لیکن وہ تمھارے ساتھ قربت ہرگز اختیار نہ کرے۔'' انھوں نے کہا: اللہ جانتا ہے وہ تو کسی چیز کی طرف حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے اس روز سے آج تک مسلسل روتے ہی رہتے ہیں۔

قَالَ: فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ؟ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، فَكَمَلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا، قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا

کہا: میرے گھر والوں میں سے بعض نے مجھ سے کہا: (اچھا ہو) اگر تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لو، آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت دے دی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہیں۔ کہا: میں نے جواب دیا: میں اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا، مجھے معلوم نہیں کہ جب میں اس کے بارے میں آپ سے اجازت کی درخواست کروں تو آپ کیا فرمائیں، میں ایک جوان آدمی ہوں، (اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں) کہا: میں دس راتیں اسی عالم میں رہا اور جب سے ہمارے ساتھ بات چیت کو ممنوع قرار دیا گیا

أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ. قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ.

اس وقت سے پچاس راتیں پوری ہو گئیں۔ کہا: پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی اور میں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہماری جس حالت کا ذکر فرمایا، اسی حالت میں کہ مجھ پر زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ تھی اور میرا دل بھی مجھ پر تنگ پڑ چکا تھا، بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو وہ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں کہہ رہا تھا: کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ۔ کہا: میں (اسی وقت) سجدے میں گر گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ (تنگی کے بعد) کشادگی (کی نوید) آ گئی ہے۔

قَالَ: وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا، حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي، وَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ، فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ، وَاللهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ: لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَحَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي، وَاللهِ! مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ.

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے لوگوں میں ہم پر اللہ کی توجہ اور عنایت (توبہ قبول کرنے) کا اعلان فرما دیا۔ لوگ ہمیں خوش خبری سنانے کے لیے چل پڑے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری سنانے والے روانہ ہو گئے اور میری طرف (آنے کے لیے) ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا اور (میرے قبیلے) اسلم میں سے ایک شخص نے خود میری طرف دوڑ لگائی اور پہاڑ پر چڑھ گیا تو آواز گھوڑے سے زیادہ تیز رفتار تھی (پہلے پہنچ گئی)۔ جب وہ شخص میرے پاس پہنچا جس کی خوش خبری دینے کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کی خوش خبری کے بدلے اسے پہنا دیے، اللہ کی قسم! اس دن دو کپڑوں کے سوا میری ملکیت میں (پہننے کی) اور کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے دو کپڑے عاریتاً لے کر انہیں پہن لیا اور رسول اللہ ﷺ (سے ملاقات) کا قصد کر کے چل پڑا، لوگ گروہ در گروہ مجھ سے ملتے تھے، توبہ (قبول ہونے) پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے: تم پر اللہ کی نظرِ عنایت تمہیں مبارک ہو! یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو (دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ (ان میں سے) طلحہ بن عبید اللہ تیزی سے اٹھ

کر میری طرف لپکے، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی اور (میرے استقبال کے لیے اس طرح) نہ اٹھا۔

قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

(عبداللہ بن کعب نے) کہا: کعب ؓ طلحہ ؓ کے بارے میں یہ بات کبھی نہ بھولتے تھے (انھوں نے اس کو ہمیشہ یاد رکھا۔)

قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ: «أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ» قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ» وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ.

حضرت کعب ؓ نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا، جبکہ آپ کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے: "ماں کے پیٹ سے جنم لینے کے وقت سے جو بہترین دن تم پر گزر رہا ہے، تمھیں اس کی خوش خبری ہو!" کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (یہ بشارت) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔" اور جب رسول اللہ ﷺ کو بہت خوشی حاصل ہوتی تو آپ کا چہرۂ مبارک اس طرح چمک اٹھتا تھا جیسے آپ کا چہرۂ مبارک چاند کا ایک ٹکڑا ہو۔ کہا: اور ہمیں یہ بات اچھی طرح معلوم تھی۔

قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ، قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ، قَالَ: فَوَاللهِ! مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ، مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ

کہا: جب میں آپ کے روبرو بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے صدقہ پیش کرنے کے لیے اپنے پورے مال سے دستبردار ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو، یہ بات تمھارے حق میں بہتر ہے۔" میں نے عرض کی: تو میں اپنا وہ حصہ جو مجھے خیبر سے ملا، اپنے پاس رکھ لیتا ہوں (حضرت کعب ؓ نے) کہا: میں نے عرض: اللہ کے رسول! اللہ نے مجھے صرف اور صرف سچائی کی بنا پر نجات عطا فرمائی اور یہ بات بھی میری توبہ کا حصہ ہے کہ جب تک میری زندگی ہے، سچ کے بغیر کبھی

الله ﷺ إلى يومي هذا، أحسن مما أبلاني الله به، والله! ما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله ﷺ، إلى يومي هذا، وإني لأرجو أن يحفظني الله فيما بقي.

کوئی بات نہیں کہوں گا۔ کہا: اللہ کی قسم! میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جسے اس وقت سے لے کر، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا تھا، آج تک اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر انداز میں نوازا ہو، جس طرح مجھے نوازا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کی، اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایک جھوٹ بولنے کا ارادہ تک نہیں کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ میری بقیہ زندگی میں بھی اللہ مجھے (جھوٹ سے) محفوظ رکھے گا۔

قال: فأنزل الله عز وجل: ﴿لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ﴾ حتى بلغ ﴿إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ. وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ﴾ [التوبة ١١٧، ١١٨] حتى بلغ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٩].

کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل فرمائیں: "اللہ تعالیٰ نے نظر عنایت فرمائی نبی ﷺ اور مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے تنگی کی گھڑی میں آپ کا اتباع کیا" حتی کہ آپ یہاں پہنچ گئے: "بے شک وہ انتہائی مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور ان تین (افراد) پر بھی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی تھی اور خود ان کے اپنے دل ان پر تنگ پڑ گئے تھے اور انھیں یقین ہو گیا تھا کہ اللہ سے پناہ ملنے کی اس کے اپنے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی، پھر اس نے ان کی طرف نظر عنایت کی کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ یقیناً اللہ ہی ہے بہت نظر عنایت کرنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا" سے لے کر اس ٹکڑے تک: "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے تقویٰ اختیار کرو اور سچ بولنے والوں میں شامل ہو جاؤ"

قال كعب: والله! ما أنعم الله علي من نعمة قط، بعد إذ هداني الله للإسلام، أعظم في نفسي، من صدقي رسول الله ﷺ، أن لا أكون كذبته فأهلك كما هلك الذين كذبوا، إن الله قال للذين كذبوا، حين أنزل الوحي، شر ما قال لأحد، وقال الله: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کا راستہ دکھانے کے بعد، مجھ پر کبھی کوئی ایسا انعام نہیں کیا جس کی میرے دل میں اس سچ سے زیادہ قدر ہو جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بولا تھا، (یعنی) اس بات کی کہ میرے ساتھ ایسا نہ ہوا کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بولتا اور ان لوگوں کی طرح ہلاک ہو جاتا جنھوں نے جھوٹ بولا

لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ. يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة ٩: ٩٥، ٩٦].

تھا۔ جن لوگوں نے جھوٹ بولا تھا، اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جتنی (کبھی) کسی شخص کی مذمت کی، ان کی اس سے کہیں زیادہ مذمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ لوگ جب تم (مدینہ میں) ان کے پاس واپس پہنچو گے تو ضرور اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے صرف نظر کرلو، لہٰذا تم ان سے رخ پھیرلو، یہ (سراپا) گندگی ہیں اور جو کچھ یہ کرتے رہے اس کی جزا کے طور پر ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یہ تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم لوگ ان سے راضی ہوجاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ (ان) فاسق لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔“

قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾. وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا، تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تینوں کو مخاطب کر کے، ہمیں ان لوگوں کے معاملے سے پیچھے (مؤخر) کر دیا گیا تھا جنھوں نے قسمیں کھائی تھیں اور (بظاہر) وہ قسمیں قبول کر لی گئی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے (تجدید) بیعت فرمائی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی کی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ مؤخر فرما دیا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا، اسی کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اور ان تینوں پر بھی نظر عنایت فرمائی جن کو پیچھے (مؤخر) کر دیا گیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے کر دیے جانے کے بارے میں جو فرمایا ہے اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہ جانا نہ تھا بلکہ اس شخص کی نسبت ہمیں (ہمارا معاملہ) مؤخر کر دینا اور ہمارے معاملے کے فیصلے کو بعد میں کرنا مراد تھا کہ جس نے آپ ﷺ کے سامنے قسمیں کھائی، معذرت کی تو آپ نے اس سے قبول کر لی۔

[٧٠١٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً.

[7017] عُقیل نے ابن شہاب سے یونس کی سند کے ساتھ زہری سے بالکل اسی طرح روایت کی۔

[٧٠١٨] ٥٤-(...) وحدّثني عبدُ بنُ حُميد: حدّثني يعقوبُ بنُ إبراهيم بن سعدٍ: حدّثنا محمّدُ بنُ عبد الله بن مُسلم، ابنُ أخي الزُّهريّ عن عمّه، محمّد بن مُسلم الزُّهريّ: أخبرني عبدُ الرّحمٰن بنُ عبد الله بن كعب بن مالك أنّ عبد الله بن كعب بن مالك، وكان قائد كعب حين عمي قال: سمعتُ كعب بن مالك يُحدّثُ حديثهُ، حين تخلّف عن رسول الله ﷺ، في غزوة تبوك. وساق الحديث، وزاد فيه، على يونس: فكان رسولُ الله ﷺ قلّما يُريدُ غزوةً إلّا ورّى بغيرها، حتّى كانت تلك الغزوةُ.

[7018] زہری کے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن مسلم نے ہمیں اپنے چچا محمد بن مسلم زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے، اور وہ حضرت کعب بن مالک کے نابینا ہونے کے بعد ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی رہنمائی کرتے تھے، کہا: میں نے کعب بن مالک بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اپنی حدیث (اپنا واقعہ) بیان کرتے تھے جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے، پھر انھوں نے (سابقہ حدیث کی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں یونس کی روایت پر مزید یہ کہا: رسول اللہ ﷺ کم ہی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تھے مگر عملاً اس جنگ کے ہونے تک، کسی اور (سمت) کی جہت ظاہر فرماتے حتی کہ یہ غزوہ (بھی اسی نہج پر) ہوا۔

ولم يذكر في حديث ابن أخي الزّهريّ، أبا خيثمة ولحوقهُ بالنّبيّ ﷺ.

اور انھوں نے زہری کے بھتیجے کی حدیث میں ابوخیثمہ کا اور ان کے نبی ﷺ سے جا ملنے کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٠١٩] ٥٥-(...) وحدّثني سلمةُ بنُ شبيب: حدّثنا الحسنُ بنُ أعين: حدّثنا معقلٌ وهُو ابنُ عُبيد الله، عن الزُّهريّ: أخبرني عبدُ الرّحمٰن بنُ عبد الله بن كعب بن مالك عن عمّه عُبيد الله بن كعب وكان قائد كعبٍ، حين أُصيب بصرُهُ، وكان أعلم قومه وأوعاهُم لأحاديث أصحاب رسول الله ﷺ، قال: سمعتُ أبي كعب بن مالك وهُو أحدُ الثّلاثة الّذين تيب عليهم، يُحدّثُ: أنّهُ لم يتخلّف عن رسول الله ﷺ في غزوةٍ غزاها قطُّ، غير غزوتين، وساق الحديث وقال فيه: وغزا رسولُ الله ﷺ بناسٍ كثيرٍ يزيدُون على عشرة آلافٍ، ولا يجمعُهُم ديوانُ حافظٍ.

[7019] معقل بن عبیداللہ نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے چچا عبیداللہ بن کعب سے روایت کی اور جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی آنکھیں جاتی رہیں تو وہی ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی رہنمائی کرتے تھے۔ وہ اپنی قوم میں سب سے بڑے عالم اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی احادیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ان تین لوگوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی، وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ وہ دو غزووں کو چھوڑ کر کبھی کسی غزوے میں جو رسول اللہ ﷺ نے لڑا، آپ سے پیچھے نہیں رہے۔ انھوں نے (سابقہ حدیث کی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: ''رسول اللہ ﷺ لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ، جو دس ہزار سے زیادہ

تھے اور کسی محفوظ رکھنے والے کے دیوان (رجسٹر) میں ان سب کے نام درج نہ تھے، اس جنگ کے لیے نکلے۔

(المعجم ١٠) **(بابٌ: في حديث الْإِفْكِ، وقبول توْبة الْقاذف)** (التحفة ١١)

باب:10- جھوٹی تہمت (افک) کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کی قبولیت

[٧٠٢٠] ٥٦ (٢٧٧٠) حدّثنا حبّانُ بْنُ موسى: أخبرنا عبْدُ الله بْنُ الْمُبارك: أخْبرنا يونُسُ بْنُ يزيد الْأيْليُّ؛ ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم الْحنْظليُّ ومُحمّدُ بْنُ رافعٍ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ، قال ابْنُ رافعٍ: حدّثنا، وقال الْآخران: أخْبرنا عبْدُ الرّزّاق: أخْبرنا معْمرٌ، والسّياقُ حديثُ معْمرٍ منْ رواية عبْدٍ وابْن رافعٍ، قال يُونُسُ ومعْمرٌ، جميعًا عن الزُّهْريّ: أخْبرني سعيدُ بْنُ الْمُسيّب وعُرْوةُ بْنُ الزُّبيْر وعلْقمةُ بْنُ وقّاصٍ وعُبيْدُ الله بْنُ عبْد الله بْن عُتْبة بْن مسْعُودٍ عنْ حديث عائشة زوْج النّبيّ ﷺ حين قال لها أهْلُ الْإفْك ما قالُوا، فبرّأها اللهُ ممّا قالُوا، وكُلُّهُمْ حدّثني طائفةً منْ حديثها، وبعْضُهُمْ كان أوْعى لحديثها منْ بعْضٍ، وأثْبت اقْتصاصًا، وقدْ وعيْتُ عنْ كُلّ واحدٍ منْهُمُ الْحديث الّذي حدّثني، وبعْضُ حديثهمْ يُصدّقُ بعْضًا، ذكرُوا أنّ عائشة زوْج النّبيّ ﷺ قالتْ: كان رسُولُ الله ﷺ إذا أراد أنْ يخْرُج سفرًا، أقْرع بيْن نسائه، فأيّتُهُنّ خرج سهْمُها، خرج بها رسُولُ الله ﷺ معهُ.

[7020] حبان بن موسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن یزید ایلی نے خبر دی، نیز ہمیں اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے بھی (یہی) حدیث بیان کی ــ ابن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی اور دیگر نے کہا: ہمیں خبر دی ــ انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی، اور (حدیث کا) پچھلا حصہ معمر کی حدیث کا ہے جو عبد (بن حمید) اور (محمد) ابن رافع سے روایت کی گئی ہے، یونس اور معمر دونوں نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ کی حدیث کے بارے میں خبر دی جب بہتان تراشنے والوں نے اس حوالے سے جو کچھ کہا، وہ کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے کی گئی باتوں سے حضرت عائشہ ؓ کی براءت فرما دی۔ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ ؓ کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، ان میں سے بعض کو دوسرے بعض لوگوں کی نسبت ان (سیدہ عائشہ ؓ) کی حدیث زیادہ یاد تھی۔ میں نے ان میں سے ہر ایک سے اس کی بیان کی ہوئی حدیث اچھی طرح حفظ کر لی۔ ان کی حدیث کے اجزاء ایک دوسرے کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں۔ ان سب نے یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی

سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے، ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا، رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے کر (سفر پر) نکلتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأُنْزَلُ فِيهِ، مَسِيرَنَا، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ، وَقَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي، فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ.

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک جنگ میں جو آپ نے لڑی، (غزوہ بنی مصطلق مراد ہے جس کا دوسرا نام غزوۂ مُریسیع ہے۔ یہ 5 ھ میں لڑی گئی) قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ پورے سفر میں مجھے ہودج (کجاوے) میں ہی اٹھایا (اور اونٹ کی پیٹھ پر بٹھایا) جاتا تھا اور ہودج ہی میں (نیچے) اتارا جاتا تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے غزوے سے فارغ ہو گئے اور واپس روانہ ہوئے اور ہم مدینہ سے قریب پہنچ گئے تو آپ نے (رات کا کچھ حصہ آرام کرنے کے بعد) رات ہی کو سفر کا اعلان فرما دیا۔ جب ان سب لوگوں نے سفر کا اعلان کر دیا تو میں اٹھی، (پہلے) چل کر لشکر سے باہر نکلی اور جب ضرورت سے فارغ ہوئی تو کجاوے کی طرف آئی۔ اس وقت میں نے اپنی گردن کے نیچے ہاتھ لگایا تو (یمن کے شہر) ظفار کے (سفید و سیاہ) پتھروں کا میرا ہار ٹوٹ (کر گر) چکا تھا۔ میں واپس ہوئی اور اپنا ہار ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اس کی تلاش نے مجھے (کافی دیر کے لیے وہیں) روکے رکھا۔ (اتنے میں) وہ لوگ، جو اونٹ کی پشت پر میرا کجاوا باندھا کرتے تھے، آئے، کجاوا اٹھایا اور میرے اس اونٹ پر باندھ دیا جس پر میں سفر کیا کرتی تھی۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ میں اس (کجاوے) کے اندر موجود ہوں۔

قَالَتْ: وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا، لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، موٹی نہیں ہوتی تھیں، نہ ان پر گوشت چڑھا ہوتا تھا، وہ سانس کی ڈوری بندھی رہنے کے بقدر کھانا کھاتی تھیں۔ ان لوگوں نے جب میرے کجاوے کو اٹھایا اور اونچا

السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ، ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ، قَدْ عَرَّسَ، مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللهِ! مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ، بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ، حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَذَاكَ يَرِيبُنِي، وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا،

گیا تو اس کے وزن میں کوئی تبدیلی محسوس نہ کی۔ میں (اس وقت) کم عمر لڑکی ہی تھی۔ انھوں نے اونٹ کو کھڑا کیا اور چل پڑے۔ مجھے اپنا ہار لشکر روانہ ہونے کے بعد ہی ملا تھا۔ میں ان کی رات گزارنے کی جگہوں پر آئی تو وہاں نہ کوئی کسی کو بلانے والا تھا، نہ جواب دینے والا، میں نے اسی جگہ کا رخ کیا جہاں (رات کو اپنے خیمے میں) ٹھہری تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جب وہ لوگ مجھے (کجاوے میں) نہ پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے، میں اپنی اسی منزل پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔ بنوسلیم کے بطن بنوذکوان سے تعلق رکھنے والے صفوان بن معطل نے رات کے وقت لشکر کے پیچھے قیام کیا تھا۔ وہ رات کے آخری حصے میں روانہ ہوئے اور صبح کے وقت میری منزل کے پاس آئے تو انھیں کسی سوئے ہوئے انسان کا سایہ سا نظر آیا، وہ میرے قریب آئے تو مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ انھوں نے مجھ پر حجاب فرض ہونے سے پہلے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ انھوں نے مجھے پہچاننے کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں جاگ گئی۔ میں نے اپنی پردے کی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا، اللہ کی قسم! وہ مجھ سے ایک کلمہ تک نہیں کہہ رہے تھے اور نہ ہی انا للہ کے علاوہ میں نے ان کے منہ سے کوئی بات سنی یہاں تک کہ انھوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا۔ وہ اونٹنی کے اگلے پاؤں پر چڑھ کر کھڑے ہوگئے (تاکہ وہ ہل نہ سکے) تو میں اس اونٹنی پر سوار ہوگئی اور وہ مجھے اونٹنی پر بٹھا کر اس کی نکیل کی رسی پکڑ کر چل پڑے، یہاں تک کہ جب لوگ دوپہر کی شدید گرمی کے سامنے بے حال ہوکر اتر گئے تو اس کے بعد ہم لشکر میں پہنچے۔ تو میری حالت کے بارے میں جس نے ہلاکت میں پڑنا تھا، وہ ہلاکت میں پڑا اور جو شخص اس بہتان تراشی کے سب سے بڑے حصے کا ذمہ دار تھا وہ (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ ہم مدینہ آگئے۔ مدینہ آتے ہی میں

وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ، وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي، حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ! أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ، فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» قُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهْ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ، إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ! وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟. قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ

ایک مہینہ بیمار رہی۔ لوگ بہتان باندھنے والوں کی باتوں میں باتیں ملاتے رہے جبکہ مجھے اپنی بیماری کی وجہ سے ان میں سے کسی بات کا شعور تک نہ تھا۔ میری بیماری کے دوران میں جو بات مجھے کھٹکتی تھی وہ یہ تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ لطف وکرم میسر نہ تھا جو میں اپنی بیماری کے دوران میں ہمیشہ دیکھا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اندر آتے، سلام کہتے اور کہتے: ''آپ لوگ کیسی ہو؟'' بس یہی بات مجھے کھٹکتی تھی لیکن اصل (شر) کا مجھے پتہ نہ چلتا تھا۔ یہاں تک کہ میں بہت نقاہت کے بعد باہر نکلی، میں مسطح کی ماں کے ہمراہ (مدینہ سے باہر) مناصع کی طرف نکلی، وہیں ہمارا ضرورت کے لیے باہر جانے کا علاقہ تھا اور ہم ایک رات کے بعد دوسری رات ہی کو باہر نکلتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں کے قریب (حوائج ضروریہ کے لیے) پردہ دار جگہیں بنائی تھیں اور ضروریات سے فراغت کے معاملے میں ہمارا طریقہ ابتدائی عربوں کا سا تھا۔ ہمیں پردہ دار جگہیں اپنے گھروں (رہائشی حجروں) کے پاس بنانے سے اذیت ہوتی تھی۔ میں اور مسطح کی ماں چل پڑیں۔ وہ ابو رہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خالہ تھیں۔ اور ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کا بیٹا تھا۔ میں اور ابو رہم کی بیٹی (مسطح کی والدہ) اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر میرے گھر کی طرف آئیں تو ام مسطح ؓ اپنی موٹی اونی چادر میں (الجھیں اور) پھسل کر گر پڑیں۔ اور کہنے لگیں: (اللہ کرے) مسطح منہ کے بل گر کر ہلاک ہو! میں نے ان سے کہا: آپ نے بہت بری بات کہی ہے۔ آپ ایسے شخص کو بددعا دے رہی ہیں جو بدر میں شامل تھا۔ وہ کہنے لگیں: اے بھولی عورت! تم نے نہیں سنا اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: تو

أبكي، ودعا رسول الله ﷺ علي بن أبي طالب وأسامة بن زيد حين استلبث الوحي، يستشيرهما في فراق أهله، قالت: فأما أسامة بن زيد فأشار على رسول الله ﷺ بالذي يعلم من براءة أهله، وبالذي يعلم في نفسه لهم من الود، فقال: يا رسول الله! هم أهلك ولا نعلم إلا خيرا، وأما علي بن أبي طالب فقال: لم يضيق الله عليك، والنساء سواها كثير، وإن تسأل الجارية تصدقك، قالت: فدعا رسول الله ﷺ بريرة فقال: "أي بريرة! هل رأيت من شيء يريبك من عائشة؟" قالت له بريرة: والذي بعثك بالحق! إن رأيت عليها أمرا قط أغمصه عليها، أكثر من أنها جارية حديثة السن، تنام عن عجين أهلها، فتأتي الداجن فتأكله. قالت: فقام رسول الله ﷺ على المنبر، فاستعذر من عبد الله بن أبي ابن سلول، قالت: فقال رسول الله ﷺ وهو على المنبر: "يا معشر المسلمين! من يعذرني من رجل قد بلغني أذاه في أهل بيتي، فوالله! ما علمت على أهلي إلا خيرا، ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه إلا خيرا، وما كان يدخل على أهلي إلا معي" فقام سعد بن معاذ الأنصاري فقال: أنا أعذرك منه، يا رسول الله! إن كان من الأوس ضربنا عنقه، وإن كان من إخواننا الخزرج أمرتنا ففعلنا أمرك. قالت: فقام سعد بن عبادة، وهو سيد الخزرج، وكان رجلا صالحا، ولكن اجتهلته

انھوں نے مجھے بہتان تراشوں کی بات بتائی اور میری (پہلی) بیماری میں (دوسری سخت ترین) بیماری کا اضافہ ہو گیا۔ میں جب واپس اپنے گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے، سلام کہا، پھر پوچھا: ''تم لوگ کیسی ہو؟'' (تو) میں نے کہا: کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں؟ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں اس وقت یہ چاہتی تھی کہ ان دونوں (والدین) کی طرف سے خبر کے بارے میں تیقن حاصل کر لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں آ گئی اور اپنی والدہ سے کہا: امی! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: بیٹی اس معاملے کو اپنے لیے مزید تکلیف کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اللہ کی قسم! ایسا نہ ہونے کے برابر ہے کہ کسی مرد کے ہاں کوئی خوبصورت بیوی ہو، وہ اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو عورتیں اس پر بڑھا کر باتیں نہ کریں (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں نے کہا: سبحان اللہ! تو کیا لوگ اس طرح کی باتیں (بھی) کر رہے ہیں؟ اس رات صبح ہونے تک میں مسلسل روتی رہی، نہ آنسو رکتے تھے، نہ آنکھوں میں سرمے جتنی (قلیل ترین مقدار میں) نیند محسوس کرتی تھی، پھر میں نے روتے ہوئے صبح کی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب وحی کی آمد میں تاخیر محسوس کی تو علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید ؓ کو اپنی بیوی سے جدائی کے بارے میں مشورے کے لیے بلایا۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: اسامہ بن زید ؓ نے تو اسی طرف اشارہ کیا جو وہ آپ ﷺ کی اہلیہ کی براءت اور ان کی (آپس کی) محبت کے بارے میں جانتے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ آپ کی گھر والی ہیں اور ہم اچھائی کے سوا اور کوئی بات جانتے تک نہیں۔ رہے حضرت علی بن ابی طالب ؓ تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی تنگی میں نہیں رکھا ہوا، ان کے علاوہ بھی عورتیں بہت

الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللهِ! لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ. قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ، لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ، لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي، اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي. قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ. قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ». قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ، قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ

ہیں۔ اگر آپ خادمہ سے پوچھیں تو آپ کو وہ سچ بتائے گی۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ (حضرت عائشہ ؓ کی آزاد کردہ کنیز) کو بلایا اور فرمایا: ''بریرہ! تم نے (کبھی) کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے تمہیں عائشہ کے بارے میں شک ہوا ہو؟'' بریرہ ؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ان کے خلاف میں نے اس سے زیادہ کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کا میں ان پر عیب لگاؤں کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کا آٹا گندھا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری آکر اسے کھا لیتی ہے۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی ابن سلول سے (خلاف کارروائی کے) بارے میں معذرت طلب فرمائی۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے مسلمانوں کی جماعت! (تم میں سے کون) کون شخص مجھے اس آدمی کے خلاف (کارروائی کے) حوالے سے معذور سمجھتا ہے جس کی اذیت رسانی کا سلسلہ میرے گھر والوں تک پہنچ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس کے بارے میں بھی میں خیر اور بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر آیا ہے ہمیشہ میرے ہی ساتھ آیا ہے۔'' تو سعد بن معاذ انصاری ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں اس کے بارے میں آپ کا عذر مانتا ہوں۔ اگر وہ اوس میں سے ہوتا تو ہم اس کی گردن مار دیتے اور اگر وہ ہمارے برادر قبیلے خزرج میں سے ہے تو آپ ہمیں حکم دیں گے اور ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: تو سعد بن عبادہ ؓ کھڑے ہو گئے، وہ خزرج کے سردار تھے اور نیک انسان تھے، لیکن انھیں (قبائلی) حمیت نے جاہلیت

اللہ ﷺ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللہ ﷺ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللہ ﷺ، فَقُلْتُ، وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي، وَاللّٰهِ! لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَتُصَدِّقُونِّي، وَإِنِّي، وَاللّٰهِ! مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾.

کے دور میں گھسیٹ لیا۔ انھوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: بقائے الٰہی کی قسم! تم نے جھوٹ کہا۔ نہ تم اسے قتل کرو گے، نہ ہی تم میں اس کے قتل کی ہمت ہے۔ اس پر اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد تھے۔ انھوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے جھوٹ کہا ہے، بقائے الٰہی کی قسم! ہم اسے ضرور بالضرور قتل کریں گے۔ تم منافق ہو اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتے ہو۔ اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے جوش میں آ گئے، یہاں تک کہ آپس میں لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ منبر ہی پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ مسلسل انھیں دھیما کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں وہ سارا دن روتی رہی، نہ آنسو تھمتے تھے، نہ آنکھوں میں نیند کا سرمہ ہی لگا سکتی تھی۔ پھر اگلی رات بھی میں روتی رہی، نہ آنسو تھمتے تھے، نہ میں آنکھوں میں نیند کا سرمہ ہی لگا سکتی تھی (سرمے کے برابر نیند محسوس کر سکتی تھی۔) میرے ماں باپ یہ سمجھتے تھے کہ یہ رونا میرا جگر پھاڑ دے گا۔ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رونے جا رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے اسے اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لے آئے، سلام کہا، پھر بیٹھ گئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب سے میرے بارے جو کہا گیا تھا، اس کے بعد آپ میرے پاس (آ کر کبھی) نہیں بیٹھے تھے۔ اور آپ ایک مہینہ (انتظار میں رہے)، آپ کی طرف میرے بارے میں کوئی وحی بھی نہیں آئی تھی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے تو آپ نے شہادتین پڑھیں، پھر فرمایا: ''اس کے بعد، عائشہ! مجھے تمھارے حوالے سے یہ یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بری ہو تو

عنقریب اللہ تعالیٰ خود تمھاری براءت فرما دے گا اور اگر تم کسی گناہ کے قریب (بھی) ہوئی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"
(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو رک گئے، یہاں تک کہ مجھے اپنی آنکھ میں ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا جواب دیں جو انھوں نے کہی ہے، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ انھوں نے (بھی وہی) کہا: اللہ! میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ تو میں نے، جبکہ اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی، زیادہ قرآن مجید یاد نہیں تھا (خود جواب دیتے ہوئے) کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات جان لی ہے کہ آپ لوگوں نے اس بات کو (بار بار) سنا ہے اور یہ آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھ چکے ہیں۔ اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں (اس گناہ سے بالکل) بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ لوگ اس بات میں مجھے سچا نہیں مانو گے اور اگر میں آپ لوگوں کے سامنے اس معاملے کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں، تو آپ لوگ میری تصدیق کرو گے۔ مجھے اپنے اور آپ لوگوں کے لیے حضرت یوسف ؑ کے والد (یعقوب ؑ) کے قول کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں ملتی "صبر جمیل (سے کام لینا ہے) اور جو کچھ آپ لوگ کہتے ہیں اس پر اللہ ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے۔"

قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا، وَاللهِ! حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: پھر میں اپنا رخ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، انھوں نے کہا: اور میں اللہ کی قسم! اس

بريئة، وأن الله مبرئي ببراءتي، ولكن، والله! ما كنت أظن أن ينزل في شأني وحي يتلى، ولشأني كان أحقر في نفسي من أن يتكلم الله عز وجل في بأمر يتلى، ولكني كنت أرجو أن يرى رسول الله ﷺ في النوم رؤيا يبرئني الله بها. قالت: فوالله! ما رام رسول الله ﷺ مجلسه، ولا خرج من أهل البيت أحد، حتى أنزل الله عز وجل على نبيه ﷺ، فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء عند الوحي، حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق، في اليوم الشاتي، من ثقل القول الذي أنزل عليه. قالت: فلما سري عن رسول الله ﷺ، وهو يضحك، فكان أول كلمة تكلم بها أن قال: «أبشري، يا عائشة! أما الله فقد برأك» فقالت لي أمي: قومي إليه، فقلت: والله! لا أقوم إليه، ولا أحمد إلا الله، هو الذي أنزل براءتي. قالت: فأنزل الله عز وجل: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [النور 24: 11] عشر آيات، فأنزل الله عز وجل هذه الآيات براءتي. قالت: فقال أبو بكر، وكان ينفق على مسطح لقرابته منه وفقره: والله! لا أنفق عليه شيئا أبدا، بعد الذي قال لعائشة، فأنزل الله عز وجل: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا۟ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓا۟ أُولِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾ [النور 24: 22] إلى قوله: ﴿أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾.

وقت جانتی تھی کہ میں بری ہوں اور (یہ بھی جانتی تھی کہ) اللہ بری ہونے کی وجہ سے (خود) مجھے بری فرمائے گا لیکن اللہ گواہ ہے، مجھے یہ گمان نہ تھا کہ وہ میرے بارے میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت ہوا کرے گی میری نظر میں میرا مقام اس سے بہت حقیر تھا کہ اللہ عزوجل میرے بارے میں خود کلام فرمائے گا جس کی تلاوت ہوگی لیکن میں یہ امید ضرور رکھتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سوتے ہوئے کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے سے اللہ مجھے بری فرما دے گا۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے، نہ ابھی گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل فرما دی۔ وحی کے وقت آپ جس طرح پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے آپ پر وہی کیفیت طاری ہوگئی، یہاں تک کہ سرد دن میں بھی نازل کی جانے والی وحی کے بوجھ سے پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے جسم سے گرا کرتا تھا۔ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ سے یہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ ہنس رہے تھے اور پہلا جملہ جو آپ نے کہا، یہ تھا: ''عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ نے تمھیں بری فرما دیا ہے۔'' میری ماں نے مجھ سے کہا: کھڑی ہو کر ان کے پاس جاؤ۔ تو میں نے کہا: نہ میں کھڑی ہو کر آپ کی طرف جاؤں گی، نہ اللہ کے سوا کسی کا شکر ادا کروں گی، وہی ہے جس نے میری براءت نازل فرمائی۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا کہ اللہ عزوجل نے دس آیات نازل فرمائیں: ''جو لوگ بہتان لے کر آئے وہ تمھی میں سے ایک گروہ ہے، تم اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔'' اللہ عزوجل نے یہ (دس) آیات میری براءت میں نازل فرمائیں۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اور وہ مسطح پر اپنے ساتھ اس کی قرابت اور اس کے فقر کی بنا پر خرچ کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! اس نے عائشہ کے

بارے میں جو کہا ہے، اس کے بعد میں اس پر کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری: "تم میں سے فضیلت اور استطاعت رکھنے والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں کو (خرچ) نہ دیا کریں گے" اپنے فرمان: "کیا تم لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخش دے؟" تک۔

قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ.

حبان بن موسیٰ نے کہا: عبداللہ بن مبارک کا قول ہے: یہ اللہ کی کتاب کی سب سے زیادہ امید افزا آیت ہے۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي. فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا.

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یقیناً یہ بات پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے، چنانچہ وہ مسطح رضی اللہ عنہ کو جو خرچ دیا کرتے تھے، دوبارہ دینے لگے اور کہا: میں یہ (خرچ) اس سے کبھی نہیں چھینوں گا (ہمیشہ دیتا رہوں گا۔)

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي: «مَا عَلِمْتِ؟ أَوْ مَا رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملے کے بارے میں دریافت کیا جو نبی ﷺ کی بیوی تھی: "تم کیا جانتی ہو یا (فرمایا:) تم نے کیا دیکھا؟" انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتی ہوں (کہ میں اپنے کانوں کی طرف جھوٹی بات سننے کو اور اپنی آنکھوں کی طرف جھوٹ دیکھنے کو منسوب کروں) اللہ کی قسم! میں (ان کے کردار میں) بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ.

حضرت عائشہ نے کہا: اور یہی تھیں جو نبی ﷺ کی بیویوں میں سے (مرتبے اور قرب کے معاملے میں) میرے مدمقابل آتی تھیں، لیکن خدا خوفی کی بنا پر اللہ نے ان کو (غلط بات کہنے سے) محفوظ رکھا، جبکہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے لڑائی شروع کر دی اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوگئیں۔ (قذف و بہتان کے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھیں۔)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ.

زہری نے کہا: یہ (واقعہ) ہے جو ان سب (بیان کرنے والوں) کی طرف سے ہم تک پہنچا۔

وقال في حديث يونس: احتملته الحمية.

یونس کی حدیث میں (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) ہے: ان (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کو (قبائلی) حمیت نے اکسا دیا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ام مسطح نے مناصع سے واپسی کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی لیکن ہشام بن عروہ سے مروی بخاری کی روایت (حدیث: 4757) میں ہے کہ جاتے ہوئے ام مسطح تین بار پھسل کر گریں اور مسطح کو بددعا دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہر بار انھیں ٹوکا تو تیسری بار انھوں نے مختصر سے انداز میں واقعۂ افک اور اس میں مسطح کے کردار کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فوراً گھر واپس آ گئیں۔ اس روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "فرجعت إلى بيتي فإنّ الذي خرجت له لا أجد منه قليلا ولا كثيرا" "میں گھر کی طرف پلٹی جیسے وہ ضرورت، جس کے لیے میں نکلی تھی، مجھے زیادہ یا کم ذرہ برابر محسوس نہیں ہو رہی تھی۔" ابن اسحاق اور ابن ابی اویس کی روایت بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔ شارحین نے اس کو ناقابل حل اختلاف قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ نے جو متعدد روایات کو سامنے رکھ کر خود ان کو مسلسل واقعے کے طور پر بیان کیا ہے ان کے سامنے یا تو ہشام بن عروہ اور ابن اسحاق وغیرہ کی روایات موجود نہ تھیں یا پھر انھوں نے اپنے طور پر اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ واپسی کے وقت کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ امام زہری مختلف تفصیلات کی تشریح میں اپنی رائے استعمال کر لیتے ہیں، اس لیے ترجیح بخاری کی روایت کو حاصل ہے جس کی تائید دیگر قوی روایات سے ہوتی ہے۔ ② مسند بزار میں حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ وضاحت ہے کہ وہ لشکر سے پیچھے رہا کرتے تھے اور لوگ اپنی جو چیزیں بھول جاتے، وہ صبح کو انھیں اکٹھا کر کے لشکر میں لے آتے۔ (مسند البزار 14/334، 335)

[٧٠٢١] ٥٧ (...) وحدّثني أبو الرّبيع العتكيّ: حدّثنا فليح بن سليمان؛ ح: وحدّثنا الحسن بن عليّ الحلوانيّ وعبد بن حميد قالا: حدّثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدّثنا أبي عن صالح بن كيسان كلاهما عن الزّهريّ بمثل حديث يونس ومعمر بإسنادهم.

[7021] ابوربیع عتکی نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں فلیح بن سلیمان نے حدیث سنائی، نیز ہمیں حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید نے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے صالح بن کیسان سے حدیث سنائی، ان دونوں (فلیح بن سلیمان اور صالح بن کیسان) نے زہری سے یونس اور معمر کی روایت کے مطابق انھی کی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

وفي حديث فليح: اجتهلته الحميّة، كما قال معمر.

فلیح کی حدیث میں اسی طرح ہے جیسے معمر نے بیان کیا: انھیں (قبائلی) حمیت نے جاہلیت (کے دور) میں گھسیٹ لیا۔

وفي حديث صالح: احتملته الحميّة كقول

اور صالح کی حدیث میں یونس کے قول کی طرح ہے:

يُونُس . وزاد في حديث صالح : قال عُرْوةُ : كانت عائشةُ تكْرهُ أنْ يُسبّ عنْدها حسّانُ. وتقولُ : إنّهُ قال :

فــإنّ أبــي ووالـــدهُ وعــرْضــي
لـعــرْض مُـحـمّـد مـنْـكُـمْ وقــاءُ

انھیں (قبائلی) حمیت نے اُکسا دیا۔ اور صالح کی حدیث میں مزید یہ ہے: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند کرتی تھیں کہ حسان (بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو ان کے سامنے برا بھلا کہا جائے۔ وہ فرماتی تھیں: انھوں نے یہ (شعر) کہا ہے: "بے شک میرا باپ اور اس کا باپ اور میری عزت تم لوگوں سے محمد ﷺ کی آبرو کی حفاظت کے لیے ڈھال ہیں۔"

وزاد أيضًا : قال عُرْوةُ : قالتْ عائشةُ : والله! إنّ الرّجُل الّذي قيل لهُ ما قيل ليقُولُ : سُبْحان الله! فوالّذي نفْسي بيده! ما كشفْتُ عنْ كنف أُنْثى قطُّ، قالتْ : ثُمّ قُتل بعْد ذٰلك في سبيل الله شهيدًا.

اور انھوں نے مزید بھی کہا: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس شخص کے بارے میں وہ ساری باتیں، جو کہی گئی تھیں، وہ کہتا تھا: سبحان اللہ! (یہ کیسی باتیں ہیں) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے کبھی کسی عورت کے تہ بند کا کونہ (تک بھی) نہیں اٹھایا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر بعد میں وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہو گیا۔

وفي حديث يعْقُوب بْن إبْراهيم : مُوعرين في نحْر الظّهيرة.

اور یعقوب بن ابراہیم کی حدیث میں مُوغِرِین فی نَحْرِ الظَّهِیرَۃ (لوگ دوپہر کے وقت بے سایہ کھلی جگہ میں شدت سے بے حال ہو گئے تھے۔)

وقال عبْدُ الرّزّاق : مُوغرين.

عبدالرزاق نے مُوغِرِین (گرمی کی شدت سے بے حال ہوئے) کہا ہے۔

قال عبْدُ بْنُ حُميْد : قُلْتُ لعبْد الرّزّاق : ما قوْلُهُ مُوغرين؟ قال : الْوغرةُ شدّةُ الْحرّ.

عبد بن حمید نے کہا: میں نے عبدالرزاق سے پوچھا: "مُوغِرِین" کا مطلب کیا ہے؟ کہا: الوغرہ گرمی کی شدت ہوتی ہے۔

فائدہ: حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 19ھ میں غزوۂ آرمینیہ کے دوران میں ہوئی۔

[٧٠٢٢] ٥٨-(...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة ومُحمّدُ بْنُ الْعلاء قالا : حدّثنا أبُو أُسامة عنْ هشام بْن عُرْوة، عنْ أبيه، عنْ عائشة

[7022] ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب میرے معاملے میں وہ

قالت: لما ذكر من شأني الذي ذكر، وما علمت به، قام رسول الله ﷺ فيّ خطيبا فتشهد، فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله، ثم قال: "أما بعد، أشيروا عليّ في أناس أبنوا أهلي، وايم الله! ما علمت على أهلي من سوء قط، وأبنوهم بمن، والله! ما علمت عليه من سوء قط، ولا دخل بيتي قط إلا وأنا حاضر، ولا غبت في سفر إلا غاب معي"، وساق الحديث بقصته، وفيه: ولقد دخل رسول الله ﷺ بيتي فسأل جاريتي، فقالت: والله! ما علمت عليها عيبا، إلا أنها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتأكل عجينها، أو قالت خميرها - شك هشام - فانتهرها بعض أصحابه فقال: اصدقي رسول الله ﷺ، حتى أسقطوا لها به، فقالت: سبحان الله! والله! ما علمت عليها إلا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الأحمر.

باتیں کہی گئیں جو کہی گئیں اور مجھے اس معاملے کا علم نہ تھا، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ شہادتین پڑھیں، اللہ کی حمد و ثنا کی جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرمایا: "اس (حمد و ثنا) کے بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے میری اہلیہ پر بہتان لگایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میری اہلیہ کے خلاف کبھی کوئی برائی میرے علم میں نہیں آئی۔ وہ (صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) جس کے بارے میں انھوں نے تہمت لگائی ہے، اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں کسی برائی کا علم نہیں، وہ کبھی میرے گھر نہیں آیا مگر اس وقت جب میں موجود تھا اور میں کبھی سفر کی وجہ سے (مدینہ سے) غیر حاضر نہیں رہا مگر وہ بھی (اس سفر میں) میرے ساتھ (مدینہ سے) غیر حاضر تھا۔" اور پورے واقعے سمیت حدیث بیان کی اور اس میں یہ (بھی) ہے: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے اور میری خادمہ سے پوچھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان میں کوئی ایک عیب بھی نہیں جانتی، اس کے سوا کہ وہ سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر آتی اور ان کا آٹا یا کہا: ان کا خمیر (جو آٹے میں ملایا جاتا ہے) کھا جاتی۔ ہشام کو شک ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ کے ایک ساتھی نے جھڑکیاں دیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ کو بالکل سچ بتاؤ، حتی کہ اس معاملے میں ان لوگوں نے اسے تحقیر آمیز باتیں کہیں تو اس نے جواب میں کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں بالکل اسی طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص سونے کو جانتا ہے۔ (ان میں ذرہ برابر کھوٹ نہیں، وہ خالص سونا ہیں۔)

وقد بلغ الأمر ذلك الرجل الذي قيل له، فقال: سبحان الله! والله! ما كشفت عن كنف أنثى قط.

اور یہ معاملہ اس شخص تک پہنچا جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی تھی تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی عورت کی خلوت گاہ کا پردہ بھی نہیں اٹھایا۔

قالت عائشة: وقتل شهيدا في سبيل الله عز وجل.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل ہو کر شہید ہو گیا۔

وفيه أيضا من الزيادة: وكان الذين تكلموا به مسطح وحمنة وحسان، وأما المنافق عبد الله بن أبي فهو الذي كان يستوشيه ويجمعه، وهو الذي تولى كبره، وحمنة.

اور اس حدیث میں مزید یہ بات بھی ہے کہ جن لوگوں نے (بہتان پر مبنی) باتیں کی تھیں ان میں مسطح، حمنہ اور حسان (بن ثابت) رضی اللہ عنہم تھے۔ اور منافق عبداللہ بن ابی وہ شخص تھا جو (سیدھے سادے واقعے کے اندر سے) جھوٹے الزام نکالتا تھا اور (بہتان کی جھوٹی کہانی کی صورت میں) انھیں یکجا کرتا تھا۔ اسی نے اس بہتان تراشی میں سب سے بڑا کردار سنبھالا اور (اس کے بعد) حمنہ رضی اللہ عنہا تھی۔

فائدہ: اس معاملے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ سے سخت ترین تفتیش کی گئی۔ یہ تفتیش رسول اللہ ﷺ نے حکم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ (المعجم الكبير للطبراني 113/23)

(المعجم ١١) - (باب براءة حرم النبي ﷺ من الريبة) (التحفة ١٢)

باب: 11- حرم نبوی کی ہر شک سے براءت

[٧٠٢٣] ٥٩-(٢٧٧١) حدثني زهير بن حرب: حدثنا عفان: حدثنا حماد بن سلمة: أخبرنا ثابت عن أنس؛ أن رجلا كان يتهم بأم ولد رسول الله ﷺ، فقال رسول الله ﷺ لعلي: اذهب فاضرب عنقه، فأتاه علي فإذا هو في ركي يتبرد فيها، فقال له علي: اخرج، فناوله يده فأخرجه، فإذا هو مجبوب ليس له ذكر، فكف علي عنه، ثم أتى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! إنه لمجبوب، ما له ذكر.

[7023] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی ام ولد (آپ کے فرزند کی والدہ) کے ساتھ متہم کیا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جاؤ اور اس کی گردن اڑا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو وہ ایک اتھلے (کم گہرے) کنویں میں ٹھنڈک کے لیے غسل کر رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: نکلو، اور (سہارا دینے کے لیے) اسے اپنا ہاتھ پکڑایا اور اسے باہر نکالا تو دیکھا کہ وہ ہیجڑا ہے، اس کا عضو مخصوص تھا ہی نہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس کو قتل کرنے سے) رک گئے اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! وہ تو ہیجڑا ہے، اس کا عضو مخصوص ہے ہی نہیں۔

منافقین کی صفات اور ان کے بارے میں احکام

ایمان انسانی فطرت کی خالص اور صحت مند حالت ہے۔ اس میں انسان اللہ کے ساتھ اپنے حقیقی رشتے اور وعدے پر قائم ہوتا ہے۔ کفر اس رشتے اور اللہ سے کیے گئے وعدے کا انکار ہے۔ نفاق دل کی ایک ایسی بیماری ہے جس میں انسان اللہ کے ساتھ اپنے اصل رشتے اور اس رشتے کے تحفظ کے لیے اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدے کو بھی توڑ چکا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شدید تذبذب اور بے یقینی کے مرض میں بھی گرفتار ہوتا ہے۔ جو شخص پکا منافق ہو وہ کافر ہوتا ہے لیکن اپنی زندگی کفر کے مطابق گزارنے کی بھی ہمت نہیں رکھتا۔ جدھر سے مفاد زیادہ حاصل ہو خود کو اس کیمپ سے وابستہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح جس طرف اسے دنیاوی مفاد کی امید زیادہ ہوتی ہے وہ اسی طرف کا رخ کرتا ہے۔ مومن کی امید اور خوف دونوں کا محور اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ عموماً کفر و نفاق ایک ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ کسی میں نفاق کا پہلو غالب ہوتا ہے، وہ منافق کہلاتا اور کسی میں کفر کا، اس کو کافر کہا جاتا ہے۔ نفاق کی چند خصوصیات اس میں بھی ضرور موجود ہوتی ہیں، اس لیے اللہ نے کئی جگہوں پر کافروں اور منافقوں اور ان کی مشترکہ بری خصلتوں کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیے (سورۂ توبہ 73-87)

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بھی اپنی قوم کے مجبور کرنے سے مارے باندھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک بھی ہوا لیکن اندر سے سفر کی ہر تکلیف پر کڑھتا بھی رہا اور یہ کوشش بھی کرتا رہا کہ اس کی قوم رسول اللہ ﷺ کی حمایت سے دستکش ہو جائے۔ مفاد پرست انسان میں بزدلی اور رذالت دونوں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نفاق کفر کے ساتھ ساتھ ان دونوں اور اس طرح کی دوسری گندی صفات کا مجموعہ ہوتا ہے، اس لیے منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے کا مستحق ہوتا ہے۔

نفاق کا یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد مدینہ میں سامنے آیا، جب اہل مدینہ کی اکثریت ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں ایک منظم قوت بننا شروع ہوئی۔ بعد کے دوسرے معرکوں میں مسلمانوں کی فتح کے بعد بعض دوسرے عرب قبائل کے ہاں بھی نفاق نمودار ہونا شروع ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ کون کون لوگ منافق ہیں۔ ان کے نفاق کی شدت کا بھی آپ کو پتہ تھا، اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے بارے میں تحمل اور برداشت کی پالیسی پر عمل فرمایا۔ ہمیشہ ان کی ظاہری باتوں کے مطابق ان سے سلوک کیا۔ یہ لوگ جہاد میں شریک نہ ہوتے اور جھوٹے عذر پیش کرتے تو آپ ﷺ ان کے جھوٹ سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کے عذر تسلیم فرما لیتے بلکہ ان کے ساتھ تجدید بیعت بھی فرماتے اور مغفرت کی دعا بھی کرتے۔ اس میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔ اہم ترین یہ ہیں کہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے سے آگاہ کر دیا جاتا تھا کہ کون سچا

مومن ہے اور کون منافق لیکن آپ کے بعد ایسا ممکن نہ تھا۔ آپ ﷺ کا ان لوگوں سے تعامل قیامت تک کے لیے نمونہ عمل تھا۔ اس لیے ہمیشہ ظاہری حالت کے مطابق سلوک کرنا ضروری تھا۔ ② آپ خواہش اور امید رکھتے تھے کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح صحیح طور پر اسلام سے وابستہ ہو جائیں، اس لیے ان کو ڈھیل دینی ضروری تھی۔ ③ ان کے ساتھ سختی کرنے سے ان کے دوسرے رشتہ دار اپنی قبائلی عصبیت کی بنا پر ان کے ہمدرد بن جاتے اور خطرہ تھا کہ اس طرح وہ دین کے حوالے سے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ ④ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ ؓ کی طرح سب کے انتہائی قریبی رشتہ دار مخلص مومن تھے۔ انھیں جذباتی صدموں سے محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ ⑤ یہ لوگ عموماً مالدار، اپنے اپنے قبائل میں باحیثیت، شکل وہیئت اور طرز زندگی کے اعتبار سے مؤثر اور بارعب لوگ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: ﴿ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴾ ''جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو اچھے لگیں گے، اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات سنیں گے، ایسے (اکڑے ہوئے) ہیں جیسے سہارے سے کھڑے کیے ہوئے لکڑی کے شہتیر ہوں (لیکن اندر سے یہ حال ہے کہ) اگر کوئی بھی چیخ بلند ہو تو سمجھتے ہیں انھی پر بلا آئی ہے۔ یہی دشمن ہیں، ان سے بچ کر رہیں، اللہ انھیں ہلاک کرے! یہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔'' (المنافقون 4:63) ان وحشی دشمنی کی طرف دھکیلنے کے بجائے ان کے شر کو کم از کم سطح پر رکھنا بہتر حکمت عملی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تحمل سے کام لیتے ہوئے ان سے صرف نظر بھی کرتے تھے اور ایک حد سے آگے نکلنے سے خوفزدہ بھی رکھتے تھے، نیز ان کے مومن لواحقین سے اچھا سلوک کر کے منافقین کو غلط کاموں میں اپنوں کی حمایت سے محروم بھی رکھا جاتا تھا۔

یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تمام دشمنوں کی مشترکہ خصوصیت ہے کہ وہ بے یقینی کا شکار ہوتے ہیں۔ کافر جو غرور اپنی زبانوں سے ظاہر کرتے ہیں، اس پر بھی انھیں پختہ یقین نہیں ہوتا۔ ابوجہل نے جب اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہا: ﴿ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ ''اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔'' (الأنفال 32:8) تو اس وقت بھی ان کو یقین نہ تھا کہ نعوذ باللہ قرآن اللہ کا پیغام نہیں، رسول اللہ ﷺ کا گھڑا ہوا ہے، اس لیے چپکے چپکے استغفار بھی کرتے جا رہے تھے۔

یہی حال یہود کا تھا۔ انھیں معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں، وہ آپ کے پاس آ کر ایسی باتیں بھی پوچھتے تھے جو ایک رسول کے سامنے کہی جا سکتی ہیں، جن میں آپ کے پیغام کی تصدیق کا پہلو یا آپ سے اپنی کتاب اور اپنے دین کی بات کی تصدیق چاہنے کا پہلو موجود ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ آپ پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ یہود آپ کی خدمت میں آ کر آخرت کے حوالے سے جو باتیں کہتے تھے وہ آپ کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والی ہوتی تھیں۔ روح کے بارے میں انھوں نے جو پوچھا اس میں اگرچہ ان کی فتنہ انگیزی کی خواہش شامل تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے جواب میں وہی بات فرمائی جو تورات میں موجود تھی۔

یہود کے بعد قریش کی ان جیسی صفات کا تذکرہ ہے۔ خفیہ استغفار کے علاوہ قحط سے نجات کے لیے مشرکین کے سردار ابوسفیان مکہ سے چل کر رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کے لیے آئے لیکن اس وقت بھی ایمان کی توفیق نہ ہوئی۔ جن مشرکین نے خود کسی بڑے معجزے کا مطالبہ کیا تھا وہ شق قمر جیسا معجزہ دیکھ کر اور اچھی طرح اس کا مشاہدہ کر کے بھی ایمان نہ لائے حالانکہ ان

کے دل و دماغ رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی شہادت دے رہے تھے مگر یقین کی مطلوبہ سطح پر نہیں پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قریش کے ساتھ بھی تحمل کا معاملہ فرمایا اور انھیں زیادہ سے زیادہ مہلت دی تا آنکہ مفتوح اور بے بس ہو جانے کے بعد بالآخر یہ بھی اسلام میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تالیف قلوب کے بے مثال مظاہروں نے ان کو اسلام کا سچا پیروکار بھی بنا دیا۔ اس طرح یہ نجات حاصل کرنے کے قابل ہو گئے، ورنہ قیامت کے روز کفر پر اٹھتے تو دنیا و مافیھا دے کر بھی نجات حاصل نہ کر پاتے۔ منافقوں اور کافروں کی ظاہری دنیوی حالت اچھی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ نہیں کہ جس طرح وہ سمجھتے ہیں یا دوسرے نادان خیال کرتے ہیں کہ ان پر اللہ کا بہت فضل ہے بلکہ انھیں دنیا ہی میں سب کچھ دے دیا جاتا ہے، یہاں وہ عیش و آرام کی زندگی گزارتے ہیں اور آخرت کی دائمی زندگی کی تمام نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف مومن دنیا ہی میں مشکلات برداشت کر لیتا ہے اور آخرت میں دائمی نعمتوں سے شاد کام ہوتا ہے۔ دنیا کی نعمتیں اتنی بے وقعت اور عارضی ہیں کہ کافر کو عذاب کی ایک ڈبکی دنیا کی نعمتوں کی یاد تک سے محروم کر دے گی جبکہ مومن کو نعمتوں کے جہاں میں داخل ہوتے ہی یاد بھی نہ رہے گا کہ دنیا میں کبھی مشقت اٹھائی تھی یا نہیں۔ مومن دنیا میں مشقتیں اٹھا کر بھی ہمیشہ خیر پھیلاتا رہا اس کا اسے بے حساب اجر ملے گا۔ یہ اس پر اللہ کی خصوصی رحمت ہوگی اور نجات حقیقت میں رحمت ہی سے حاصل ہوتی ہے، اس کے لیے انسان کے اپنے اعمال کافی نہیں ہو سکتے۔ آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب نجات اللہ کی عطا کردہ توفیق اور اس کی رحمت پر منحصر ہے تو کسی انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ دوسروں کی ہدایت کا سارا انحصار اس کی کوششوں پر ہے، اس لیے وہ دن رات وعظ و نصیحت میں لگا رہے۔ اس کا اثر الٹا یہ ہو سکتا ہے کہ سننے والے اکتاہٹ کا شکار ہو کر ہدایت قبول کرنے سے مزید دور ہو سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥٠ - كِتَابُ صفات الْمُنافقين وأحكامهم

منافقین کی صفات اوران کے بارے میں احکام

(المعجم ....) - (بَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْكَامِهِمْ) (التحفة ١٣)

باب: منافقین کی صفات اوران کے بارے میں احکام

[٧٠٢٤] ١-(٢٧٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ.

قَالَ زُهَيْرٌ: وَهِيَ فِي قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ.

وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، فَقَالَ: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقِي: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾.

[7024] ہمیں زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابواسحق نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، اس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں، جب تک آپ ﷺ سے الگ نہ ہو جائیں، ان پر کچھ خرچ نہ کرو (مہاجرین سے تعاون بند کردو۔)

زہیر نے کہا: اور یہ اس کی قراءت ہے جس نے حولہ کو زیر کے ساتھ (مِنْ حَوْلِهِ) پڑھا۔

اور اس نے (یہ بھی) کہا: اگر ہم مدینہ کو لوٹ کئے تو جو عزت والے ہیں وہ وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتادی، آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلوایا اور اس سے (اس بات کے متعلق) پوچھا، اس نے بہت پکی قسم کھائی کہ اس نے ایسا نہیں کہا اور کہا: زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا ہے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے)

قال: ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قال: فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ، وقوله: ﴿كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾. وقال: كانوا رجالا أجمل شيء.

کہا: میرے دل کو ان لوگوں کی اس بات سے بہت تکلیف پہنچی، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ''جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں'' پھر نبی ﷺ نے ان کے استغفار کے لیے ان کو بلوایا تو انھوں نے (تمسخر سے) اپنے سر ٹیڑھے کر لیے'' اور (اس آیت میں) اللہ تعالیٰ کے قول: ''گویا وہ سہارے سے کھڑے ہوئے شہتیر ہیں'' (سے مراد) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: (یہ ہے کہ) یہ لوگ (جسمانی اعتبار سے سیدھے، لمبے اور دیکھنے میں) بہت خوبصورت تھے۔

فائدہ: مصحف عثمانی میں حوْلَه یا مِنْ حوْلِه کے الفاظ موجود نہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نسخے میں تھے اور اسے دونوں طرح پڑھنا ممکن تھا لیکن یہ حقیقت میں تفسیر کے لیے ایک اضافہ تھا۔ جو زید بن ارقم کی روایت میں ہے وہ محض ایک قول کی حکایت ہے۔

[٧٠٢٥] ٢ (٢٧٧٣) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وأحمد بن عبدة الضبي - واللفظ لابن أبي شيبة - قال ابن عبدة: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو؛ أنه سمع جابرا يقول: أتى النبي ﷺ قبر عبد الله بن أبي، فأخرجه من قبره فوضعه على ركبتيه، ونفث عليه من ريقه، وألبسه قميصه، والله أعلم.

[7025] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے، اس کو قبر سے نکال کر اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب مبارک چھڑکا اور اسے اپنی قمیص پہنائی، (ایسا کیوں کیا؟) اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

[٧٠٢٦] (...) حدثني أحمد بن يوسف الأزدي: حدثنا عبد الرزاق: أخبرنا ابن جريج: أخبرني عمرو بن دينار قال: سمعت جابر بن عبد الله يقول: جاء النبي ﷺ إلى عبد الله بن أبي، بعدما أدخل حفرته، فذكر بمثل حديث سفيان.

[7026] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس اس کو اس کے گڑھے میں داخل کر دیے جانے کے بعد آئے، پھر سفیان کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧٠٢٧] ٣ (٢٧٧٤) حدثنا أبو بكر بن أبي

[7027] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر نے نافع

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، جَاءَ ابْنُهُ، عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً. وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ» قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [التوبة: ٨٤]

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور آپ سے سوال کیا کہ آپ اپنی قمیص اس کو عطا فرمائیں، جس میں وہ اپنے باپ کو کفن دیں تو آپ نے (وہ قمیص) ان کو عطا کی، پھر آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور (التجا کرنے کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے کپڑے (کے ایک کنارے) کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے، اس نے فرمایا ہے: ”آپ ان کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ کریں، خواہ آپ ان کے لیے ستر مرتبہ استغفار کریں“ اور میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔“ (عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: یقیناً وہ منافق ہے، (مگر) رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی، اس پر اللہ عزوجل نے (واضح حکم) نازل فرمایا: ”اور ان (منافقین) میں سے جو شخص مر جائے آپ کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“

فوائد و مسائل: 1 واضح حکم کی تاخیر حکمت سے خالی نہ تھی۔ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ ایک مخلص مسلمان تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ پیشکش کر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے باپ عبداللہ بن ابی کے قتل کا فیصلہ فرمائیں تو اس پر عملدرآمد کے لیے انھی کو حکم دیں، رسول اللہ ﷺ ان کے لیے اپنے دل میں جو شفقت محسوس فرماتے تھے، آپ نے اس کے تقاضے پورے فرمائے۔ 2 رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے مرنے کے موقع پر اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ کی دونوں خواہشیں مان لیں۔ انھیں اپنی قمیص عطا فرمائی اور جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توجہ دلائی کہ قرآن کی جو آیات نازل ہو چکی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کو منافقین کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا جواب یہ تھا کہ اللہ نے آپ کو باضابطہ جنازہ پڑھنے سے نہیں روکا۔ آپ اس ساری گفتگو کے بعد تشریف لے گئے تو وہاں عبداللہ بن ابی کو قبر میں اتارا جا چکا تھا۔ اس کے اہل قبیلہ و معلوم

نہ تھا کہ عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس غرض سے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں کہ آپ سے آپ کی قمیص مانگیں اور جنازے کے لیے بلائیں۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو ابن ابی کے جسد کو قبر سے نکال کر آپ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا اور آپ نے اس کے بیٹے سے کیا گیا وعدہ پورا فرما دیا۔ اس واقعے کے بعد اللہ کی طرف سے یہ واضح حکم آ گیا: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ ”اور ان میں سے جو کوئی مر جائے، اس کا کبھی جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔“ (التوبۃ 9:84)

[٧٠٢٨] ٤ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

[7028] یحییٰ قطان نے عبیداللہ (بن عمر بن حفص) سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور مزید یہ کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ ترک کر دی۔

[٧٠٢٩] ٥ (٢٧٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ، قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ وَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ، إِنْ جَهَرْنَا، وَلَا يَسْمَعُ، إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ، إِذَا جَهَرْنَا، فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ الْآيَةَ. [فصلت: ٢٢]

[7029] محمد بن ابی عمر مکی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تین آدمی بیت اللہ کے پاس اکٹھے ہوئے، (ان میں سے) دو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا، یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا، ان کے دلوں کا فہم کم تھا، ان کے پیٹوں کی چربی بہت تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں، اللہ سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم اونچی آواز سے بات کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر ہم اونچا بولیں تو وہ سنتا ہے تو پھر ہم آہستہ بولیں تو بھی سنتا ہے۔ اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیتیں) نازل فرمائیں: ”تم اس لیے (اپنی باتیں) نہیں چھپا رہے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان گواہی دیں گے اور نہ تمھاری آنکھیں اور نہ تمھاری کھالیں۔“

فائدہ: امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث، جس میں مشرکین کا حال بیان کیا گیا ہے، اس لیے منافقین کی صفات کے ضمن میں یہاں ذکر کی ہے کہ ان منافقین کا بھی بالکل یہی خیال تھا جو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔ منافق بھی اسی گمان میں رہتے تھے کہ ان کی باتوں کا اللہ کو علم نہیں ہوتا۔

[٧٠٣٠] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

[7030] ابوبکر بن خلاد باہلی نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان

سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ ح: قَالَ: وحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ.

نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سلیمان نے عمارہ بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث سنائی، کہا: مجھے منصور نے مجاہد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔

[٧٠٣١] ٦-(٢٧٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ، فَرَجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا، فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء: ٨٨].

[7031] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن یزید کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ (جنگ کے لیے) احد کی جانب روانہ ہوئے۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ واپس آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ان کے بارے میں دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ بعض نے کہا: ہم انھیں قتل کریں اور بعض نے کہا: نہیں۔ تو (یہ آیت) نازل ہوئی: ”تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہ بن گئے ہو۔“

[٧٠٣٢] (...) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7032] یحییٰ بن سعید اور غندر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٠٣٣] ٧-(٢٧٧٧) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِينَ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

[7033] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کچھ منافقین ایسے تھے کہ جب نبی ﷺ کسی جنگ کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں اپنے پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے، اور جب نبی ﷺ واپس آتے تو آپ کے سامنے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے اور چاہتے کہ لوگ ان کاموں پر ان کی تعریف کریں جو انھوں نے نہیں کیے تھے، اس پر یہ (آیت نازل) ہوئی: ”ان لوگوں کے متعلق گمان نہ

وإذا قدم النبي ﷺ اعتذروا إليه، وحلفوا، وأحبوا أن يحمدوا بما لم يفعلوا، فنزلت: ﴿لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب﴾ [آل عمران: ١٨٨]

"کرو جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے نہیں کیا، ان کے متعلق یہ گمان بھی نہ کرو کہ وہ عذاب سے بچنے والے مقام پر ہوں گے۔"

[٧٠٣٤] ٨ (٢٧٧٨) حدثنا زهير بن حرب وهارون بن عبد الله، واللفظ لزهير، قالا: حدثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج: أخبرني ابن أبي مليكة، أن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أخبره، أن مروان قال: اذهب، يا رافع! لبوابه، إلى ابن عباس فقل: لئن كان كل امرئ منا فرح بما أتى، وأحب أن يحمد بما لم يفعل، معذبا، لنعذبن أجمعون، فقال ابن عباس: ما لكم ولهذه الآية؟ إنما نزلت هذه الآية في أهل الكتاب، ثم تلا ابن عباس: ﴿وإذ أخذ الله ميثاق الذين أوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه﴾ [آل عمران: ١٨٧] هذه الآية، وتلا ابن عباس: ﴿لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا﴾ [آل عمران: ١٨٨]

وقال ابن عباس: سألهم النبي ﷺ عن شيء فكتموه إياه، وأخبروه بغيره، فخرجوا قد أروه أن قد أخبروه بما سألهم عنه، فاستحمدوا بذلك إليه، وفرحوا بما أتوا من كتمانهم إياه ما سألهم عنه.

[7034] ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھیں حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: "رافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر یہ بات ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور ہر ایک جو یہ پسند کرتا ہے کہ جو اس نے نہیں کیا، اس پر اس کی تعریف کی جائے، اس کو عذاب ہوگا تو ہم سب ہی ضرور عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس آیت سے کیا تعلق (بنتا) ہے؟ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں اتری تھی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (اس سے پہلی) یہ آیت پڑھی: "اور جب اللہ نے ان لوگوں کا، جنھیں کتاب دی گئی تھی، عہد لیا کہ تم اسے لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرو گے اور اس کو چھپاؤ گے نہیں۔" پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (اس کے بعد والی) آیت تلاوت فرمائی: "ان لوگوں کے بارے میں گمان نہ کرو جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے نہیں کیا۔" اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نے ان سے (ان کی کتاب میں لکھی ہوئی) کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے آپ سے وہ چیز چھپا لی اور (اس کے بجائے) ایک دوسری بات بتا دی اور وہ اس طرح نکلے کہ انھوں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ آپ ﷺ نے ان سے جو پوچھا تھا، انھوں نے آپ ﷺ کو وہی بتا دیا ہے اور اس بات پر انھوں نے آپ ﷺ سے

آپ نے وہ سب تک پہنچایا، کسی کو کسی دوسرے پر ترجیح نہیں دی۔

[٧٠٣٦] ١٠ (...) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، واللفظ لابن المثنى، قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة عن قتادة، عن أبي نضرة، عن قيس بن عباد قال: قلنا لعمار: أرأيت قتالكم، أرأيا رأيتموه؟ فإن الرأي يخطئ ويصيب، أو عهدا عهده إليكم رسول الله ﷺ؟ فقال: ما عهد إلينا رسول الله ﷺ شيئا لم يعهده إلى الناس كافة، وقال: إن رسول الله ﷺ قال: إن في أمتي.

[7036] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابونضرہ سے اور انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم لوگوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں) اپنی جنگ کو کیسے دیکھتے ہیں، کیا یہ ایک رائے ہے جو آپ نے غور وفکر سے اختیار کی ہے؟ تو رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، یا کوئی ذمہ داری ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے سپرد کی تھی؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی (خصوصی) ذمہ داری نہیں دی تھی جو تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''بے شک میری امت میں ....''

قال شعبة: وأحسبه قال: حدثني حذيفة.

شعبہ نے کہا: اور میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے کہا تھا: مجھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (یہ) حدیث سنائی۔

وقال غندر: أراه قال: «في أمتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة، ولا يجدون ريحها، حتى يلج الجمل في سم الخياط، ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة، سراج من النار يظهر في أكتافهم، حتى ينجم من صدورهم».

اور غندر نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ انھوں نے کہا: ''میری امت میں بارہ منافق ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے بچاؤ کے لیے) تمھاری کفایت ایک ایسا پھوڑا کرے گا جو آگ کے جلتے ہوئے دیے کی طرح (اوپر سے سرخ) ہوگا، ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کے سینوں سے نکل آئے گا۔''

فائدہ: بارہ منافقوں کا یہ گروہ انتہائی شریر لوگوں پر مشتمل تھا جس طرح اگلی حدیث کے الفاظ ہیں: «حرب لله ولرسوله في الحياة الدنيا ويوم يقوم الأشهاد» ان لوگوں کی زندگی کا مقصود اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دنیا میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنا تھا اور قیامت کے روز بھی یہ اپنے عناد کے موقف پر قائم رہیں گے۔ امام احمد رحمہ اللہ کی مسند (453/5) میں حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے راستے میں واقع عقبہ (تنگ گھاٹی) کی طرف سے جا رہے ہیں، کوئی اور یہ

راستہ اختیار نہ کرے جس طرح اگلی حدیث میں ہے۔ مقصود غالبا یہ تھا کہ آپ واپسی کے راستے والے کم پانی کے چشمے پر باقی سارے لشکر سے پہلے پہنچ کر اس میں برکت کی دعا فرمائیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے آگے حضرت حذیفہ ؓ چل رہے تھے اور آپ کے پیچھے حضرت عمار بن یاسر ؓ تھے۔ اچانک پیچھے سے ڈھاٹے باندھے ہوئے سواروں کا ایک گروہ آیا۔ وہ اس تنگ راستے پر حضرت عمار ؓ کو دھوکا دے کر ان سے آگے نکلنا اور اچانک رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے۔ حضرت عمار ؓ ان کی سواریوں کے منہ پر مارنے اور انھیں پیچھے رکھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ ؓ سے فرمایا: ''اونٹ کی مہار کو کھینچو، اسے تیز چلاؤ۔'' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ گھاٹی کی اترائی پر پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر سواری سے اتر گئے۔ اتنے میں عمار ؓ بھی واپس آ گئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''عمار! کیا تم نے ان لوگوں کو پہچانا؟'' انھوں نے کہا: میں نے عام سواریوں کو پہچانا، ان لوگوں نے، جو ان پر سوار تھے، ڈھاٹے باندھ رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں پتہ چلا کہ وہ کیا چاہتے تھے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا ارادہ یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف کوئی چال چلیں۔''

اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ منافقوں کے اس گروہ نے اس منصوبے میں ناکام ہونے کے بعد، پانی کے چشمے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی ٹھانی جس کا اعلان کیا گیا تھا، چنانچہ یہ گھاٹی سے واپس ہو کر تیز رفتاری سے ساتھ آپ سے پہلے اس پانی پر پہنچ گئے۔ اعلان نہ سننے والے تین اور لوگ بھی بے خبری میں ان کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ ان سب نے جا کر پانی استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی کرنے والوں کی کل تعداد پندرہ ہو گئی۔ ان میں سے تین کا عذر قبول کر لیا گیا جو بے خبری میں وہاں پہنچے تھے اور باقی بارہ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی۔ وہ پکے منافق تھے۔ حضرت حذیفہ ؓ کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ناموں سے آگاہ فرما دیا تھا اور ساتھ ہی انھیں صیغۂ راز میں رکھنے کی ہدایت بھی فرما دی تھی۔

[٧٠٣٧] ١١-(...) حدَّثنا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حدَّثنا أبو أحمد الْكُوفِيُّ: حدَّثنا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ: حدَّثنا أَبُو الطُّفَيْلِ قال: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ! كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ، قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ. فَإِنْ كُنْتُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ، وَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

[7037] ولید بن جمیع نے کہا: ہمیں ابوطفیل ؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عقبہ والوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہ ؓ کے درمیان (اس طرح کا) جھگڑا ہو گیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہو جاتا ہے۔ (گفتگو کے دوران میں) انھوں نے (اس شخص سے) کہا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ عقبہ والوں کی تعداد کتنی تھی؟ (حضرت ابوطفیل ؓ نے) کہا: لوگوں نے اس سے کہا: جب وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو انھیں بتاؤ۔ (پھر حضرت حذیفہ ؓ نے خود ہی جواب دیتے ہوئے) کہا: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ لوگ تھے اور اگر تم بھی ان میں شامل تھے تو

لأشهاد، وعذر ثلاثة، قالوا: ما سمعنا منادي رسول الله ﷺ ولا علمنا بما أراد القوم، وقد كان في حرة فمشى فقال: «إن الماء قليل، فلا يسبقني إليه أحد» فوجد قوما قد سبقوه، فلعنهم يومئذ.

وہ کل پندرہ لوگ تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے بارہ دنیا کی زندگی میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ میں تھے اور (آخرت میں بھی) جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے ان تین لوگوں کا عذر قبول فرما لیا تھا جنھوں نے کہا تھا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کا اعلان نہیں سنا تھا اور اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے جبکہ آپ ﷺ اس وقت حرہ میں تھے، آپ چل پڑے اور فرمایا: ''پانی کم ہے، اس لیے مجھ سے پہلے وہاں کوئی نہ پہنچے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے (وہاں پہنچ کر) دیکھا کہ کچھ لوگ آپ سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہیں تو آپ نے اس روز ان پر لعنت کی۔

فائدہ: تبوک کی طرف جاتے ہوئے بھی ایک کم پانی والے چشمے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا اعلان فرمایا تھا۔ وہاں صرف دو آدمی آپ سے پہلے پہنچے تھے، آپ ﷺ نے ان پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا تھا (حدیث: 5947) تبوک سے واپس آتے ہوئے راستے پر موجود ایک چھوٹے سے چشمے کے حوالے سے بھی ایسا ہی اعلان کیا گیا۔ ان منافقین نے اعلان کو حکم عدولی اور شرانگیزی کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کا نادر موقع سمجھا اور گھاٹی کے اندر اپنی شرارت میں ناکام ہونے کے بعد اس حکم عدولی کا ارتکاب کر ڈالا۔

[٧٠٣٨] ١٢ (٢٧٨٠) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري: حدثنا أبي: حدثنا قرة بن خالد عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «من يصعد الثنية، ثنية المرار، فإنه يحط عنه ما حط عن بني إسرائيل».

[7038] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس گھاٹی (یعنی) مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا! بے شک اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑ جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑ گئے تھے۔''

قال: فكان أول من صعدها خيلنا، خيل بني الخزرج، ثم تتام الناس، فقال رسول الله ﷺ: «وكلكم مغفور له، إلا صاحب الجمل الأحمر» فأتيناه فقلنا له: تعال، يستغفر لك رسول الله ﷺ، فقال: والله! لئن

(حضرت جابر ؓ نے) کہا: تو سب سے پہلے جو اس گھاٹی پر چڑھے وہ ہمارے بنوخزرج کے گھوڑے تھے، پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب وہ ہو جن کے گناہ بخش دیے گئے، سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔'' ہم اس کے پاس آئے اور (اس سے) کہا: آؤ،

أجد ضالتي أحب إلي من أن يستغفر لي صاحبكم.

رسول اللہ ﷺ تمھارے لیے بھی استغفار فرمائیں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی گم شدہ چیز پالوں تو یہ بات مجھے اس کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ تمھارا صاحب میرے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

قال: وكان رجل ينشد ضالة له.

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ آدمی اس وقت اپنی کسی گم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کے لیے آوازیں لگا رہا تھا۔

فوائد و مسائل: ؛ مرار کی گھاٹی حدیبیہ کے قریب تھی۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مقصود یہ تھا کہ مسلمان جسمانی ورزش کے ذریعے سے تیاری کے عالم میں رہیں اور اوپر جانے والے پہرے داری کے فرائض بھی سرانجام دیں۔ ٭ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بظاہر اسلام قبول کرنے والوں میں سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے نزدیک ایمان اور آخرت میں نجات کی اتنی بھی حیثیت نہ تھی جتنی عام استعمال کی کسی گم شدہ چیز کی ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں کے دل متاع دنیا کی محبت سے اس طرح بھرے ہوتے ہیں ان کے دلوں میں ایمان کی گنجائش ہی باقی نہیں ہوتی، محض زبانی دعویٰ ہوتا ہے اور یہی نفاق ہے۔

[٧٠٣٩] ١٣-(...) وحدثناه يحيى بن حبيب الحارثي: حدثنا خالد بن الحارث: حدثنا قرة: حدثنا أبو الزبير عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «من يصعد ثنية المرار أو المرار» بمثل حديث معاذ، غير أنه قال: وإذا هو أعرابي جاء ينشد ضالة له.

[7039] یحییٰ بن حبیب حارثی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو مرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔'' (آگے) معاذ عنبری کی حدیث کے مانند، البتہ (اس حدیث میں) انھوں نے کہا: اور وہ ایک اعرابی تھا جو اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈنے کے لیے اعلان کرنے کے لیے آیا تھا۔

[٧٠٤٠] ١٤-(٢٧٨١) وحدثني محمد بن رافع: حدثنا أبو النضر: حدثنا سليمان وهو ابن المغيرة عن ثابت، عن أنس بن مالك قال: كان منا رجل من بني النجار، قد قرأ البقرة وآل عمران، وكان يكتب لرسول الله ﷺ، فانطلق هاربا حتى لحق بأهل الكتاب، قال: فرفعوه، قالوا: هذا قد كان

[7040] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم بنونجار میں سے ایک شخص تھا، اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی (یاد کی) ہوئی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ بھاگ کر چلا گیا اور اہل کتاب کے ساتھ شامل ہو گیا، انھوں نے اس کو بہت اونچا اٹھایا اور کہا: یہ ہے جو محمد (ﷺ) کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ اس سے آنے سے بہت خوش ہوئے۔ تھوڑے ہی دن گزرے کہ اللہ تعالیٰ

يكتب لمحمد، فأعجبوا به، فما لبث أن قصم الله عنقه فيهم، فحفروا له فواروه، فأصبحت الأرض قد نبذته على وجهها، ثم عادوا فحفروا له فواروه، فأصبحت الأرض قد نبذته على وجهها، ثم عادوا فحفروا له فواروه، فأصبحت الأرض قد نبذته على وجهها، فتركوه منبوذا.

نے ان کے بیچ میں (ہوتے ہوئے) اس کی گردن توڑ دی۔ انھوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اسے اپنی سطح کے اوپر پھینک دیا تھا۔ انھوں نے دوبارہ وہی کیا، اس کی قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ انھوں نے پھر (تیسری بار) اسی طرح کیا، اس کے لیے قبر کھودی اور اسے دفن کر دیا، صبح کو زمین نے اسے پھر باہر پھینک دیا ہوا تھا تو انھوں نے اسے اسی طرح پھینکا ہوا چھوڑ دیا۔

فائدہ: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منافق چاہے قرآن کی لمبی سورتیں یاد کر لے، کاتب بن جائے، اس کے اندر کا کفر جوں کا توں موجود رہتا ہے اور جب وہ کھلی بغاوت کرتا ہے تو اسی دنیا میں بھی اس کا انجام عبرت ناک ہو سکتا ہے۔ أعاذنا اللّٰه من النفاق وأهله.

[٧٠٤١] ١٥ (٢٧٨٢) حدثني أبو كريب محمد بن العلاء: حدثنا حفص يعني ابن غياث، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، أن رسول الله ﷺ قدم من سفر، فلما كان قرب المدينة هاجت ريح شديدة تكاد أن تدفن الراكب، فزعم أن رسول الله ﷺ قال: «بعثت هذه الريح لموت منافق» فلما قدم المدينة، فإذا منافق عظيم من المنافقين قد مات.

[7041] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب تھے تو اتنے زور کی آندھی چلی کہ قریب تھا وہ سوار کو بھی (ریت میں) دفن کر دے گی۔ تو وہ (جابر رضی اللہ عنہ) یقین سے کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے۔“ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

فائدہ: ایک منافق پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ اتنا بڑا طوفان بھیج سکتا ہے اور ساتھ ہی اتنے بڑے طوفان کے درمیان میں باقی سب لوگوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام فرما دیتا ہے۔

[٧٠٤٢] ١٦ (٢٧٨٣) حدثني عباس بن عبد العظيم العنبري: حدثنا أبو محمد النضر بن محمد بن موسى اليمامي: حدثنا عكرمة: حدثنا إياس: حدثني أبي قال: عدنا مع رسول الله ﷺ رجلا موعوكا، قال:

[7042] ایاس (بن سلمہ بن اکوع) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی، جسے بخار چڑھا ہوا تھا، عیادت کی، کہا: میں نے اس (کے جسم) پر اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح

فوضعْتُ يَدي عليْه فقُلْتُ: واللهِ! ما رأيْتُ كالْيوْمِ رجُلًا أشدّ حرًّا، فقال نبيُّ اللهِ ﷺ: «ألا أُخبرُكُمْ بأشدِّ حرٍّ منْهُ يوْمَ الْقيامة؟ هٰذيْنك الرّجُليْنِ الرّاكبيْنِ الْمُقفّييْنِ» لرجُليْنِ حينئذٍ منْ أصْحابه.

کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ تپ رہا ہو۔ تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ تپتے ہوؤں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ دونوں شخص جو (اونٹوں پر) سوار ہیں، اپنے منہ دوسری طرف کیے ہوئے ہیں۔" (آپ نے یہ بات) دو آدمیوں کے بارے میں (فرمائی) جو اس وقت (ظاہری طور) آپ کے ساتھیوں میں (شمار ہوتے) تھے۔

[٧٠٤٣] ١٧-(٢٧٨٤) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد اللهِ بْنِ نُميْرٍ: حدّثنا أبي؛ ح: وحدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا أبو أسامة قالا: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا عبْدُ الْوهّابِ يعْني الثّقفيّ: حدّثنا عُبيْدُ اللهِ عنْ نافعٍ، عنِ ابْنِ عُمر عنِ النّبيِّ ﷺ قال: «مثلُ الْمُنافقِ كمثلِ الشّاة الْعائرة بيْن الْغنميْنِ، تعيرُ إلى هٰذه مرّةً، وإلى هٰذه مرّةً».

[7043] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو بکریوں کے دو ریوڑوں کے درمیان ممیاتی ہوئی بھاگی پھرتی ہے، کبھی بھاگ کر اس ریوڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس طرف جاتی ہے (کسی بھی ایک ریوڑ کا حصہ نہیں ہوتی۔)"

[٧٠٤٤] (...) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْن عبْد الرّحْمٰنِ الْقارِيّ، عنْ مُوسى بْنِ عُقْبة، عنْ نافعٍ، عنِ ابْنِ عُمر عنِ النّبيِّ ﷺ بمثْله، غيْر أنّهُ قال: «تكرُّ في هٰذه مرّةً، وفي هٰذه مرّةً».

[7044] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: "پلٹ کر ایک بار اس (ریوڑ) میں آتی ہے اور دوسری بار اس میں۔"

(المعجم ...) - (بابُ صِفةِ الْقِيامةِ والْجنّةِ والنّارِ) (التحفة ١٤)

باب: قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال

[٧٠٤٥] ١٨-(٢٧٨٥) حدّثني أبو بكْرِ بْنُ إسْحٰق: حدّثنا يحْيى بْنُ بُكيْرٍ: حدّثني الْمُغيرةُ يعْني الْحِزاميّ عنْ أبي الزِّناد، عنْ

[7045] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک بہت بڑا (اور) موٹا آدمی آئے گا، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے

الأعرج، عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: «إنه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيامة، لا يزن جناح بعوضة عند الله. اقرؤوا: ﴿فلا نقيم لهم يوم القيمة وزنا﴾» [الكهف: ١٠٥]

نزدیک وہ (وزن میں) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا، (یہ آیت) پڑھ لو: ''پس ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔''

[٧٠٤٦] ١٩ (٢٧٨٦) حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس: حدثنا فضيل يعني ابن عياض، عن منصور، عن إبراهيم، عن عبيدة السلماني، عن عبد الله بن مسعود قال: جاء حبر إلى النبي ﷺ فقال: يا محمد! أو يا أبا القاسم! إن الله تعالى يمسك السماوات يوم القيامة على إصبع، والأرضين على إصبع، والجبال والشجر على إصبع، والماء والثرى على إصبع، وسائر الخلق على إصبع، ثم يهزهن فيقول: أنا الملك، أنا الملك، فضحك رسول الله ﷺ تعجبا مما قال الحبر، تصديقا له، ثم قرأ: ﴿وما قدروا الله حق قدره والأرض جميعا قبضته يوم القيمة والسموت مطويت بيمينه سبحنه وتعلى عما يشركون﴾ [الزمر: ٦٧]

[7046] فضیل بن عیاض نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عَبیدہ سلمانی سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! یا کہا: ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا، پھر ان کو ہلائے گا اور فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ اس یہودی عالم کی بات پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنسے، پھر آپ نے (یہ آیت) پڑھی: ''انھوں نے اس طرح اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ ساری زمین اور سب کے سب آسمان قیامت کے دن اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ (ہر اس چیز کی شراکت سے) پاک اور بلند ہے جنھیں وہ (اس کے ساتھ) شریک کرتے ہیں۔''

[٧٠٤٧] ٢٠ (...) حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، عن منصور بهذا الإسناد، قال: جاء حبر من اليهود إلى رسول الله ﷺ، بمثل حديث فضيل، ولم يذكر: ثم يهزهن.

[7047] جریر نے منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، فضیل کی حدیث کے مانند، اور اس میں یہ بیان نہیں کیا: ''وہ (اللہ) ان (انگلیوں) کو ہلائے گا۔''

وقال: فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت نواجذه تعجبا لما قال: تصديقا

اور (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اس بات پر تعجب سے اس کی

لَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ وتلا الآية.

تصدیق کرتے ہوئے (اس طرح) ہنسے کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انھوں نے (اس طرح) اللہ کی قدر نہیں کی (جس طرح) اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔" اور (پوری) آیت تلاوت فرمائی۔

[٧٠٤٨] ٢١-(...) حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾.

[7048] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم کو کہتے ہوئے سنا: میں نے علقمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور درختوں اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا، پھر فرمائے گا: "بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔" (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے (اس آیت کی) تلاوت کی: "انھوں نے اللہ تعالیٰ کی (اس طرح) قدر نہیں پہچانی جس طرح قدر پہچاننے کا حق ہے۔"

[٧٠٤٩] ٢٢-(...) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ: وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ.

[7049] ابومعاویہ، عیسیٰ بن یونس اور جریر سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر ان سب کی روایتوں میں ہے: "اور درختوں کو ایک انگلی پر اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر تھام لے گا" اور جریر کی حدیث میں یہ نہیں ہے: "اور مخلوق کو ایک انگلی پر تھامے گا" لیکن اس کی حدیث میں یہ ہے: "اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر تھام لے گا" اور انھوں نے جریر کی حدیث میں مزید یہ کہا: "اس کی بات کی تصدیق اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے (آپ ہنسے۔)"

[٧٠٥٠] ٢٣ (٢٧٨٧) حدّثني حرْملةُ بْنُ يحْيى: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني يُونُسُ عن ابْنِ شهابٍ: حدّثني ابْنُ الْمُسيّبِ أنّ أبا هُريْرة كان يقُولُ: قال رسُولُ الله ﷺ: «يقْبِضُ اللهُ تبارك وتعالى الْأرْض يوْم الْقيامةِ، ويطْوي السّماء بِيمينِهِ، ثُمّ يقُولُ: أنا الْملِكُ، أيْن مُلُوكُ الْأرْضِ».

[7050] ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

[٧٠٥١] ٢٤ (٢٧٨٨) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا أبُو أُسامة عنْ عُمر بْنِ حمْزة، عنْ سالِمِ بْنِ عبْدِ الله: أخْبرني عبْدُ الله بْنُ عُمر قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يطْوي اللهُ عزّ وجلّ السّماواتِ يوْم الْقيامةِ، ثُمّ يأْخُذُهُنّ بِيدِهِ الْيُمْنى، ثُمّ يقُولُ: أنا الْملِكُ، أيْن الْجبّارُون؟ أيْن الْمُتكبِّرُون؟ ثُمّ يطْوي الْأرضِين بِشِمالِهِ، ثُمّ يقُولُ: أنا الْملِكُ، أيْن الْجبّارُون؟ أيْن الْمُتكبِّرُون؟».

[7051] سالم بن عبداللہ نے کہا: مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لے گا اور فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں۔ (آج دوسروں پر) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: ''بادشاہ میں ہوں، (آج) جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟''

[٧٠٥٢] ٢٥ (...) حدّثنا سعِيدُ بْنُ منْصُورٍ: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْن عبْدِ الرّحْمٰنِ: حدّثني أبُو حازِمٍ عنْ عُبيْدِ الله بْنِ مِقْسمٍ؛ أنّهُ نظر إلى عبْدِ الله بْنِ عُمر كيْف يحْكي رسُول الله ﷺ قال: «يأْخُذُ اللهُ عزّ وجلّ سماواتِهِ وأرضِيهِ بِيديْهِ، فيقُولُ: أنا اللهُ - ويقْبِضُ أصابِعهُ ويبْسُطُها - أنا الْملِكُ» حتّى نظرْتُ إلى الْمِنْبرِ يتحرّكُ مِنْ أسْفلِ شيْءٍ مِنْهُ، حتّى إنّي لأقُولُ: أساقِطٌ هُو بِرسُولِ الله ﷺ.

[7052] یعقوب بن عبدالرحمن نے کہا: مجھے ابوحازم نے عبیداللہ بن مقسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا کہ وہ (حدیث بیان کرتے ہوئے عملاً) کس طرح رسول اللہ ﷺ کی طرح کر کے دکھاتے ہیں۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''اللہ عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا'' میں اللہ، میں بادشاہ ہوں'' ___ اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے ___ حتی کہ میں نے منبر کو دیکھا، وہ اپنے نچلے حصے سے (لے کر اوپر کے حصے تک) ہل رہا تھا، یہاں تک کہ میں نے کہا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر جائے گا؟

فائدہ: ابن مقسم نے حضرت عبداللہ بن عمر ڈاٹنؤ کو بھی اسی طرح کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے خطاب کی کیفیت بیان کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس اشارے سے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی عظمت جلال اور ہیبت کا تصور اور زیادہ واضح ہو گیا کیونکہ انھوں نے صرف کانوں سے نہیں سنا بلکہ آنکھوں سے بھی اس کا ادراک کیا۔

[٧٠٥٣] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ، عَزَّ وَجَلَّ، سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[7053] عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا: مجھے میرے والد نے عبیداللہ بن مقسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ڈاٹنؤ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جب آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''(اللہ) جبار عزوجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لے گا۔'' پھر یعقوب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ١) - (بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ، وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ) (التحفة ١٥)

باب:1- مخلوقات (کی تخلیق) کی ابتدا اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق

[٧٠٥٤] ٢٧-(٢٧٨٩) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: «خَلَقَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِي آخِرِ الْخَلْقِ، فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ».

[7054] سُریج بن یونس اور ہارون بن عبداللہ نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے اسماعیل بن امیہ نے ایوب بن خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام سلمہ ﷞ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ڈاٹنؤ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مٹی (زمین) کو ہفتے کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پھیلا دیا اور سب مخلوقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد سے لے کر رات تک کے درمیان جمعہ (کے دن) کی آخری ساعتوں میں سے کسی ساعت میں پیدا فرمایا۔''

حدثنا الجلودي : حدثنا إبراهيم هو صاحب مسلم : حدثنا البسطامي وهو الحسين بن عيسى، وسهل بن عمار، وإبراهيم ابن بنت حفص، وغيرهم، عن حجاج بهذا الحديث .

جلودی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین بن علی بسطامی، سہل بن عمار، حفص کے نواسے ابراہیم اور دوسروں نے حجاج سے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: اللہ کے دن اس کے دن ہیں، ہمارے وقت سے ماوراء اور ہمارے ادراک وشعور سے بہت طویل اور مختلف ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے: * تراب (زمین) کہا گیا ہے، اس میں مٹی اور پانی وغیرہ سب شامل ہے۔ * پھر کرۂ ارض میں جو تبدیلیاں ہوئیں ان کے دوران میں پہاڑ وجود میں آئے۔ * اس کے بعد سبزے اور درختوں کی باری آئی۔ * جسے مکروہ کہا گیا ہے وہ زندگی کی ابتدائی صورت کی مخلوق ہو سکتی ہے، مثلاً: جراثیم، وائرس، فنگس وغیرہ یا اس سے وہ غیر مرئی مخلوق مراد ہو سکتی ہے جو ضرر کا باعث ہے، نیز اندھیرے اور بیماریاں بھی اس سے مراد ہیں۔ * نور سے مراد روشنی کا مستقل اور منضبط نظام ہو سکتا ہے جو مختلف کیسوں وآخری شکل ملنے کے بعد وجود میں آیا۔ * حیوانات کی تخلیق ان کے بعد ہوئی۔ * آخر میں زمین کی افضل ترین مخلوق حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، پانی اور مٹی سے ان کی تخلیق مکمل ہوگئی اور انھیں جنت میں بسا دیا گیا، پھر وہ زمین پر بھیجے گئے کیونکہ ان کی دنیوی زندگی کا دائرہ یہیں مکمل ہونا تھا: ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ﴾ ''ہم نے تم سب کو اسی (زمین) سے پیدا کیا، اسی میں لوٹائیں گے اور ایک بار پھر اسی میں سے تم کو نکالیں گے۔'' (طٰہٰ 55:20)

(المعجم ٢) - (بابٌ : في البعث والنشور، وصفة الأرض يوم القيامة) (التحفة ١٦)

باب:2- انسانوں کی دوبارہ بعثت، ان کا اٹھنا اور قیامت کے روز زمین کی کیفیت

[٧٠٥٥] ٢٨ (٢٧٩٠) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة : حدثنا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر بن أبي كثير : حدثني أبو حازم بن دينار عن سهل بن سعد قال : قال رسول الله ﷺ : «يحشر الناس يوم القيامة على أرض بيضاء، عفراء، كقرصة النقي، ليس فيها علم لأحد» .

[7055] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کو غبار کی رنگت ملی، سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا، جیسے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی شخص کے لیے کوئی علامت موجود نہیں ہوگی۔''

فائدہ: بالکل چٹیل اور بے نشان زمین ہوگی۔ سب ایک ہی طرح ایک جیسی جگہ پر اللہ کے سامنے اکٹھے ہوں گے۔

[٧٠٥٦] ٢٩ (٢٧٩١) حدثنا أبو بكر بن

[7056] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

أبي شَيْبَة: حدّثنا عليّ بْنُ مُسْهِرٍ، عنْ داوُد، عن الشّعْبيّ، عنْ مَسْرُوقٍ، عنْ عائشة قالتْ: سألْتُ رسُول الله ﷺ عنْ قوْله عزّ وجلّ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ﴾ [إبراهيم:٤٨] فأيْن يكُونُ النّاسُ يوْمئذٍ؟ يا رسُول الله! فقال: «على الصّراط».

کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق سوال کیا: ''جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان۔(بھی بدل دیا جائے گا)'' تو اللہ کے رسول! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پل)صراط پر۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ) (التحفة ١٧)

باب:3-اہل جنت کی ضیافت

[٧٠٥٧] ٣٠-(٢٧٩٢) حدّثنا عَبْدُ الْملك ابْنُ شُعيْبِ بْن اللّيْث: حدّثني أبي عنْ جدّي: حدّثني خالدُ بْنُ يزيد عنْ سعيد بْن أبي هلال، عنْ زيْد بْن أسْلم، عنْ عطاء بْن يسار، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريّ عنْ رسُول الله ﷺ قال: «تكُونُ الْأرْضُ يوْم الْقيامة خُبْزةً واحدةً، يكْفؤُها الْجبّارُ بيده، كما يكْفؤُ أحدُكُمْ خُبْزتهُ في السّفر، نُزُلًا لأهْل الْجنّة». قال: فأتى رجُلٌ من الْيهُود، فقال: بارك الرّحْمٰنُ عليْك، أبا الْقاسم! ألا أُخْبرُك بنُزُل أهْل الْجنّة يوْم الْقيامة؟ قال: «بلى» قال: تكُونُ الْأرْضُ خُبْزةً واحدةً - كما قال رسُولُ الله ﷺ - قال: فنظر رسُولُ الله ﷺ إليْنا ثُمّ ضحك حتّى بدتْ نواجذُهُ، قال: ألا أُخْبرُك بإدامهمْ؟ قال: «بلى» قال: إدامُهُمْ بالامُ ونُونٌ، قالُوا: وما هٰذا؟ قال: «ثوْرٌ ونُونٌ، يأْكُلُ منْ زائدة كبدهما سبْعُون ألْفًا».

[7057] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن یہ زمین ایک ہی روٹی بن جائے گی جبار (اللہ تعالیٰ) اہل جنت کی مہمانی کے لیے اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر روٹی کی طرح بنادے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔'' (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری نے) کہا: اتنے میں یہودیوں میں سے ایک شخص آیا۔اس نے کہا: ابوالقاسم! رحمن آپ پر برکت نازل فرمائے! کیا میں آپ کو قیامت کے روز اہل جنت کی ضیافت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں! (بتاؤ۔)'' اس نے کہا: زمین ایک (بڑی سی) روٹی بن جائے گی۔ جس طرح (اس کی آمد سے قبل خود) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا، پھر آپ ہنسے حتی کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس نے (پھر) کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! (بتاؤ۔)'' اس نے کہا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیل اور مچھلی۔ ان کے جگر کے چھوٹے سے

اضافی حصے کو (جو اصل جگر کے ساتھ ایک طرف موجود ہوتا ہے) ستر ہزار لوگ کھائیں گے۔“

فائدہ: بعض شارحین کی رائے ہے کہ یہ ستر ہزار امت محمدیہ ﷺ میں سے وہی لوگ ہوں گے جو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ شارحین نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ ستر ہزار سے مراد معینہ تعداد نہیں بلکہ اس سے کثیر تعداد مراد ہے جو ستر ہزار سے بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ بالام کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ بنتا ہے جس سے بیل یا بجل (Bull) مراد ہے۔

[٧٠٥٨] ٣١ (٢٧٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ».

[7058] محمد بن سیرین نے ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر دس (بڑے) یہودی (عالم) میری پیروی کر لیتے تو روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا مگر مسلمان ہو جاتا۔“

فائدہ: ان سے علماء پوری طرح یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہی برحق آخری نبی ہیں۔ اگر وہ ایمان لے آتے تو باقی یہودی بھی اسلام میں داخل ہو جاتے لیکن وہ علماء عناد اور اپنی نسلی برتری کے زعم میں گمراہی پر ڈٹے رہے۔

(المعجم ٤) (بَابُ سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ» الْآيَةَ) (التحفة ١٨)

باب: 4- یہودیوں کا نبی ﷺ سے روح کے متعلق سوال اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں“

[٧٠٥٩] ٣٢ (٢٧٩٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالُوا: مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ؟ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ، قَالَ: فَأَسْكَتَ

[7059] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم نے علقمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کھیت میں چلا جا رہا تھا، نبی ﷺ کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لے (کر چل) رہے تھے کہ آپ کا یہود کے چند لوگوں کے قریب سے گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان سے روح کے بارے میں سوال کرو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان

النَّبِيُّ ﷺ، فلمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إلَيْهِ، قَالَ: فَقُمْتُ مَكَانِي، فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: ٨٥].

کے بارے میں تمھیں شک کس بات کا ہے؟ ایسا نہ ہو کہ وہ آگے سے ایسی بات کہہ دیں جو تمھیں بری لگے۔ پھر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر آپ کے پاس آ گیا اور آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا، (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ (تھوڑی دیر کے لیے) خاموش ہو گئے اور ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، کہا: میں بھی اپنی جگہ پر (رک کر) کھڑا ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے (یہ پڑھتے ہوئے) فرمایا: ''یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے: روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تم (انسانوں) کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔''

فائدہ: تورات میں موجود ہے کہ روح کی حقیقت کا علم صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ انھوں نے سوال اس لیے کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ روح کی کوئی تشریح و تفسیر کریں تو وہ اپنے لوگوں کے سامنے کہہ سکیں کہ تورات کی رو سے (نعوذ باللہ) آپ نبی نہیں ہو سکتے لیکن آپ پر نزولِ وحی اور تورات کی تصدیق کرنے والے صحیح جواب سے ان پر اتمامِ حجت ہو گیا اور دل میں ان وار زیادہ یقین ہو گیا کہ آپ وہی آخری رسول ہیں جن کا انتظار تھا لیکن ان کی بدبختی ان پر غالب رہی، انھیں ایمان لانے کی توفیق نہ مل سکی۔

[٧٠٦٠] ٣٣-(...) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وحدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ ابْنُ خشْرمٍ قالَا: أَخْبَرنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُما عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ علْقمة، عنْ عبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مع النَّبِيِّ ﷺ فِي حرْثٍ بِالْمدِينَةِ، بِنحوِ حدِيثِ حفْصٍ، غيْرَ أَنَّ فِي حدِيثِ وَكِيعٍ: وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا، وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ: وما أُوتُوا، مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرمٍ.

[7060] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں اسحٰق بن ابراہیم حنظلی اور علی بن خشرم نے بھی حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی۔ ان دونوں (وکیع اور عیسیٰ) نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک (اجڑے ہوئے) کھیت میں جا رہا تھا، حفص کی حدیث کے مانند، مگر وکیع کی حدیث میں ہے: ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ''اور تم لوگوں کو علم کا تھوڑا حصہ ہی دیا گیا ہے۔'' (جس طرح قرآن کی مشہور متواتر قراءت ہے۔) اور عیسیٰ بن یونس کی اس روایت میں جو ان سے (علی) بن خشرم نے بیان کی ہے: ''وما أُوتُوا''

''انھیں نہیں دیا گیا'' کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: صحیح بخاری کی روایت میں بھی "وما أوتوا" اور انھیں نہیں دیا گیا'' کے الفاظ ہیں۔ یہ شاذ روایت ہے لیکن مفہوم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[٧٠٦١] ٣٤ (...) حدّثنا أبو سعيد الأشجّ قال: سمعتُ عبد الله بن إدريس يقول: سمعتُ الأعمش يرويه عن عبد الله بن مُرّة عن مسروق، عن عبد الله قال: كان النّبيّ ﷺ في نخلٍ يتوكّأ على عسيب، ثمّ ذكر نحو حديثهم عن الأعمش، وقال في روايته: وما أوتيتُم من العلم إلّا قليلا.

[7061] ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبداللہ بن ادریس سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے اعمش سے سنا، وہ اس روایت کو عبداللہ بن مرہ سے اور وہ مسروق سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کھجور کے درختوں میں (کھجور کی) ایک شاخ کا سہارا لیے ہوئے (چلے جا رہے) تھے، پھر اعمش سے ان سب کی حدیث کے مطابق بیان کیا اور انھوں نے (بھی) اپنی روایت میں (مشہور اور متواتر قراءت کے مطابق) ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ بیان کیا۔

فائدہ: ان روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حرث (کھیت) اور نخل (کھجور کے درختوں) کے درمیان جا رہے تھے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں حرث ہے۔ (حدیث: 4721) جبکہ دوسری روایت میں ''خرب'' (اجاڑ جگہ) ہے۔ (حدیث: 125) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھیت، جس میں آپ ﷺ چلے جا رہے تھے، مدینہ کے عام کھیتوں کی طرح کھجور کے باغ میں تھا اور اب اس میں کاشت نہیں ہو رہا تھا۔ اجڑا ہوا اور ناہموار ہونے کی وجہ سے آپ اس کے اندر کھجور کی شاخ کا سہارا لے کر چل رہے تھے۔ جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ روح کے متعلق یہودیوں سے پوچھ کر قریش مکہ نے بھی سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے ان کو بھی یہی جواب دیا تھا۔ (جامع الترمذي، حديث: 3140) مدینہ میں جب یہود نے خود سوال کیا تو چونکہ وہ اہل کتاب تھے اس لیے یہ امکان تھا کہ ان کی کتاب میں یہی بات کسی اور رنگ میں کہی گئی ہو اور وہ انداز کے اس اختلاف کو اپنے لیے دلیل بنانے کی کوشش کریں، اس لیے جواب دینے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے توقف کیا اور اللہ تعالیٰ نے دوبارہ وہی جواب وحی فرما دیا جو تورات کے عین مطابق تھا اور یہود کو اپنے لیے آپ کی رسالت سے انکار کا کوئی عذر نہ مل سکا۔

[٧٠٦٢] ٣٥ (٢٧٩٥) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعبدُ الله بنُ سعيد الأشجّ واللّفظ لعبد الله قالا: حدّثنا وكيعٌ: حدّثنا الأعمش عن أبي الضّحى، عن مسروقٍ عن خبّاب قال: كان لي على العاص بن وائلٍ دَيْنٌ، فأتيتُه أتقاضاه، فقال لي: لن أقضيك

[7062] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوضحیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت خباب (بن ارت ؓ) سے روایت کی، کہا: میرا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا۔ میں اس سے قرض کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: میں اس وقت تک تمھیں ادائیگی نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم 'نعوذ باللہ'

حتّى تكْفُر بمُحمّدٍ، قال: فقُلْتُ لهُ: إنّي لنْ أكْفُر بمُحمّدٍ حتّى تمُوت ثُمّ تُبْعث، قال: وإنّي لمبْعُوثٌ منْ بعْد الْموْتِ؟ فسوْف أقْضيك إذا رجعْتُ إلى مالٍ وّولدٍ.

محمد ﷺ سے کفر کرو۔ کہا: میں نے اس سے کہا: تم مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤ گے، پھر بھی میں محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: اور میں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا؟ تو (اس وقت) جب میں دوبارہ مال اور اولاد کے پاس پہنچ جاؤں گا تو تمھیں ادائیگی کر دوں گا۔

قال وكيعٌ: كذا قال الْأعْمشُ، قال: فنزلتْ هذه الْآيةُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [مريم: ٧٧] إلى قوْلهِ: ﴿وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾.

وکیع نے کہا: اعمش نے اسی طرح کہا: انھوں نے کہا: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات سے کفر کیا اور کہا: مجھے (اپنا) مال اور (اپنی) اولاد ضروری دی جائے گی'' سے لے کر اس (اللہ) کے فرمان: ''اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا'' تک۔

[٧٠٦٣] ٣٦-(...) وحدّثنا أبُو كُريْبٍ: حدّثنا أبُو مُعاوية؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبي؛ ح: وحدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا جريرٌ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ أبي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ، كُلُّهُمْ عن الْأعْمشِ بهٰذا الْإسْنادِ، نحْو حديثِ وكيعٍ، وفي حديثِ جريرٍ: قال: كُنْتُ قيْنًا في الْجاهليّةِ، فعملْتُ للْعاصِ بْنِ وائلٍ عملًا، فأتيْتُهُ أتقاضاهُ.

[7063] ابومعاویہ، عبداللہ بن نمیر، جریر اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ وکیع کی حدیث کی طرح بیان کیا اور جریر کی حدیث میں ہے: (حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا تو میں نے عاص بن وائل کے لیے کام کیا، پھر میں اس سے (اجرت کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ﴾ الْآيَةَ)

(التحفة ١٩)

باب: 5- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اللہ ایسا نہیں کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جبکہ آپ ان میں موجود ہوں''

[٧٠٦٤] ٣٧-(٢٧٩٦) حدّثنا عُبيْدُ اللهِ بْنُ مُعاذٍ الْعنْبريُّ: حدّثنا أبي: حدّثنا شُعْبةُ عنْ عبْدِ الْحميدِ الزّياديّ؛ أنّهُ سمع أنس بْن مالكٍ يقُولُ: قال أبُو جهْلٍ: اللّٰهُمّ! إنْ كان هٰذا هُو

[7064] شعبہ نے عبدالحمید زیادی سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ! اگر (یہ جو محمد ﷺ لے کر آئے ہیں) یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے

الحق من عندك فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم، فنزلت: ﴿وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون. وما لهم ألا يعذبهم الله وهم يصدون عن المسجد الحرام﴾ [الأنفال: ٣٣، ٣٤] إلى آخر الآية.

پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ۔ تو اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: ''اللہ تعالیٰ اس وقت ان پر (اس طرح کا) عذاب بھیجنے والا نہ تھا جبکہ آپ بھی ان میں موجود تھے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ (پوشیدگی میں) استغفار کیے جا رہے تھے اور انھیں کیا ہے کہ اللہ انھیں عذاب نہ دے جبکہ وہ (ایمان لانے والوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں۔'' آیت کے آخر تک۔

فائدہ: دل سے ابوجہل بھی جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سچے ہیں، لیکن ضد اور عناد میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے لوگوں کو آپ پر ایمان لانے سے روکنے کے لیے ہر حربہ اختیار کیا۔ لوگوں کے سامنے کی جانے والی چالاکی پر مبنی یہ دعا بھی ایسا ہی ایک حربہ تھا۔ مکہ میں اللہ کے رسول ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والے موجود تھے، نیز بیت اللہ تھا جو تمام اہل ایمان کا قبلہ تھا، اسے اور مکہ کو ساری دنیا کے لیے مرکز ہدایت و نور بننا تھا۔ ابوجہل کو معلوم تھا کہ اس صورت میں مکہ پر اللہ تعالیٰ پتھر نہیں برسائے گا، بیت اللہ کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے آنے والے اصحاب فیل کو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے برباد کر چکا تھا۔ اس کی چالاکی یہ تھی کہ اللہ یہاں عذاب نہیں بھیجے گا اور اس کی تعلّی قائم رہے گی۔ اس کے باوجود مشرکین کے دلوں میں خوف بھی موجود تھا، اس لیے چھپ چھپ کر یہ لوگ استغفار بھی کرتے جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس راز کا پردہ چاک فرمایا کہ اپنے دلوں میں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو سچا سمجھتے ہیں، اس لیے چھپ کر استغفار بھی کرتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مکہ پر عمومی عذاب نازل نہ کرنے کے باوجود جو بڑے دشمن ہیں وہ ان کو اپنے طریقے سے عذاب ضرور دے گا، چنانچہ جب وہ لوگ مکہ سے باہر نکل کر رسول اللہ ﷺ کے مدمقابل آئے تو وہاں ان پر انوکھا عذاب نازل کر دیا گیا۔ اللہ نے مٹھی بھر نہتے مسلمانوں کے ہاتھوں سے ان کے ستر اساطین کفر کو قتل کرا دیا اور ستر قید کر لیے گئے۔

(المعجم ٦) (باب قوله: ﴿إن الإنسان ليطغى ◯ أن رآه استغنى﴾) (التحفة ٢٠)

باب:6- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے، اس لیے کہ خود کو مستغنی سمجھتا ہے''

[٧٠٦٥] ٣٨ (٢٧٩٧) حدثنا عبيد الله بن معاذ ومحمد بن عبد الأعلى القيسي قالا: حدثنا المعتمر عن أبيه: حدثني نعيم بن أبي هند عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال أبو جهل: هل يعفر محمد وجهه بين أظهركم؟ قال: فقيل: نعم، فقال: واللات

[7065] عبیداللہ بن معاذ اور محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں معتمر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے نعیم بن ابی ہند نے ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ابوجہل نے کہا: کیا محمد تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا:

والْعُزّٰى! لئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعلُ ذٰلِكَ لأَطَأَنَّ عَلٰى رقبته، أوْ لأُعفِّرَنّ وجْههُ فِي التُّراب، قال: فأتى رسُول الله ﷺ وهُو يُصلّي، زعم ليطأ علٰى رقبتِه، قال: فما فجِئهُمْ منْهُ إلّا وهُو ينْكصُ علٰى عقبيْه ويتّقي بيديْه، قال: فقيل لهٗ: ما لك؟ فقال: إنّ بيْني وبيْنهُ لخنْدقًا مّنْ نارٍ وهوْلًا وأجْنحةً.

تو کہا گیا: ہاں، چنانچہ اس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں ان کی گردن کو روندوں گا یا ان کے چہرے کو مٹی میں ملاؤں گا (العیاذ باللہ!) کہا: پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، وہ آپ کے پاس آیا اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کو روندے، (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو وہ انھیں اچانک ایڑیوں کے بل پلٹتا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھوں (کو آگے کر کے ان) سے اپنا بچاؤ کرتا ہوا نظر آیا۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو اس سے کہا گیا: تمھیں کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: میرے اور اس کے درمیان آگ کی ایک خندق اور سخت ہول (پیدا کرنے والی مخلوق) اور بہت سے پر تھے۔

فقال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ دَنا مِنّي لاخْتطفتْهُ الْملائكةُ عُضْوًا عُضْوًا».

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ایک ایک عضو کو اچک لیتے۔''

قال: فأنْزل اللهُ عزّ وجلّ - لا ندْري في حديث أبي هُريْرة، أوْ شيْءٌ بلغهُ -: ﴿كَلَّآ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ ۔ أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ ۔ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلرُّجْعَىٰٓ ۔ أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ۔ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۔ أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى ٱلْهُدَىٰٓ ۔ أَوْ أَمَرَ بِٱلتَّقْوَىٰٓ ۔ أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ﴾ يعْني أبا جهْلٍ، ﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ۔ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ۔ نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ۔ سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ۔ كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ [العلق ٦-١٩].

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ۔۔۔ (ابوحازم نے کہا:) ہمیں معلوم نہیں کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی (رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی) اپنی حدیث ہے، یا انھیں (کسی کی طرف سے) پہنچی ہے۔ (وہ آیت یہ تھیں): ''اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ انسان ہر صورت میں سرکشی کرتا ہے، اس لیے کہ وہ خود کو دیکھتا ہے کہ وہ ہر ایک سے مستغنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (اسے) آپ کے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ آپ نے اسے دیکھا جو روکتا ہے۔ (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا کہ اگر وہ (اللہ کا بندہ) ہدایت پر ہو اور تقویٰ کا حکم دیتا ہو (تو روکنے والے کا کیا بنے گا؟) کیا آپ نے دیکھا کہ اگر اس، یعنی ابوجہل نے جھٹلایا ہے اور ہدایت سے منہ پھیرا ہے (تو) کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم (اسے) پیشانی سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ (اس کی) جھوٹی گناہ کرنے والی پیشانی سے، پھر وہ اپنی مجلس کو (مدد

کے لیے) پکارے، ہم عذاب دینے والے فرشتوں کو بلائیں گے۔ ہرگز نہیں! آپ اس کی (کوئی بات بھی) نہ مانیں۔"

وزاد عبيد الله في حديثه قال: وأمره بما أمره به.

عبیداللہ (بن معاذ) نے اپنی حدیث میں مزید کہا: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے "أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى" کی تفسیر کرتے ہوئے) کہا: اور اس بات کا حکم دیتا ہو جس کا اس (اللہ) نے اسے حکم دیا ہے۔

وزاد ابن عبد الأعلى: فليدع ناديه، يعني: قومه.

اور (محمد) بن عبدالاعلیٰ نے مزید یہ کہا: "وہ اپنی مجلس کو پکارے" یعنی اپنی قوم کو۔

(المعجم ١) - (بابُ الدُّخان) (التحفة ٢١)

باب: 7- دھوئیں کا بیان

[٧٠٦٦] ٣٩ (٢٧٩٨) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا جريرٌ عن منْصورٍ، عنْ أبي الضُّحى، عنْ مسْرُوقٍ قال: كُنّا عنْد عبْد الله جُلوسًا، وهُو مُضْطجعٌ بيْننا، فأتاهُ رجُلٌ فقال: يا أبا عبْد الرَّحْمٰن! إنّ قاصًّا عنْد أبْواب كنْدة يقُصُّ ويزْعُمُ أنّ آية الدُّخان تجيءُ فتأْخُذُ بأنْفاس الْكُفّار، ويأْخُذُ الْمُؤْمنين منْهُ كهيْئة الزُّكام، فقال عبْدُ الله، وجلس وهُو غضْبانُ: يا أيُّها النّاسُ! اتّقوا الله، منْ علم منْكُمْ شيْئًا، فلْيقُلْ بما يعْلمُ، ومنْ لمْ يعْلمْ، فلْيقُلْ: اللهُ أعْلمُ، فإنّهُ أعْلمُ لأحدكُمْ أنْ يقُول لما لا يعْلمُ: اللهُ أعْلمُ، فإنّ الله عزّ وجلّ قال لنبيّه ﷺ: ﴿قُلْ ما أسْألُكُمْ عليْه منْ أجْرٍ وما أنا من الْمُتكلّفين﴾ [ص: ٨٦] إنّ رسُول الله ﷺ لمّا رأى من النّاس إدْبارًا، فقال: «اللّٰهُمّ! سبْعٌ كسبْع يُوسُف» قال: فأخذتْهُمْ سنةٌ حصّتْ كُلّ شيْءٍ، حتّى أكلُوا الْجُلُود والْميْتة

[7066] منصور نے ابوضحیٰ (مسلم بن صُبَیح) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان (اپنے بستر یا بچھونے پر) لیٹے ہوئے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمان! ابواب کندہ (کوفہ کا ایک محلّہ) میں ایک قصہ گو (واعظ) آیا ہوا ہے، وہ وعظ کر رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دھوئیں والی (اللہ کی) نشانی آئے گی اور (یہ دھواں) کافروں کی روحیں قبض کر لے گا اور مومنوں کو یہ زکام جیسی کیفیت سے دوچار کرے گا۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا اور وہ غصے کے عالم میں اٹھ کر بیٹھ گئے، لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جو شخص کوئی چیز جانتا ہو، وہ اتنی ہی بیان کرے جتنی جانتا ہو اور جو نہیں جانتا، وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) تم میں سے اس کو (بھی) زیادہ جاننے والا ہے جو اس بات کے بارے میں جو وہ نہیں جانتا، یہ کہتا ہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: "کہہ دیجیے: میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں

مِن الْجُوعِ، وينظُرُ إلى السَّماءِ أحدُهُمْ فيرى كهيئةِ الدُّخانِ، فأتاهُ أبو سُفيان فقال: يا محمّدُ! إنّك جئت تأمُرُ بطاعةِ اللهِ وبصلةِ الرّحمِ، وإنّ قومك قدْ هلكوا، فادْعُ الله لهُمْ. قال اللهُ عزّ وجلّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ. يَغْشَى النَّاسَ هَـٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان ١٠، ١١] إلى قوله: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾.

سے ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی دین سے روگردانی دیکھی تو آپ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: "اے اللہ! (ان پر) یوسف ؑ کے سات سالوں جیسے سات سال (بھیج دے۔)" (عبداللہ بن مسعود ؓ نے) کہا: تو انھیں (قحط کے) ایک سال نے آ لیا جس نے ہر چیز کا صفایا کر دیا، یہاں تک کہ ان (مشرک) لوگوں نے بھوک سے چمڑے اور مردار تک کھائے۔ ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے دھوئیں کے جیسی ایک چیز چھائی ہوئی نظر آتی، چنانچہ ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ آئے ہیں، اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، آپ کی قوم (قحط اور بھوک سے) ہلاک ہو رہی ہے، ان کے لیے اللہ سے دعا کریں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: "آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان ایک نظر آنے والے دھوئیں کو لے آئے گا۔ (اور وہ) لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہوگا" سے لے کر اس فرمان: "بے شک تم (کفر میں) لوٹ جانے والے ہو گے" تک۔

قال: أفيُكْشفُ عذابُ الآخرةِ؟ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [الدخان ١٦]. فالْبطْشةُ يوْم بدْرٍ، وقدْ مضتْ آيةُ الدُّخانِ، والْبطْشةُ، واللِّزامُ، وآيةُ الرُّومِ.

(حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے) کہا: کیا یہ آخرت کا عذاب ہٹایا جائے گا؟ "جس دن ہم تم پر بڑی گرفت کریں گے، (اس دن) ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔" وہ گرفت بدر کے دن تھی۔ اب تک دھوئیں کی نشانی، گرفت اور چمٹ جانے والا عذاب (بدر میں شکست فاش اور قتل) اور روم (کی فتح) کی نشانی (سب) آ کر گزر چکی ہیں۔

[٧٠٦٧] ٤٠-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا أبُو مُعاوية ووكيعٌ؛ ح: وحدّثني أبُو سعيدٍ الْأشجُّ: أخْبرنا وكيعٌ؛ ح: وحدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا جريرٌ، كُلُّهُمْ عن الْأعْمشِ؛ ح: وحدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى وأبُو كُريْبٍ - واللّفْظُ ليحْيى - قالا: أخْبرنا

[7067] ابومعاویہ، وکیع اور جریر نے اعمش سے، انھوں نے مسلم بن صبیح سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں مسجد میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آ رہا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرتا ہے، وہ (قرآن کی) آیت: "جب آسمان سے واضح دھواں اٹھے گا" کی تفسیر کرتا

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ فَقَالَ: تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ، يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْآيَةَ: (يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) قَالَ: يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ، حَتّٰى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ، لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ: اللهُ أَعْلَمُ، إِنَّمَا كَانَ هٰذَا، أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ، وَحَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اسْتَغْفِرِ اللهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَقَالَ: «لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ» قَالَ: فَدَعَا اللهَ لَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ [الدخان: 15]

قَالَ: فَمُطِرُوا، فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، قَالَ: عَادُوا إِلٰى مَا كَانُوا عَلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۞ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان: 10، 11] ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان: 16] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

ہے، کہتا ہے: ''قیامت کے دن لوگوں کے پاس ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کی سانسوں کو گرفت میں لے لے گا، یہاں تک کہ لوگوں کو زکام جیسی کیفیت (جس میں سانس لینی مشکل ہو جاتی ہے) درپیش ہوگی، تو حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کے پاس علم ہو وہ اس کے مطابق بات کہے اور جو نہ جانتا ہو، وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ بات انسان کے فہم (دین) کا حصہ ہے کہ جس بات کو وہ نہیں جانتا اس کے بارے میں کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اس (دھوئیں) کی حقیقت یہ تھی کہ قریش نے جب نبی ﷺ کے خلاف سخت نافرمانی سے کام لیا تو آپ نے ان کے خلاف یوسف علیہ السلام (کے زمانے والے) قحط کے سالوں جیسی قحط سالی کی دعا کی۔ انھیں قحط اور تنگ دستی نے آلیا یہاں تک کہ (ان میں سے) کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھنے لگتا تو بھوک کی شدت سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا چھایا ہوا نظر آتا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (بھوک کی شدت سے) ہڈیاں تک کھائیں، چنانچہ (ان میں سے) ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ (قبیلہ) مضر کے لیے بخشش طلب فرمائیں، وہ ہلاکت کا شکار ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''مضر کے لیے؟ تو بہت جرأت والا ہے (کہ اللہ سے شرک اور اس کے رسول سے بغض کے باوجود درخواست کر رہا ہے کہ میں تمھارے لیے اللہ سے دعا کروں)'' کہا: آپ ﷺ نے (پھر بھی) ان کے حق میں دعا فرما دی۔ اس پر اللہ عزوجل نے (آیت) نازل فرمائی: ''ہم (تم سے) تھوڑے عرصے کے لیے عذاب ہٹا دیتے ہیں۔ تم (پھر کفر ہی میں) لوٹنے والے ہو۔'' (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان پر بارش برسائی گئی۔ انھیں خوشحالی مل گئی، کہا: (تو پھر) وہ اپنی اسی روش پر لوٹ گئے جس پر پہلے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ حصہ) نازل فرمایا: ''آپ انتظار کیجیے جب آسمان ظاہر

دھواں لے آئے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہوگا۔ (پھر یہ آیت نازل فرمائی) جس دن ہم بڑی گرفت میں لیں گے، ہم انتقام لینے والے ہوں گے۔" کہا: یعنی جنگ بدر کو۔

[٧٠٦٨] ٤١-(...) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا جَرِيرٌ عن الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عنْ عبْدِ الله قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مضَيْنَ: الدُّخَانُ، واللِّزَامُ، وَالرُّومُ، والْبَطْشَةُ، والْقَمَرُ.

[7068] قُتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: پانچ (نشانیاں) گزر چکی ہیں: دھواں، چمٹ جانے والا عذاب (بدر کے دن شکست اور بلاکتیں)، روم کی فتح، (بدر کے دن مشرکوں کی گرفتاری) سخت گرفت اور چاند (کا دو ٹکڑے ہونا۔)

[٧٠٦٩] (...) حدّثنيهِ أَبُو سعيدٍ الْأَشَجُّ: حدّثنا وكِيعٌ: حدّثنا الْأَعْمَشُ بِهٰذا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[7069] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٧٠٧٠] ٤٢-(٢٧٩٩) حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ومُحمَّدُ بْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ ابْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ؛ ح: وحدّثنا أَبُو بكْرِ ابْنُ أبي شيْبَةَ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا غُنْدَرٌ عنْ شُعْبةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عن الْحسنِ الْعُرَنِيِّ، عنْ يَحْيى بْنِ الْجَزَّارِ، عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فِي قوْلِه عزّ وجلّ: ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ﴾ [السجدة: ٢١] قال: مصائبُ الدُّنْيا، والرُّومُ، والْبطْشَةُ، أَوِ الدُّخانُ - شُعْبَةُ الشّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخانِ -.

[7070] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے عزرہ سے، انھوں نے حسن عرنی سے، انھوں نے یحییٰ بن جزار سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے فرمان: "اور بڑے عذاب سے پہلے ہم انھیں قریب کا (چھوٹا) عذاب چکھائیں گے۔" (کی تفسیر) کے بارے میں روایت کی، انھوں نے کہا: (اس) دنیا میں پیش آنے والے مصائب، روم کی فتح، گرفت (جنگ بدر) یا دھواں (مراد) ہیں۔ گرفت اور دھوئیں کے بارے میں شک کرنے والے شعبہ ہیں۔ (ان سے اوپر کے راویوں نے یقین سے بتایا۔ شعبہ کو ہی انھیں شک ہوا ہے۔)

(المعجم ٨) - (بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ) (التحفة ٢٢)

باب:8- چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

[٧٠٧١] ٤٣ - (٢٨٠٠) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

[7071] مجاہد نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو! اس کو دیکھ لو اور) گواہ بن جاؤ۔''

[٧٠٧٢] ٤٤ - (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى، إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ، فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ، وَفِلْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

[7072] ابومعاویہ، حفص بن غیاث اور (علی) ابن مسہر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم (نخعی) سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے (نظر آتا) تھا اور دوسرا ٹکڑا اس سے آگے (دوسری طرف نظر آتا) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''(اس کے) گواہ بن جاؤ۔''

[٧٠٧٣] ٤٥ - (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ، فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً، وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اشْهَدْ».

[7073] شعبہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے ڈھانپ لیا (اس پہاڑ کے پیچھے نظر آتا تھا) اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ۔''

فائدہ: اے اللہ! تو بھی گواہ بن جا کہ تیری مخلوق نے تیرا دیا ہوا یہ معجزہ دیکھ لیا اور اب ان کے پاس ایمان نہ لانے کا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

[٧٠٧٤] (٢٨٠١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[7074] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٠٧٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ: فَقَالَ: «اشْهَدُوا، اشْهَدُوا».

[7075] محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی دونوں نے شعبہ سے، شعبہ سے ابن معاذ کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر ابن ابی عدی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے) گواہ بن جاؤ، گواہ بن جاؤ۔''

[٧٠٧٦] ٤٦-(٢٨٠٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ، مَرَّتَيْنِ.

[7076] شیبان نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انھیں (اپنی نبوت کی سچائی کی) کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انھیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دو بار دکھایا۔

فائدہ: وہ اتنا عظیم معجزہ دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہوئے۔ انھیں یقین نہ آیا، چونکہ اسے اپنا وہم سمجھا ہوگا، لہٰذا انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ایک دوسرے سے تصدیق چاہی، سب نے آنکھیں مل مل کر دوبارہ، یا دوبارہ غور سے دیکھا تو چاند اسی طرح واضح طور پر الگ الگ دو ٹکڑوں میں ان کے سامنے تھا۔ ایک پہاڑ کی طرف اونچا تھا اور دوسرا پہاڑ کی دوسری طرف اس سے ذرا نیچے نظر آ رہا تھا۔ اب ان کے پاس خود اپنے سامنے بھی اسے وہم قرار دینے کی کوشش کی گنجائش باقی نہ تھی۔

[٧٠٧٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

[7077] معمر نے ہمیں قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے شیبان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٧٠٧٨] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ؛

[7078] یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر اور ابوداود، سب نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

ح: وحدثنا ابن بشار: حدثنا يحيى بن سعيد ومحمد بن جعفر وأبو داود، كلهم عن شعبة، عن قتادة، عن أنس قال: انشق القمر فرقتين.

سے روایت کی، کہا: چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔

وفي حديث أبي داود: انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ.

اور ابوداود (طیالسی) کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ گیا۔

[٧٠٧٩] ٤٨ (٢٨٠٣) حدثنا موسى بن قريش التميمي: حدثنا إسحق بن بكر بن مضر: حدثني أبي: حدثنا جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود، عن ابن عباس قال: إن القمر انشق على زمان رسول الله ﷺ.

[7079] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ گیا۔

(المعجم ٩) (بابٌ: في الْكُفَّار)
(التحفة ٢٣)

باب:9- کافروں کے بارے میں (اللہ عزوجل کا تحمل)

[٧٠٨٠] ٤٩ (٢٨٠٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو معاوية وأبو أسامة عن الأعمش، عن سعيد بن جبير، عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن أبي موسى قال: قال رسول الله ﷺ: «لا أحد أصبر على أذى يسمعه من الله عز وجل، إنه يشرك به، ويجعل له الولد، ثم هو يعافيهم ويرزقهم».

[7080] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابومعاویہ اور ابواسامہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف دہ باتیں سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں، اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کی اولاد بنائی جاتی ہے، پھر بھی وہ انھیں عافیت میں رکھتا ہے اور انھیں رزق عطا کرتا ہے۔''

[٧٠٨١] (...) حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير وأبو سعيد الأشج قالا: حدثنا وكيع: حدثنا الأعمش: حدثنا سعيد بن جبير عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن أبي موسى

[7081] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے ابوعبدالرحمن سلمی سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، سوائے آپ ﷺ کے اس قول

عن النَّبيِّ ﷺ بمثله، إلَّا قَوْلَهُ: «وَيُجْعلُ لَهُ الْولدُ» فإنَّهُ لم يذْكُرْهُ.

کہ: ''اور اس کی اولاد بنائی جاتی ہے'' انھوں نے اس (قول) کو بیان نہیں کیا۔

[٧٠٨٢] ٥٠-(...) وحدَّثني عُبيْدُ الله بْنُ سعيد: حدَّثنا أبُو أُسامة عن الْأعْمش: حدَّثنا سعيدُ بْنُ جُبيْرٍ عنْ أبي عبْد الرَّحْمٰن السُّلميِّ قال: قال عبْدُ الله بْنُ قيْسٍ: قال رسُولُ الله ﷺ: «ما أحدٌ أصْبرَ على أذًى يسْمعُهُ من الله تعالى، إنَّهُمْ يجْعلُون لهُ نِدًّا، ويجْعلُون لهُ ولدًا، وهُو مع ذٰلك يرْزُقُهُمْ ويُعافيهمْ ويُعْطيهمْ».

[7082] عبیداللہ بن سعید نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسامہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نہیں جو تکلیف دہ باتوں پر، جنھیں وہ سنتا ہے، اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا ہو، لوگ (دوسروں کو) اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، اس کی اولاد بناتے ہیں اور وہ اس (سب کچھ) کے باوجود انھیں رزق دیتا ہے، عافیت بخشتا ہے اور (جو مانگتے ہیں) عطا کرتا ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا) (التحفة ٢٤)

باب:10- کافر کا اپنے چھٹکارے کے لیے زمین بھر سونے کو طلب کرنا

[٧٠٨٣] ٥١-(٢٨٠٥) وحدَّثني عُبيْدُ الله بْنُ مُعاذٍ الْعنْبريُّ: حدَّثنا أبي: حدَّثنا شُعْبةُ عنْ أبي عمْران الْجوْنيِّ، عنْ أنس بْن مالكٍ عن النَّبيِّ ﷺ قال: «يقُولُ اللهُ تبارك وتعالى لأهْون أهْل النَّار عذابًا: لوْ كانتْ لك الدُّنْيا وما فيها، أكُنْت مُفْتديًا بها؟ فيقُولُ: نعمْ، فيقُولُ: قدْ أردْتُ منْك أهْون منْ هٰذا وأنْت في صُلْب آدم: أنْ لا تُشْرك - أحْسبُهُ قال - ولا أُدْخلك النَّار، فأبيْت إلَّا الشِّرْك».

[7083] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص سے، جسے اہل جہنم میں سب سے کم عذاب ہوگا، فرمائے گا: اگر پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، تمھارے پاس ہو تو (عذاب سے چھوٹ جانے کے لیے) اسے بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں، تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: میں نے تم سے اس وقت جب تم آدم ؑ کی پشت میں تھے، اس کی نسبت بہت کم کا مطالبہ کیا تھا کہ تم شرک نہ کرنا ـــ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (آگے یہ) فرمایا ـــ اور میں تمھیں آگ میں نہیں ڈالوں گا، مگر تم نے شرک (کرنے) کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا۔''

[٧٠٨٤] (...) حدَّثناهُ مُحمَّدُ بْنُ بشَّارٍ:

[7084] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران

حدَّثنا مُحمَّدٌ يعْني ابْن جعْفرٍ: حدَّثنا شُعْبةُ عنْ أبي عمْران قال: سمعْتُ أنس بْن مالكٍ يُحدِّثُ عن النَّبيِّ ﷺ، بمثْله، إلَّا قوْلهُ: «ولا أُدْخلُك النَّار» فإنَّهُ لمْ يذْكُرْهُ.

سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے، اسی کے مانند، سوائے (اللہ تعالیٰ کے) اس قول کے: "اور میں تمھیں آگ میں نہیں ڈالوں گا" انھوں نے اسے بیان نہیں کیا۔

[٧٠٨٥] ٥٢ (...) حدَّثنا عُبيْدُ الله بْنُ عُمر القواريريُّ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم ومُحمَّدُ بْنُ الْمُثنَّى وابْنُ بشَّارٍ - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال الْآخرُون: حدَّثنا - مُعاذُ بْنُ هشامٍ: حدَّثني أبي عنْ قتادة: حدَّثنا أنسُ بْنُ مالكٍ؛ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قال: «يُقالُ للْكافر يوْم الْقيامة: أرأيْت لوْ كان لك ملْءُ الْأرْض ذهبًا، أكُنْت تفْتدي به؟ فيقُولُ: نعمْ، فيُقالُ لهُ: قدْ سُئلْت أيْسر منْ ذٰلك».

[7085] ہشام (دستوائی) نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: تمھارا کیا خیال ہے، اگر تمھارے پاس زمین (کی مقدار) بھر سونا موجود ہو تو کیا تم (جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے) اس کو بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں، تو اس سے کہا جائے گا: تم سے تو اس سے بہت آسان مطالبہ کیا گیا تھا۔"

[٧٠٨٦] ٥٣ (...) وحدَّثنا عبْدُ بْنُ حُميْدٍ: حدَّثنا روْحُ بْنُ عُبادة؛ ح: وحدَّثني عمْرُو بْنُ زُرارة: أخْبرنا عبْدُ الْوهَّاب يعْني ابْن عطاءٍ، كلاهُما عنْ سعيد بْن أبي عرُوبة، عنْ قتادة، عنْ أنسٍ، عن النَّبيِّ ﷺ بمثْله غيْر أنَّهُ قال: «فيُقالُ لهُ: كذبْت، قدْ سُئلْت ما هُو أيْسرُ منْ ذٰلك».

[7086] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: "تو اس سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، تم سے تو اس سے بہت آسان (بات کا) مطالبہ کیا گیا تھا۔"

(المعجم ١١) - (بابُ يُحْشرُ الْكافرُ على وجْهه) (التحفة ٢٥)

باب:11- کافر کو میدان حشر میں منہ کے بل لایا جائے گا

[٧٠٨٧] ٥٤ (٢٨٠٦) حدَّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ - واللَّفْظُ لزُهيْرٍ - قالا: حدَّثنا يُونُسُ بْنُ مُحمَّدٍ: حدَّثنا شيْبانُ عنْ قتادة: حدَّثنا أنسُ بْنُ مالكٍ؛ أنَّ رجُلًا

[7087] شیبان نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کے روز کافر کو کس طرح منہ کے بل میدان حشر میں لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

"کیا جس نے اس کو دنیا میں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے؟"

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى، وَعِزَّةِ رَبِّنَا!

قتادہ نے (حدیث سنانے کے بعد) کہا: یوں نہیں، ہمارے رب کی عزت کی قسم! (وہ قادر ہے۔)

فائدہ: منہ کے بل چلانے کا یہ انداز کافر کی تذلیل اور تعذیب کے لیے اختیار کیا جائے گا (العیاذ باللہ!)۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ، وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ) (التحفة ٢٦)

باب:12- دنیا والوں میں سے سب سے زیادہ نعمتوں والے کو جہنم میں ایک ڈبکی لگانا اور ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے کو جنت (کی نہروں) میں ایک غوطہ لگانا

[٧٠٨٨] ٥٥-(٢٨٠٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ! يَا رَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللهِ! يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ».

[7088] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہل دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں کے مالک جہنم کے ایک مستحق کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ایک ڈبکی دی جائے گی، پھر کہا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تمھیں کبھی کوئی نعمت چھو کر گزری؟ تو وہ کہے گا: اے پروردگار! اللہ کی قسم! کبھی نہیں، اور دنیا میں سب سے زیادہ اذیتیں سہنے والے، جنت کے مستحق کو لایا جائے گا اور اسے جنت (کی کسی نہر) میں ایک غوطہ لگوایا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟ کیا کوئی تنگی تمھیں چھو کر گزری؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے پروردگار! مجھے کبھی کوئی اذیت نہیں اٹھانی پڑی اور میں نے کبھی کوئی تنگی نہیں دیکھی۔"

فائدہ: اللہ کے عذاب کی ایک ڈبکی دنیا کی نعمتوں سے حاصل ہونے والی لذتوں کے کسی احساس کی یاد تک باقی نہیں رہنے

سے گی، اسی طرح اس کی رضا کے انعام، یعنی جنت کے اندر گزرے ہوئے چند لمحوں سے دنیا کی بڑی بڑی اذیتوں کے احساس کی یاد تک محو ہو جائے گی۔

(المعجم ١٣) - (بابُ جزاء المُؤْمن بحسناتِهِ في الدُّنيا والآخرة، وتعْجيل حسناتِ الكافر في الدُّنيا) (التحفة ٢٧)

باب:13- مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے اور کافر کو اس کی نیکیوں کا صلہ فوری طور پر دنیا ہی میں مل جاتا ہے

[٧٠٨٩] ٥٦ (٢٨٠٨) حدّثنا أبو بكْر بْنُ أبي شيْبة وزُهيْرُ بْنُ حرْب - واللّفْظُ لزُهيْرٍ - قالا: حدّثنا يزيدُ بْنُ هارُون: أخبرنا همّامُ بْنُ يحْيى عن قتادة، عنْ أنس بْن مالك قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الله لا يظْلمُ مُؤْمنًا حسنةً، يُعْطى بها في الدُّنْيا ويُجْزى بها في الآخرة، وأمّا الْكافرُ فيُطْعمُ بحسنات ما عمل بها لله في الدُّنْيا، حتّى إذا أفْضى إلى الآخرة، لمْ يكُنْ لهُ حسنةٌ يُجْزى بها».

[7089] ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کسی مومن کے ساتھ ایک نیکی کے معاملے میں بھی ظلم نہیں فرماتا۔ اس کے بدلے میں اسے دنیا میں بھی عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی جزا دی جاتی ہے، رہا کافر، اسے ان نیکیوں کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں اللہ کے لیے کی ہوتی ہیں، اسی دنیا میں کھلا (پلا) دیا جاتا ہے حتی کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی جس کی اسے جزا دی جائے۔''

[٧٠٩٠] ٥٧ (...) حدّثنا عاصمُ بْنُ النّضْر التّيْميُّ: حدّثنا مُعْتمرٌ قال: سمعْتُ أبي: حدّثنا قتادةُ عنْ أنس بْن مالك، أنّهُ حدّث عنْ رسُول الله ﷺ: «إنّ الْكافر إذا عمل حسنةً أُطْعم بها طُعْمةً من الدُّنْيا، وأمّا الْمُؤْمنُ فإنّ الله يدّخرُ لهُ حسناته في الآخرة ويُعْقبُهُ رزْقًا في الدُّنْيا، على طاعته».

[7090] معتمر کے والد (سلیمان) نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی: ''بلاشبہ ایک کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے دنیا کے کھانوں (نعمتوں) میں سے ایک لقمہ (نعمت کی صورت میں) کھلا دیا جاتا ہے اور مومن، اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کا ذخیرہ آخرت میں کرتا جاتا ہے اور اس کی اطاعت شعاری پر دنیا میں (بھی) اسے رزق عطا فرماتا ہے۔''

[٧٠٩١] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله الرُّزّيُّ: أخبرنا عبْدُ الْوهّاب بْنُ عطاءٍ عنْ سعيدٍ، عنْ قتادة، عنْ أنسٍ، عن النّبيّ ﷺ، بمعْنى حديثهما.

[7091] سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان دونوں (ہمام اور سلیمان) کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ، وَالْمُنَافِقِ وَالْكَافِرِ كَالْأَرْزَةِ) (التحفة ٢٨)

باب:14- مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے اور کافر و منافق کی دیودار درخت کی طرح ہے

[٧٠٩٢] ٥٨-(٢٨٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ، لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ».

[7092] عبدالاعلیٰ نے ہمیں معمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے، ہوا مسلسل اس کو (ایک یا دوسری طرف) جھکاتی رہتی ہے، اور مومن پر مسلسل مصیبتیں آتی رہتی ہیں، اور منافق کی مثال دیودار درخت کی طرح ہے (جس کا تنا ہواؤں میں بھی تن کر کھڑا رہتا ہے)، ہلتا نہیں حتی کہ (ایک ہی بار) اسے کاٹ کر گرا دیا جاتا ہے۔''

فائدہ: مومن دنیا میں کمزور کھیتی کی طرح ہوتا ہے۔ اسے دنیا کے مصائب کبھی ایک طرف سے جھکاتے ہیں کبھی دوسری طرف سے۔ وہ ہر طرف سے جو جو مصیبت اٹھاتا ہے، وہ اس دنیا میں اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنی عمر پوری کرتا ہے اور اس کا پھل تیار ہو جاتا ہے جبکہ کافر دنیا میں بہت اونچے شاندار اور مضبوط درخت (دیودار) کی طرح ہوتا ہے۔ جھوٹ، تنگدستی، احتیاج، فاقے وغیرہ کی آندھیاں اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں، اسے محسوس تک نہیں ہوتیں، دنیا میں کافر معاشرے اور تہذیب کی عمر بھی لمبی ہوتی ہے جس میں مسلسل اس کی آن بان اور شان کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، پھر جب وقت آتا ہے تو وہ لمبا اونچا درخت ایک ہی بار جڑوں سے اکھڑ کر گر جاتا ہے یا کاٹ دیا جاتا ہے اور اگر اللہ کے عذاب کا طوفان سخت ہو تو اسے درمیان سے توڑ دیتا ہے۔ دنیا اس کا ساز و سامان اور اس کی قوت کفر کے لیے ہے، پھر اس کے بعد آگ ہے اور دنیا کی نعمتیں مومنوں کے لیے ہیں اور اس کے بعد لازوال اور دائمی نعمتیں اس کی ہیں۔

[٧٠٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ - «تُفَيِّئُهُ».

[7093] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی مگر عبدالرزاق کی حدیث میں آپ ﷺ کے فرمان: ''اسے جھکاتی رہتی ہے'' کے بجائے ''اسے موڑتی رہتی ہے'' کے الفاظ ہیں۔

[٧٠٩٤] ٥٩-(٢٨١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

[7094] زکریا بن ابی زائدہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے بار یک

أَبِيهِ، كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفِيئُهَا الرِّيحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى، حَتَّى تَهِيجَ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا، لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ، حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

تیلی جیسے تنے کی ہے۔ ہوا اسے موڑ دیتی، ایک مرتبہ زمین پر لٹا دیتی ہے اور دوسری مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ پیلا ہو کر خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال دیودار درخت کی سی ہے جو اپنی جڑوں پر تن کر کھڑا ہوتا ہے، اسے کوئی چیز موڑ نہیں سکتی، یہاں تک کہ اس کا اکھڑ کا گرنا ایک ہی بار ہوتا ہے۔“

[٧٠٩٥] ٦٠ (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ، الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ، حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

[7095] زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن سری اور عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیتی کے تیلی نما نرم تنے کی سی ہے جس کو ہوا موڑتی رہتی ہے، کبھی اس کو لٹا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، حتی کہ اس (کے پک کر کٹنے) کا وقت آ جاتا ہے، اور منافق کی مثال دیودار کے مضبوط جڑوں والے درخت کی طرح ہے، اس پر (ایسی) کوئی مشکل نہیں آتی، حتی کہ ایک ہی دفعہ وہ جڑوں سے اکھڑ (کر گر) جاتا ہے۔“

[٧٠٩٦] ٦١ (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ: «وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ» وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ» كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ.

[7096] محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان نے مجھے یہی حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں بشر بن سری نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، مگر محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: ”کافر کی مثال دیودار کے درخت کی طرح ہے۔“ اور ابن حاتم نے ”منافق کی مثال“ کہا، جس طرح زہیر نے کہا ہے۔

فائدہ: کافر اور منافق اس معاملے میں ایک جیسے ہیں کہ ان پر دنیا کی مشکلات زیادہ اثر نہیں کرتیں، جبکہ مسلمان مسلسل ان مشکلات کا سامنا کرتا رہتا ہے اور وہ مشکلات اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہتی ہیں۔

[٧٠٩٧] ٦٢-(...) وحدّثنا محمّدُ بنُ بشّارٍ وعبدُ الله بنُ هاشمٍ قالا: حدّثنا يحيى وهو القطّانُ، عن سُفيانَ، عن سعدِ بنِ إبراهيمَ. قال ابنُ هاشمٍ: عن عبدِ الله بنِ كعبِ بنِ مالكٍ، عن أبيه وقال ابنُ بشّارٍ: عن ابنِ كعبِ بنِ مالكٍ، عن أبيه - عن النّبيّ ﷺ بنحوِ حديثهم، وقالا جميعًا في حديثهما عن يحيى: «ومثلُ الكافرِ مثلُ الأرزةِ».

[7097] محمد بن بشار اور عبداللہ بن ہاشم نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے سفیان سے، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی۔ ابن ہاشم نے کہا: عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ابن بشار نے کہا: ابن کعب بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، جیسے ان سب کی حدیث ہے۔ اور ان دونوں نے اپنی حدیث میں یحییٰ سے روایت ہے: ''اور کافر کی مثال دیودار کے درخت جیسی ہے۔''

فائدہ: سابقہ احادیث میں دنیا کی مصیبتیں سہنے کے حوالے سے مومن کو پتلے نرم تنے والی کھیتی سے تشبیہ دی گئی اور آئندہ احادیث میں ایمان، اعمال صالحہ، صلہ رحمی اور دوسروں کے کام آنے کے حوالے سے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی گئی جو سدا بہار ہوتا ہے، جس کے خوبصورت سبز پتے کبھی خزاں کا شکار ہو کر نہیں گرتے اور اس کا پھل نہایت مفید ہوتا ہے اور پورا سال کام آتا ہے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ) (التحفة ٢٩)

باب:15- مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے

[٧٠٩٨] ٦٣-(٢٨١١) حدّثنا يحيى بنُ أيّوبَ وقُتيبةُ بنُ سعيدٍ وعليُّ بنُ حُجرٍ السّعديُّ - واللّفظُ ليحيى - قالوا: حدّثنا إسماعيلُ يعنُونَ ابنَ جعفرٍ: أخبرني عبدُ الله بنُ دينارٍ، أنّه سمع عبدَ الله بنَ عمرَ يقولُ: قال رسولُ الله ﷺ: «إنّ من الشّجرِ شجرةً لا يسقطُ ورقُها، وإنّها مثلُ المسلمِ، فحدّثوني ما هي؟» فوقع النّاسُ في شجرِ البوادي.

[7098] عبداللہ بن دینار نے کہا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ درخت مسلمان کی طرح ہے، لہذا مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟'' تو لوگوں کا دھیان جنگل کے مختلف درختوں کی طرف گیا۔

قال عبدُ الله: ووقع في نفسي أنّها النّخلةُ، فاستحييتُ، ثمّ قالوا: حدّثنا ما هي؟ يا رسولَ الله! قال: فقال: «هي النّخلةُ».

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں جھجک گیا، پھر وہ (لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ بتائیے کہ وہ کون سا (درخت)

ہے؟ کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

قال: فذكرت ذلك لعمر، قال: لأن تكون قلت: هي النخلة، أحب إلي من كذا وكذا.

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو میں نے یہ (بات اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے کہا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو میرے نزدیک یہ (جواب) فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

[٧٠٩٩] ٦٤ (...) حدثني محمد بن عبيد الغبري: حدثنا حماد بن زيد: حدثنا أيوب عن أبي الخليل الضبعي، عن مجاهد، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ يوما لأصحابه: «أخبروني عن شجرة، مثلها مثل المؤمن» فجعل القوم يذكرون شجرا من شجر البوادي.

[7099] ابوخلیل ضُبَعی نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مومن جیسی ہے۔'' تو لوگ جنگلوں کے درختوں میں سے کوئی (نہ کوئی) درخت بتانے لگے۔

قال ابن عمر: وألقي في نفسي أو روعي أنها النخلة، فجعلت أريد أن أقولها، فإذا أسنان القوم، فأهاب أن أتكلم، فلما سكتوا، قال رسول الله ﷺ: «هي النخلة».

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میرے دل میں یا (کہا:) میرے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں ارادہ کرنے لگا کہ بتا دوں، لیکن (وہاں) قوم کے معمر لوگ موجود تھے تو میں ان کی ہیبت سے متأثر ہو کر بولنے سے رک گیا۔ جب وہ سب خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

[٧١٠٠] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن أبي عمر قالا: حدثنا سفيان بن عيينة عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد قال: صحبت ابن عمر إلى المدينة، فما سمعته يحدث عن رسول الله ﷺ إلا حديثا واحدا، قال: كنا عند النبي ﷺ، فأتي بجمار، فذكر بنحو حديثهما.

[7100] ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، میں نے انھیں ایک حدیث کے سوا رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے پاس کھجور کے تنے کا نرم گودا لایا گیا، پھر ان دونوں (ابوخلیل ضبعی اور عبداللہ بن دینار) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧١٠١] (...) وحدثنا ابن نمير: حدثنا أبي: حدثنا سيف قال: سمعت مجاهدا

[7101] سیف نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے مجاہد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت

يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُمَّارٍ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کے تنے کا نرم گودا لایا گیا، پھر ان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧١٠٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ، أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا».

[7102] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: ''مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو ایک مسلمان آدمی سے مشابہ یا (فرمایا:) کی طرح ہے، اس کے پتے نہیں جھڑتے۔''

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ: وَتُؤْتِي أُكُلَهَا، وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا: وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابراہیم (بن سفیان) نے کہا: غالباً (ہمارے شیخ) امام مسلم نے ''اور وہ (درخت) اپنا پھل دیتا ہے'' کہا ہوگا (لیکن میرے پاس ''نہیں دیتا'' لکھا ہے) اور میں نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہاں بھی (ان کے نسخوں میں) یہی پایا ہے: ''اور وہ ہر وقت اپنا پھل نہیں دیتا۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نہیں بول رہے تھے تو میں نے یہ بات ناپسند کی کہ میں بولوں اور کچھ کہوں، چنانچہ (میری بات سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ بات کہہ دیتے تو مجھے یہ فلاں فلاں (سرخ اونٹوں) سے زیادہ پسند ہوتا۔

فائدہ: ابراہیم کا خیال تھا کہ امام مسلم نے کہا ہوگا: وہ درخت ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے لیکن میرے پاس ''نہیں دیتا'' لکھا ہے اور میں نے دوسرے ساتھیوں کے نسخوں میں بھی جو اسی مجلس میں لکھ رہے تھے ''نہیں دیتا'' لکھا پایا، اس لیے اس طرح لکھ رہا ہوں۔ ان کے خیال میں ''ہر وقت پھل دیتا ہے'' کا جملہ درست ہے۔ امام مسلم یہی بولے ہوں گے، غلطی ہم لوگوں سے ہوئی جو سن کر لکھ رہے تھے۔ صحیح بخاری کی روایات میں بھی ''لا'' کے بغیر تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ کے الفاظ ہیں۔ (صحیح البخاری، حدیث: 4698، 6144) سنوسی وغیرہ شارحین مسلم نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ یہاں متعدد جملے تھے: نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں، نہ سایہ ختم ہوتا ہے، نہ پھل سے خالی ہوتا ہے، ہر وقت اپنا پھل دیتا رہتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت (4698) میں انھیں لا کے تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ روایت کرنے والوں نے اختصار کرتے ہوئے لفظ ''لا'' کے تکرار والے بیچ کے جملے چھوڑ دیے اور اس طرح

بیان کیا کہ پتے جھڑتے ہیں اور نہ اپنا پھل ہر وقت دیتا ہے۔ یہاں لا (نہ) کے بعد والا اصل جملہ محذوف ہے اور اس کے بعد نیا جملہ بغیر لا کے تُؤتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ "ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے" شروع ہو رہا تھا۔ عربی زبان کے اسلوب کے مطابق یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ کھجور کے درخت کے بارے میں دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ وہ پھل تو سال میں ایک دفعہ دیتا ہے۔ ہر وقت تازہ پھل نہیں دیتا رہتا، لیکن اگر اس کے خوشے کاٹ نہ لیے جائیں درخت پر موجود رہیں تو وہ کھجوریں خشک ہو جاتی ہیں اور مالک سارا سارا سال انھیں اتار کر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ درختوں پر لگا رہنے والا خشک پھل پک جانے کے بعد بھی محفوظ رہتا ہے لیکن سارا سال اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ عربوں میں یہ طریقہ عام تھا۔ اس لحاظ سے یہ سارا سال پھل دینے والا درخت بھی کہلاتا تھا۔

(المعجم ١٦) - (بابُ تحْريش الشَّيْطانِ، وبعْثِه سراياهُ لفتْنة النّاس، وأنّ معَ كُلِّ إنْسانٍ قريْنا) (التحفة ٣٠)

باب:16- لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکروں کو اکسانا اور ان کو اس کام کے لیے بھیجنا، نیز ہر انسان کے ہمراہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنے والا شیطان موجود رہتا ہے

[٧١٠٣] ٦٥ - (٢٨١٢) حدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال عُثْمانُ: حدّثنا - جريرٌ عن الأعْمش، عنْ أبي سُفْيان، عنْ جابرٍ قال: سمعْتُ النّبيّ ﷺ يقُولُ: «إنّ الشّيْطان قدْ أيس أنْ يعْبُدهُ الْمُصلُّون في جزيرة الْعرب، ولٰكنْ في التّحْريش بيْنهُمْ».

[7103] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر ﷺ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں گے لیکن وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کرانے سے (مایوس نہیں ہوا۔)"

[٧١٠٤] (...) وحدّثناهُ أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا وكيعٌ؛ ح: وحدّثنا أبُو كُريْبٍ: حدّثنا أبُو مُعاوية، كلاهُما عن الْأعْمش بهٰذا الْإسْناد.

[7104] وکیع اور ابومعاویہ دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٧١٠٥] ٦٦ - (٢٨١٣) وحدّثنا عُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - قال إسْحٰقُ: أخْبرنا، وقال عُثْمانُ: حدّثنا - جريرٌ عن

[7105] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر ﷺ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ابلیس کا تخت سمندر پر ہے،

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً».

وہ اپنے لشکر روانہ کرتا رہتا ہے تاکہ وہ فتنے برپا کریں۔ اس کے نزدیک (شیطنت کے) درجے میں سب سے بڑا وہ ہے جو زیادہ بڑا فتنہ برپا کرے۔"

[٧١٠٦] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ».

قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: «فَيَلْتَزِمُهُ».

[7106] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے۔ اس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ڈالتا ہے۔ ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، وہ کہتا ہے: تم نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے اس شخص کو (جس کے ساتھ میں تھا) اس وقت تک نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرا دی۔ کہا: وہ اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: تم سب سے اچھے ہو۔"

اعمش نے کہا: میرا خیال ہے اس (ابوسفیان طلحہ بن نافع) نے کہا: "پھر وہ اسے اپنے ساتھ لگا لیتا ہے۔"

[٧١٠٧] ٦٨-(...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً».

[7107] ابوزبیر نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "شیطان اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے اور وہ لوگوں کو فتنوں میں ڈالتے ہیں۔ اس کے نزدیک ان میں سے بڑے مرتبے والا وہ ہوتا ہے جو زیادہ بڑا فتنہ ڈالتا ہے۔"

[٧١٠٨] ٦٩-(٢٨١٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ،

[7108] عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں جریر نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ

عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ مسْعُودٍ قالَ: قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «ما منْكُمْ منْ أحدٍ إلّا وقدْ وكّل اللهُ بهِ قرِينهُ من الجِنّ» قالُوا: وإيّاكَ؟ يا رسُولَ اللهِ! قالَ: «وإيّاي، إلّا أنّ اللهَ أعانني عليْهِ فأسْلم، فلا يأْمُرُني إلّا بخيْرٍ».

نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی نہیں مگر اللہ نے اس کے ساتھ جنوں میں سے اس کا ایک ساتھی مقرر کر دیا ہے (جو اسے برائی کی طرف مائل کرتا رہتا ہے۔)'' انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا، اس لیے (اب) وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔''

[٧١٠٩] (...) حدّثنا ابنُ المُثنّى وابنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا عبدُ الرّحمنِ يعني ابنَ مهْديّ عن سُفيان؛ ح: وحدّثنا أبو بكرِ بنُ أبي شيْبة: حدّثنا يحيى بنُ آدم عن عمّار بنِ رُزيْقٍ، كلاهُما عن منْصُورٍ بإسْنادِ جريرٍ، مِثْل حديثِه، غير أنّ في حديثِ سُفْيان: «وقدْ وُكّل بهِ قرينُهُ من الجِنّ، وقرينُهُ من الملائكةِ».

[7109] سفیان اور عمار بن رزیق دونوں نے منصور سے جریر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر سفیان کی حدیث میں ہے: ''ہر شخص کے لیے ایک ساتھی جنوں میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے مقرر کر دیا ہے۔ (جن اسے برائی کی طرف مائل کرتا ہے اور فرشتہ نیکی کی طرف۔ فیصلہ خود اسی کو کرنا ہوتا ہے۔)''

[٧١١٠] ٧٠ (٢٨١٥) حدّثني هارُونُ بنُ سعيدٍ الأيْليُّ: حدّثنا ابنُ وهْبٍ: أخبرني أبو صخْرٍ عن ابنِ قُسيْطٍ حدّثهُ، أنّ عُرْوة حدّثهُ، أنّ عائشة زوْج النّبيّ ﷺ حدّثتْهُ، أنّ رسُول اللهِ ﷺ خرج من عندِها ليْلًا، قالتْ: فغِرْتُ عليْهِ، فجاء فرأى ما أصْنعُ، فقال: «ما لكِ؟ يا عائشةُ! أغِرْتِ؟» فقُلْتُ: وما لي لا يغارُ مِثْلي على مِثْلِك؟ فقال رسُولُ اللهِ ﷺ: «أقدْ جاءكِ شيْطانُكِ؟» قالتْ: يا رسُول اللهِ! أوْ معي شيْطانٌ؟ قال: «نعمْ» قُلْتُ: ومع كُلّ إنْسانٍ؟ قال: «نعمْ» قُلْتُ: ومعك؟ يا رسُول اللهِ! قال: «نعمْ، ولكِنْ ربّي أعانني عليْهِ حتّى أسْلم».

[7110] عروہ نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے پاس سے اٹھ کر باہر نکل گئے، (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: مجھے آپ کے معاملے میں شدید غیرت محسوس ہوئی، پھر آپ واپس آئے اور دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں (شدید غصے کے عالم میں ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! تمھیں کیا ہوا ہے، کیا تم غیرت میں مبتلا ہو گئی ہو؟'' میں نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ جیسی عورت کو (جس کی کئی سوکنیں ہوں) آپ جیسے مرد پر (جو ایک کو ایک سے بڑھ کر محبوب ہو) غیرت نہ آئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس تمھارا شیطان آیا تھا (اور اس نے تمھیں شک میں مبتلا کیا؟)'' (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں

نے کہا: ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، لیکن میرے رب نے اس پر (قابو پانے میں) میری مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا ہے۔"

(المعجم ١٧) - (بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ، بَلْ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ٣١)

باب:17- محض اپنے عمل سے کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا

[٧١١١] ٧١-(٢٨١٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالَ رَجُلٌ: وَلَا إِيَّاكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا إِيَّايَ، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوا».

[انظر: ٧١٢٠]

[7111] لیث نے بکیر سے، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کو محض اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔" ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے اپنی رحمت سے چھپا لے، لیکن تم سیدھے راستے پر چلو۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو بندگی اور عبودیت کے مکمل آداب سے آگاہ فرمایا۔ سیدھے راستے پر چلنے والوں ہی پر رحمت کی جاتی ہے۔ جو انسان اس دھوکے میں پڑ جائے کہ اس کے اعمال اس کے لیے جنت کے ضامن ہیں تو پھر وہ اپنی بندگی کر رہا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی۔ یہ سوچنا چاہیے کہ انسان کا کون سا عمل ہے جو واقعتاً اللہ کے سامنے پیش ہونے اور قبولیت پانے کے شایان شان ہے۔ انسان کا جو بھی عمل نیک قرار پا کر قبولیت حاصل کر لیتا ہے تو یہ صرف اور صرف اللہ کی رحمت سے ہوتا ہے، ورنہ انسان کے عمل میں تو ہزار کوتاہیاں اور ہزار خامیاں ہیں۔

[٧١١٢] (...) وحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَلٰكِنْ سَدِّدُوا».

[7112] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر (اس میں) کہا: "اپنی رحمت اور فضل سے" اور انھوں نے: "اور لیکن تم سیدھے راستے پر چلو" بیان نہیں کیا۔

[٧١١٣] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

[7113] ایوب نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ» فَقِيلَ: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ».

"تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔" پوچھا گیا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت میں چھپا لے۔"

[7114] ٧٣ - (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ».

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ».

[7114] ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔" صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت میں چھپا لے۔"

اور ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے بتایا اور اپنے سر کی طرف (رحمت سے ڈھانپ لینے کا) اشارہ کیا (فرمایا): "اور مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ مجھے (اس طرح) اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے۔"

[7115] ٧٤ - (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَنِي اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ».

[7115] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔" انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔"

[7116] ٧٥ - (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ» قَالُوا: وَلَا

[7116] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔"

أنتَ؟ يا رسُولَ الله! قال: «ولا أنا، إلّا أنْ يَتغمّدني اللهُ منْهُ بفضْلٍ ورحْمةٍ».

[٧١١٧] ٧٦ - (....) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ الله بْنِ نُمَيْرٍ: حدّثنا أبي: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «قاربُوا وسدِّدُوا، واعْلمُوا أنّهُ لنْ ينْجُو أحدٌ منْكُمْ بعمله» قالُوا: يا رسُول الله! ولا أنْتَ؟ قال: «ولا أنا، إلّا أنْ يتغمّدني اللهُ برحْمةٍ منْهُ وفضْلٍ».

[7117] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(عمل کے اعلیٰ ترین معیار کے) قریب تر رہنے کی کوشش کرو، صحیح راستہ اختیار کرو اور یقین رکھو کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔''

[٧١١٨] (٢٨١٧) حدّثنا ابْنُ نُميْرٍ: حدّثنا أبي: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي سُفْيان، عنْ جابرٍ عن النّبيِّ ﷺ مثْلهُ. [انظر: ٧١٢١]

[7118] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧١١٩] (...) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرنا جريرٌ عن الْأعْمش بالْإسْنادين جميعًا، كرواية ابْن نُميْرٍ.

[7119] جریر نے اعمش سے گزشتہ دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[٧١٢٠] (٢٨١٦) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة عن النّبيِّ ﷺ بمثْله. وزاد: «وأبْشرُوا». [راجع: ٧١١١]

[7120] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی اور اس میں مزید کہا: ''اور خوش خبری لو'' (کہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے، اچھے عمل قبول ہو جائیں گے۔)''

[٧١٢١] ٧٧-(٢٨١٧) حدّثني سلمةُ بْنُ شبيبٍ: حدّثنا الْحسنُ بْنُ أعْين: حدّثنا معْقلٌ عنْ أبي الزُّبيْر، عنْ جابرٍ قال: سمعْتُ

[7121] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نہ جنت میں لے جائے گا، نہ دوزخ

النبي ﷺ يقول: «لا يدخل أحدا منكم عمله الجنة، ولا يجيره من النار، ولا أنا، إلا برحمة من الله». [راجع: ٧١١١]

سے محفوظ رکھے گا اور نہ مجھے، سوائے اللہ کی طرف سے رحمت کے (جونجات کا سبب بنے گی۔)"

[٧١٢٢] ٧٨ (٢٨١٨) حدثنا إسحق بن إبراهيم: أخبرنا عبد العزيز بن محمد: حدثنا موسى بن عقبة؛ ح: وحدثني محمد بن حاتم - واللفظ له -: حدثنا بهز: حدثنا وهيب: حدثنا موسى بن عقبة قال: سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف يحدث عن عائشة زوج النبي ﷺ أنها كانت تقول: قال رسول الله ﷺ: «سددوا وقاربوا، وأبشروا، فإنه لن يدخل الجنة أحدا عمله» قالوا: ولا أنت؟ يا رسول الله! قال: «ولا أنا، إلا أن يتغمدني الله منه برحمة، واعلموا أن أحب العمل إلى الله أدومه وإن قل».

[7122] عبدالعزیز بن محمد اور وہیب نے کہا: ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صحیح عمل کرو، (اعلیٰ ترین معیار کے) قریب تر رہو اور (اللہ کی رحمت کی) خوش خبری (کی امید) رکھو۔ حقیقت یہی ہے کہ کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا۔" صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: "مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، اور جان رکھو کہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، چاہے کم ہو۔"

[٧١٢٣] (...) وحدثناه حسن الحلواني: حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدثنا عبد العزيز بن المطلب عن موسى بن عقبة بهذا الإسناد، ولم يذكر «وأبشروا».

[7123] عبدالعزیز بن مطلب نے ہمیں موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور "خوش خبری (کی امید) رکھو" ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٨) (باب إكثار الأعمال، والاجتهاد في العبادة) (التحفة ٣٢)

باب:18- زیادہ سے زیادہ عمل کرنا اور عبادت میں پوری کوشش صرف کرنا

[٧١٢٤] ٧٩ (٢٨١٩) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا أبو عوانة عن زياد بن علاقة، عن المغيرة بن شعبة: أن النبي ﷺ صلى

[7124] ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اتنی (اتنی لمبی) نمازیں پڑھیں کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے،

حتى انتفخت قدماه، فقيل له: أتكلف هذا؟ وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر، فقال: «أفلا أكون عبدًا شكورًا؟».

آپ سے کہا گیا کہ آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟''

فائدہ: عبادت دراصل اس کی نعمتوں، خصوصاً ایمان، امانت اور عمل صالح کا شکر ہے۔

[٧١٢٥] ٨٠-(...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير قالا: حدثنا سفيان عن زياد ابن علاقة: سمع المغيرة بن شعبة يقول: قام النبي ﷺ حتى ورمت قدماه، قالوا: قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر، قال: «أفلا أكون عبدًا شكورًا؟».

[7125] سفیان نے ہمیں زیاد بن علاقہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے اتنا (اتنا لمبا) قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے، انھوں (صحابہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں (پھر اس قدر مشقت کیوں؟) تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟''

[٧١٢٦] ٨١-(٢٨٢٠) حدثنا هرون بن معروف وهرون بن سعيد الأيلي، قالا: حدثنا ابن وهب: أخبرني أبو صخر عن ابن قسيط، عن عروة بن الزبير، عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ، إذا صلى، قام حتى تفطر رجلاه، قالت عائشة: يا رسول الله! أتصنع هذا، وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر؟ فقال: «يا عائشة! أفلا أكون عبدًا شكورًا؟».

[7126] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو (بہت لمبا) قیام کرتے، یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کی (یقین دہانی کرائی) جا چکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ ہوں؟''

(المعجم ١٩) - (بَابُ الِاقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ) (التحفة ٣٣)

باب:6- وعظ ونصیحت میں اعتدال

[٧١٢٧] ٨٢-(٢٨٢١) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا وكيع وأبو معاوية؛ ح: وحدثنا ابن نمير - واللفظ له -: حدثنا

[7127] ابو معاویہ نے اعمش سے اور انھوں نے شقیق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُهُ، فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ، فَقُلْنَا: أَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ، فَقَالَ: إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ، فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: ان (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہمارے آنے کی اطلاع کر دیں، وہ ان کے پاس گئے تو تھوڑی ہی دیر میں حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) آگئے اور فرمایا: مجھے تمھارے آنے کی اطلاع کر دی گئی تھی اور مجھے تمھارے پاس آنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع تھی کہ میں تمھاری اکتاہٹ کا سبب نہ بن جاؤں۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے صرف بعض دنوں میں ہی وعظ ونصیحت سے نوازا کرتے تھے۔

[٧١٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7128] ابوسعید اشج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ادریس نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں منجاب بن حارث تمیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن مسہر نے خبر دی، نیز ہمیں اسحٰق بن ابراہیم اور علی بن خشرم نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، نیز ہمیں ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، ان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

وَزَادَ مِنْجَابٌ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مِثْلَهُ.

اور منجاب نے اپنی روایت میں مزید یہ کہا: ابن مسہر سے روایت ہے، اعمش نے کہا: اور مجھے عمرو بن مرہ نے شقیق سے اور انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٧١٢٩] ٨٣ (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ!

[7129] منصور نے شقیق ابووائل سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں ہر جمعرات کے دن وعظ ونصیحت فرمایا کرتے تھے تو ایک شخص نے کہا: ابوعبدالرحمن! ہمیں آپ کی باتیں (بہت) پسند ہیں اور ہم ان کی طرف شدید رغبت رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر روز ہمیں احادیث بیان فرمایا کریں۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کے علاوہ

إنّا نُحبُّ حديثك ونشْتَهِيه، ولوددْنا أنّك حدّثْتنا كُلّ يوْم، فقال: مَا يمْنعُني أنْ أُحدّثكُمْ إلّا كراهيةُ أنْ أُملّكُمْ، إنّ رسُول الله ﷺ كان يتخوّلُنا بالْموْعظة في الْأيّام، كراهية السّآمة علينا.

تمھیں احادیث بیان کرنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع ہے کہ میں تمھیں اکتاہٹ کا شکار نہ کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ ہم پر اکتاہٹ طاری ہو جائے، کچھ (خاص) دنوں میں ہی ہمیں وعظ ونصیحت سے نوازا کرتے تھے۔
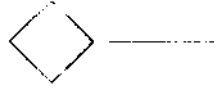
جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

جنت اللہ کی رضا کا بلند ترین مقام ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو اپنی رضا، اپنے قرب اور اپنے جمال کی لذتوں اور دوسری نعمتوں سے سرفراز کرنے کے لیے جس سے صحیح طور پر لذت یاب ہونا انسان کی موجودہ خلقت کی صلاحیتوں کے بس سے باہر ہے، انسان کو ازسرنو خلقت عطا فرمائے گا۔ اللہ کی جو نعمتیں اس کے بندوں کے لیے تیار کی گئی ہیں، موجودہ زندگی میں نہ ان کا ادراک کیا جا سکتا ہے نہ تصور۔ سماعت کے ذریعے سے بھی ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ اس بات کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ زندگی میں جو نعمتیں میسر ہیں وہ اتنی گھٹیا، بے وقعت اور عارضی ہیں کہ ان کو جہنم کے راستوں میں بکھیر دیا گیا ہے۔ وہ اس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ جو نعمتیں اللہ کی رضا کی بلند ترین منازل میں میسر ہوں گی ان کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ "کسی انسان کو معلوم نہیں کہ ان کے لیے کیا کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔" (السجدۃ 17:32)

اگر قیام اور نعمتوں کے حجم ہی کی بات کی جائے تو جنت کی وسعت اور اس کی ہر چیز اتنی بڑی ہے کہ موجودہ زندگی میں انسان اس کے سائز اور حجم کا ادراک نہیں کر سکتا۔ ایک درخت ہی اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے نیچے ایک سوار سو سال بھی چلتا رہے تو اس کے سائے کو عبور نہیں کر سکے گا۔

اس دنیا میں خوش حالی کی انتہا بدحالی پر ہوتی ہے اور بدحالی کی خوش حال پر۔ کوئی نعمت ملے تو تھوڑی سی مہلت کے لیے ملتی ہے۔ جنت میں اللہ کی رضا جس سے تمام قسم کی نعمتیں وابستہ ہیں، مہلتوں اور وقفوں کے دائروں سے باہر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگی، اس کی نعمتیں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوں گی۔

اہل ایمان کے مراتب اتنے بلند ہوں گے کہ ان کے قرب کی بات تو رہی ایک طرف، ان کو اچھی طرح دیکھنا بھی ممکن نہ ہوگا۔ ایسے نظر آئیں گے جیسے بلندی پر ستارے نظر آتے ہیں۔ محبوب رب العالمین کے نظارۂ جمال کی خاطر اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کی قربانی کی قیمت بھی سستی ہوگی۔ تمام اہل جنت کے حسن و جمال میں ہر دم اضافے کی یہ کیفیت ہوگی کہ جنت کے بازار سے واپس آئیں گے تو گھر والوں کو نظر آئے گا کہ ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے اور آنے والوں کو اپنے گھر والے حسین تر نظر آئیں گے۔ سب سے اونچے درجے کے لوگ چاند کی طرح اور ان کے بعد تاروں کی طرح دمکتے ہوں گے۔ تمام اہل جنت کا جمال روز افزوں، بلکہ ہر لحظہ بڑھنے والا ہوگا۔ اس کیفیت کا دنیا میں تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے جمال کو گہنانے والی کوئی بات ان کے وجود میں نہیں ہوگی۔ طرح طرح کے ماکولات اور مشروبات کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے لیکن وہ نعمتیں اتنی لطیف ہوں گی

کہ ان کا کوئی حصہ فضلہ نہ بنے گا۔ پیشاب پاخانے کی حاجت نہ ہوگی۔ ایک ڈکار سے سب جزو بدن بن جائے گا۔ ان کا پسینہ تک کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ یہ ہر اعتبار سے مکمل جمال ہے جس میں کہیں کوئی خامی موجود نہیں۔

معاشرتی زندگی صرف لطف، محبت اور موانست سے عبارت ہوگی، کوئی منفی جذبہ کسی کے دل میں بھی پیدا نہیں ہوگا۔ اللہ کی حمد و ثنا سانسوں کی طرح جسم میں بسی ہوگی۔ یہ ابدی نعمتیں ہوں گی جن کے زوال کا کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ دنیا میں نیک مومنوں نے مشکلوں بھری زندگی گزاری ہوگی۔ سرکشوں اور ظالموں کے ظلم سہے ہوں گے، معمولی درجے کے لوگ ہوں گے۔ اب ان تمام تکلیفوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ ان کے جسم حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کی طرح اونچے لمبے چوڑے ہوں گے اور اچھی طرح ہر قسم کی نعمتوں کا لطف اٹھائیں گے۔ دوسری طرف جہنم انسانی تصور و ادراک سے بڑی، عذابوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی ہر ائی میں وہ سرکش لوگ داخل ہوں گے جو دنیا میں تکبر، نخوت، جبر اور ظلم کے مجسمے تھے۔ جہنم کی وسعتیں اتنی ہوں گی کہ سارے برے لوگ اس میں ڈال دیے جائیں گے، تب بھی اس کی بھوک نہیں مٹے گی۔ اہل جہنم کا عذاب جہنم میں داخل ہونے سے بھی پہلے شروع ہو چکا ہوگا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق میدان حشر میں اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے۔ جن پر رحمت ہو جائے گی ان کی بخشش ہو جائے گی۔ اللہ کی رحمت اس کے غضب سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس لیے جہنم میں داخلے کے بعد بھی بہت لوگوں کو اس کی رحمت کا سہارا ملے گا اور جہنم سے نکال کر ان کی حالت درست کر کے ان کو جنت کی طرف بھیجا جائے گا، پھر اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کے سامنے موت کو ختم کر دیا جائے گا اور جو شخص جہاں ہوگا ہمیشہ کے لیے اسی کا مستحق ہو جائے گا۔ جہنم کا عذاب بھی مسلسل برقرار رہے گا۔ بڑے بڑے مشرک جس طرح شرک کی نئی رسمیں نکالنے والا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف تھا، دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ دنیا میں اپنے حسن کو فتنہ بنانے والی عورتیں جہنم بھر دیں گے۔ ایسی جہنم جس کا تعفن دور دور کے فاصلوں تک پھیلا ہوگا۔ حساب سے پہلے حشر کی ہولناکیاں اور یوم قیامت کے مصائب اور ان سے بھی پہلے قبروں کے اندر نیک لوگوں کا آرام دہ قیام اور کافروں کا خوفناک انتظار اور مختلف شکلوں میں ان پر مسلط عذاب ایسا ہوگا کہ اگر لوگ دنیا کی زندگی میں اس سے آگاہ ہو جائیں تو اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں۔

کتاب کے آخر میں امام مسلم نے وہ احادیث بیان کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ نجات، جس کی بھی ہوگی صرف اور صرف اللہ کی رحمت سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے اور اپنے غضب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ دعا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو تلقین فرمائی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٥١ كتاب الجنّة، وصفة نعيمها وأهلها

جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت

(المعجم ...) - (بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ) (التحفة ١)

باب: جنت کی صفات

[٧١٣٠] ١-(٢٨٢٢) حدّثنا عبْدُ الله بْنُ مسْلمة بْنِ قعْنبٍ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة عنْ ثابتٍ وحُميْدٍ، عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «حُفّتِ الْجنّةُ بِالْمكارِهِ، وحُفّتِ النّارُ بِالشّهواتِ».

[7130] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت گراں امور میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشاتِ نفسانی میں گھری ہوئی ہے۔''

[٧١٣١] (٢٨٢٣) وحدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا شبابةُ: حدّثني ورْقاءُ عنْ أبي الزِّنادِ، عنِ الْأعْرجِ، عنْ أبي هُريْرة، عنِ النّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7131] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند روایت کی۔

فائدہ: جنت کو تکالیف اور صعوبتوں سے گھیر دیا گیا ہے، ان سے گزر کر ہی جنت میں داخلہ ممکن ہے اور دوزخ چاروں طرف سے نفسانی خواہشات سے گھیر دی گئی ہے۔ جو ان کے پیچھے چل پڑتا ہے وہ دوزخ میں جا گرتا ہے۔

[٧١٣٢] ٢ (٢٨٢٤) حدّثنا سعِيدُ بْنُ عمْرٍو الْأشْعثِيُّ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ - قال زُهيْرٌ: حدّثنا

[7132] سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

وقال سعيدٌ: أخبرنا - سُفْيانُ عنْ أبي الزّنادِ، عن الأعْرجِ، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيِّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: أعْددْتُ لعبادي الصّالحين ما لا عيْنٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعتْ، ولا خطر على قلْبِ بشرٍ».

سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کر رکھی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا ہے۔"

مِصْداقُ ذٰلك في كتابِ الله: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٧].

کتاب اللہ میں اس کا مصداق (یہ آیت) ہے: "کسی کو معلوم نہیں کہ جو نیک کام وہ کرتے رہے ان کی جزا کے طور پر ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔"

[٧١٣٣] ٣-(...) حدّثني هٰرُونُ بْنُ سعيدٍ الْأيْليُّ: حدّثنا ابْنُ وهْبٍ: حدّثني مالكٌ عنْ أبي الزّنادِ، عن الْأعْرجِ، عنْ أبي هُريْرة، أنّ النّبيّ ﷺ قال: «قال اللهُ عزّ وجلّ: أعْددْتُ لعبادي الصّالحين ما لا عيْنٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعتْ، ولا خطر على قلْبِ بشرٍ، ذُخْرًا، بلْهَ ما أطْلعكُمُ اللهُ عليْه».

[7133] مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کر کے جمع کر رکھی ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان (کے تصور) کا گزر ہوا۔ (یہ) ان (نعمتوں سے) علاوہ ہے جن کے بارے میں اللہ نے تمہیں مطلع کر دیا ہے۔"

[٧١٣٤] ٤-(...) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُميْرٍ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا أبي: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يقُولُ اللهُ عزّ وجلّ: أعْددْتُ لعبادي الصّالحين ما لا عيْنٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعتْ، ولا خطر على قلْبِ بشرٍ، ذُخْرًا، بلْهَ ما أطْلعكُمُ اللهُ عليْه».

[7134] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر کے جمع کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ان کا کسی بشر کے دل میں خیال گزرا، ان نعمتوں سے علاوہ جن پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مطلع کر دیا ہے۔"

ثُمّ قرأ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

پھر آپ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی: "کسی کو معلوم نہیں کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔"

[٧١٣٥] ٥ (٢٨٢٥) حدثنا هارون بن معروف وهارون بن سعيد الأيلي قالا: حدثنا ابن وهب: حدثني أبو صخر: أن أبا حازم حدثه قال: سمعت سهل بن سعد الساعدي يقول: شهدت من رسول الله ﷺ مجلسا وصف فيه الجنة، حتى انتهى، ثم قال ﷺ في آخر حديثه: «فيها ما لا عين رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر» ثم قرأ هذه الآية: ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة ١٦، ١٧]

[7135] ابوحازم نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر ہوا جس میں آپ نے جنت کی صفت بیان کی حتی کہ آپ نے بات ختم کی، پھر اپنی بات کے آخر میں فرمایا: ''اس (جنت) میں وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ خوف کے عالم میں اور پوری امید کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہم نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی ذی حیات (انسان) نہیں جانتا کہ جو وہ کرتے ہیں اس کے صلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا (کچھ) چھپا کر رکھا گیا ہے۔''

(باب: إن في الجنة شجرة، يسير الراكب في ظلها مائة عام، لا يقطعها) (المعجم ١) (التحفة ٢)

باب: 1- جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اونٹ سوار سو سال بھی چلتا رہے تو ختم نہ ہو

[٧١٣٦] ٦ (٢٨٢٦) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا ليث عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنه قال: «إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة».

[7136] ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک اونٹ سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔''

[٧١٣٧] ٧ (...) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا المغيرة يعني ابن عبد الرحمن الحزامي، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ بمثله. وزاد: «لا يقطعها».

[7137] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی اور مزید کہا: ''وہ اس (کے سائے) کو طے نہیں کر سکے گا۔''

[٧١٣٨] ٨-(٢٨٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا».

[7138] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے، ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تو بھی اس کو طے نہ کر سکے۔''

[٧١٣٩] (٢٨٢٨) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ، مِائَةَ عَامٍ، مَا يَقْطَعُهَا».

[7139] ابوحازم نے کہا: میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش زرقی کو سنائی تو انھوں نے کہا: مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے (جس کے سائے میں) ایک تیز رفتار چھریرے گھوڑے پر سوار شخص سو سال چلے تو بھی اسے قطع نہ کر سکے۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا) (التحفة٣)

باب:2- اہل جنت پر اللہ کی رضا کا نزول، اس کے بعد وہ ان پر کبھی ناراض نہ ہوگا

[٧١٤٠] ٩-(٢٨٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ، رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى؟ يَا رَبِّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ

[7140] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ کہیں گے: لبیک، اے ہمارے رب! اور بخت نصیب کہ تیرے سامنے حاضر ہیں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ وہ سب کہیں گے: ہم راضی کیوں نہ ہوں؟ اے ہمارے رب! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ وہ فرمائے گا: کیا میں تمھیں اس سے بھی بہتر عطا نہ کروں؟ تو وہ کہیں گے: اے رب! (جو تو نے عطا کر دیا ہے) اس سے افضل کیا ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔''

مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

فائدہ: انسانوں کے دلوں سے ادنیٰ ترین خدشہ بھی، جوان کی لذتوں کو گہنا سکتا ہے، نکل جائے گا۔ بے خوفی اور خدشات و فکر سے آزادی ہی نہیں، رضائے الٰہی کی لذت بذات خود اس وقت تک عطا کی گئی تمام لذتوں سے بڑھ کر ہوگی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ، كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ) (التحفة ٤)

باب:3-اہل جنت کا بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھنا جس طرح آسمان میں ستارہ نظر آتا ہے

[٧١٤١] ١٠-(٢٨٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ».

[7141] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے ہمیں ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت والے جنت کے بالا خانے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ آسمان میں ستارے کو دیکھتے ہو۔''

[٧١٤٢] (٢٨٣١) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: «كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ». [انظر: ٧١٤٤]

[7142] (ابوحازم نے) کہا: میں نے یہ روایت نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی افق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔''

[٧١٤٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[7143] وہیب نے ابوحازم سے گزشتہ دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٧١٤٤] ١١-(٢٨٣١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ:

[7144] عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت فضیلت میں باہمی فرق کی بنا پر اپنے اوپر بالا خانوں میں رہنے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے

أخبرني مالكُ بْنُ أنس عنْ صَفْوانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عنْ عطاءِ بْنِ يسارٍ، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أنّ رسُولَ الله ﷺ قال: «إنّ أهْلَ الْجنّة ليتراءوْن أهْل الْغُرف منْ فوْقهِمْ، كما تتراءوْن الْكوْكب الدُّرِّيّ الْغابر من الْأُفُق من الْمشْرِق أو الْمغْرب، لتفاضُل ما بيْنهُمْ» قالُوا: يا رسُول الله! تلْك منازِلُ الْأنْبِياء، لا يبْلُغُها غيْرُهُمْ، قال: «بلى، والّذي نفْسي بيده! رجالٌ آمنُوا بالله وصدّقُوا الْمُرْسلين». [راجع: ١١٤٢]

مشرقی یا مغربی کنارے میں چمکتے ہوئے تنہا ستارے کو دیکھتے ہو۔" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء کے رہنے کی جگہیں ہوں گی جن تک دوسرا کوئی نہیں پہنچ سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کیا ایسے مرد ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔"

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِيمَنْ يَّوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ) (التحفة ٥)

باب:4-جو اپنے اہل وعیال اور مال کی قربانی دے کر نبی ﷺ کے دیدار کو پسند کرے گا

[٧١٤٥] ١٢-(٢٨٣٢) حدّثنا قُتيْبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا يعْقُوبُ يعْني ابْن عبْدِ الرّحْمٰنِ، عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «منْ أشدّ أُمّتي لي حُبًّا، ناسٌ يكُونُون بعْدي، يودُّ أحدُهُمْ لوْ رآني، بأهْله وماله».

[7145] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والوں میں وہ لوگ (بھی) ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے (ہر) ایک یہ چاہتا ہوگا کہ کاش! اپنے اہل وعیال اور مال کی قربانی دے کر مجھے دیکھ لے۔"

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، وَمَا يَنالُونَ فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ) (التحفة ٦)

باب:5-جنت کا بازار اور اس میں (اہل جنت کو) جو نعمتیں اور حسن وجمال حاصل ہوگا

[٧١٤٦] ١٣-(٢٨٣٣) حدّثنا أبُو عُثْمان سعيدُ بْنُ عبْد الْجبّار الْبصْرِيُّ: حدّثنا حمّادُ ابْنُ سلمة عنْ ثابتٍ الْبُنانيِّ، عنْ أنس بْن مالك؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إنّ في الْجنّة

[7146] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک بازار ہے جس میں وہ (اہل جنت) ہر جمعہ کو آیا کریں گے، تو (اس روز) شمال کی ایک ہوا چلے گی جو ان کے چہروں پر اور ان کے کپڑوں پر

سُوقًا، يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ، وَاللهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا".

پھیل جائے گی، وہ حسن اور زینت میں اور بڑھ جائیں گے، وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ (بھی) حسن و جمال میں اور بڑھ گئے ہوں گے، ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے (ہاں سے جانے کے) بعد تمھارا حسن و جمال اور بڑھ گیا ہے۔ وہ کہیں گے اور تم بھی، اللہ کی قسم! ہمارے پیچھے تم لوگ بھی اور زیادہ خوبصورت و حسین ہو گئے ہو۔"

فائدہ: جنت واقعی اللہ کی رضا کا مقام اور بہت بڑا انعام ہے۔ دنیا میں گھر سے باہر جانے والے تھک ہار کر اجڑی ہوئی حالت میں واپس آتے ہیں اور عموماً گھر والوں کو گھر کی الجھنوں کی بنا پر بیزار اور بری حالت میں پاتے اور کوفت اٹھاتے ہیں۔ جنت میں تکان، بیزاری، کوفت اور بدصورتی کا ذرہ برابر دخل نہیں ہوگا۔ ہر روز ہر بہانے سے حسن و جمال، خوشی، دلبستگی، سننے پن اور لذتوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہی ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے وقفۂ عمر کو پوری طرح صرف کر دینا چاہیے۔

(المعجم ٦) (بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَصِفَاتِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ) (التحفة ٧)

باب:6- پہلے زمرے میں جنت میں داخل ہونے والے چودھویں کی رات کے چاند جیسے ہوں گے، ان کے احوال اور ان کی بیویوں کا بیان

[٧١٤٧] ١٤ (٢٨٣٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا: الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوَلَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: "إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَإِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ".

[7147] اسماعیل بن علیہ نے کہا: ہمیں ایوب نے محمد (بن سیرین) سے خبر دی کہ (حصول علم کے لیے جمع ہونے والے مردوں اور عورتوں نے) باہمی اظہار تفاخر یا علمی مذاکرہ کرتے ہوئے (اس موضوع پر) بات کی کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا نہ تھا: "پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی اور جو ان کے بعد جائے گی وہ آسمان میں سب سے زیادہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ہوگی۔ ان میں سے ہر آدمی کی دو دو بیویاں ہوں گی، (ایسے شفاف اور منور جسم والیں کہ) ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا، (پوری) جنت میں بیوی سے محروم کوئی شخص بھی نہ ہوگا۔"

[٧١٤٨] (...) حدَّثنا ابْنُ أَبِي عُمَر: حدّثنا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوب، عن ابْنِ سيرِينَ قَالَ: اخْتصم الرِّجالُ والنِّساءُ: أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ؟ فسأَلُوا أَبا هُرَيْرَةَ فقَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ. مثْل حديث ابْن عُلَيَّة.

[7148] سفیان نے ایوب سے اور انھوں نے (محمد) ابن سیرین سے روایت کی، کہا: مردوں اور عورتوں میں بحث ہوگئی کہ ان میں سے جنت میں زیادہ کون ہوگا؟ پھر انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، (آگے) ابن علیہ کی حدیث کے مانند۔

[٧١٤٩] ١٥-(...) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعِيدٍ: حدّثنا عبْدُ الْواحِد يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ عُمارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ: حدَّثنا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبا هُرَيْرة يقُولُ: قَالَ رسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجنَّة»؛ ح: وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سعِيدٍ وزُهيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حدَّثنا جَرِيرٌ عَنْ عُمارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، والَّذِين يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ، فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفِلُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ، وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَم، سِتُّونَ ذِرَاعًا، فِي السَّمَاءِ».

[7149] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا۔'' اسی طرح ہمیں قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی — الفاظ قتیبہ کے ہیں — دونوں نے کہا: ہمیں جریر نے عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں کے چاند کی شکل میں ہوں گے۔ جو ان کے (فوراً) بعد جائیں گے وہ آسمان میں سب سے زیادہ روشن چمکتے ہوئے ستارے کی شکل میں ہوں گے، انھیں پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ تھوکیں گے، نہ ناک سنکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، پسینہ کستوری کا ہوگا، ان کی انگیٹھیوں میں معطر عود (سلگتا) ہوگا، ان کی بیویاں غزال چشم حوریں ہوں گی، ان سب کے اخلاق و عادات ایک ہی آدمی کے خلق کے مطابق ہوں گے۔ اپنے والد آدم علیہ السلام کی شکل پر، (قامت میں) آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ساٹھ ہاتھ کے برابر۔''

[٧١٥٠] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَة وأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

[7150] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت

الْجنَّة مِنْ أُمّتِي، علَى صُورةِ الْقمرِ ليْلَة الْبدْرِ، ثُمّ الّذِين يلُونهُمْ علَى أشدّ نجْمٍ، فِي السّماءِ، إضاءةً، ثُمّ هُمْ بعْد ذٰلِك منازِلُ، لَا يتغوّطُون، ولا يبُولُون، ولا يمْتخِطُون، ولا يبْزُقُون، أمْشاطُهُمُ الذّهبُ، ومجامِرُهُمُ الْألُوّةُ، ورشْحُهُمُ الْمِسْكُ، أخْلاقُهُمْ علَى خُلُقِ رجُلٍ واحِدٍ، علَى طُولِ أبِيهِمْ آدم، سِتُّون ذِراعًا».

میں سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا، جو ان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں انتہائی چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے، پھر وہ تدریجاً اپنے اپنے مرتبے کے مطابق ہوں گے، وہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب، ناک سنکیں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی، انگیٹھیاں معطر عود کی اور پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک ہی انسان کے (خوبصورت) اخلاق پر (گئے) ہوں گے، اپنے والد حضرت آدم ؑ کی قامت پر ساٹھ ہاتھ (لمبے) ہوں گے۔''

قال ابْنُ أبِي شيْبة: علَى خُلُقِ رجُلٍ، وقال أبُو كُريْبٍ: علَى خلْقِ رجُلٍ، وقال ابْنُ أبِي شيْبة: علَى صُورةِ أبِيهِمْ.

ابن ابی شیبہ نے کہا: ایک ہی آدمی کے اخلاق پر۔ اور ابوکریب نے کہا: ایک ہی آدمی کی خلقت (شکل وصورت، قد وقامت) پر ہوں گے۔ اور ابن ابی شیبہ نے کہا: اپنے والد (حضرت آدم ؑ) کی شکل پر ہوں گے۔

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا، وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) (التحفة ٨)

باب:7- جنت اور اہل جنت کی صفات اور اس میں صبح وشام ان کی تسبیحات

[٧١٥١] ١٧ - (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافِعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّامِ بْنِ منبِّهٍ قال: هٰذا ما حدّثنا أبُو هُريْرة عنْ رسُولِ اللهِ ﷺ، فذكر أحادِيث، مِنْها: وقال رسُولُ اللهِ ﷺ: «أوّلُ زُمْرةٍ تلِجُ الْجنّة، صُورُهُمْ علَى صُورةِ الْقمرِ ليْلة الْبدْرِ، لا يبْصُقُون فِيها، ولا يمْتخِطُون، ولا يتغوّطُون فِيها، آنِيتُهُمْ وأمْشاطُهُمْ مِن الذّهبِ والْفِضّةِ، ومجامِرُهُمْ مِن الْألُوّةِ، ورشْحُهُمُ الْمِسْكُ، ولِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمْ زوْجتانِ، يُرى مُخُّ سُوقِهِما

[7151] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت کے اندر جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گی۔ وہ اس (جنت) میں نہ تھوکیں گے، نہ ناک سنکیں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں میں عودِ معطر سلگے گا، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں

مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا».

کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ ان کے درمیان نہ کسی قسم کا کوئی اختلاف ہوگا، نہ باہمی بغض ہوگا۔ ان سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے، وہ صبح و شام اپنے اللہ کی تسبیح کرتے ہوں گے۔"

[٧١٥٢] ١٨-(٢٨٣٥) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ» قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: «جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ».

[7152] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اہل جنت وہاں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ اس میں تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔" انھوں (صحابہ) نے پوچھا: پھر ان کے کھانے کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک ڈکار (آئے گی) اور کستوری کے پسینے کی طرح پسینہ آئے گا۔ ان کو تسبیح اور حمد (اسی طرح فطرت کے اندر) الہام کر دیے جائیں گے جس طرح سانس کو الہام (کر کے ان کی فطرت میں شامل) کر دیا جاتا ہے۔"

[٧١٥٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَى قَوْلِهِ: «كَرَشْحِ الْمِسْكِ».

[7153] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ آپ ﷺ کے فرمان: "کستوری کے پسینے کی طرح" تک روایت کی۔

[٧١٥٤] ١٩-(...) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ

[7154] حسن بن علی حلوانی اور حجاج بن شاعر دونوں نے مجھے ابوعاصم سے روایت کی۔ حسن نے کہا: ہمیں ابوعاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا: ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہل جنت اس میں کھائیں اور پئیں گے، (لیکن) وہ اس میں رفع حاجت کریں گے نہ ناک سنکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، البتہ ان کا کھانا ڈکار (کی شکل میں تحلیل) ہو جائے گا جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگی۔ انھیں (خودبخود)

النَّفَسَ».

اللہ کی پاکیزگی اور اس کی حمد کرنا الہام کیا جائے گا جس طرح انھیں (خودبخود) سانس لینا الہام کیا گیا ہے۔"

فائدہ: سانس لینے سے جس طرح جسم کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اسے زندگی ملتی ہے، اسی طرح روح کے لیے لذت، فرحت اور تازگی خود بخود تسبیح و تحمید سے حاصل ہوگی اور اس لذت کا موجودہ زندگی میں کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

قَالَ: وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ: «طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ».

کہا: اور حجاج کی حدیث میں ہے: "ان کی (اصل) غذا یہی ہوگی۔"

[٧١٥٥] ٢٠ (...) وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ».

[7155] یحییٰ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے (حدیث) روایت کی مگر انھوں نے کہا: "اور انھیں تسبیح و تکبیر اسی طرح الہام کی جائے گی جس طرح سانس لینا الہام کیا جاتا ہے۔"

(المعجم ٨) (بَابٌ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾) (التحفة ٩)

باب: 8- اہل جنت کی نعمتیں دائمی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور انھیں پکار کر بتایا جائے گا کہ یہ تمھاری جنت ہے جس کے تم ان (نیک) کاموں کے بدلے میں، جو تم کیا کرتے تھے، وارث بنا دیے گئے ہو"

[٧١٥٦] ٢١-(٢٨٣٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ، لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ».

[7156] ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعم میں ہوگا، کبھی تنگ حال نہ ہوگا، اس کا لباس پرانا ہوگا نہ اس کی جوانی ڈھلے گی۔"

[٧١٥٧] ٢٢ (٢٨٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ، أَنَّ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي

[7157] ثوری نے کہا: مجھے ابواسحاق نے حدیث بیان کی: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اغر (بن عبداللہ) نے انھیں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ

سعيد الْخُدْرِيّ وأبي هُرَيْرَةَ، عن النَّبِيِّ ﷺ قال: «يُنادي مُنادٍ: إنّ لكُمْ أنْ تصِحُّوا فلا تسْقمُوا أبدًا، وإنّ لكُمْ أنْ تحْيَوْا فلا تمُوتُوا أبدًا، وإنّ لكُمْ أنْ تشِبُّوا فلا تهْرَمُوا أبدًا، وإنّ لكُمْ أنْ تنْعمُوا فلا تبْأسُوا أبدًا» فذٰلك قوْلُهُ عزّ وجلّ: ﴿وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [الأعراف: ٤٣]

نے فرمایا: "ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: یقیناً تمھارے لیے یہ (انعام بھی) ہے کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہ پڑو گے اور یہ بھی تمھارے لیے ہے کہ زندہ رہو گے، کبھی موت کا شکار نہیں ہو گے اور یہ بھی تمھارے لیے ہے کہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یہ بھی تمھارے لیے ہے کہ ہمیشہ ناز و نعم میں رہو گے، کبھی زحمت نہ دیکھو گے۔" یہی اللہ عزوجل کا فرمان (واضح کرتا) ہے: "اور انھیں ندا دے کر کہا جائے گا کہ یہی تمھاری جنت ہے جس کے تم ان اعمال کی وجہ سے، جو تم کرتے رہے، وارث بنا دیے گئے ہو۔"

(المعجم ٩) - (بَابٌ: فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ، وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ) (التحفة ١٠)

باب:9-جنت کے خیمے اور ان میں مومنوں کی گھر والیاں

[٧١٥٨] ٢٣-(٢٨٣٨) حَدَّثَنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إنّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا، لِّلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

[7158] ابوقدامہ حارث بن عبید نے ابوعمران جونی سے، انھوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا جو ایک پورے چمکتے سفید موتی کا بنا ہوا ہوگا، اس کی لمبائی ستر میل ہوگی۔ اس (خیمے) میں مومن کے بہت سے گھر والے ہوں گے، وہ (باری باری) ان کے ہاں چکر لگائے گا، (لیکن) وہ (اس قدر فاصلے پر ہوں گے کہ) ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے۔ (کسی کا بھی دل پریشانی یا حسد کا شکار نہ ہوگا۔)"

[٧١٥٩] ٢٤-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فِي

[7159] ابوعبدالصمد نے کہا: ہمیں ابوعمران جونی نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں موتی جیسے چمکدار سفید موتی کا خیمہ ہوگا، اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی،

لَجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا أَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ».

اس کے ہر کونے میں گھر والے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے، مومن ان کے ہاں چکر لگایا کرے گا۔"

[٧١٦٠] ٢٥ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ، طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا أَهْلٌ لِّلْمُؤْمِنِ، لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ».

[7160] ہمام نے ابوعمران جونی سے خبر دی، انھوں نے ابوبکر بن ابوموسیٰ بن قیس سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "خیمہ ایک موتی (کا) ہوگا، اوپر کی طرف اس کی لمبائی (بلندی) ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے ہوں گے، وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے۔"

(المعجم ١٠) - (بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ) (التحفة ١١)

باب:10-دنیا میں جنت کی (طرف سے آئی ہوئی) جو نہریں ہیں

[٧١٦١] ٢٦ (٢٨٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ، وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ، كُلٌّ مِّنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ».

[7161] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی (طرف سے آنے والی) نہریں ہیں۔"

فائدہ: ان نہروں کا جنت سے تعلق عالم غیب سے تعلق رکھنے والی ایسی حقیقت ہے جس کا ادراک دنیوی زندگی کے حواس کے ذریعے سے نہیں ہوسکتا۔ ہمیں جو بتایا گیا ہے ہمارا اس پر کامل یقین ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت پر، وہ جس ظاہری صورت میں بھی ہمیں ملے، اس کے شکر گزار ہیں۔

(المعجم ١١) - (بابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ، أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ) (التحفة ١٢)

باب:11- جنت میں ایسی اقوام داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے

[٧١٦٢] ٢٧-(٢٨٤٠) حدّثني حجّاجُ بْنُ الشّاعرِ: حدّثنا أبو النّضرِ هاشمُ بْنُ القاسمِ اللّيْثيُّ: حدّثنا إبْراهيمُ يعْني ابْن سعْدٍ: حدّثنا أبي عنْ أبي سلمة، عنْ أبي هُريْرة، عن النّبيّ ﷺ قال: «يدْخُلُ الْجنّة أقْوامٌ أفْئدتُهُمْ مثْلُ أفْئدة الطّيْرِ».

[7162] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جنت میں ایسی قومیں (اتنی جماعتیں) داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔“

فائدہ: سخت دل، لوگوں پر جبر کرنے والے سرکش لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ جنت ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دل اللہ کی ہیبت سے لرزاں رہتے ہیں۔

[٧١٦٣] ٢٨-(٢٨٤١) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّام بْن منبّه قال: هٰذا ما حدّثنا به أبو هُريْرة عنْ رسُول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منْها: وقال رسُولُ الله ﷺ: «خلق اللهُ عزّ وجلّ آدم على صُورته، طُولُهُ ستُّون ذراعًا، فلمّا خلقهُ قال: اذْهبْ فسلّمْ على أُولٰئك النّفر - وهُمْ نفرٌ من الْملائكة جُلُوسٌ - فاسْتمعْ ما يُحيُّونك به، فإنّها تحيّتُك وتحيّةُ ذُرّيّتك، قال: فذهب فقال: السّلامُ عليْكُمْ، فقالُوا: السّلامُ عليْك ورحْمةُ الله، قال: فزادُوهُ: ورحْمةُ الله، قال: فكُلُّ منْ يدْخُلُ الْجنّة على صُورة آدم، وطُولُهُ ستُّون ذراعًا، فلمْ يزل الْخلْقُ ينْقُصُ بعْدهُ حتّى الْآن».

[7163] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی (پسندیدہ) صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب ان کو تخلیق فرمایا تو فرمایا: جائیں اور اس (سامنے والی) جماعت کو سلام کہیں — اور وہ فرشتوں کی جماعت ہے جو بیٹھے ہوئے ہیں — اور جس طرح وہ آپ کو سلام کہیں اسے غور سے سنیں، وہی آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا۔ فرمایا: وہ گئے اور کہا: السلام علیکم! انھوں نے (جواب میں) کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ فرمایا: انھوں نے ان (آدم علیہ السلام) کے لیے ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی (اسی) صورت پر ہوگا اور ان کی قامت (جنت میں) ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ پھر ان کے بعد آج تک (ان کی اولاد کی) خلقت چھوٹی ہوتی رہی ہے۔“

فائدہ: ابتدائی زمانے میں چھوٹے ہونے کی رفتار زیادہ رہی، پھر آہستہ آہستہ یہ رفتار کم ہوتی گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے بعد اس کا سلسلہ رک گیا۔ آج تک سے مراد وہ وقت ہے جب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر انبیاء کے زمانوں کا جو فرق اور نسب ناموں کی جو تفصیل اسرائیلی روایات میں ہے وہ مستند نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا زمانہ عمومی اندازوں سے بہت زیادہ قدیم ہے۔ قرآن مجید نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن انبیاء کے نام ذکر کیے ہیں، یہ انتہائی متاخر دور کے انبیاء ہیں جن کے آثار کسی نہ کسی صورت موجود ہیں، روایات میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔ بعض شارحین کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں جن اقوام کا ذکر ہوا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام کے قریب کے زمانے سے تعلق رکھتی تھیں، درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے کو بالکل آخری زمانہ قرار دیا ہے۔ اپنے عہد کو قیامت آنے کے وقت سے بالکل جڑا ہوا قرار دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کا زمین میں ہبوط (جنت سے اتر کر آنے) کا زمانہ بہت زیادہ قدیم تھا۔ سائنسی تحقیقات سے جو اندازے سامنے آرہے ہیں، وہ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں، اسرائیلی روایات کی تائید نہیں کرتے۔ واللّٰہ اعلم بالصواب.

(المعجم ١٢) - (باب جهنم أعاذنا الله منها) (التحفة ١٣)

باب:12- جہنم، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے!

[٧١٦٤] ٢٩ (٢٨٤٢) حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا».

[7164] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (قیامت کے) روز جہنم کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

[٧١٦٥] ٣٠ (٢٨٤٣) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ» قَالُوا: وَاللهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا، كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا».

[7165] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری یہ آگ ۔۔ جس کو ابن آدم روشن کرتا ہے ۔۔ جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصے (کی حرارت) کے برابر ہے۔'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ آگ بھی تو کافی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے انہتر حصے زیادہ رکھا گیا ہے، ہر حصہ اس (دنیا کی آگ) کے مانند گرم ہے۔''

[٧١٦٦] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حدثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حديث أبي الزِّنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُنَّ مِثْلُ حرِّها».

[7166] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابوزناد کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر انھوں (معمر) نے کہا: "وہ سب کے سب اس جیسی حرارت رکھتے ہیں۔"

[٧١٦٧] ٣١-(٢٨٤٤) حدثنا يَحْيَى بْنُ أيوب: حدثنا خلفُ بْنُ خليفة: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ كَيْسان عن أبي حازم، عَنْ أَبِي هُرَيْرَة قال: كُنَّا مع رسولِ اللهِ ﷺ، إذْ سَمِعَ وجْبَةً، فقال النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَدْرُونَ ما هٰذَا؟» قال: قُلْنا: اللهُ ورسُولُهُ أعْلَمُ. قال: «هٰذَا حجرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي في النَّارِ الْآنَ، حتى انْتَهٰى إِلَى قَعْرِها».

[7167] خلف بن خلیفہ نے کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے کسی بہت وزنی چیز کے گرنے کی آواز سنی، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو، یہ کیسی آواز تھی؟" کہا: ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ ایک پتھر تھا جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، یہ اب اس میں گر رہا ہے، یہاں تک کہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا ہے۔"

[٧١٦٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عبَّادٍ وَابْنُ أبي عُمر قالا: حَدَّثَنا مَرْوَانُ عنْ يَزِيد بْنِ كَيْسان، عنْ أبي حازمٍ، عنْ أبي هُرَيْرَة بِهٰذَا الْإِسْنادِ. وقال: «هٰذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا، فسمعْتُمْ وجْبتها».

[7168] مروان نے ہمیں یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: "یہ (اب) اس کے نچلے حصے میں گرا ہے اور تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔"

فائدہ: اب سائنسی تحقیق کے آگے بڑھنے سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اجرامِ فلکی میں ٹوٹ پھوٹ جاری ہے اور ان سے کئی ٹکڑے خلا میں بکھرتے ہیں اور سالوں کے فاصلے طے کرنے کے بعد مختلف اجرام تک جا پہنچتے ہیں اور ان میں گر جاتے ہیں۔

[٧١٦٩] ٣٢-(٢٨٤٥) حَدَّثَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أبي شيبة: حدثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حدثنا شَيْبانُ بْنُ عبد الرَّحْمٰنِ قال: قَالَ قتادةُ: سمعْتُ أبا نَضْرَة يُحَدِّثُ عنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سمع نبيَّ الله ﷺ يقُولُ: «إنَّ مِنْهُمْ مَنْ تأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، ومِنْهُمْ مَنْ تأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ،

[7169] شیبان بن عبدالرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: قتادہ نے کہا: میں نے ابونضرہ کو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ان (جہنمیوں) میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی، کوئی ایسا ہوگا جس کی کمر تک لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی گردن تک لپٹی ہوگی۔"

ومِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ».

[٧١٧٠] ٣٣-(...) حدّثني عمْرُو بْنُ زُرارة: أخبرنا عبْدُ الْوهّاب يعْني ابْن عطاء عنْ سعيد، عنْ قتادة قال: سمعْتُ أبا نضْرة يحدّثُ عنْ سمُرة بْن جُنْدب: أنّ نبيّ الله ﷺ قال: «منْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى كعْبيْه، ومنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى رُكْبتيْه، ومنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى حُجْزته، ومنْهُمْ منْ تأْخُذُهُ النّارُ إلى تَرْقُوَتِهِ».

[7170] عبدالوہاب بن عطاء نے ہمیں سعید سے خبر دی، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابونضرہ کو سنا، وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے دونوں ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی، ان میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے دونوں گھٹنوں تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی کمر تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی ہنسلی کی ہڈی تک آگ پکڑے گی۔''

[٧١٧١] (...) حدّثناهُ مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى ومُحمّدُ بْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا روْحٌ: حدّثنا سعيدٌ بهذا الْإسْناد، وجعل مكان «حُجْزته» «حقْوَيْه».

[7171] روح نے کہا: ہمیں سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے (کمر پر ازار باندھنے کی جگہ کے لیے) ''حُجْزته'' کے بجائے ۔ حقویہ کا لفظ استعمال کیا۔

(المعجم ١٣) - (بابٌ: النّارُ يدْخُلُها الْجبّارُون، والْجنّةُ يدْخُلُها الضُّعفاءُ) (التحفة ١٤)

باب: 13- آگ میں سرکش اور جبر کرنے والے لوگ داخل ہوں گے اور جنت میں (اسبابِ دنیا کے لحاظ سے) کمزور لوگ داخل ہوں گے

[٧١٧٢] ٣٤ (٢٨٤٦) حدّثنا ابْنُ أبي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ عنْ أبي الزّناد، عن الْأعْرج، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «احْتجّت النّارُ والْجنّةُ، فقالتْ هذه: يدْخُلُني الْجبّارُون والْمُتكبّرُون، وقالتْ هذه: يدْخُلُني الضُّعفاءُ والْمساكينُ، فقال اللهُ عزّ وجلّ لهذه: أنْت عذابي أُعذّبُ بك منْ أشاءُ - وربّما قال: أُصيبُ بك منْ أشاءُ - وقال لهذه: أنْت رحْمتي أرْحمُ بك منْ أشاءُ،

[7172] سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا تو اس (دوزخ) نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر داخل ہوں گے۔ اور اس (جنت) نے کہا: میرے اندر (اسبابِ دنیا کے اعتبار سے) ضعیف اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ عزوجل نے اس (دوزخ) سے کہا: تم میرا عذاب ہو، تمھارے ذریعے سے میں جنھیں چاہوں گا عذاب دوں گا ۔ یا شاید فرمایا: جنھیں چاہوں گا مبتلا کروں گا ۔ اور اس (جنت) سے کہا: تو میری

وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا».

رحمت ہے اور تمھارے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم دونوں کے لیے وہ مقدار ہوگی جو اس کو بھر دے گی۔"

[٧١٧٣] ٣٥-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَالِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ، فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

[7173] ورقاء نے مجھے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "دوزخ اور جنت نے باہم (اپنی اپنی برتری کے) دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے جبر وتکبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ میرے اندر کمزور، خاک نشین اور عاجز ولاچار لوگ ہی داخل ہوں گے؟ اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمھارے ذریعے سے عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کے لیے اتنی (مخلوق) ہے جس سے تم بھر جاؤ۔ رہی آگ تو وہ پوری طرح سے نہیں بھرے گی، چنانچہ وہ (اللہ) اس کے اوپر اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس، بس! اس وقت وہ بھر جائے گی اور باہم سمٹ جائے گی۔"

فائدہ: اللہ کا قدم ہے لیکن اس کی کوئی مثال نہیں۔ ہم اس کی ہیئت اور شکل وصورت کے حوالے سے کچھ نہیں جانتے اور نہیں صادق ومصدوق ﷺ نے بتایا ہے، اس لیے اس پر ہمارا ایمان ہے۔

[٧١٧٤] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ». وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

[7174] ایوب نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ نے (اپنی اپنی برتری کے) دلائل دیے۔" پھر ابوزناد کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٧١٧٥] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[7175] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں

همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: «تحاجت الجنة والنار، فقالت النار: أوثرت بالمتكبرين والمتجبرين، وقالت الجنة: فما لي لا يدخلني إلا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم؟ فقال الله عز وجل للجنة: إنما أنت رحمتي أرحم بك من أشاء من عبادي، وقال للنار: إنما أنت عذابي أعذب بك من أشاء من عبادي، ولكل واحدة منكما ملؤها، فأما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله - تبارك وتعالى - رجله، تقول: قط قط قط، فهنالك تمتلئ، ويزوى بعضها إلى بعض، ولا يظلم الله من خلقه أحدا، وأما الجنة فإن الله ينشئ لها خلقا»

رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے (اپنے اپنے بارے میں) ایک دوسرے کو دلائل دیے۔ دوزخ نے کہا: مجھے تکبر اور جبر کرنے والوں (کا ٹھکانا ہونے) کی بنا پر ترجیح حاصل ہے۔ جنت نے کہا: میرا کیا حال ہے کہ میرے اندر لوگوں میں سے کمزور، خاک نشیں اور سیدھے سادے لوگ داخل ہوں گے؟ تو اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا: تو سراسر میری رحمت ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت سے نوازوں گا اور دوزخ سے کہا: تو صرف اور صرف میرا عذاب ہے، تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب میں ڈالوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اتنے بندے ہیں جن سے وہ بھر جائے۔ جہاں تک آگ کا تعلق ہے تو وہ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ۔ تبارک وتعالیٰ۔ اپنا قدم (اس پر) رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس، اس وقت وہ بھر جائے گی، اس کے بعض حصے بعض کے ساتھ سمٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ (اس کے لیے) ایک مخلوق تیار کر دے گا۔''

[٧١٧٦] (٢٨٤٧) وحدثنا عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: «احتجت الجنة والنار» فذكر نحو حديث أبي هريرة، إلى قوله: «ولكليكما علي ملؤها» ولم يذكر ما بعده من الزيادة.

[7176] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے ایک دوسرے کے سامنے دلائل دیے۔'' پھر انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح آپ ﷺ کے اس فرمان: ''تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے'' تک بیان کیا اور اس کے بعد کے مزید الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٧١٧٧] ٣٧ - (٢٨٤٨) حدثنا عبد بن

[7177] شیبان نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا:

خميدٍ: حدَّثنا يُونُسُ بْنُ مُحمّدٍ: حدَّثنا شَيْبانُ عنْ قتادة: حدّثنا أنسُ بْنُ مالِكٍ، أنّ نبيّ الله ﷺ قال: «لا تزالُ جهنّمُ تقُولُ: هلْ مِنْ مّزيدٍ؟ حتّى يضع فيها ربُّ الْعزّةِ - تبارك وتعالى - قدمهُ، فتقُولُ: قطْ قطْ، وعزّتك! ويُزْوى بعْضُها إلى بعْضٍ».

ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "دوزخ مسلسل یہی کہتی رہے گی: کیا اور زیادہ ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت۔ تبارک وتعالیٰ۔ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس بس، تیری عزت کی قسم! (میرا مطالبہ ختم ہو گیا۔) اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سمٹ جائے گا۔"

[٧١٧٨] (...) وحدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا عبْدُ الصّمد بْنُ عبْد الْوارثِ: حدّثنا أبانُ بْنُ يزيد الْعطّارِ: حدّثنا قتادةُ عنْ أنسٍ عن النّبيّ ﷺ بمعْنى حديثِ شيْبان.

[7178] ابان بن یزید عطار نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے شیبان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

فائدہ: اب ڈاکٹر حضرات انسانی معدے کے کچھ حصے کو سی کر بھوک کم کرنے کا جو طریقہ اختیار کرتے ہیں، یہ اللہ نے اس طریقے کے مطابق ان کے دل میں ڈالا ہے جو اس نے ہر چیز کی بڑھی ہوئی بھوک کو کم کرنے کے لیے مقرر فرما رکھا ہے اور جس سے رسول اللہ ﷺ نے امت کو آج سے صدیاں پہلے باخبر فرما دیا تھا۔ آگے بڑھتی ہوئی (سائنسی) تحقیقات اللہ کے بنائے ہوئے قوانین فطرت کے فہم میں آگے بڑھتے جانے کا دوسرا نام ہے۔ مسلمانوں کو بھی اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

[٧١٧٩] ٣٨-(...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله الرُّزّيُّ: حدّثنا عبْدُ الْوهّاب بْنُ عطاء في قوْله عزّ وجلّ: ﴿يوْم نقُولُ لِجهنّم هلِ امْتلأْتِ وتقُولُ هلْ من مّزيدٍ﴾ [ق: ٣٠] فأخْبرنا عنْ سعيدٍ، عنْ قتادة، عنْ أنسِ بْنِ مالِكٍ، عن النّبيّ ﷺ أنّهُ قال: «لا تزالُ جهنّمُ يُلْقى فيها وتقُولُ: هلْ منْ مّزيدٍ؟ حتّى يضع ربُّ الْعزّة فيها قدمهُ، فيُنْزوي بعْضُها إلى بعْضٍ وتقُولُ: قطْ قطْ، بعزّتك وكرمك، ولا يزالُ في الْجنّة فضْلٌ حتّى يُنْشيء اللهُ لها خلْقًا، فيُسْكنُهُمْ فضْل الْجنّة».

[7179] عبدالوہاب بن عطاء نے ہمیں اس (اللہ) عزوجل کے اس فرمان: "جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی: کیا اور زیادہ ہے؟" کے بارے میں حدیث بیان کی، انھوں نے ہمیں سعید سے خبر دی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جہنم میں مسلسل (لوگوں کو) ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہے گی: کیا اور ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا، تو اس کا بعض بعض کی طرف سمٹ جائے گا اور وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس بس، اور جنت میں مسلسل گنجائش رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک خلقت پیدا کر دے گا اور انھیں جنت کی بچی ہوئی جگہ میں بسا دے گا۔"

[٧١٨٠] ٣٩-(...) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا عفّانُ: حدّثنا حمّادٌ يعْني ابْن سلمة: أخْبرنا ثابتٌ قال: سمعْتُ أنسًا يقُولُ عن النّبيّ ﷺ قال: «يبْقى من الْجنّة ما شاء اللهُ أنْ يبْقى، ثُمّ يُنْشئُ اللهُ تعالى لها خلْقًا ممّا يشاءُ».

[7180] ثابت نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سے جس حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ باقی بچ جائے وہ باقی بچ جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے، جہاں سے چاہے گا، مخلوق پیدا کر دے گا۔''

[٧١٨١] ٤٠-(٢٨٤٩) حدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْبٍ -وتقاربا في اللّفْظ- قالا: حدّثنا أبُو مُعاوية عن الْأعْمش، عنْ أبي صالحٍ، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريّ قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «يُجاءُ بالْموْت يوْم الْقيامة كأنّهُ كبْشٌ أمْلحُ -زاد أبُو كُريْبٍ: فيُوقفُ بيْن الْجنّة والنّار، واتّفقا في باقي الْحديث- فيُقالُ: يا أهْل الْجنّة! هلْ تعْرفُون هذا؟ فيشْرئبُّون وينْظُرُون ويقُولُون: نعمْ، هذا الْموْتُ، قال: ثُمّ يُقالُ: يا أهْل النّار! هلْ تعْرفُون هذا؟ قال: فيشْرئبُّون وينْظُرُون ويقُولُون: نعمْ، هذا الْموْتُ، قال: فيُؤْمرُ به فيُذْبحُ، قال: ثُمّ يُقالُ: يا أهْل الْجنّة! خُلُودٌ فلا موْت، ويا أهْل النّار! خُلُودٌ فلا موْت». قال: ثُمّ قرأ رسُولُ الله ﷺ: ﴿وأنْذرْهُمْ يوْم الْحسْرة إذْ قُضي الْأمْرُ وهُمْ في غفْلةٍ وهُمْ لا يُؤْمنُون﴾ [مريم: ٣٩] وأشار بيده إلى الدُّنْيا.

[7181] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی۔ دونوں کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو اس طرح لایا جائے گا جیسے وہ سیاہ وسفید مینڈھا ہو۔ ابوکریب نے مزید یہ کہا۔ چنانچہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ باقی ماندہ حدیث (کے الفاظ) میں دونوں متفق ہیں۔ تو (اعلان کرنے والا پکار کر) کہے گا: اے جنت والو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ جھانکیں گے، دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ فرمایا: پھر کہا جائے گا: اے جہنم والو! کیا اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ جھانکیں گے، دیکھیں گے اور کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے۔ فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ فرمایا: پھر کہا جائے گا: اے جنت والو! (اب) دوام ہی دوام ہے، موت نہیں ہے اور اے جہنم والو! (اب) دوام ہی دوام ہے، موت نہیں ہے۔'' کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی: ''ان کو حسرت کے دن سے ڈرائیے، جب معاملہ نپٹا دیا جائے گا اور وہ سراسر غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔

فائدہ: موت کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا جس کو بدلنا اور ایمان نہ لانے کی سزا سے بچنا کسی کے لیے ممکن نہ ہوگا۔

[٧١٨٢] ٤١-(...) وحدّثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدّثنا جريرٌ عن الْأَعمشِ، عنْ أَبِي صالحٍ، عنْ أبي سعيدٍ قال: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذا أُدْخلَ أَهْلُ الْجنّةِ الْجنّةَ، وَأَهْلُ النّارِ النّارَ، قيل: يا أهْلَ الْجنّةِ!» ثُمّ ذكر بمعْنى حديث أبي مُعاوية، غير أنّهُ قال: «فذلك قوْلُهُ عزّوجلّ» ولمْ يقُلْ: ثُمّ قرأ رسُولُ الله ﷺ، ولمْ يذْكُرْ أيْضا: وأشار بيده إلى الدُّنْيا.

[7182] ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے تو کہا جائے گا: اے اہل جنت!" اس کے بعد ابومعاویہ کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا مگر انھوں نے کہا: "یہی (اسی کے مطابق) ہے اس (اللہ) عزوجل کا فرمان۔" اور انھوں نے نہیں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) پڑھی اور (اسی طرح) انھوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔

[٧١٨٣] ٤٢-(٢٨٥٠) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ والْحسنُ بْنُ عليّ الْحُلْوانِيُّ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ - قال عبْدٌ: أخْبرني، وقال الْآخران: حدّثنا - يعْقُوبُ وهُو ابْنُ إبْراهيم بْنِ سعْدٍ: حدّثنا أبي عنْ صالحٍ: حدّثنا نافعٌ؛ أنّ عبْد الله قال: إنّ رسُول الله ﷺ قال: «يُدْخلُ اللهُ أهْل الْجنّة الْجنّة، ويُدْخلُ أهْل النّار النّار، ثُمّ يقُومُ مُؤذّنٌ بيْنهُمْ فيقُولُ: يا أهْل الْجنّة! لا موْت، ويا أهْل النّار! لا موْت، كُلٌّ خالدٌ فيما هُو فيه».

[7183] نافع نے ہمیں حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہو کر اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے۔ اور اے اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے۔ ہر شخص جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہنے والا ہے۔"

[٧١٨٤] ٤٣-(...) حدّثني هرُونُ بْنُ سعيدٍ الْأيْليُّ وحرْملةُ بْنُ يحْيى قالا: حدّثنا ابْنُ وهْبٍ: حدّثني عُمرُ بْنُ مُحمّد بْن زيْد بْن عبْد الله بْن عُمر بْن الْخطّاب؛ أنّ أباهُ حدّثهُ عنْ عبْد الله بْن عُمر؛ أنّ رسُول الله ﷺ قال: «إذا صار أهْلُ الْجنّة إلى الْجنّة، وصار أهْلُ النّار إلى النّار، أُتي بالْموْت حتّى يُجْعل بيْن

[7184] ابن وہب نے کہا: مجھے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حدیث بیان کی کہ انھیں ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ».

گا: اے جنت والو! (اب) موت نہیں ہے (اور) اے جہنم والو! (اب) موت نہیں ہے۔ اہل جنت کو اپنی خوشی پر مزید خوشی حاصل ہو جائے گی اور جہنم والوں کو اپنے غم پر مزید غم لاحق ہو گا۔“

[٧١٨٥] ٤٤ (٢٨٥١) وحدّثني سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حدّثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ، وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ».

[7185] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر کی داڑھ یا (فرمایا:) کافر کا کچلی دانت اُحد پہاڑ جتنا ہو جائے گا اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن چلنے کی مسافت کے برابر ہوگی۔“

فائدہ: کچلی سب سے زیادہ درد اور تکلیف کو محسوس کرتی ہے، داڑھ اور دوسرے دانت بھی کرتے ہیں۔ یہ اتنے بڑے اس لیے بنا دیے جائیں گے کہ کافر زیادہ سے زیادہ عذاب کا مزہ چکھے۔

[٧١٨٦] ٤٥ (٢٨٥٢) حدّثنا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَا: حدّثنا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ، مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ».

[7186] ابوکریب اور احمد بن عمر وکیعی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اسے مرفوع بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔“

وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ «فِي النَّارِ».

وکیعی نے ”جہنم میں“ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٧١٨٧] ٤٦ (٢٨٥٣) حدّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حدّثنا أَبِي: حدّثنا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ ﷺ: «كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

[7187] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ انھوں (صحابہ) نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر کمزور، جسے کمزور سمجھا

ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ».

جاتا ہے، (مگر ایسا کہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ پر قسم کھا لے تو وہ اس کی قسم پوری کر دے۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں خبر نہ دوں؟" لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: "ہر اجڈ، مال اکٹھا کرنے والا اور اسے خرچ نہ کرنے والا اور تکبر اختیار کرنے والا۔"

[٧١٨٨] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ».

[7188] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر اس میں کہا: "کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟"

[٧١٨٩] ٤٧-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ».

[7189] سفیان نے ہمیں معبد بن خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور جسے کمزور اور لاچار سمجھا جاتا ہے (لیکن ایسا کہ) اگر اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھا لے تو وہ اسے پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہر مال سمیٹنے والا اور اسے خرچ نہ کرنے والا، بداصل متکبر۔"

[٧١٩٠] ٤٨-(٢٨٥٤) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

[7190] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا اوقات پراگندہ بالوں والے، جنہیں دروازوں پر سے لوٹا دیا جاتا ہے (ایسا ہوتا ہے) کہ اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھا لے تو وہ (اللہ) اسے پوری کر دیتا ہے۔"

[٧١٩١] ٤٩-(٢٨٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا، فَقَالَ: «﴿إِذِ انْبَعَثَ

[7191] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی

أَشْقَاهَا﴾ [الشمس: ١٢]: انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ» ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ: «إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ؟» فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ «جَلْدَ الْأَمَةِ» وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ «جَلْدَ الْعَبْدِ - وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ» ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: «إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ».

کا اور اس کی کونچیں کاٹنے والے شخص کا ذکر فرمایا، پھر آپ نے پڑھا: "جب اس (قبیلے) کا بدبخت ترین شخص اٹھا" (آپ نے فرمایا: قبیلۂ ثمود کا) سب سے طاقتور، شر پھیلانے والا، جس کو اپنی قوم کا پورا تحفظ حاصل تھا، جس طرح ابوزمعہ (اسود بن مطلب) ہے، (کونچیں کاٹنے کے لیے) اٹھا" پھر آپ ﷺ نے اس سلسلے میں عورتوں کا بھی ذکر کیا، (صحابہ کو) ان کے بارے میں وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: "کیا وجہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو (اس طرح) کوڑے سے مارتا ہے" ۔ ابوبکر کی روایت میں ہے: "جس طرح لونڈی کو مارتا ہے" اور ابوکریب کی روایت میں ہے: "جس طرح غلام کو مارتا ہے ۔ پھر شاید دن کے آخر میں اسی کے ساتھ ہم بستری کرے گا۔" پھر ان (صحابہ) کو گوز پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی: "تم میں سے کوئی کب تک اس کام پر ہنستا رہے گا جسے وہ خود کرتا ہے۔"

فائدہ: آپ معاشرتی برائیوں اور گھٹیا پن کے ازالے کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرماتے اور لوگوں کی اچھی تربیت کرتے تھے۔

[٧١٩٢] ٥٠ (٢٨٥٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ، أَبَا بَنِي كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ، يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ».

[7192] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف، ان بنوکعب والوں کے جدِ اعلیٰ کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔"

فائدہ: یہ وہ بدبخت ترین شخص ہے جس نے سرزمین مکہ میں بت پرستی کو رواج دیا، نیز یہ بدزبانی، مال سمیٹنے اور شر پھیلانے میں بہت آگے نکل گیا تھا۔

[٧١٩٣] ٥١ (...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

[7193] ابن شہاب نے کہا: میں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہتے ہیں: بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ جھوٹے خداؤں (بتوں) کے چڑھاوے کے لیے دوہنا بند کر دیا جاتا ہے، اس لیے کوئی شخص ان کو نہیں دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور

صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْتَلِبُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ، وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ، فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ.

ہے جسے جھوٹے خداؤں (کی سواری کے لیے) کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، اس پر کوئی چیز تک نہیں لادی جاتی۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ».

اور ابن مسیب نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) کھلا چھوڑا جانے والا جانور چھوڑا تھا۔"

فائدہ: مشرک ایسے بدبخت ہوتے ہیں جو اپنے جیسے انسانوں کو لوٹتے ہیں اور جھوٹے خداؤں پر مال لٹاتے ہیں۔ کعب خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔ عمرو بن لحی اور عمرو بن عامر کو اکثر شارحین نے ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ عامر اور لحی میں سے ایک اس کے باپ کا نام تھا اور دوسرا، غالباً لحی، اسی شخص کا لقب تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَعَبَدَ الْأَصْنَامَ أَبُو خُزَاعَةَ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ" "بلاشبہ پہلا شخص جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) کھلے چھوڑے جانے والے جانور چھوڑے اور بتوں کی پوجا کی، خزاعہ کا باپ عمرو بن عامر ہے۔" (مسند احمد: 446/1) مصنف عبدالرزاق میں حضرت زید بن اسلم سے مروی حدیث میں انھی کاموں کا آغاز کرنے والے شخص کے طور پر اس کا نام عمرو بن لحی اخو بنی کعب بتایا گیا ہے۔ (تفسیر عبدالرزاق: 197/1)

[٧١٩٤] ٥٢-(٢١٢٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٥٥٨٢]

[7194] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو (دنیوی زندگی میں) میں نے (خود) نہیں دیکھا۔ ایک گروہ وہ ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرے گروہ میں) وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے (بھی) ننگی ہوں گی، (دوسروں کو) (گناہ پر) مائل کرنے والی، خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر (غلاف) بُختی اونٹنیوں کے ایک طرف جھکے ہوئے کوہانوں جیسے ہوں گے۔ یہ عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی

خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے (لمبے) فاصلے سے محسوس ہوتی ہوگی۔"

[7195] ٥٣ - (٢٨٥٧) وحدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ: حدّثنا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ: حدّثنا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ، وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ».

[7195] زید بن حباب نے کہا: ہمیں افلح بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ام سلمہ ؓ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ اگر تمھیں لمبی مدت مل گئی تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گایوں کی دموں جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ کے غضب میں صبح گزاریں گے اور اللہ کی سخت ناراضی میں شام بسر کریں گے۔"

فائدہ: یہ لوگ ظلم سے زبردستی ان کا مال چھین کر عیش وعشرت میں ڈوبے رہنے والے حکمران اور ان کے کارندے تھے جو اپنی قوموں پر مسلط رہے۔ یہ لوگ بعد کے زمانوں میں سامنے آئے اور لوگوں نے انھیں دیکھا۔ اب بھی لوٹ مار اور ظلم وستم کا سلسلہ جاری ہے لیکن مارنے پیٹنے والوں کی جگہ ایسے لوگوں نے لے لی ہے جو خفیہ طریقوں سے دھمکا کر اور ڈرا کر مال بٹورتے ہیں، خزانوں و دولت کو عام لوگوں کو افلاس میں دھکیلتے ہیں۔

[7196] ٥٤ - (...) حدثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حدّثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حدّثنا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حدّثني عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَوْشَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ، وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ».

[7196] ابو عامر عقدی نے کہا: ہمیں افلح بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ام سلمہ ؓ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا، وہ کہتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر تمھیں طویل مدت مل گئی تو قریب ہے کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کی صبح اللہ کی سخت ناراضی میں اور جن کی شام اللہ کی لعنت کے سائے میں ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں گایوں کی دموں کے مانند (کوڑے) ہوں گے۔"

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (التحفة ١٥)

باب: 14- دنیا کی فنا اور روزِ قیامت حشر کا بیان

[7197] ٥٥ - (٢٨٥٨) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[7197] عبداللہ بن ادریس، محمد بن نمیر، محمد بن بشر، موسیٰ

أبي شيبة: حدثنا عبد الله بن إدريس؛ ح: وحدثنا ابن نمير: حدثنا أبي ومحمد بن بشر؛ ح: وحدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا موسى بن أعين؛ ح: وحدثني محمد بن رافع: حدثنا أبو أسامة، كلهم عن إسماعيل ابن أبي خالد؛ ح: وحدثني محمد بن حاتم - واللفظ له -: حدثنا يحيى بن سعيد: حدثنا إسماعيل بن أبي خالد: حدثنا قيس قال: سمعت مستوردا أخا بني فهر يقول: قال رسول الله ﷺ: «والله! ما الدنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل أحدكم إصبعه هذه - وأشار يحيى بالسبابة - في اليم، فلينظر أحدكم بم ترجع؟».

بن اعین اور ابواسامہ اور یحییٰ بن سعید سب نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قیس نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مستورد (بن شداد قرشی) فہری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! آخرت (کے مقابلے) میں دنیا کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنی ایک انگلی سمندر میں ڈالے۔ یحییٰ نے اپنی انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا۔ پھر دیکھے وہ (انگلی) اس میں سے کیا (نکال کر) لاتی ہے۔"

وفي حديثهم جميعا، غير يحيى: سمعت رسول الله ﷺ يقول ذلك.

یحییٰ (بن سعید قطان کی روایت) کے علاوہ باقی سب کی حدیث میں (صراحت سے) یہ الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

وفي حديث أبي أسامة: عن المستورد بن شداد أخي بني فهر، وفي حديثه أيضا: قال: وأشار إسماعيل بالإبهام.

اور حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ سے ابواسامہ کی حدیث میں بھی (یہی الفاظ ہیں)، اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ (ابواسامہ نے)، اور اسماعیل (بن ابی خالد) نے انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کیا۔

فائدہ: مراد ایک انگلی ہے، چھوٹی ہو یا بڑی، وہ سمندر میں سے جتنا پانی نکال سکتی ہے اس کی مقدار بہت قلیل ہوتی۔ آخرت کے مقابلے میں دنیا اتنی سی ہے، جس کے فریب میں آ کر کافر آخرت کا سب کچھ لٹا بیٹھتا ہے۔

[٧١٩٨] ٥٦-(٢٨٥٩) حدثنا زهير بن حرب: حدثنا يحيى بن سعيد عن حاتم بن أبي صغيرة: حدثني ابن أبي مليكة عن القاسم بن محمد، عن عائشة قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يحشر الناس يوم

[7198] یحییٰ بن سعید نے ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں، بے لباس، بے ختنہ

الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ قَالَ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ».

اٹھائے جائیں گے۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! عورتیں اور مرد اکٹھے، وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے۔ فرمایا: "عائشہ! (اس دن کی ہولناکیوں کا) معاملہ اس سے زیادہ سخت ہوگا کہ کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھے۔"

[٧١٩٩] (...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ «غُرْلًا».

[7199] ابو خالد احمر نے ہمیں حاتم بن ابی صغیرہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنی روایت میں "بے ختنہ" ذکر نہیں کیا۔

[٧٢٠٠] ٥٧ - (٢٨٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ: يَخْطُبُ.

[7200] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: سفیان بن عیینہ نے عمرو سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: "تم اللہ سے اس طرح ملاقات کرنے والے ہو کہ تم پیدل، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ ہوگے۔" اور زہیر نے اپنی حدیث میں: "آپ خطبہ دے رہے تھے" ذکر نہیں کیا۔

[٧٢٠١] ٥٨ - (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا

[7201] وکیع اور معاذ دونوں نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، نیز محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ــ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ــ کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مغیرہ بن نعمان سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان نصیحت آموز خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے لوگو! تم کو اللہ کے سامنے ننگے پاؤں، بے لباس، بے ختنہ اکٹھا کیا جائے گا (قرآن مجید میں ہے): "جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کا آغاز کیا تھا، اسی کو دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہم پر (پختہ) وعدہ ہے، ہم یہی کرنے والے ہیں۔" یاد رکھو! مخلوقات میں سے سب سے

عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ [الأنبياء: ١٠٤]. أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -. أَلَا! وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ. إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾» [المائدة: ١١٧، ١١٨] قَالَ: «فَيُقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ».

پہلے جنھیں لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور یاد رکھو! میری امت میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، پھر انھیں پکڑ کر بائیں (جہنم کی) طرف لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں، انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) یہ نئی باتیں نکالی تھیں۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے: "میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان رہا، جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو ان پر تو نگہبان تھا۔ اگر تو انھیں عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو یقیناً تو ہی بڑا غالب اور بڑا دانا ہے۔" فرمایا: "تو مجھ سے کہا جائے گا: جب سے آپ ان سے جدا ہوئے تھے یہ مسلسل اپنی ایڑیوں پر لوٹتے چلے گئے۔"

وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ: «فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

اور وکیع اور معاذ کی حدیث میں ہے: "تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) یہ نئی باتیں نکالی تھیں۔"

[٧٢٠٢] ٥٩-(٢٨٦١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

[7202] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) لوگوں کو تین طریقوں سے (اللہ کے سامنے) اکٹھا کیا جائے گا۔ (کچھ لوگ) خوف و رجا کے عالم میں ہوں گے اور (وہ لوگ جنھیں حاضری کے وقت بھی عزت نصیب ہوگی، حسب مراتب) دو (افراد) ایک اونٹ پر (سوار) ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر (سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے) اور باقی سب لوگوں کو آگ (اپنے گھیرے میں) اکٹھا کر کے لائے گی۔ جہاں ان پر رات آئے گی وہ (آگ) رات کو بھی ان کے ساتھ ہوگی، جہاں انھیں دوپہر ہوگی وہ دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رہے گی، وہ جہاں صبح کریں گے وہ صبح کے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ لوگ شام

کریں گے وہ شام کو بھی ان کے ساتھ ہوگی۔"

فائدہ: یہ مقت امید رکھنے والوں اور ڈرنے والوں سے عام مسلمان مراد ہیں جنھیں اپنے اچھے عمل بھی یاد آ رہے ہوں گے اور ان کی وجہ سے امید رکھتے ہوں گے اور برے عمل بھی یاد آ رہے ہوں گے اور ان کی وجہ سے ڈرتے ہوئے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھیں ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، یہ اپنے اپنے نیک اعمال کے حساب سے سواریوں پر سوار ہوں گے اور پیچھے ہوں گے جنھیں اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ یہ اپنے قدموں پر چلتے ہوئے اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

(المعجم ١٥) (بابٌ: في صفة يوْم الْقيامة، أعاننا اللهُ عَلى أهْوَالِه) (التحفة ١٦)

باب:15- روز قیامت کے احوال، اللہ اس کی ہولناکیوں کے سامنے ہماری مدد فرمائے

[٧٢٠٣] ٦٠-(٢٨٦٢) حدّثنا زُهيْرُ بْنُ حرْب ومُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وعُبيْدُ الله بْنُ سعيد قالُوا: حدّثنا يحْيى يعْنُون ابْن سعيد، عنْ عُبيْد الله: أخْبرني نافعٌ عن ابْن عُمر، عن النّبيّ ﷺ: ﴿يوْم يقُومُ النّاسُ لربّ الْعالمين﴾ [المطففين: ٦] قال: «حتّى يقُوم أحدُهُمْ في رشْحه إلى أنْصاف أُذُنيْه»، وفي رواية ابْن الْمُثنّى قال: ﴿يقُومُ النّاسُ﴾ لمْ يذْكُرْ ﴿يوْم﴾.

[7203] زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے (اس آیت کی تفسیر) روایت کی: "اس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہاں تک کہ ان میں سے کوئی اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کا پسینہ اس کے کانوں کے درمیان تک ہوگا۔" اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ("ان میں سے کوئی" کے بجائے) فرمایا: "لوگ کھڑے ہوں گے" انھوں (ابن مثنیٰ) نے (آیت میں) یوْم (اس دن) کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٢٠٤] (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ إسْحٰق الْمُسيّبيُّ: حدّثنا أنسٌ يعْني ابْن عياض؛ ح: وحدّثني سُويْدُ بْنُ سعيد: حدّثنا حفْصُ بْنُ ميْسرة، كلاهُما عنْ مُوسى بْن عُقْبة؛ ح: وحدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا أبُو خالد الْأحْمرُ وعيسى بْنُ يُونُس عن ابْن عوْن؛ ح: وحدّثني عبْدُ الله بْنُ جعْفر بْن يحْيى: حدّثنا معْنٌ: حدّثنا مالكٌ؛ ح: وحدّثني أبُو نصْر

[7204] موسیٰ بن عقبہ، ابن عون، امام مالک، ایوب اور صالح سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی جو عبیداللہ نے نافع سے بیان کی ہے، البتہ موسیٰ بن عقبہ اور صالح کی روایت میں ہے: "یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا۔"

التَّمَّارُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ.

غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ: «حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ».

[٧٢٠٥] ٦١-(٢٨٦٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَرَقَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ» يَشُكُّ ثَوْرٌ أَيَّهُمَا قَالَ.

[7205] عبدالعزیز بن محمد نے ثور سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً پسینہ — قیامت کے دن — زمین میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے ستر گنا فاصلے تک چلا جائے گا اور وہ لوگوں کے منہ یا ان کے کانوں تک پہنچا ہوگا۔'' ثور کو شک ہے کہ انھوں (ابوالغیث) نے دونوں میں سے کون سے الفاظ کہے۔

[٧٢٠٦] ٦٢-(٢٨٦٤) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُدْنَى الشَّمْسُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنَ الْخَلْقِ، حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ».

[7206] عبدالرحمن بن جابر سے روایت ہے، کہا: مجھے سلیم بن عامر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن سورج مخلوقات کے بہت نزدیک آ جائے گا حتی کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔''

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللهِ! مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ؟ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ، أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ.

سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے ان (مقداد رضی اللہ عنہ) کی مراد مسافت ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے؟

قَالَ: «فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي

آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے

الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا».

قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کوئی اپنے دونوں ٹخنوں تک، کوئی اپنے دونوں گھٹنوں تک، کوئی اپنے دونوں کولہوں تک اور کوئی ایسا ہوگا جسے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہوگی۔''

(مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) کہا: اور (ایسا فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ) (التحفة ١٧)

باب:16- وہ صفات جن کے ذریعے سے دنیا میں اہل جنت اور اہل جہنم کی پہچان ہوسکتی ہے

[٧٢٠٧] ٦٣ (٢٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: «أَلَا! إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي، يَوْمِي هٰذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا، حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً، فَقَالَ:

[7207] ابوغسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار بن عثمان نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابوغسان اور ابن مثنیٰ کے ہیں۔ دونوں نے کہا: معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اور انھوں نے حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ''سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمھیں معلوم نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان کا علم عطا کیا ہے، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:) ہر مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا (اس کی قسمت میں لکھا) حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا، پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے دور کھینچ لیا، اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا، انھوں نے اسے ان کے لیے حرام کر دیا اور ان (بندوں) کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کے لیے میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی تو اہل کتاب کے (کچھ) بچے کھچے لوگوں کے سوا باقی عرب اور عجم سب پر سخت ناراض ہوا اور (مجھ سے) فرمایا: میں نے

اسْتَخْرَجُوكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. قَالَ: وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ، وَإِنْ دَقَّ، إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ». وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ «وَالشِّنْظِيرُ: الْفَحَّاشُ» وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ: «وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ».

آپ کو اس لیے مبعوث کیا کہ میں آپ کی اور آپ کے ذریعے سے دوسروں کی آزمائش کروں اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی دھو (کر مٹا) نہیں سکتا، آپ سوتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کریں گے اور جاگتے ہوئے بھی اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو (ان کے معبودوں اور ان کے آباء و اجداد کے شرک اور گناہوں پر عار دلاتے ہوئے انھیں) جلاؤں۔ میں نے کہا: میرے رب! وہ میرے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے روٹی کی طرح کر دیں گے۔ تو (اللہ نے) فرمایا: آپ انھیں باہر نکالیں جس طرح انھوں نے آپ کو باہر نکالا اور ان سے لڑائی کریں، ہم آپ کو لڑائیں گے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا اور آپ لشکر بھیجیں، ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو لوگ آپ کے فرماں بردار ہیں ان کے ذریعے سے نافرمانوں کے خلاف جنگ کریں۔ (پھر آپ ﷺ نے) فرمایا: اہل جنت تین (طرح کے لوگ) ہیں: ایسا سلطنت والا جو عادل ہے، صدقہ کرنے والا ہے، اسے اچھائی کی توفیق دی گئی ہے۔ اور ایسا مہربان شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہے۔ اور وہ عفت شعار (برائیوں سے بچ کر چلنے والا) جو عیال دار ہے، (پھر بھی) سوال سے بچتا ہے۔ فرمایا: اور اہل جہنم پانچ (طرح کے لوگ) ہیں: وہ کمزور جس کے پاس (برائی سے) روکنے والی (عقل، عفت، حیا، غیرت) کوئی چیز نہیں، جو تم میں سے (برے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے لوگ ہیں (حتی کہ) گھر والوں اور مال کے پیچھے بھی نہیں جاتے (ان کی بھی پروا نہیں کرتے) اور ایسا خائن جس کا کوئی بھی مفاد، چاہے بہت معمولی ہو، (دوسروں کی نظروں سے) اوجھل ہوتا ہے تو وہ اس میں (ضرور) خیانت کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جو صبح شام تمھارے اہل و عیال اور مال کے بارے میں تمھیں دھوکا دیتا ہے۔" اور آپ ﷺ نے بخل

یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔" اور بدطینت بدخلق۔" اور ابوغسان نے اپنی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا: "آپ خرچ کریں تو عنقریب آپ پر خرچ کیا جائے گا۔"

[٧٢٠٨] (. . .) وحدّثناه مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى الْعنزِيُّ: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ أبِي عدِيٍّ عنْ سعِيدٍ، عنْ قتادة، بِهذا الْإِسْنادِ، ولمْ يذْكُرْ فِي حدِيثِهِ: «كُلُّ مالٍ نحلْتُهُ عبْدًا، حلالٌ».

[7208] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی حدیث میں یہ بیان نہیں کیا: "ہر مال، جو میں نے بندے کو دیا، حلال ہے۔"

[٧٢٠٩] (. . .) حدّثنِي عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعبْدِيُّ: حدّثنا يحْيى بْنُ سعِيدٍ عنْ هِشامٍ صاحِبِ الدّسْتوائِيِّ: حدّثنا قتادةُ عنْ مُطرِّفٍ، عنْ عِياضِ بْنِ حِمارٍ؛ أنّ رسُول اللهِ ﷺ خطب ذات يوْمٍ، وساق الْحدِيث، وقال فِي آخِرِهِ: قال يحْيى: قال شُعْبةُ عنْ قتادة قال: سمِعْتُ مُطرِّفًا فِي هٰذا الْحدِيثِ.

[7209] ہمیں یحییٰ بن سعید نے دستوائی (کپڑے بیچنے) والے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا، پھر حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: یحییٰ نے کہا: شعبہ نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: انھوں (قتادہ) نے کہا: میں نے اس حدیث میں (جو بیان ہوا وہ خود) مطرف سے سنا۔

[٧٢١٠] ٦٤ (. . .) وحدّثنِي أبُو عمّارٍ حُسيْنُ بْنُ حُريْثٍ: حدّثنا الْفضْلُ بْنُ مُوسى عنِ الْحُسيْنِ، عنْ مطرٍ: حدّثنِي قتادةُ عنْ مُطرِّفِ بْنِ عبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عنْ عِياضِ بْنِ حِمارٍ، أخِي بنِي مُجاشِعٍ قال: قام فِينا رسُولُ اللهِ ﷺ ذات يوْمٍ خطِيبًا فقال: «إنّ الله أمرنِي» وساق الْحدِيث بِمِثْلِ حدِيثِ هِشامٍ عنْ قتادة. وزاد فِيهِ: «وإنّ الله أوْحى إليّ أنْ تواضعُوا حتّى لا يفْخر أحدٌ على أحدٍ، ولا يبْغِي أحدٌ على أحدٍ». وقال فِي حدِيثِهِ: «وهُمْ فِيكُمْ تبعًا لا يبْغُون أهْلًا ولا مالًا».

[7210] مطر نے کہا: مجھے قتادہ نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عیاض بن حمار سے جو قبیلہ مجاشع سے تھے، روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔" اس کے بعد قتادہ سے ہشام کی حدیث کے مطابق حدیث بیان کی اور اس میں مزید یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو، حتی کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔" انھوں نے اس حدیث میں کہا: "وہ تم میں (برائی کے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے ہیں، گھر والوں اور مال کے بھی متلاشی نہیں (کہ کما کر دوسروں سے مستغنی ہو جائیں۔)"

فقُلْتُ: فيكُونُ ذٰلِك؟ يا أبا عبْدِ اللهِ! قال:

تو میں (قتادہ) نے (مطرف سے) کہا: ابوعبداللہ تو (اب)

نَعَمْ، وَاللهِ! لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ، مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا.

یہی ہوا کرے گا؟ انھوں نے کہا: ہاں، اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں انھیں دیکھا، (ایسا ہوتا تھا) کہ ایک شخص پورے قبیلے کی بکریاں چراتا تھا۔ اسے ان کی ایک بچی کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا جس سے وہ مجامعت کرتا تھا۔

فائدہ: ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنی سوچ نہیں رکھتے۔ بڑے بڑے غلط کار لوگوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ بڑے لوگ ان کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے ہیں، لیکن وہ ان کی تابعداری سے باز نہیں آتے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ، وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ) (التحفة ١٨)

باب:17- میت کے لیے جنت یا دوزخ کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، عذاب قبر کا اثبات اور اس سے پناہ مانگنا

[٧٢١١] ٦٥-(٢٨٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7211] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو ہر صبح و شام اس کا اصل ٹھکانا اس کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہے تو اہل دوزخ میں سے (اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے اور اس سے) کہا جاتا ہے: یہ تمھارا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے زندہ کر کے اس (ٹھکانے) تک لے جائے۔“

[٧٢١٢] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَالْجَنَّةُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَالنَّارُ» قَالَ: «ثُمَّ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7212] سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہو تو جنت، اور اگر اہل دوزخ میں سے ہو تو دوزخ (اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔)“ کہا: ”پھر کہا جاتا ہے: یہ تمھارا وہی ٹھکانا ہے جس کی طرف قیامت کے دن تجھے دوبارہ اٹھا کر لے جایا جائے گا۔“

[٧٢١٣] ٦٧ (٢٨٦٧) حدّثنا يحيى بْنُ أيوب وأبو بكر بن أبي شيبة، جميعا عن ابن علية - قال يحيى بن أيوب: حدثنا ابن علية - قال: وأخبرنا سعيد الجريري عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري، عن زيد بن ثابت قال: قال أبو سعيد: ولم أشهده من النبي ﷺ، ولكن حدثنيه زيد بن ثابت قال: بينما النبي ﷺ في حائط لبني النجار، على بغلة له، ونحن معه، إذ حادت به فكادت تلقيه، وإذا أقبر ستة أو خمسة أو أربعة - قال: كذا كان يقول الجريري - فقال: «من يعرف أصحاب هذه الأقبر؟» فقال رجل: أنا. قال: «فمتى مات هؤلاء؟» قال: ماتوا في الإشراك. فقال: «إن هذه الأمة تبتلى في قبورها، فلولا أن لا تدافنوا، لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه». ثم أقبل علينا بوجهه فقال: «تعوذوا بالله من عذاب النار» فقالوا: نعوذ بالله من عذاب النار. فقال: «تعوذوا بالله من عذاب القبر» فقالوا: نعوذ بالله من عذاب القبر. قال: «تعوذوا بالله من الفتن، ما ظهر منها وما بطن» قالوا: نعوذ بالله من الفتن، ما ظهر منها وما بطن. قال: «تعوذوا بالله من فتنة الدجال» قالوا: نعوذ بالله من فتنة الدجال.

[7213] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سعید جریری نے ابونضرہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت کی، (ابونضرہ نے) کہا: حضرت ابوسعید ؓ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے روبرو حاضر ہو کر نہیں سنی، بلکہ مجھے حضرت زید بن ثابت ؓ نے بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ جب نبی ﷺ بنو نجار کے ایک باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے، ہم آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ بدک گیا، وہ آپ کو گرانے لگا تھا، (دیکھا تو) وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں ــ (ابن علیہ نے) کہا: جریری اسی طرح کہا کرتے تھے ــ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ کب مرے تھے؟'' اس نے کہا: شرک (کے عالم) میں مرے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ اپنی قبروں میں مبتلائے عذاب ہیں۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے جس عذاب (کی آوازوں) کو میں سن رہا ہوں وہ تمھیں بھی سنا دے۔'' پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ انور پھیرا اور فرمایا: ''آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تمام) فتنوں سے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم فتنوں سے، جو ظاہر ہیں اور پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' سب نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

[٧٢١٤] ٦٨ (٢٨٦٨) حدّثنا محمد بن

[7214] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ».

نے فرمایا: "اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو عذاب قبر (کی آوازیں) سنوائے۔"

[٧٢١٥] ٦٩-(٢٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: «يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

[7215] حضرت براء ؓ نے حضرت ابوایوب ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: "یہود ہیں، انھیں قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔"

[٧٢١٦] ٧٠-(٢٨٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ». قَالَ: «يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟». قَالَ: «فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ» قَالَ: «فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا

[7216] شیبان بن عبدالرحمن نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی، کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر واپس جاتے ہیں تو وہ (بندہ) ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تم اس آدمی سے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتے تھے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جہاں تک مومن ہے تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" فرمایا: "تو اس سے کہا جائے

مِنَ الْجَنَّةِ» قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا».

گا: تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمھیں جنت میں ایک ٹھکانا دے دیا ہے۔'' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے دونوں ٹھکانوں کو ایک ساتھ دیکھے گا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.

قتادہ نے کہا: اور ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی قبر میں ستر ہاتھ وسعت کر دی جاتی ہے اور قیامت تک اس کی قبر میں تروتازہ نعمتیں بھر دی جاتی ہیں۔''

[٧٢١٧] ٧١ (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا».

[7217] یزید بن زُریع نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو لوگوں کے واپس جاتے وقت وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔''

[٧٢١٨] ٧٢ (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ» فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ.

[7218] عبدالوہاب بن عطاء نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی رخ موڑ کر چل پڑتے ہیں۔'' اس کے بعد قتادہ سے شیبان کی بیان کردہ روایت کے مانند بیان کیا۔

فائدہ: بعض اہل علم جوتوں کی آواز سننے کا لفظی معنی مراد لیتے ہیں۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ اس شخص کو پتہ چل گیا کہ دنیا والے اسے چھوڑ کر چلے گئے اور ان میں سے کوئی اب اس کے کام نہیں آ سکتا۔ بعض دوسرے اہل علم بقول ابن ہمام امام ابوحنیفہ کے اصحاب (احناف) کا قول یہ ہے کہ میت کے لیے سننا ممکن نہیں۔ وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں: ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ ''اور آپ ہرگز انھیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔'' (فاطر 22:35) وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھائے اور اس کے مرنے کے بعد اس سے مخاطب ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔'' (شرح صحیح [illegible]) ان کے نزدیک یہ ایک استعارہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ تدفین کے فوراً بعد میت سے سوال و جواب شروع ہو جاتا ہے۔ اگر لفظی معنی مراد لیا جائے تو بھی اس موقع پر اللہ کے حکم سے مومن اور کافر دونوں کا محض سننا ثابت ہوتا ہے۔ مر چلے جانے والے سے استعانت کی کسی بھی صورت سے کوئی گنجائش نہیں نکلتی، اس کی تردید ہوتی ہے کیونکہ مرنے والا اگر مومن اور نیک

ہے تو بھی اس کی توجہ اب دنیا کے امور کی طرف نہیں بلکہ آخرت میں اپنے عمدہ ٹھکانے کی طرف ہوتی، دنیا میں اس کا امتحان ختم ہو چکا اور اسے کامیاب قرار دے دیا گیا ہے۔ اسے دوبارہ دارالامتحان کی گھٹیا زندگی کی طرف نہیں بھیجا جاتا۔

[٧٢١٩] ٧٣-(٢٨٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ٢٧] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾».

[7219] سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو پختہ قول (کلمۂ طیبہ کی حقیقی شہادت) کے ذریعے سے (حق پر) ثابت قدم رکھتا ہے۔'' فرمایا: ''یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس (مرنے والے) سے کہا جاتا ہے: تمھارا رب کون ہے؟ وہ (مومن) کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، یہی قول عزوجل ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (سے مراد) ہے۔''

[٧٢٢٠] ٧٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

[7220] خیثمہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے بارے میں) روایت کی: ''اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں پختہ قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔'' کہا: یہ آیت عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

[٧٢٢١] ٧٥-(٢٨٧٢) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا».

[7221] مجھے عبیداللہ بن عمر قواریری نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں بدیل نے عبداللہ بن شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ''جب مومن کی روح نکل جاتی ہے تو دو فرشتے اس (روح) کو لیتے ہیں اور اسے اوپر کی طرف لے جاتے ہیں۔''

قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا، وَذَكَرَ الْمِسْكَ.

حماد نے کہا: انھوں نے اس کی خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کی بات کی۔

قَالَ: "وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ".

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آسمان والے کہتے ہیں: یہ ایک پاکیزہ روح ہے، زمین والوں کی طرف سے آئی ہے، (اے روحِ مومن!) تجھ پر اور اس جسم پر، جسے تو نے آباد کیے رکھا، اللہ کی رحمت ہو، چنانچہ اسے اس کے رب عزوجل کے پاس لے جایا جاتا ہے، پھر وہ فرماتا ہے: اسے مقرر شدہ آخری مدت تک کے لیے (عالی شان ٹھکانے پر) لے جاؤ۔''

قَالَ: "وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ - قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا، وَذَكَرَ لَعْنًا - وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ".

فرمایا: ''اور کافر، جب اس کی روح نکلتی ہے ۔ حماد نے کہا: اور آپ ﷺ نے اس کی بدبو اور (اس پر کی جانے والی) لعنتوں کا ذکر کیا ۔ اور آسمان والے کہتے ہیں: گندی روح ہے، زمین کی طرف سے آئی ہے، فرمایا: تو کہا جاتا ہے: اسے مقرر شدہ آخری مدت تک کے لیے (برے ٹھکانے) پر لے جاؤ۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَيْطَةً، كَانَتْ عَلَيْهِ، عَلَى أَنْفِهِ، هٰكَذَا.

حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چادر، جو آپ کے جسم مبارک پر تھی، اس طرح موڑ کر اپنی ناک پر رکھی۔

[٧٢٢٢] ٧٦ (٢٨٧٣) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ، فَرَأَيْتُهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ: "هٰذَا مَصْرَعُ

[7222] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس بن مالک ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر ؓ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو ہم نے پہلی کا چاند دیکھنے کی کوشش کی، میں تیز نظر انسان تھا، میں نے چاند کو دیکھ لیا، میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جس کا خیال ہو کہ اس نے اسے دیکھ لیا ہے، (حضرت انس ؓ نے) کہا: پھر میں حضرت عمر ؓ سے کہنے لگا: کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ چنانچہ انھوں نے اسے دیکھنا چھوڑ دیا، کہا: حضرت عمر ؓ کہہ رہے تھے: عنقریب میں اپنے بستر پر لیٹا ہوں گا تو اسے دیکھ لوں گا، پھر انھوں نے ہم سے اہل بدر کا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن پہلے ہمیں بدر (میں قتل ہونے) والوں کے گرنے کی جگہیں دکھا رہے تھے: آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''ان شاء اللہ! کل

فُلَانٍ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! مَا أَخْطَأُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللهُ حَقًّا».

فلاں کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔" کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! وہ لوگ ان جگہوں کے کناروں سے ذرا بھی ادھر ادھر (قتل) نہیں ہوئے تھے جن کی نشاندہی رسول اللہ ﷺ نے کی تھی۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ان (کی لاشوں) کو ایک دوسرے کے اوپر کنویں میں ڈال دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ چل کر ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: "اے فلاں بن فلاں! اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اس کے رسول کے کیے ہوئے وعدے کو سچا پایا؟ بلاشبہ میں نے اس وعدے کو بالکل سچا پایا ہے جو اللہ نے میرے ساتھ کیا تھا۔"

قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ قَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کیسے بات کر رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم لوگ اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، مگر وہ میری بات کا کوئی جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔"

[٧٢٢٣] ٧٧-(٢٨٧٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ! يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ! يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ! يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ! أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا» فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا؟ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا».

[7223] حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن تک بدر کے مقتولین کو پڑا رہنے دیا، پھر آپ ان کے پاس کھڑے ہو کر ان کو پکارا، فرمایا: "اے ابوجہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ وعدہ سچا نہیں پایا جو تمھارے رب نے تم سے کیا تھا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا تو عرض کی: اللہ کے رسول! یہ لوگ کیسے سنیں گے اور کہاں سے جواب دیں گے جبکہ وہ تو لاشیں بن چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس بات کو، جو میں ان سے کہہ رہا

ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا، فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

ہوں، ان کی نسبت زیادہ سننے والے نہیں ہو، لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' پھر آپ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انھیں گھسیٹا گیا اور بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

[٧٢٢٤] ٧٨ (٢٨٧٥) حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا - وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ: بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا - مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

[7224] عبدالاعلیٰ اور روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس ؓ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے (سن کر) بیان کیا، انھوں نے کہا: جب بدر کا دن تھا اور نبی ﷺ نے ان پر فتح حاصل فرمائی تو آپ نے قریش کے بڑے سرداروں میں سے بیس افراد کے بارے میں حکم دیا — اور روح (بن عبادہ) کی حدیث میں ہے کہ چوبیس افراد کے بارے میں (حکم دیا) — تو انھیں بدر کے پتھروں سے بنے ہوئے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، پھر انھوں نے حضرت انس ؓ سے ثابت کی روایت کردہ حدیث کے مطابق حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلے دن قریش کے ستر مقتولین میں سے چوبیس تک لوگوں کی لاشیں کنویں میں ڈالی گئیں اور پچھلی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کی لاشیں بعد میں بھی ڈالی گئیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ إِثْبَاتِ الْحِسَابِ) (التحفة ١٩)

باب:18-(حشر کا) حساب کتاب ثابت ہے

[٧٢٢٥] ٧٩ (٢٨٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ» فَقُلْتُ: أَلَيْسَ

[7225] اسماعیل بن عُلَیہ نے ایوب سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی مُلَیکہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جس سے حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہوگیا۔'' میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ

قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ [الانشقاق: ٨] فَقَالَ: «لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ، إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ، مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ».

نے فرمایا: ''وہ حساب نہیں، وہ تو حساب کے لیے پیش ہونا ہے، جس سے قیامت کے دن حساب کی پوچھ گچھ ہوئی، اسے عذاب (میں ڈال) دیا جائے گا۔''

[٧٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7226] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٧٢٢٧] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَيْسَ اللهُ يَقُولُ: ﴿حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ قَالَ: «ذَاكِ الْعَرْضُ، وَلٰكِنْ مَّنْ نُوقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ».

[7227] ابو یونس قشیری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن ابی مُلَیکہ نے قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا بھی حساب کتاب شروع ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''آسان حساب ہوگا''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو حساب کے لیے پیش ہونا ہے، لیکن جس سے محاسبے میں پوچھ گچھ شروع ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

[٧٢٢٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ.

[7228] عثمان بن اسود نے ابن ابی مُلَیکہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے حساب میں پوچھ گچھ شروع ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' پھر ابو یونس کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى، عِنْدَ الْمَوْتِ) (التحفة ٢٠)

باب:19- موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کا حکم

[٧٢٢٩] ٨١-(٢٨٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[7229] یحییٰ بن زکریا نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات

رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ، يَقُولُ: "لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللهِ الظَّنَّ".

سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص کو اسی حالت میں موت آنے کہ وہ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہو۔''

[٧٢٣٠] (...) وحدّثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[7230] جریر، ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٢٣١] ٨٢ (...) وحدّثنا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَقُولُ: "لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ".

[7231] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی پر بھی موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ عزوجل کے متعلق اچھا گمان رکھتا ہو۔''

[٧٢٣٢] ٨٣ (٢٨٧٨) وحدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ".

[7232] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر شخص کو (ایمان اور امید کی) اسی کیفیت میں اٹھایا جائے گا جس پر اس کو موت آئی تھی۔''

[٧٢٣٣] (...) حدّثني أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[7233] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور کہا: ''نبی ﷺ سے روایت ہے'' اور یہ نہیں کہا: میں نے (آپ ﷺ سے) سنا۔

[٧٢٣٤] ٨٤ (٢٨٧٩) حدّثني حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[7234] حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر اس شخص پر، جو ان میں تھا، عذاب آتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔''
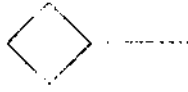
فتنے اور علاماتِ قیامت

انبیائے کرام ؊ نے انسانوں کے نام اللہ کا پیغام پہنچاتے ہوئے آغاز اس بات سے کیا کہ عارضی دنیوی زندگی کے اختتام پر ہر انسان وایک مشکل مرحلہ درپیش ہے۔ موجودہ زندگی کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ جو ناکام ہو جائے گا وہ دردناک عذاب کا شکار ہو جائے گا۔ سب سے پہلے رسول حضرت نوح ؈ نے اپنے پیغام کا آغاز اس طرح کیا: ﴿يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ ''اے میری قوم! بلاشبہ میں تمھیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔'' (نوح 2:71) اور سب سے آخری رسول ﷺ نے سب سے پہلے خطاب میں پیغام کا آغاز ان الفاظ سے کیا: ''إني نذير لكم بين يدي عذاب شديد'' ''بلاشبہ میں سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمھیں ڈرانے والا ہوں۔'' (صحیح البخاری، حدیث: 4770)

انسان دنیا کے معاملات میں جس طرح مستغرق ہوتا ہے اسے اپنے مقصد زندگی پر غور کرنے اور آخرت کی کامیابی کا راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ بھی نہیں کہ اسے زندگی کے حتمی انجام، یعنی موت اور اس کے مابعد کی طرف متوجہ کرکے جھنجوڑا جائے اور ابدی ناکامی کے عواقب سے ڈرایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ سے پہلے انبیا اپنے اپنے بعد آنے والے انبیا و رسل، خصوصا نبی آخر الزمان کی آمد کی خبر دیتے اور حصول نجات کے لیے ان کی اطاعت کی تلقین کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی اور رسول نے نہیں آنا، اب قیامت آنی ہے۔ یہ انسانیت کے لیے بیدار ہونے کا آخری موقع ہے۔ آپ ﷺ نے بطور نذیر پوری شدت سے انسانیت کو جھنجوڑا اور جگایا۔ بعثت کے بعد قرآن مجید کی جو سورتیں ابتدائی سالوں میں نازل ہوئیں ان میں قیامت کی اس طرح منظر کشی کی گئی ہے کہ ایک سلیم الفطرت انسان لرز جاتا ہے اور اللہ کے خوف اور قیامت کی ہولناکیوں پر مضطرب ہو جاتا ہے۔ کسی اور آسمانی کتاب میں اس انداز سے اتنی تاکید اور تکرار سے قیامت کی منظر کشی نہیں ملتی۔

قیامت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ زور اس پہلو پر دیا کہ وہ انتہائی قریب ہے، وہ اس طرح آپ کی بعثت کے قریب تر ہے جس طرح انگشت شہادت اور اس کے ساتھ کی انگلی باہم قریب قریب ہیں۔

جس طرح بارش کی آمد کا سلسلہ آندھی، پھر ٹھنڈی ہواؤں، پھر بادلوں کی آمد، پھر گرج اور چمک سے شروع ہوتا ہے اور پھر جا کر بارش برسنے لگتی ہے، اسی طرح قیامت آنے کی ابتدائی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں شروع ہو گئیں، آپ کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ وحشی اقوام، جو اپنے اپنے علاقوں تک محدود رکھی گئی ہیں، قیامت سے پہلے بڑے پیمانے پر انسانوں اور

وسائل زندگی کی تباہی کا باعث بنیں گی، ان کے راستے کی رکاوٹیں دور ہونے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ابھی عربوں کے عروج کا آغاز ہوا ہی تھا کہ آپ کو یہ بھی مشاہدہ کرایا گیا کہ جب عربوں کو شوکت و رفعت نصیب ہوگی تو ساتھ ہی اس شر کا بھی آغاز ہو جائے گا جو ان کی تباہی اور زوال کا سبب بنے گا۔ ان کے عروج کا یہ زمانہ لمبا نہیں، ان کو حاصل ہونے والی شوکت و حشمت جلد ہی دوسروں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔

آپ ﷺ ساتھیوں سمیت مدینہ کی اونچی عمارتوں میں سے ایک عمارت پر تشریف فرما تھے تو عالم مثال میں آپ کو دکھایا گیا کہ خود آپ کے شہر مدینہ پر نازل ہونے والے فتنوں کے مقدمات کی برسات شروع ہو گئی ہے جو عام انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فتوحات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے اموال، مناصب اور پھر کچھ عرصہ بعد دور دراز علاقوں کے عرب جنھوں نے مدینہ کا رخ کیا اور پھر عجمی لوگ جو اپنی اپنی سوچ لے کر غلاموں وغیرہ کی صورت میں مدینہ پہنچے، انھوں نے ایسے افکار کو ہوا دی جن کی بنا پر اولین مسلمانوں کے درمیان نہ صرف اختلافات پیدا ہوئے بلکہ خون ریزی کا بھی آغاز ہو گیا۔ قیامت کے مقدمات کے طور پر بالکل ابتدائی فتنے جو مسلمان معاشرے حتی کہ مدینہ میں در آئے، وہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف ہی کی صورت میں تھے۔ حضرت عمر ؓ کے زمانے تک ان پر سختی سے کنٹرول رہا۔ اس کے باوجود وہ نہ صرف کثرت سے مدینہ میں داخل ہونے لگے بلکہ ان کی قوت اور تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا۔ حضرت عمر ؓ ہی ان کے آگے بند دروازہ تھے لیکن ان فتنوں کی قوت نے یہ دروازہ توڑ دیا۔ حضرت عمر ؓ کو شہید کر دیا گیا اور فتنوں کا راستہ کھل گیا۔

مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور خون ریزی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف صحابہ کو خبردار کیا بلکہ اس دوران میں نجات کے راستے کی نشاندہی بھی کی جس پر چل کر مسلمان تباہی سے بچ سکتے تھے۔

آپ ﷺ نے جہاں جزیرۂ عرب کے اردگرد کی طاقتور ترین اور امیر ترین سلطنتوں کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی کی پیشین گوئی فرمائی، جس پر سننے والوں کی عقلیں دنگ رہ گئیں، وہاں آپ نے اس بات سے بھی خبردار فرمایا کہ دنیا کے خزانے ہاتھ میں آ جانے کے بعد مسلمانوں کی آزمائش کا سخت ترین دور شروع ہو جائے گا۔ مخاصمت اور خانہ جنگی کا خطرناک دور شروع ہو جائے گا۔ فتنے ایسے ہوں گے جو اکثریت کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ وہی بچے گا جو ان سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ عام معاشرے سے کنارہ کشی اختیار کر لے گا، دنیاوی معاملات میں اپنی تگ و دو کو محدود کر لے گا۔ بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، آپس کے اختلافات ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر منتج ہوں گے۔ آپ نے اپنے عہد مبارک کے فوراً بعد سے لے کر قیامت تک نمودار ہونے والی قیامت کی علامات کی خبر دی۔ آپ نے صحابہ کے اجتماعات میں خطبات ارشاد فرمائے اور ایسے مؤثر انداز میں آنے والے واقعات کی تفصیلات بیان فرمائیں کہ صحابہ زار و قطار روتے رہے۔ یہ علامات کچھ لوگوں نے زیادہ یاد رکھیں اور کچھ نے کم، کچھ صحابہ نے زیادہ تفصیلات سمیت ان کو بیان کیا، کچھ نے اختصار سے کام لیا۔ کچھ فتنے چھوٹے تھے، کچھ بڑے۔ سننے والوں اور آگے ان سے سننے والوں نے اپنی اپنی یادداشت کے مطابق بیان کیا، ضرورت پڑنے پر متعلقہ حصہ بیان کیا، اس لیے اس ترتیب کا اہتمام برقرار نہ رہ سکا جو بیان کرتے وقت ملحوظ تھی لیکن بیان کی ہوئی نشانیاں اپنی اصل ترتیب کے مطابق سامنے آنے لگیں اور قیامت تک سامنے آتی رہیں گی۔ عہد رسالت سے آج تک اور آج سے قیامت

تک کا کوئی دور ایسا نہیں جو ان علامات کے ظہور سے خالی ہو۔ انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص تسلسل سے یاد دہانی کرائی جا رہی ہے کہ اب فلاں نشانی سامنے آ گئی ہے، اب قیامت کا وقت اور قریب آ گیا ہے۔ کسی سوچنے سمجھنے اور اپنے انجام پر نظر رکھنے والے انسان کے پاس یہ کہنے کا کوئی موقع نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی قیامت کی نشانیاں بھولی بسری باتیں بن گئی تھیں، اس لیے ہم غفلت کا شکار ہو گئے۔ اللہ نے اس بات کا پورا اہتمام فرمایا ہوا ہے: ﴿لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ ''تاکہ جو ہلاک ہو وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ واضح دلیل سے زندہ رہے اور بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' (الأنفال 8:42) رسول اللہ ﷺ نے انسانی زندگی کے یکسر تبدیل ہو جانے، زمین اور دریاؤں میں سے خزانے نکل آنے، شدید اور تباہ کن جنگیں، پہلے بڑی قوتوں کی مسلمانوں کے ہاتھوں تباہی، پھر سلطنت روما کے وارثوں (اہل مغرب) کی قوت میں اضافے، ان کی شوکت وحشمت، ان کی طرف سے اکٹھے ہو کر مسلمانوں پر یلغار، اور مسلمانوں کی طرف سے ان کے جان توڑ مقابلے، زمین دھنس جانے سمیت بڑی بڑی قدرتی آفات اور بڑے پیمانے پر انسانی تباہی کے واقعات سمیت آئندہ کے واقعات کی مفصل نشاندہی فرمائی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے سرزمین عرب کی آبادی، شہر مدینہ کی بہت زیادہ وسعت اور ایسے طوفانوں کے بارے میں بھی خبردار فرمایا جو انسانوں کو سمندروں کی نذر کر دیں گے۔ (حدیث 7286) صحابہ اور ان کے شاگردوں نے اپنے اپنے انداز میں ان پیشین گوئیوں کو روایت کیا۔ کسی نے دس بڑی نشانیاں گنوائیں، کسی نے مستقبل میں پیش آنے والے چند بڑے واقعات کی طرف اشارہ کر کے بیان کیا، کسی نے عہد رسالت کے فوری بعد کے عہد کی نشانیوں کا ذکر کیا اور کسی نے قیامت سے ذرا پہلے کی نشانیاں تفصیل سے بیان کیں۔

اس امت کی بھی نشاندہی کی گئی جہاں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوں گے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ان فتنوں کی وجہ سے لوگوں کے لیے زندگی ناقابل برداشت ہو جائے گی اور موت کی تمنا کی جانے لگے گی۔ یہود کے کردار، دجال کے ساتھ ان کی یکجائی، نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے شر کی قوتوں کی حمایت اور مخلص مومنوں کی استقامت و جرأت اور ان کی طرف سے اللہ کی راہ میں شہادت کی آرزو، اور ان کے ہاتھوں یہود اور اہل ہند کی شکست کی بھی تفصیل سے خبر دی گئی۔

سب سے تفصیلی تذکرہ دجال کا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے گا۔ وہ اہل زمین کی اکثریت کو گمراہ کرے گا، زمین کے خزانوں پر قبضہ کر لے گا اور شر کا سب سے بڑا نمائندہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو سب سے زیادہ دجال کے فتنے سے خبردار کیا۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ آپ کے بعد تیس کے قریب دجال نمودار ہوں گے اور آخر میں مسیح دجال آئے گا۔ وہ خیر کی قوتوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہوگا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دجالوں کے سلسلے کا آغاز رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں ہو گیا۔ ابن صائد یا ابن صیاد مدینہ کے ایک یہودی گھرانے کا بچہ تھا۔ اس میں کئی ایسی خصلتیں موجود تھیں کہ خود رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس اس کے حوالے سے تحقیق کرنی ضروری سمجھی۔ آپ نے ایک سے زیادہ بار اس کی حقیقت جاننے کی کوشش فرمائی اور اشارہ فرمایا کہ یہ نہ سب سے بڑا دجال ہے، نہ اس کی یہ حیثیت ہے کہ بہت بڑا فتنہ برپا کر سکے، آپ نے اس بات کی تردید نہیں فرمائی کہ یہ دجالوں کے سلسلے سے تعلق رکھتا ہے، لیکن اسے قتل کرنے کی بھی اجازت نہیں دی، مسلمانوں کے لیے اس کا معاملہ الجھا رہا، اس نے اپنے کردار سے اپنا مشاہدہ کرنے والوں کو ہمیشہ اس کے بارے میں غور کرنے پر اکسایا کہ وہ سوچیں اصل دجال کیسا ہوگا اور یہ

کس طرح اس دجال سے کم تر ہے۔ آپ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب سامنے آیا۔ اسود عنسی اور سجاح عورت بھی آپ کی رحلت کے فوراً بعد نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ ان کا معاملہ واضح تھا کہ دجالوں کے سلسلے کی کڑیاں ہیں، یہ مسلمانوں کے ہاتھ اپنے انجام کو پہنچے۔ قیامت تک دجالوں کے ظہور کی حکمت یہی نظر آتی ہے کہ مسلمان اپنے دین کے ساتھ اپنی وابستگی کو استوار اور شدت سے غیرت کو برقرار رکھیں، قیامت سے غافل نہ ہو جائیں۔

مسیح دجال کے ظہور کے وقت مسلمان مختلف کڑی آزمائشوں میں گھرے ہوں گے، پھر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ ان کے ہاتھ سے دجال ہلاک ہوگا اور ان کی آمد اور شریعت محمدی ﷺ پر عمل سے مسلمانوں کو تقویت ملے گی۔ اس کے باوجود فتنوں اور آزمائشوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ یاجوج ماجوج کا فتنہ اس قدر بڑا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت بھی ان کے مقابلے کی سکت نہ رکھتی ہوگی۔ وہ ان وحشیوں کے راستے سے ہٹ جائیں گے اور ان کے خلاف اپنے سب سے بڑے اور سب سے مؤثر ہتھیار، یعنی اللہ کے سامنے زاری اور اس کے حضور دعاؤں سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں اس آفت عظمیٰ سے نجات عطا فرمائے گا۔ مسلمانوں کو اس کے بارے میں مکمل شرح صدر حاصل ہوگی کہ فتنوں، آزمائشوں، آفتوں اور شر سے نجات کے لیے ان کی طرف سے جتنی بھی کوشش کی جائے حق کی فتح اصل میں صرف اور صرف اللہ کی تائید اور نصرت سے ہوتی ہے۔ جس فتنے کے مقابل آنے سے بھی وہ لاچار تھے اس سے بھی اللہ نے ان کو نجات عطا فرمائی ہے۔ یہ حلاوت ایمان سے صحیح طور پر لذت یاب ہونے کا موقع ہوگا، پھر حق کو عروج حاصل ہوگا۔ دنیا میں خیر اور نیکی کا راج ہوگا، اللہ کی ان گنت نعمتوں کی بہتات ہو جائے گی۔ یہ زمین پر حق و باطل کے معرکے میں حق کی مکمل فتح کا مرحلہ ہوگا اور اس کے ساتھ اس زمین پر بنی آدم کے قیام اور امتحان کا سلسلہ انجام تک پہنچ جائے گا۔ اب یہاں سے اولاد آدم کی زندگی کی بساط لپیٹے جانے کا آغاز ہو جائے گا۔ اہل ایمان کی روحوں کو ایک دل لبھانے والی خوشبودار ہوا یہاں سے عالم بالا میں منتقل کر دے گی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کے دل ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ انھیں کفر، سرکشی اور باطل پرستی کی انتہا تک پہنچنے کی چھوٹ دی جائے گی اور جب وہ گندگی کی انتہا کو پہنچ جائیں گے تو صور اسرافیل کی چنگھاڑ ان کا خاتمہ کر دے گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

٥٢ كتاب الفتن وأشراط الساعة

فتنے اور علاماتِ قیامت

(المعجم ١) - (بَابُ اقْتِرَابِ الْفِتَنِ، وَفَتْحِ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ) (التحفة ١)

باب:1- فتنے قریب آ گئے، یاجوج ماجوج کی دیوار کھل گئی

[٧٢٣٥] ١ - (٢٨٨٠) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً.

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

[7235] عمرو ناقد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے جبکہ آپ فرما رہے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرب اس شر کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو قریب آ پہنچا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اس قدر جگہ کھل گئی ہے۔'' اور سفیان نے اپنے ہاتھ سے دس کا اشارہ بنایا۔

(حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: ''ہاں جب شر اور گندگی زیادہ ہو جائے گی۔''

فوائد و مسائل: ① آپ نے انگوٹھے کو انگشت شہادت کے سرے پر رکھ کر ہاتھ سامنے کیا۔ اسے دس کی علامت سمجھا جاتا ہے، یعنی آپ ﷺ کا مقصد یہ بتانا تھا کہ انگلی اور انگوٹھے کو ملانے سے جو چھوٹا سا سوراخ بنتا ہے ویسا ایک سوراخ دیوار میں ہوا ہے۔ ② اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا، جس میں آپ کو دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی دیوار (ردم) اور اس میں ایک چھوٹا سا سوراخ دکھایا گیا۔ آپ نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یاجوج ماجوج کے آگے جو رکاوٹ تھی

اس کے دور ہونے (اور باقی دنیا تک ان کی رسائی) کا آغاز ہو گیا ہے۔ دیوار اس رکاوٹ کی علامت کے طور پر دکھائی گئی۔ بعض اسرائیلی روایات میں دیوار کو چاٹنے اور پھر رات کے وقت اس کے برابر ہو جانے وغیرہ کا ذکر بھی ہے۔ یہ روایات مرفوعاً رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، اگر ان کو درست بھی مان لیا جائے تو ان کی حیثیت خواب میں دکھائی گئی نشانیوں کی ہے جن کی وہی تعبیر فٹ ہے جو پہلے مذکور ہوئی۔

[٧٢٣٦] (...) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وسعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمرَ قَالُوا: حدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

[7236] ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو اشعثی، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے سفیان سے بیان کردہ روایت کی سند میں مزید کہا: زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے حبیبہ سے، انھوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

[٧٢٣٧] ٢-(...) حدّثني حرْملةُ بْنُ يحْيى: أخبرنا ابْنُ وَهْبٍ: أخبرني يُونُسُ عن ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا، مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ، وَالَّتِي تَلِيهَا.

[7237] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ انھیں زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں سرخ چہرے کے ساتھ (خواب کا دیکھتے) نکلے، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرب اس شر کی وجہ سے برباد ہو گئے جو اب قریب آ پہنچا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اس قدر کھل گئی ہے۔'' اور آپ نے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنایا۔

قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

(حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو میں نے عرض کی: ہم میں نیک لوگ موجود ہوں، پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب شر اور گندگی زیادہ ہو جائے گی۔''

[٧٢٣٨] (...) وحدّثني عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حدّثني أَبِي عَنْ جَدِّي:

[7238] عُقیل بن خالد اور صالح دونوں نے ابن شہاب (زہری) سے یونس کی زہری سے حدیث کے مطابق اور اسی

حدَّثني عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وحدَّثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حدَّثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حدَّثنا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي إِسْنَادِهِ.

کی سند سے بیان کیا۔

[٧٢٣٩] ٣-(٢٨٨١) وحدَّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدَّثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حدَّثنا وُهَيْبٌ: حدَّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

[7239] احمد بن اسحٰق نے کہا: ہمیں وہیب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔'' وہیب نے اپنی انگلی سے نوے کا نشان بنایا۔

فائدہ: انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ کے قریب رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ ملایا، باقی تین انگلیوں کی نو پوریں سامنے تھیں تو یہ نوے کی علامت بنتی ہے۔ اگر انگوٹھا شہادت کی انگلی کے سرے پر ہو تو یہ دس کی علامت ہوتی ہے جس طرح حدیث: 7285 میں ہے۔ اس اشارے سے مقصود سوراخ کی مقدار بتانا نہیں تھا بلکہ یہ بتانا تھا کہ ابھی وہ ایک چھوٹا سا سوراخ ہے، غالباً آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے سامنے دس کا اشارہ بنایا اور جب لوگوں کے پاس گئے ہوں تو انگلیوں سے جو اشارہ بنایا وہ نوے کا معلوم ہوتا تھا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ) (التحفة ٢)

باب:2- بیت اللہ کا رخ کرنے والے لشکر کا زمین میں دھنس جانا

[٧٢٤٠] ٤-(٢٨٨٢) حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حدَّثنا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ، وَأَنَا مَعَهُمَا، عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ

[7240] جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے اور انھوں نے عبداللہ بن قبطیہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حارث بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن صفوان اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے اُن سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ تھا۔ (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ایک پناہ لینے والا بیت اللہ میں پناہ

ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ».

وَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لوگ زمین کے بنجر ہموار حصے میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جو مجبوراً ان کے ساتھ (شامل) ہو گا اس کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔"

اور ابوجعفر نے کہا: یہ مدینہ (کے قریب) کا چٹیل حصہ ہو گا (جہاں ان کو دھنسایا جائے گا۔)

[٧٢٤١] ٥-(...) حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ: بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كَلَّا، وَاللهِ! إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

[7241] عبدالعزیز بن رفیع نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان کی حدیث میں ہے: (ابن قبطیہ نے) کہا: تو میں ابوجعفر سے ملا، میں نے کہا: انھوں (ام المومنین ؓ) نے تو زمین کا ایک چٹیل میدان کہا تھا۔ تو ابوجعفر نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! وہ مدینہ کا چٹیل حصہ ہے۔

[٧٢٤٢] ٦-(٢٨٨٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ: سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ، وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقٰى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».

[7242] امیہ بن صفوان سے روایت ہے، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن صفوان کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت حفصہ ؓ نے بیان کیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک لشکر (اللہ کے) اس گھر کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اس کا رخ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ زمین کے چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کے درمیان والے حصے کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا، ان کے آگے والے سب سے پیچھے والوں کو آوازیں دیں گے (یہ وہ چیخ رہے ہیں)، پھر ان کو (بھی زمین میں) دھنسا دیا جائے گا، ان میں سے ایک علیحدہ رہ جانے والے شخص کے سوا، جو ان کے بارے میں خبر دے گا، اور کوئی (زندہ) باقی نہیں بچے گا۔"

فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ

تو ایک شخص نے (ان کی بات سن کر) کہا: میں تمھارے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حضرت حفصہ ؓ پر جھوٹ

تَكْذِبُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

نہیں باندھا اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حفصہ ؓ نے نبی ﷺ کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا۔

[7243] 7 (...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ، يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ».

[7243] عبیداللہ بن عمرو نے کہا: ہمیں زید بن ابی اُنیسہ نے عبدالملک عامری سے خبر دی، انھوں نے یوسف بن ماہک سے روایت کی، کہا: مجھے عبداللہ بن صفوان نے ام المومنین ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم اس گھر ۔۔ یعنی کعبہ ۔۔ میں پناہ لے گی، ان کے پاس نہ اپنا دفاع کرنے کا کوئی ذریعہ ہوگا، نہ عددی قوت ہوگی اور نہ سامان جنگ ہی ہوگا، ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ (لشکر کے) لوگ زمین کے ایک چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔''

قَالَ يُوسُفُ: وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ: أَمَا وَاللهِ! مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ.

یوسف (بن ماہک) نے کہا: ان دنوں اہل شام مکہ کی طرف بڑھتے آ رہے تھے، تو عبداللہ بن صفوان نے کہا: دیکھو، اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں ہے۔

قَالَ زَيْدٌ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ.

زید (بن ابی انیسہ) نے کہا: اور مجھے عبدالملک عامری نے عبدالرحمان بن سابط سے، انھوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے، انھوں نے ام المومنین ؓ سے، یوسف بن ماہک کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے اس میں اس لشکر کی بات نہیں کی جس کا عبداللہ بن صفوان نے ذکر کیا۔

فائدہ: عبداللہ بن صفوان نے اہل شام کے بجائے حضرت ابن زبیر ؓ کے حامی تھے اور ان کے لشکر میں شامل تھے لیکن اس کے باوجود انھوں نے حدیث رسول ﷺ کی غلط تاویل نہ کی۔ انھوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرما دیا کہ جس لشکر کے دھنسنے کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے وہ یہ نہیں ہے بلکہ اس کے بعد قیامت کے قریب کا کوئی لشکر مراد ہے۔ عبداللہ بن صفوان ؓ حضرت ابن زبیر ؓ کے ساتھ اہل شام سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ (الإصابۃ: 221/9)

[7244] 8 (2884) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

[7244] عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نیند کے دوران

ابْنُ الْفُضَيْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَبِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: «الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِّنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ. قَالَ: «نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ، وَالْمَجْبُورُ، وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا، وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى، يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ».

(اضطراب کے عالم) میں اپنے ہاتھ کو حرکت دی تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے نیند میں جو ایسا کیا جو پہلے آپ نہیں کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ عجیب بات ہے کہ (آخری زمانے میں) میری امت میں سے کچھ لوگ بیت اللہ کی پناہ لینے والے قریش کے ایک آدمی کے خلاف (کارروائی کرنے کے لیے) بیت اللہ کا رخ کریں گے یہاں تک کہ جب وہ چٹیل جگہ میں ہوں گے تو انھیں (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔" ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! راستہ تو ہر طرح کے لوگوں کے لیے ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "ہاں، ان میں سے کوئی اپنی مہم سے آگاہ ہوگا، کوئی مجبور اور کوئی مسافر ہوگا، وہ سب اکٹھے ہلاک ہوں گے اور (قیامت کے روز) واپسی کے مختلف راستوں پر نکلیں گے۔ اللہ انھیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔"

(المعجم ٣) - (بَابُ نُزُولِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ) (التحفة ٣)

باب:3- بارش ٹپکنے کے نشانات کی طرح فتنوں کا نزول

[٧٢٤٥] ٩-(٢٨٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ، كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

[7245] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعے (اونچی محفوظ عمارت) پر چڑھے، پھر فرمایا: "کیا تم (بھی)، جیسے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمھارے گھروں میں فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات بارش ٹپکنے کے نشانات کی طرح (الگ الگ اور واضح) دیکھ رہا ہوں۔"

فائدہ: جس طرح بارش کے تار میں اس کے قطرات بے شمار ہوتے ہیں اسی طرح تسلسل اور کثرت سے گھروں میں فتنوں کی بھرمار ہوگی۔

[٧٢٤٦] (...) حدّثنا عبدُ بنُ حُميدٍ: أخبرنا عبدُ الرزّاقِ: أخبرنا معمرٌ عن الزُّهريِّ بهذا الإسنادِ، نحوَهُ.

[7246] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٢٤٧] ١٠ - (٢٨٨٦) حدّثني عمرٌو النّاقدُ والحسنُ الحُلوانيُّ وعبدُ بنُ حُميدٍ - قالَ عبدٌ: أخبرني، وقالَ الآخرانِ: حدّثنا يعقوبُ وهو ابنُ إبراهيمَ بنِ سعدٍ: حدّثنا أبي عن صالحٍ، عن ابنِ شهابٍ، حدّثني ابنُ المُسيّبِ وأبو سلمةَ بنُ عبدِ الرّحمٰنِ؛ أنّ أبا هريرةَ قالَ: قالَ رسولُ اللهِ ﷺ: «ستكونُ فتنٌ، القاعدُ فيها خيرٌ من القائمِ، والقائمُ فيها خيرٌ من الماشي، والماشي فيها خيرٌ من السّاعي، من تشرّفَ لها تستشرفْهُ، ومن وجدَ فيها ملجأً فليعُذْ بهِ».

[7247] ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان کی طرف جھانکے گا بھی وہ اسے اوندھا کر دیں گے اور جس کو ان (کے دوران) میں کوئی پناہ گاہ مل جائے وہ اس کی پناہ حاصل کر لے۔''

[٧٢٤٨] ١١ - (...) حدّثنا عمرٌو النّاقدُ والحسنُ الحُلوانيُّ وعبدُ بنُ حُميدٍ - قالَ عبدٌ: أخبرني، وقالَ الآخرانِ: حدّثنا يعقوبُ: حدّثنا أبي عن صالحٍ، عن ابنِ شهابٍ: حدّثني أبو بكرِ بنُ عبدِ الرّحمٰنِ عن عبدِ الرّحمٰنِ بنِ مُطيعِ بنِ الأسودِ، عن نوفلِ بنِ معاويةَ مثلَ حديثِ أبي هريرةَ هذا، إلّا أنّ أبا بكرٍ يزيدُ: «من الصّلاةِ صلاةٌ، من فاتتْهُ فكأنّما وُتِرَ أهلَهُ ومالَهُ».

[7248] ابوبکر بن عبدالرحمن نے عبدالرحمن بن مطیع بن اسود سے، انھوں نے نوفل بن معاویہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ ابوبکر نے مزید کہا ہے: ''نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس کی وہ (نماز) فوت ہوگئی تو گویا اس کا اہل اور مال (سب کچھ) تباہ ہوگیا۔''

[٧٢٤٩] ١٢ - (...) حدّثني إسحاقُ بنُ منصورٍ: أخبرنا أبو داودَ الطّيالسيُّ: حدّثنا إبراهيمُ بنُ سعدٍ عن أبيهِ، عن أبي سلمةَ، عن أبي هريرةَ قالَ: قالَ النّبيُّ ﷺ: «تكونُ فتنةٌ،

[7249] ابراہیم بن سعد کے والد نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا فتنہ (برپا ہوگا) جس میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں جاگنے والا (اٹھ کر) کھڑے ہو

النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ».

جانے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہو جانے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس کو بچنے کی جگہ یا کوئی پناہ گاہ مل جائے تو وہ (اس کی) پناہ حاصل کرے۔"

[٧٢٥٠] ١٣-(٢٨٨٧) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، وَهُوَ فِي أَرْضِهِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ، أَلَا! ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي فِيهَا، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي إِلَيْهَا، أَلَا! فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ». قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ، أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ، أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي؟ قَالَ: «يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

[7250] حماد بن زید نے کہا: ہمیں عثمان شحام نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور فرقد سبخی، مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے، وہ اپنی زمین میں تھے، ہم ان کے پاس اندر داخل ہوئے اور کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے (اپنے والد) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنے برپا ہوں گے، سن لو! پھر (اور) فتنے برپا ہوں گے، ان (کے دوران) میں بیٹھا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا ان کی طرف دوڑ کر جانے والے سے بہتر ہوگا۔ یاد رکھو! جب وہ نازل ہوں گے یا واقع ہوں گے تو جس کے (پاس) اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین ہو وہ زمین پر چلا جائے۔" (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بارے کیا خیال ہے جس کے پاس نہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین؟ آپ نے فرمایا: "وہ اپنی تلوار لے، اس کی دھار کو پتھر سے کوٹے (کند کر دے) اور پھر اگر بچ سکے تو بچ نکلے۔ اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟" کہا: تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اگر مجھے مجبور کر دیا جائے اور لے جا کر ایک صف میں یا ایک فریق کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے اور کوئی آدمی مجھے اپنی تلوار کا نشانہ بنا دے یا کوئی تیر آئے اور مجھے مار ڈالے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "(اگر تم نے وار نہ کیا ہوا) تو وہ اپنے اور تمھارے گناہ

کو سمیٹ لے جائے گا اور اہل جہنم میں سے ہو جائے گا۔"

[٧٢٥١] (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا: حدّثنا وكيع؛ ح: وحدّثني محمد بن المثنّى: حدّثنا ابن أبي عديّ، كلاهما عن عثمان الشحّام بهذا الإسناد، حديث ابن أبي عديّ نحو حديث حمّاد إلى آخره، وانتهى حديث وكيع عند قوله: «إن استطاع النّجاء»، ولم يذكر ما بعده.

[7251] وکیع اور ابن ابی عدی نے عثمان شحام سے اسی سند کے ساتھ ابن عدی کی حدیث کو حماد کی حدیث کے مانند آخر تک بیان کیا اور وکیع کی حدیث اس بات پر ختم ہوگئی: "اگر وہ بچ سکے (تو بچ جائے۔)" اور بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٤) - (باب: إذا تواجه المسلمان بسيفيهما) (التحفة ٤)

باب: 4- جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار کے ساتھ آمنے سامنے آجائیں

[٧٢٥٢] ١٤ (٢٨٨٨) وحدّثني أبو كامل فضيل بن حسين الجحدريّ: حدّثنا حمّاد بن زيد عن أيّوب ويونس، عن الحسن، عن الأحنف بن قيس قال: خرجت وأنا أريد هذا الرّجل، فلقيني أبو بكرة فقال: أين تريد؟ يا أحنف! قال: قلت: أريد نصر ابن عمّ رسول الله ﷺ - يعني عليًّا - قال: فقال لي: يا أحنف! ارجع، فإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، فالقاتل والمقتول في النّار» قال: فقلت - أو قيل -: يا رسول الله! هذا القاتل، فما بال المقتول؟ قال: «إنّه قد أراد قتل صاحبه».

[7252] ابو کامل فضیل بن حسین جحدری نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب اور یونس سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے اور انھوں نے احنف بن قیس سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (گھر سے) اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہونے) کے ارادے سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عم زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصرت کرنا چاہتا ہوں۔ کہا: تو انھوں نے مجھ سے کہا: احنف! لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: "جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ آمنے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ میں ہوں گے۔" کہا: تو میں نے عرض کی ۔۔ یا کہا گیا ۔۔ اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہوا (لیکن) مقتول کا یہ حال کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے (بھی) اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔"

[٧٢٥٣] ١٥-(...) وحدّثناهُ أحْمَدُ بْنُ عبْدة الضّبّيُّ: حدّثنا حمّادٌ عنْ أيُّوب ويُونس والْمُعلّى بْنِ زيادٍ، عنِ الْحسنِ، عنِ الْأحْنفِ ابْنِ قيْسٍ، عنْ أبي بكْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إذا الْتقى الْمُسْلمانِ بسيْفيْهما، فالْقاتلُ والْمقْتُولُ في النّارِ».

[7253] احمد بن عبدہ ضبی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے ایوب، یونس اور معلی بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں سے باہم ٹکرائیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔“

[٧٢٥٤] (...) وحدّثني حجّاجُ بْنُ الشّاعرِ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ منْ كتابه: أخْبرنا معْمرٌ عنْ أيُّوب بهٰذا الْإسْنادِ، نحْو حديث أبي كاملٍ عنْ حمّادٍ، إلى آخرِه.

[7254] معمر نے ہمیں ایوب سے اسی سند کے ساتھ حماد سے ابوکامل کی حدیث کی طرح آخر تک بیان کیا۔

[٧٢٥٥] ١٦-(...) حدّثنا أبو بكْرِ بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا غُنْدرٌ عنْ شُعْبة؛ ح: وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى وابْنُ بشّارٍ قالا: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ: حدّثنا شُعْبةُ عنْ منْصُورٍ، عنْ ربْعيّ بْنِ حراشٍ، عنْ أبي بكْرة عنِ النّبيّ ﷺ قال: «إذا الْمُسْلمانِ، حمل أحدُهُما على أخيه السّلاح، فهُما على جُرْفِ جهنّم، فإذا قتل أحدُهُما صاحبهُ، دخلاها جميعًا».

[7255] ربعی بن حراش نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں میں سے ایک نے اپنے بھائی پر اسلحہ کشی کی تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں، پھر جب ان میں سے ایک نے (موقع پاتے) دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوں گے۔“

[٧٢٥٦] ١٧-(١٥٧) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا عبْدُ الرّزّاقِ: حدّثنا معْمرٌ عنْ همّامِ بْنِ مُنبّهٍ قال: هٰذا ما حدّثنا أبُو هُريْرة عنْ رسُولِ الله ﷺ، فذكر أحاديث، منْها: وقال رسُولُ الله ﷺ: «لا تقُومُ السّاعةُ حتّى تقْتتل فئتانِ عظيمتانِ، تكُونُ بيْنهُما مقْتلةٌ عظيمةٌ، ودعْواهُما واحدةٌ». [راجع: ٣٩٦]

[7256] معمر نے ہمام بن منبہ سے روایت کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک یہ تھی): اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں باہم جنگ آزما ہوں گی، ان دونوں کے درمیان بڑی قتل و غارتگری ہوگی جبکہ دونوں ایک ہی (بات، یعنی حق کی

نصرت کا) دعویٰ کرتے ہوں گے۔''

فائدہ: ان دو بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں۔ ان کے درمیان صفین کے مقام پر بڑی خونریز جنگ ہوئی۔

[۷۲۵۷] ١٨ (...) حدّثنا قُتيبةُ بْنُ سعيدٍ: حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ، عنْ سُهيْلٍ، عنْ أبِيهِ، عنْ أبِي هُريْرة: أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا تقُومُ السّاعةُ حتّى يكْثُر الْهرْجُ» قالُوا: وما الْهرْجُ؟ يا رسُول الله! قال: «الْقتْلُ، الْقتْلُ».

[7257] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بہت زیادہ ہرج (جانوں کی تباہی) ہو جائے گی؟ انھوں (صحابہ) نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہرج (تباہی) کیا ہوگی؟ فرمایا: ''قتل، قتل۔''

(المعجم ٥) - (بابُ هلاكِ هٰذِهِ الْأُمّةِ بعْضِهِمْ بِبعْضٍ) (التحفة ٥)

باب:5- اس امت کی ہلاکت آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھوں ہوگی

[۷۲۵۸] ١٩ (٢٨٨٩) حدّثنا أبُو الرّبِيعِ العتكِيُّ وقُتيْبةُ بْنُ سعِيدٍ، كِلاهُما عنْ حمّادِ بْنِ زيْدٍ - واللّفْظُ لِقُتيْبة -: حدّثنا حمّادٌ عنْ أيُّوب، عنْ أبِي قِلابة، عنْ أبِي أسْماء، عنْ ثوْبان قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «إنّ الله زوى لِي الْأرْض، فرأيْتُ مشارِقها ومغارِبها، وإنّ أُمّتِي سيبْلُغُ مُلْكُها ما زُوِي لِي مِنْها، وأُعْطِيتُ الْكنْزيْنِ الْأحْمر والْأبْيض، وإنِّي سألْتُ ربِّي لِأُمّتِي أنْ لا يُهْلِكها بِسنةٍ عامّةٍ، وأنْ لا يُسلِّط عليْهِمْ عدُوًّا مِنْ سِوى أنْفُسِهِمْ فيسْتبِيح بيْضتهُمْ، وإنّ ربِّي قال: يا مُحمّدُ! إنِّي إذا قضيْتُ قضاءً فإنّهُ لا يُردُّ، وإنِّي أعْطيْتُك لِأُمّتِك أنْ لا أُهْلِكهُمْ بِسنةٍ عامّةٍ، وأنْ لا أُسلِّط عليْهِمْ عدُوًّا مِنْ سِوى أنْفُسِهِمْ، يسْتبِيحُ بيْضتهُمْ ولوِ اجْتمع عليْهِمْ منْ بِأقْطارِها - أوْ

[7258] ایوب نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جہاں تک یہ زمین میرے لیے لپیٹی گئی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دونوں خزانے (سونے اور چاندی کے ذخائر) دیے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ سے ان پر کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو مجموعی طور پر ان سب (کی جانوں) کو روا کر لے۔ بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا، بلاشبہ میں نے آپ کی امت کے لیے آپ کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے علاوہ سے کسی اور دشمن کو مسلط نہ کروں گا جو ان

قال: مَنْ بِيْنِ أَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

سب (کی جانوں) کو روا قرار دے لے، چاہے ان کے خلاف ان کے اطراف والے ۔۔ یا کہا: ان کے اطراف والوں کے اندر سے ہوں، اکٹھے کیوں نہ ہو جائیں ۔۔ یہاں تک کہ یہ (خود) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔"

[٧٢٥٩] (. . .) وحدّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

[7259] قتادہ نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء رحبی سے اور انھوں نے حضرت ثوبان ڈاٹنڈ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و میرے لیے لپیٹ دیا حتی کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور اس نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے۔" اس کے بعد ابوقلابہ سے ایوب کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[٧٢٦٠] ٢٠-(٢٨٩٠) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ، حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ ﷺ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا

[7260] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص ڈاٹنڈ) سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ (مدینہ کے) بالائی علاقے سے تشریف لائے، یہاں تک کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے تو آپ اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور آپ نے اپنے رب سے بہت لمبی دعا کی، پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا تو فرمایا: "میں نے اپنے رب سے تین (چیزیں) مانگیں، اس نے دو مجھے عطا فرما دیں اور ایک مجھ سے روک لی۔ میں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ وہ میری (پوری) امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، تو اس نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی اور میں نے اس

يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا».

سے مانگا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اس نے یہ (بھی) مجھے عطا فرما دی اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو تو اس نے یہ (بات) مجھ سے روک لی۔''

[٧٢٦١] ٢١ (...) وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[7261] مروان بن معاویہ نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص ؓ) سے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ بنومعاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے۔ (آگے) ابن نمیر کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ٦) - (بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ) (التحفة ٦)

باب:6- نبی ﷺ کا قیامت تک، جو ہونے والا ہے، اس کی خبر دینا

[٧٢٦٢] ٢٢ (٢٨٩١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ، فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا، لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي، وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ، عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: «مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا، وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ».

[7262] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی کہ ابوادریس خولانی کہا کرتے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں باقی سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ اور (انھیں بیان کرنے میں) میرے لیے اس کے سوا اور کوئی (مانع) نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کوئی چیز راز کے طور پر مجھے بتائی تھی جو آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائی تھی۔ (ایسی باتیں میں کبھی بیان نہیں کروں گا۔) البتہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں، جہاں میں موجود تھا، فتنوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا جبکہ آپ فتنوں کو شمار کر رہے تھے: ''ان میں سے تین (فتنے) ایسے ہیں جو تقریباً کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑیں گے، اور ان میں سے کچھ فتنے ایسے ہیں جو موسم گرما کی آندھیوں کی طرح ہیں، ان میں کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے ہیں۔''

قال حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

حضرت حذیفہ بڑٹنز نے کہا: میرے سوا وہ سب لوگ (جو اس مجلس میں موجود تھے) رخصت ہو گئے۔

[٧٢٦٣] ٢٣-(...) وحَدَّثَنا عُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وإِسْحٰقُ بْنُ إِبْراهِيمَ، - قالَ عُثْمانُ: حدَّثَنا، وقال إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قال: قامَ فِينا رسُولُ اللهِ ﷺ مَقامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ في مقامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حفِظَهُ منْ حفِظَهُ ونَسِيَهُ منْ نَسِيَهُ، قَدْ علِمَهُ أَصْحابِي هٰؤُلاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ منْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَراهُ فَأَذْكُرُهُ، كَما يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ.

[7263] جریر نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ بڑٹنز سے روایت کی، کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے کھڑے ہونے کے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی کوئی (اہم) بات نہ چھوڑی، مگر اسے بیان فرما دیا، جس نے اس (بیان) کو یاد رکھا، اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا، اس نے اسے بھلا دیا۔ وہ سب چیزیں میرے ان ساتھیوں کے علم میں آیا، پھر ان میں سے کوئی چیز پیش آتی ہے جو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو جب اسے دیکھتا ہوں تو وہ مجھے یاد آ جاتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے انسان کسی غائب ہو جانے والے شخص کا چہرہ یاد رکھتا ہے، جب اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

[٧٢٦٤] (...) وحَدَّثَناهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنا وكِيعٌ عَنْ سُفْيانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذا الْإِسْنادِ، إِلَى قَوْلِهِ: وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ما بعْدهُ.

[7264] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ان (حذیفہ بڑٹنز) کے اس قول تک: "اور جس نے اسے بھلا دیا، اس نے اسے بھلا دیا" روایت کی اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٧٢٦٥] ٢٤-(...) وحَدَّثَنا مُحمَّدُ بْنُ بشّارٍ: حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ جعْفرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وحدَّثَنِي أَبُو بكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ: حدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ عدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عبْدِ اللهِ ابْنِ يزِيدَ، عنْ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّهُ قالَ: أَخْبَرَنِي رسُولُ اللهِ ﷺ بِما هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ: مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ؟.

[7265] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ بڑٹنز سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم ہونے تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کی مجھے خبر دی اور ان میں سے کوئی چیز نہیں مگر میں نے آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا، البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز باہر نکالے گی۔

[٧٢٦٦] (...) وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى: حدّثنا وهْبُ بْنُ جريرٍ: أخْبرنا شُعْبةُ، بِهٰذا الْإِسْنادِ، نحْوهُ.

[7266] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٢٦٧] ٢٥ (٢٨٩٢) حدّثني يعْقُوبُ بْنُ إبْراهيم الدّوْرقيُّ وحجّاجُ بْنُ الشّاعرِ، جميعًا عنْ أبي عاصمٍ، قال حجّاجٌ: حدّثنا أبُو عاصمٍ: أخْبرنا عزْرةُ بْنُ ثابتٍ: أخْبرنا علْباءُ بْنُ أحْمر: حدّثني أبُو زيْدٍ، يعْني عمْرو بْن أخْطب قال: صلّى بنا رسُولُ الله ﷺ الْفجْر، وصعِد الْمنْبر فخطبنا حتّى حضرت الظُّهْرُ، فنزل فصلّى، ثُمّ صعِد الْمنْبر، فخطبنا حتّى حضرت الْعصْرُ، ثُمّ نزل فصلّى، ثُمّ صعِد الْمنْبر، فخطبنا حتّى غربت الشّمْسُ، فأخْبرنا بما كان وبما هُو كائنٌ، فأعْلمُنا أحْفظُنا.

[7267] علباء بن احمر نے کہا: حضرت ابوزید عمرو بن اخطب ؓ نے مجھے بیان کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو ہمیں خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، آپ (منبر سے) اترے، ہمیں نماز پڑھائی، پھر دوبارہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور (آگے) خطبہ ارشاد فرمایا، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہوگیا، پھر آپ اترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ آپ نے جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا (سب) ہمیں بتا دیا، ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہی ہے جو یادداشت میں دوسروں سے بڑھ کر ہے۔

(المعجم ٧) - (بابٌ: في الْفتْنة الّتي تمُوجُ كمَوْج الْبحْر) (التحفة ٧)

باب: 7- اس فتنے کے بارے میں جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا

[٧٢٦٨] ٢٦ (١٤٤) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله بْن نُميْرٍ ومُحمّدُ بْنُ الْعلاء، أبُو كُريْبٍ، جميعًا عنْ أبي مُعاوية، قال ابْنُ الْعلاء: حدّثنا أبُو مُعاوية: حدّثنا الْأعْمشُ عنْ شقيقٍ، عنْ حُذيْفة قال: كُنّا عنْد عُمر، فقال: أيُّكُمْ يحْفظُ حديث رسُول الله ﷺ في الْفتْنة كما قال؟ قال: فقُلْتُ: أنا، قال: إنّك لجريءٌ، وكيْف قال؟ فقُلْتُ: سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ: «فتْنةُ الرّجُل في أهْله وماله

[7268] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے (ابووائل) شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے کہا: فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد، جس طرح آپ نے خود فرمایا تھا، تم میں سے کس کو یاد ہے؟ (حضرت حذیفہ ؓ نے) کہا: میں نے عرض کی: مجھے۔ (حضرت عمر ؓ نے) کہا: تم بہت جرأت مند ہو، (یہ بتاؤ کہ) آپ ﷺ نے کس طرح ارشاد فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما

وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا.

رہے تھے: ''انسان اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان اور اپنے ہمسائے کے بارے میں جس فتنے میں مبتلا ہوتا ہے تو روزہ، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد اس سے نہیں، میری مراد تو اس (فتنے) سے ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح امڈ کر آتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! آپ کو اس فتنے سے کیا (خطرہ) ہے؟ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ انھوں نے کہا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا: میں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ توڑا جائے گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ (دروازہ دوبارہ) کبھی بند نہیں کیا جا سکے گا۔

قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

(شقیق نے) کہا: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اسی طرح جیسے وہ یہ بات جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات ہے، میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی تھی، وہ کوئی اٹکل پچو بات نہ تھی۔

قَالَ: فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.

[راجع: ٣٦٩]

کہا: پھر ہم اس بات سے ڈر گئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں: وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروق سے کہا: آپ ان (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھیں، انھوں نے پوچھا تو (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (وہ دروازہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (تھے۔)

[٧٢٦٩] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

[7269] وکیع، جریر، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابومعاویہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور شقیق سے اعمش اور ان سے عیسیٰ کی حدیث میں یہ (جملہ) ہے، کہا: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا۔

عمر: حدثنا يحيى بن عيسى، كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد، نحو حديث أبي معاوية. وفي حديث عيسى عن الأعمش عن شقيق قال: سمعت حذيفة يقول.

[٧٢٧٠] (...) وحدثنا ابن أبي عمر: حدثنا سفيان عن جامع بن أبي راشد، والأعمش، عن أبي وائل، عن حذيفة قال: قال عمر: من يحدثنا عن الفتنة؟ واقتص الحديث بنحو حديثهم.

[7270] ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے جامع بن ابی راشد سے اور اعمش نے ابووائل (شقیق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون ہے جو ہمیں فتنے کے بارے میں حدیث بیان کرے گا؟ اور (پھر) ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٢٧١] ٢٨ (٢٨٩٣) وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن حاتم قالا: حدثنا معاذ بن معاذ: حدثنا ابن عون عن محمد قال: قال جندب: جئت يوم الجرعة، فإذا رجل جالس، فقلت: ليهراقن اليوم ههنا دماء، فقال ذاك الرجل: كلا، والله! قلت: بلى، والله! قال: كلا، والله! قلت: بلى، والله! قال: كلا، والله! إنه لحديث رسول الله ﷺ حدثنيه، قلت: بئس الجليس لي أنت منذ اليوم، تسمعني أخالفك وقد سمعته من رسول الله ﷺ، فلا تنهاني؟ ثم قلت: ما هذا الغضب؟ فأقبلت عليه وأسأله، فإذا الرجل حذيفة.

[7271] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جرعہ کے دن وہاں آیا تو (وہاں) ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: آج یہاں بہت خونریزی ہوگی، اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ہوگی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور ہوگی، اس نے کہا: واللہ! ہرگز نہیں ہوگی، میں نے کہا: واللہ! ضرور ہوگی، اس نے کہا: واللہ! ہرگز نہیں ہوگی، یہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے جو آپ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ میں نے جواب میں کہا: آج تم میرے لیے آج کے بدترین ساتھی (ثابت ہوئے) ہو۔ تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں تمھاری مخالفت کر رہا ہوں اور تم نے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس کی بنا پر مجھے روکتے نہیں؟ پھر میں نے کہا: یہ غصہ کیسا؟ چنانچہ میں (ٹھیک طرح سے) ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کے بارے میں پوچھا تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فوائد و مسائل: ① جرعہ سے مراد کوفہ سے باہر کا ریگستانی علاقہ ہے۔ یہاں پر اہل کوفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ عامل سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو مسترد کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے بعد ازاں اس دن کو یوم جرعہ کہا جانے لگا۔ ② حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس دور کے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے تفصیل سن رکھی تھی۔ انھیں معلوم تھا کہ خونریزی کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات

کے بعد ہوگا۔ اہل کوفہ نے اس دن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی آمد پر ان کو عامل تسلیم نہ کرنے کا اعلان کیا اور اپنی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل مقرر کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام کی منظوری دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بات مان لی اور اس طرح خونریزی رک گئی۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ) (التحفة ٨)

باب:8- قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا

[٧٢٧٢] ٢٩-(٢٨٩٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو».

[7272] یعقوب بن عبدالرحمن القاری نے سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا، اس پر (لڑتے ہوئے) ہر سو میں سے ننانوے لوگ مارے جائیں گے اور ان (لڑنے والوں) میں سے ہر کوئی کہے گا: شاید میں ہی بچ جاؤں گا (اور سارے سونے کا مالک بن جاؤں گا۔)''

[٧٢٧٣] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَقَالَ أَبِي: إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ.

[7273] روح نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی اور مزید کہا: تو میرے والد نے کہا: اگر تم اس پہاڑ کو دیکھو تو اس کے قریب بھی مت جانا۔

[٧٢٧٤] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

[7274] حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک خزانے کو ظاہر کرے گا، جو شخص وہاں موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''

[٧٢٧٥] ٣١-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ،

[7275] عبدالرحمن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب دریائے

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کر دے گا جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''

فائدہ: دریائے فرات کا پانی اپنی گزرگاہ کے نیچے موجود سونے کے پہاڑ کے اوپر سے مٹی بہالے جائے گا اور پانی اتر جانے کے بعد وہ پہاڑ ظاہر ہو جائے گا۔ یہ آخری زمانے کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ انفرادی طور پر اس سونے کے حصول کے لیے اس فتنے میں شرکت کرنا منع ہے کیونکہ اس جنگ و جدال کے فتنے کی بنیاد دنیاوی مال ہوگا جس کی خاطر لوگ کثیر تعداد میں مارے جائیں گے، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے سختی سے منع فرما دیا، البتہ جب مسلمانوں کی ایک جماعت منظم طریقے سے اسے فتح کرے گی تو وہ سونا بیت المال میں جمع ہوگا اور اس صورت میں وہ حلال ہوگا جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے، ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا بیٹا ہوگا۔ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا، پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم لوگوں کو اس طرح قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا، پھر فرمایا: ''جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو، اگرچہ تمھیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔'' (سنن ابن ماجہ، حدیث: 4084) اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس خزانے کا ظہور حضرت مہدی کی آمد کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی فتح الباری میں اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

[٧٢٧٦] ٣٢ (٢٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ، فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ، قَالَ: فَيَقْتَتِلُونَ

[7276] ابو کامل فُضیل بن حسین اور ابو معن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابو معن کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے سلیمان بن یسار سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا تو انھوں نے کہا: دنیا کی طلب میں لوگوں کی گردنیں مسلسل ایک دوسرے سے مختلف (اور باہمی جھگڑے اور عداوتیں جاری) رہیں گی میں نے کہا: ہاں، (بالکل ایسے ہی ہوگا) انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(وہ وقت) قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا،

عليه، فيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مائةٍ تِسْعةٌ وتِسْعُونَ».

جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، جو لوگ اس (پہاڑ) کے قریب ہوں گے وہ کہیں گے: اگر ہم نے (دوسرے) لوگوں کو اس میں سے (سونا) لے جانے کی اجازت دے دی تو وہ سب کا سب لے جائیں گے۔ کہا: وہ اس پر جنگ آزما ہوں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔"

قالَ أبُو كاملٍ في حديثِه: قالَ: وقفْتُ أنَا وأُبيُّ بْنُ كعْبٍ في ظِلِّ أُجُمِ حسّانَ.

ابو کامل نے اپنی حدیث میں (اس طرح) کہا: انھوں نے کہا: میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قلعہ حسان کے سائے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

[٧٢٧٧] ٣٣-(٢٨٩٦) حدّثنا عُبيْدُ بْنُ يعيشَ وإسْحٰقُ بْنُ إبْراهيم - واللّفْظُ لِعُبيْدٍ قال: حدّثنا يحْيى بْنُ آدم بْنِ سُليْمان مولى خالد بْنِ خالدٍ: حدّثنا زُهيْرٌ عنْ سُهيْلِ بْنِ أبي صالحٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «منعتِ الْعِراقُ دِرْهمها وقفيزها، ومنعتِ الشّأْمُ مُدْيها ودينارها، ومنعتْ مصْرُ إرْدبّها ودينارها، وعُدْتُمْ منْ حيْثُ بدأْتُمْ، وعُدْتُمْ منْ حيْثُ بدأْتُمْ، وعُدْتُمْ منْ حيْثُ بدأْتُمْ». شهِد على ذٰلك لحْمُ أبي هُريْرة ودمُهُ.

[7277] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(میں دیکھ رہا ہوں کہ) عراق نے اپنے درہم اور قفیز کو روک لیا ہے اور شام نے اپنے مدی اور دینار روک لیا ہے اور مصر نے اپنا اردب اور دینار روک لیا ہے اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمہارا آغاز تھا اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمہارا آغاز تھا۔ اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمہارا آغاز تھا۔" اس پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

فوائد و مسائل: ① قفیز، مدی اور اردب غلہ ماپنے کے پیمانے ہیں۔ عراق کا قفیز تقریباً سات سے 25 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ شام کا مدی تقریباً 51 کلوگرام کا ہوتا ہے اور مصر کا اردب تقریباً 55 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ ② اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ عراق، شام اور مصر فتح ہوں گے اور زکاۃ و عشر وغیرہ مرکز خلافت کو ادا کریں گے۔ بعد میں یہ مستقل ہو جائیں گے اور ادائیگی چھوڑ دیں گے۔ ③ جزیرۂ عرب مرکز خلافت نہ رہے گا بلکہ جزیرۂ عرب دینی، معاشی اور معاشرتی حالت سے ایسی حالت میں پہنچ جائے گا جیسا آغاز اسلام کے وقت تھا، پھر وہ دور بھی آئے گا جس میں عرب کی سرزمین اپنے خزانے اگل دے گی۔

(المعجم ۹) (بابٌ: فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ، وخُرُوجِ الدَّجَّالِ، ونُزُولِ عيسَى ابنِ مَرْيَمَ) (التحفة ۹)

باب:9- قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا ظہور اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

[۷۲۷۸] ۳٤ (۲۸۹۷) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا مُعلّى بْنُ منْصُورٍ: حدّثنا سُليْمانُ بْنُ بلالٍ: حدّثنا سُهيْلٌ عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة، أنّ رسُول الله ﷺ قال: "لا تقُومُ السّاعةُ حتّى تنْزِل الرُّومُ بالْأعْماقِ، أوْ بدابِقٍ، فيخْرُجُ إليْهِمْ جيْشٌ مِن الْمدينةِ، منْ خيارِ أهْلِ الْأرْضِ يوْمئذٍ، فإذا تصافُّوا قالتِ الرُّومُ: خلُّوا بيْننا وبيْن الّذين سبوْا منّا نُقاتِلْهُمْ، فيقُولُ الْمُسْلِمُون: لا، والله! لا نُخلّي بيْنكُمْ وبيْن إخْوانِنا، فيُقاتِلُونهُمْ، فينْهزِمُ ثُلُثٌ لا يتُوبُ اللهُ عليْهِمْ أبدًا. ويُقْتلُ ثُلُثُهُمْ، أفْضلُ الشُّهداءِ عنْد الله، ويفْتتِحُ الثُّلُثُ، لا يُفْتنُون أبدًا فيفْتتِحُون قُسْطُنْطِينِيّة، فبيْنما هُمْ يقْتسِمُون الْغنائِم، قدْ علّقُوا سُيُوفهُمْ بالزّيْتُونِ، إذْ صاح فيهِمُ الشّيْطانُ: إنّ الْمسِيح قدْ خلفكُمْ في أهْليكُمْ، فيخْرُجُون، وذلك باطِلٌ، فإذا جاءُوا الشّأم خرج، فبيْنما هُمْ يُعِدُّون لِلْقِتالِ، يُسوُّون الصُّفُوف، إذْ أُقيمتِ الصّلاةُ فينْزِلُ عيسى ابْنُ مرْيم ﷺ، فأمّهُمْ، فإذا رآهُ عدُوُّ الله ذاب كما يذُوبُ الْمِلْحُ في الْماءِ، فلوْ تركهُ لانْذاب حتّى يهْلِك، ولكِنْ يقْتُلُهُ اللهُ بيدِهِ، فيُريهِمْ دمهُ في حرْبتِهِ".

[7278] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پُرفضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے۔) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا، جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے، ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے: اللہ کی قسم! نہیں، ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے، چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کر لیں گے، اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے، وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا: مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ نکل پڑیں گے، مگر یہ جھوٹ ہوگا، جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں

سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی، اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے، پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔''

(المعجم ١٠) - (بَابٌ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ) (التحفة ١٠)

باب:10- قیامت قائم ہوگی تو لوگوں میں رومی (عیسائی) سب سے زیادہ ہوں گے

[٧٢٧٩] ٣٥-(٢٨٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ». فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا: إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ، وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ، وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ، وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ: وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ.

[7279] موسیٰ بن علی نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔'' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو۔ انھوں نے کہا: میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے) کہا: اگر تم نے یہ کہا ہے تو ان میں چار خصلتیں ہیں: وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد اس سے سنبھلتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور مسکینوں، یتیموں اور کمزوروں کے لیے سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں اور پانچویں خصلت بہت اچھی اور خوبصورت ہے: وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادشاہوں کے ظلم کو روکنے والے ہیں۔

[٧٢٨٠] ٣٦-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[7280] عبدالکریم بن حارث نے ابوشریح کو حدیث

يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ». قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَقَالَ عَمْرٌو: لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ.

بیان کی کہ حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔'' کہا: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے ان سے کہا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تمھاری طرف سے بیان کی جا رہی ہیں کہ تم ان کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہو؟ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے وہی کچھ کہا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (مستورد رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ کہہ رہے ہو (تو سنو!) یقیناً وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے بڑھ کر بردبار ہیں، مصیبت پیش آنے پر سب لوگوں سے زیادہ سخت جان ہیں اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے حق میں سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں۔

(المعجم ١١) - (بَابُ إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ) (التحفة ١١)

باب: 11- دجال کے ظہور سے پہلے سخت خونریزی کے عالم میں رومیوں (عیسائیوں) کی چڑھائی

[٧٢٨١] ٣٧ (٢٨٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ! جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ

[7281] ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے ابن علیہ سے روایت کی۔ اور الفاظ ابن حجر کے ہیں۔ کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوقتادہ عدوی سے اور انھوں نے یُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا، اس کا تکیۂ کلام ہی یہ تھا: عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے۔ وہ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ٹیک لگائے ہوئے تھے (یہ بات سنتے ہی) اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر کہنے لگے: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہو گی، نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی، پھر انھوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن (غیر مسلم) اہل اسلام

الْإِسْلَامِ، قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ، حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً - إِمَّا قَالَ: لَا يُرَى مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ: لَمْ يُرَ مِثْلُهَا - حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيُقْبِلُونَ، فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ».

کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے (مقابلے کے) لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر کہا: تمھاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔ مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستے آگے بھیجیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں ہوں گے (وہیں اپنی جانیں دے دیں گے۔) پھر وہ سب جنگ کریں گے حتی کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی، یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔ اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے، پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے، پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے، یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی واپس ہو جائیں اور وہ بھی، کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے، پھر مسلمان موت کے طلبگاروں کا دستہ آگے کریں گے اور شام تک جنگ کریں گے، پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی، کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کے طلبگار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف اٹھیں گے، اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کو ان (کافروں) کے خلاف کر دے گا، وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔ انھوں نے یا تو یہ الفاظ کہے: اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی اور یا یہ الفاظ کہے: اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا، وہ ان سے جونہی گزرے گا، مر کر گر جائے گا (ہوا بھی اتنی زہریلی ہو جائے گی۔) ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی، جو سو تھے، تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ

بچا ہوگا۔ (اب) وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے اور کیسا ورثہ (کن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک (نئی) مصیبت کے بارے میں سنیں گے جو اُس سے بھی بڑی ہوگی۔ ان تک یہ زور دار پکار پہنچے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو ہوگا سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں (سواریوں) کے رنگ تک پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے۔ یا (فرمایا:) روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں (یُسَیر کے بجائے) کہا: اُسیر بن جابر سے مروی ہے۔

[٧٢٨٢] (...) وحدَّثني مُحمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حدثنا حمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

[7282] حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوقتادہ سے اور انھوں نے یُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ سرخ آندھی آئی، پھر اسی کے مطابق حدیث بیان کی، البتہ ابن علیہ کی روایت مکمل اور سیر حاصل ہے۔

[٧٢٨٣] (...) وحدَّثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حدَّثنا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ: حدَّثنا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَالْبَيْتُ مَلْآنُ، قَالَ: فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[7283] شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے ابوقتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اُسیر بن جابر سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے جبکہ گھر بھرا ہوا تھا، کہا: اس وقت کوفہ میں سرخ آندھی چلی، پھر ابن علیہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَّالِ) (التحفة ١٢)

[٧٢٨٤] ٣٨-(٢٩٠٠) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد: حدّثنا جَرِيرٌ عَنْ عبدِ الْمَلكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عنْ جابرِ بْنِ سمُرَة، عنْ نافع بْن عُتْبَة قال: كُنّا مع رسُولِ اللهِ ﷺ في غَزْوةٍ قال: فأتى النّبيّ ﷺ قوْمٌ منْ قبلِ الْمغْرِبِ، علَيْهِمْ ثِيابُ الصُّوفِ، فوافقُوهُ عنْد أكمةٍ، فإنّهُمْ لقيامٌ ورسُولُ اللهِ ﷺ قاعدٌ، قال: قالتْ لِي نفْسِي: ائْتِهِمْ فقُمْ بيْنهُمْ وبيْنهُ، لا يغْتالُونهُ، قال: ثُمّ قُلْتُ: لعلّهُ نجِيٌّ معهُمْ، فأتيْتُهُمْ فقُمْتُ بيْنهُمْ وبيْنهُ، قال: فحفِظْتُ منْهُ أرْبعَ كلماتٍ، أعُدُّهُنّ في يدِي، قال: «تغْزُون جزِيرة الْعربِ، فيفْتحُها اللهُ، ثُمّ فارِسَ، فيفْتحُها اللهُ، ثُمّ تغْزُون الرُّوم، فيفْتحُها اللهُ، ثُمّ تغْزُون الدّجّال، فيفْتحُهُ اللهُ».

قال: فقال نافِعٌ: يا جابِرُ! لا نرى الدّجّال يخْرُجُ حتّى يُفْتح الرُّومُ.

باب:12-دجال سے پہلے حاصل ہونے والی مسلمانوں کی فتوحات

[7284] عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے تو نبی ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی جنھوں نے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ ٹیلے کے پاس آ کر آپ ﷺ سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: میرے دل نے مجھ سے کہا: تو بھی ان کے پاس چل اور ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہو جا، کہیں وہ آپ ﷺ پر دھوکے سے حملہ نہ کر دیں، پھر میں نے (دل میں) کہا: شاید آپ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں۔ (بہر حال) میں ان کے پاس گیا اور ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا ہو گیا، میں نے آپ سے (سن کر) چار باتیں یاد کر لیں جو میں اپنے ہاتھ (کی انگلیوں) پر شمار کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ جزیرۂ عرب میں (کفر کے خلاف) جنگ کرو گے تو اللہ تمھارے لیے فتح کرا دے گا، پھر فارس سے (جنگ کرو گے) تو اللہ اسے فتح کرا دے گا، پھر تم اہل روم سے جنگ کرو گے تو اللہ اسے فتح کرا دے گا، پھر تم دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تمھیں اس پر (بھی) فتح عطا کرے گا۔“

(جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: نافع رضی اللہ عنہ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) کہا: جابر! ہم نہیں سمجھتے کہ اہل روم پر فتح (حاصل) ہونے سے پہلے دجال ظاہر ہوگا۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ) (التحفة ١٣)

باب:13- قیامت سے پہلے (ظاہر) ہونے والی نشانیاں

[۷۲۸۵] ۳۹ (۲۹۰۱) حدّثنا أبو خيثمة زهير بن حرب وإسحق بن إبراهيم وابن أبي عمر المكّي - واللفظ لزهير - قال إسحق: أخبرنا، وقال الآخران: حدّثنا سفيان بن عيينة عن فرات القزاز، عن أبي الطفيل، عن حذيفة بن أسيد الغفاري قال: اطّلع النبيّ ﷺ علينا ونحن نتذاكر، فقال: «ما تذكرون؟» قالوا: نذكر الساعة، قال: «إنّها لن تقوم حتّى ترون قبلها عشر آيات». فذكر الدّخان، والدّجّال، والدّابّة، وطلوع الشّمس من مغربها، ونزول عيسى ابن مريم ﷺ، ويأجوج ومأجوج، وثلاثة خسوف: خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف بجزيرة العرب، وآخر ذلك نار تخرج من اليمن، تطرد النّاس إلى محشرهم.

[7285] سفیان بن عیینہ نے فرات قزاز سے، انھوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم باتیں کر رہے تھے تو نبی ﷺ نے اوپر سے ہمیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ''تم کیا باتیں کر رہے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو گے۔'' آپ نے دھوئیں (کے نمودار ہونے)، دجال، دابۃ الارض (زمین سے نمودار ہونے والے عجیب الخلقت جانور)، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریم ﷺ کے نزول، یاجوج ماجوج، تین جگہ زمین کا دھنسنا: ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۂ عرب میں اور آخر میں وہ آگ ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے (میدان) محشر کی طرف دھکیلے گی۔

فائدہ: لوگ بے سروسامانی اور پریشانی کے عالم میں بھاگ کر شام میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

[۷۲۸٦] ٤٠ (...) حدّثنا عبيد الله بن معاذ العنبريّ: حدّثنا أبي: حدّثنا شعبة عن فرات القزاز، عن أبي الطفيل، عن أبي سريحة حذيفة بن أسيد، قال: كان النبيّ ﷺ في غرفة ونحن أسفل منه، فاطّلع إلينا فقال: «ما تذكرون؟» قلنا: الساعة، قال: «إنّ الساعة لا تكون حتّى تكون عشر آيات: خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف في جزيرة العرب، والدّخان، والدّجّال، ودابّة الأرض، ويأجوج ومأجوج، وطلوع الشّمس من مغربها، ونار

[7286] عبیداللہ بن معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے فرات قزاز سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوطفیل سے، انھوں نے حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ بالاخانے میں تھے اور ہم آپ سے نیچے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: ''تم کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟'' ہم نے عرض کی: قیامت کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں گی، قیامت نہیں آئے گی: مشرق میں زمین کا دھنسنا، مغرب میں زمین کا دھنسنا اور جزیرۂ عرب میں زمین کا دھنسنا، دھواں، دجال، زمین کا چوپایہ، یاجوج

تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ».

ماجوج، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکے گی۔"

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ، لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا، فِي الْعَاشِرَةِ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

شعبہ نے کہا: عبدالعزیز بن رفیع نے مجھے بھی ابوطفیل سے اور انھوں نے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔ نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا (موقوف حدیث بیان کی) اور (مجھے حدیث سنانے والے فرات اور عبدالعزیز) دونوں میں سے ایک نے دسویں (نشانی) کے بارے میں کہا: عیسیٰ بن مریم ﷺ کا نزول اور دوسرے نے کہا: ایک ہوا (آندھی) ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔

[٧٢٨٧] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، بِمِثْلِهِ.

[7287] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے فرات سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بالا خانے میں تھے اور ہم اس کے نیچے باتیں کر رہے تھے، اور (آگے) اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا.

شعبہ نے کہا: اور میرا خیال ہے (کہ فرات نے) کہا: وہ جب قیام کے لیے رکیں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ رک جائے گی اور جب وہ دوپہر کو آرام کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ سکون پذیر ہو جائے گی۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، قَالَ أَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَقَالَ الْآخَرُ: رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ.

شعبہ نے کہا: مجھے کسی شخص نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ کہا: ان دونوں (کسی شخص اور فرات قزاز) میں سے ایک نے کہا: "عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول" اور دوسرے نے کہا: "ہوا جو انھیں سمندر میں ڈال دے گی۔"

[٧٢٨٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[7288] محمد بن مثنیٰ نے بھی ہمیں یہی (حدیث) بیان کی، کہا: ابونعمان حکم بن عبداللہ عجلی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: شعبہ نے ہمیں فرات سے حدیث بیان کی، انھوں نے

ُ الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ، فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ.

کہا: میں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: ہم باتیں کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا، (اس کے بعد) معاذ اور ابن جعفر کی حدیث ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، بِنَحْوِهِ، قَالَ: الْعَاشِرَةُ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.

ابن مثنیٰ نے کہا: ہمیں ابونعمان حکم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالعزیز بن رفیع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی، کہا: دسویں (علامت) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔

قَالَ شُعْبَةُ: وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

شعبہ نے کہا: عبدالعزیز نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ) (التحفة ١٤)

باب:14- قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی

[٧٢٨٩] ٤٢ - (٢٩٠٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى".

[7289] یونس اور عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابن مسیب نے کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو (شام کے شہر) بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

فائدہ: یہ پیشین گوئی 3 جمادی الثانیہ 654ھ کو پوری ہو چکی ہے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ: فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ) (التحفة ١٥)

باب:15- قیامت سے پہلے مدینہ کی سکونت اور اس کی آبادکاری

[٧٢٩٠] ٤٣-(٢٩٠٣) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ».

قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيلًا.

[7290] اسود بن عامر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مدینہ منورہ کے) گھر اہاب یا یہاب (کے مقام تک) پہنچ جائیں گے۔''

زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے پوچھا: یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟ انھوں نے کہا: اتنے اتنے میل ہے۔

فائدہ: یہ جگہ مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں واقع ہے لیکن اس کا کیا نام اور کتنے فاصلے پر ہے؟ اس کا صحیح طرح تعین نہیں ہو سکا۔

[٧٢٩١] ٤٤-(٢٩٠٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَّا تُمْطَرُوا، وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا».

[7291] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قحط یہ نہیں ہے کہ تم پر بارش نہ ہو، بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش ہو، پھر بارش ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ) (التحفة ١٦)

باب:16- مشرق سے، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نمودار ہوتے ہیں، فتنوں کا ظہور

[٧٢٩٢] ٤٥-(٢٩٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: «أَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، أَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

[7292] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کا رخ کیے ہوئے فرما رہے تھے: ''سنو! فتنہ یہاں ہوگا، سنو! فتنہ یہاں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔''

فائدہ: شیطان سورج طلوع ہوتے وقت اپنے سینگ مشرق کی طرف سے اس طرح بلند کرتا ہے کہ سورج ان کے درمیان سے طلوع ہوتا ہوا نظر آئے۔ سورج پرست اس وقت سورج کی طرف منہ کر کے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ شیطان کا مقصد اس

طرح درحقیقت اپنی پرستش کروانا ہوتا ہے۔

[۷۲۹۳] ٤٦ (...) وحدّثني عُبيدُ الله بْنُ عُمر القواريريُّ ومحمّدُ بْنُ الْمُثنّى؛ ح: وحدّثنا عُبيدُ الله بْنُ سعيدٍ، كُلُّهُمْ عنْ يحْيى الْقطّان. قال الْقواريريُّ: حدّثني يحْيى بْنُ سعيدٍ عنْ عُبيدِ الله بْنِ عُمر: حدّثني نافعٌ عنِ ابْنِ عُمر: أنّ رسُول الله ﷺ قام عنْد باب حفْصة، فقال بيده، نحْو الْمشْرق: «الْفتْنةُ هٰهُنا منْ حيْثُ يطْلُعُ قرْنُ الشّيْطان» قالها مرّتيْن أوْ ثلاثًا.

[7293] عبیداللہ بن عمر قواریری، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، ان سب نے یحییٰ (بن سعید) قطان سے روایت کی، قواریری نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ ؓ کے دروازے کے پاس کھڑے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''فتنہ اس سمت میں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔'' یہ بات آپ نے دو یا تین بار ارشاد فرمائی۔

وقال عُبيدُ الله بْنُ سعيدٍ في روايته: قام رسُولُ الله ﷺ عنْد باب عائشة.

عبیداللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

فائدہ: امہات المومنین کی رہائش گاہیں مسجد نبوی سے مشرق کی طرف واقع تھیں، ان کے دروازے مشرق کی طرف کھلتے تھے۔ ان میں حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ ؓ کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ نے مشرق، یعنی امہات المومنین کے گھروں کی مخالف سمت کی طرف اشارہ فرمایا اور بتایا کہ اس طرف سے فتنہ نمودار ہوگا۔ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد اسی سمت رہنے والے قبائل میں ارتداد پھیلا، جھوٹے نبی نمودار ہوئے اور خونریز جنگیں ہوئیں جن میں بڑی تعداد میں حفاظ اور قراء صحابہ شہید ہوئے۔ بعد کے ادوار میں بھی عراق سمیت مشرق میں واقع علاقوں سے فتنے نمودار ہوتے رہے۔ آیندہ بھی انھی علاقوں سے خوفناک فتنوں کے نمودار ہونے کے آثار ہیں۔ اگلی احادیث میں اس کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

[۷۲۹٤] ٤٧ (...) حدّثني حرْملةُ بْنُ يحْيى: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني يُونُسُ عن ابْنِ شهابٍ، عنْ سالم بْنِ عبْد الله، عنْ أبيه: أنّ رسُول الله ﷺ قال، وهُو مُسْتقْبِلُ الْمشْرق: «ها! إنّ الْفتْنة هٰهُنا، ها! إنّ الْفتْنة هٰهُنا، ها! إنّ الْفتْنة هٰهُنا، منْ حيْثُ يطْلُعُ قرْنُ الشّيْطان».

[7294] ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبکہ آپ نے مشرق کی طرف رخ کیا ہوا تھا: ''یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔''

[۷۲۹٥] ٤٨ (...) حدّثنا أبُو بكْر بْنُ أبي

[7295] عکرمہ بن عمار نے سالم سے اور انھوں نے

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''کفر کا سر ادھر سے ظاہر ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔

[٧٢٩٦] ٤٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: «هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا» ثَلَاثًا «حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ» يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

[7296] حنظلہ نے کہا: میں نے سالم سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے فرماتے ہوئے سنا: ''یاد رکھو! فتنہ اس طرف ہے، یاد رکھو! فتنہ اس طرف ہے۔'' تین بار (فرمایا) ''جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔

[٧٢٩٧] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَأَحْمَدُ ابْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! مَا أَسْأَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ، وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ! سَمِعْتُ أَبِي، عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هٰهُنَا» وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: «مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ» وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ، مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا﴾

[طٰه: ٤٠].

[7297] عبداللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبدالاعلیٰ اور احمد بن عمر وکیعی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ابان کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے سنا، کہہ رہے تھے: ''عراق والو! تم چھوٹی چھوٹی چیز (مثلاً: احرام کے دوران میں مچھر مارنے) کے بارے میں کتنے زیادہ سوال کرنے والے ہو اور (حضرت حسین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کو شہید کرنے جیسے) بڑے جرائم کے ارتکاب میں کتنے آگے بڑھے ہوئے ہو! میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنہ یہاں سے آئے گا۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا (اور فرمایا:) ''جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں۔'' اور تم لوگ (بلا دریغ) ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہو، جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے آل فرعون میں سے جسے قتل کیا تھا، غلطی سے کیا

تھا اس پر (بھی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "(اے موسیٰ!) تم نے ایک انسان کو قتل کیا تو (اس وقت) ہم نے تمھیں غم سے نجات دی اور تمھیں آزمائش (فتنے) میں ڈالا۔"

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے قتل خطا کو بھی آزمائش (فتنہ) قرار دیا اور تم ہر وقت عمداً قتل و غارت گری میں لگے ہو۔

وقال أحمد بن عمر في روايته: عن سالم، لم يقل: سمعت سالما.

اور احمد بن عمر نے اپنی روایت میں کہا: سالم سے روایت ہے۔ یہ نہیں کہا: میں نے سالم سے سنا۔

(المعجم ١٧) - (بابٌ: لَا تقومُ السَّاعةُ حتّى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذا الْخَلَصة) (التحفة ١١)

باب:17- قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ (قبیلۂ) دوس "ذوالخلصہ" کی عبادت کرے گا

[٧٢٩٨] ٥١ (٢٩٠٦) حدّثني محمّدُ بْنُ رافع وعبد بن حميد - قال عبد: أخبرنا، وقال ابن رافع: حدّثنا - عبد الرّزّاق: أخبرنا معمر عن الزّهريّ، عن ابن المسيّب، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «لا تقوم السّاعة حتّى تضطرب أليات نساء دوس، حول ذي الخلصة».

[7298] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین (چوتڑ)، ذوالخلصہ کے اردگرد (دوران طواف) مٹکیں گے۔"

وكانت صنما تعبدها دوس في الجاهليّة، بتبالة.

وہ (ذوالخلصہ) تبالہ میں ایک بت تھا، جاہلی دور میں قبیلۂ دوس اس کی پوجا کیا کرتا تھا۔

فائدہ: ذوالخلصہ یمن کے مقام تبالہ میں نصب کیے ہوئے ایک بت کا نام تھا، اس خبر سے مقصود یہ ہے کہ اہل ایمان کے خاتمے کے بعد جس کا ذکر اگلی حدیث میں ہے، بتوں کی کھلی پرستش اس وقت ہوگی جب قیامت کی آمد کے ابتدائی مراحل طے ہو رہے ہوں گے۔

[٧٢٩٩] ٥٢ (٢٩٠٧) حدّثنا أبو كامل الجحدريّ وأبو معن زيد بن يزيد الرّقاشيّ - واللّفظ لأبي معن - قالا: حدّثنا خالد بن الحارث: حدّثنا عبد الحميد بن جعفر عن الأسود بن العلاء، عن أبي سلمة، عن عائشة

[7299] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے اسود بن علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "دن اور رات (کا سلسلہ) اس وقت تک

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة: ٣٣] و [الصف: ٩] أَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ، قَالَ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ».

ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزیٰ کی عبادت (دوبارہ) نہ ہونے لگے۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: "وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، چاہے یہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔" تو میں سمجھتی تھی کہ یہ کام مکمل ہوگیا (اور عرب میں دوبارہ کبھی بت پرستی نہیں ہوگی۔) آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں سے جو اللہ نے چاہا وہ عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کو موت کے حوالے کر دے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر موجود نہیں ہوگی، وہ اپنے (مشرک) آباء واجداد کے دین پر واپس چلے جائیں گے۔"

[٧٣٠٠] (...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - وَهُوَ الْحَنَفِيُّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7300] ابوبکر حنفی نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٨) - (بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ) (التحفة ١٨)

باب:18- قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی، آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آزمائش کی (شدت کی) بنا پر تمنا کرے گا کہ اس مرنے والے کی جگہ وہ ہو

[٧٣٠١] ٥٣-(١٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ». [راجع: ٣٩٦]

[7301] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔"

[٧٣٠٢] ٥٤ (...) حدثنا عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان بن صالح ومحمد بن يزيد الرفاعي - واللفظ لابن أبان - قالا: حدثنا ابن فضيل عن أبي إسماعيل، عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «والذي نفسي بيده! لا تذهب الدنيا حتى يمر الرجل على القبر فيتمرغ عليه، ويقول: يا ليتني كنت مكان صاحب هذا القبر، وليس به الدين إلا البلاء».

[7302] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک رخصت نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص (کسی کی) قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے پاس دین نہیں ہوگا، بس آزمائش ہوگی۔''

فائدہ: وہ دین کے بچاؤ کے لیے یہ تمنا نہیں کر رہا ہوگا بلکہ آزمائش کی شدت کی بنا پر یہ تمنا کر رہا ہوگا۔

[٧٣٠٣] ٥٥ (٢٩٠٨) حدثنا ابن أبي عمر المكي: حدثنا مروان عن يزيد - وهو ابن كيسان - عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: «والذي نفسي بيده! ليأتين على الناس زمان لا يدري القاتل في أي شيء قتل، ولا يدري المقتول على أي شيء قتل».

[7303] ابن ابی عمر مکی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان نے یزید سے ــ اور وہ ابن کیسان ہے ــ حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کس بات پر قتل کیا گیا۔''

[٧٣٠٤] ٥٦ (...) وحدثنا عبد الله بن عمر بن أبان وواصل بن عبد الأعلى قالا: حدثنا محمد بن فضيل عن أبي إسماعيل الأسلمي، عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «والذي نفسي بيده! لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم، لا يدري القاتل فيم قتل، ولا المقتول فيم قتل»، فقيل: كيف يكون ذلك؟ قال: «الهرج، القاتل والمقتول في النار».

[7304] عبداللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبدالاعلی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے ابواسماعیل اسلمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آ جائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔'' عرض کی گئی: یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اندھا دھند خونریزی ہوگی، قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ

میں جائیں گے۔"

وفي رواية ابْنِ أَبانَ قالَ: هُوَ يَزيدُ بْنُ كَيْسانَ عَنْ أَبي إِسْماعِيلَ، لَمْ يَذْكُرِ الأَسْلَمِيَّ.

ابن ابان کی روایت میں (اس طرح) ہے: کہا: وہ یزید بن کیسان ہے (جس کے بارے میں کہا گیا ہے) ابواسماعیل سے روایت ہے۔ (اس کا پورا نام ابواسماعیل یزید بن کیسان ہے) انھوں نے (اس کی نسبت) "اسلمی" کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٣٠٥] ٥٧-(٢٩٠٩) حَدَّثَنا أَبو بَكْرِ بْنُ أَبي شَيْبَةَ وابْنُ أَبي عُمَرَ - واللَّفْظُ لأَبي بَكْرٍ - قالا: حَدَّثَنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ؛ سَمِعَ أَبا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ».

[7305] زیاد بن سعد نے زہری سے اور انھوں نے سعید (بن مسیب) سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے روایت ہے: "کعبہ کو حبشہ سے (تعلق رکھنے والا) دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص گرائے گا۔"

[٧٣٠٦] ٥٨-(...) حَدَّثَني حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَني يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ».

[7306] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبے کو گرائے گا۔"

[٧٣٠٧] ٥٩-(...) حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْني الدَّراوَرْدِيَّ، عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبي الْغَيْثِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[7307] قتیبہ بن سعید نے ہمیں عبدالعزیز دراوردی سے روایت کی، انھوں نے ثور بن زید سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حبشہ کا دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص اللہ عزوجل کے گھر کو گرائے گا۔"

[٧٣٠٨] ٦٠-(٢٩١٠) حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْني ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبي الْغَيْثِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطانَ يَسُوقُ

[7308] قتیبہ بن سعید نے اسی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔"

النَّاسَ بِعَصَاهُ».

فائدہ: تشدد کے زور پر لوگوں کو محکوم بنا لے گا۔

[٧٣٠٩] ٦١ (٢٩١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي، حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ».

[7309] عبدالکبیر بن عبدالمجید ابوبکر حنفی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عمر بن حکم کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات کا سلسلہ منقطع نہیں ہو گا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ بنے گا جسے جہجاہ کہا جائے گا۔''

قَالَ مُسْلِمٌ: هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ: شَرِيكٌ، وَعُبَيْدُ اللهِ، وَعُمَيْرٌ، وَعَبْدُ الْكَبِيرِ، بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے (عبدالکبیر کے حوالے سے) کہا: یہ چار بھائی ہیں: شریک، عبیداللہ، عمیر اور عبدالکبیر، یہ عبدالمجید کے بیٹے ہیں۔

فائدہ: یہ جملہ امام مسلم کے شاگرد اور صحیح مسلم کے راوی ابو اسحاق کا ہے جو انھوں نے امام مسلم سے سن کر لکھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث بیان کرتے ہوئے محدثین راویان حدیث کا مکمل تعارف کرواتے تھے جسے بعض اوقات ان کے شاگرد مزید فائدے کے لیے کتاب کے نسخے کے ساتھ ہی درج کر دیتے تھے۔

[٧٣١٠] ٦٢ (٢٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ».

[7310] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں (اون) کے ہوں گے۔''

[٧٣١١] ٦٣ (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ

[7311] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم ایک ایسی امت سے جنگ کرو گے جو بالوں

السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ».

کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔"

[٧٣١٢] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْآنُفِ».

[7312] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اس (کی سند) کو نبی ﷺ تک پہنچایا، آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم اس قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں سے ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناک والی قوم سے جنگ کرو گے۔"

[٧٣١٣] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ، وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ».

[7313] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے جنگ کریں گے۔ یہ ایسی قوم ہے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، یہ لوگ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے، بالوں (کے جوتوں) میں چلتے ہوں گے۔"

[٧٣١٤] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، حُمْرُ الْوُجُوهِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ».

[7314] قیس بن ابی حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، وہ سرخ چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے۔"

[٧٣١٥] ٦٧-(٢٩١٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ

[7315] اسماعیل بن ابراہیم نے جریری سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابونضرہ سے روایت کی، کہا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انھوں نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی قفیز

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا، وَلَا يَعُدُّهُ عَدَدًا».

ابوسعید (خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔"

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: «يَحْثِي الْمَالَ».

اور (علی) بن حجر کی روایت میں (يحثو المال کے بجائے) يحثي المال ہے (معنی ایک ہی ہے۔)

[٧٣١٨] ٦٩-(٢٩١٤/٢٩١٣) وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ».

[7318] عبدالصمد بن عبدالوارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔"

[٧٣١٩] (...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7319] اور ابومعاویہ نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٢٠] ٧٠-(٢٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ، حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: «بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ، تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ».

[7320] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابومسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ نے خندق کھودنے کا آغاز کیا تو عمار رضی اللہ عنہ سے ایک بات ارشاد فرمائی، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور فرمانے لگے: "سمیہ کے بیٹے کی مصیبت! تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔"

فوائد و مسائل: ❶ اس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے آنے والے حوادث کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی۔ (ا) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک گروہ بغاوت کرے گا۔ (ب) حضرت عمار رضی اللہ عنہ حق کی طرف ہوں گے۔ (ج) وہ باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔ یہ پیشین گوئی بھی من وعن پوری ہوئی۔ ❷ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے وابستہ اس پیشین

گوئی فرمائی اور یہ صحابہ میں مشہور ہوئی۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید ؓ نے روایت کی کہ مسجد نبوی کی تعمیر کے موقع پر، جس میں ابوسعید خدری ؓ شریک تھے، یہ بات فرمائی۔ (صحیح البخاری، حدیث: 447) جبکہ صحیح مسلم کی موجودہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کی کھدائی کے موقع پر بھی حضرت عمار ؓ سے یہی بات ارشاد فرمائی تھی۔

[٧٣٢١] ٧١ (...) وحدّثني مُحمّدُ بنُ مُعاذِ بنِ عبّادٍ العنبريُّ وهُريمُ بنُ عبدِ الأعلى قالا: حدّثنا خالدُ بنُ الحارثِ ح: وحدّثنا إسحاقُ بنُ إبراهيمَ وإسحاقُ بنُ منصورٍ ومحمودُ بنُ غيلانَ ومحمّدُ بنُ قدامةَ قالوا: أخبرنا النّضرُ بنُ شُميلٍ، كلاهما عن شُعبةَ، عن أبي مسلمةَ بهذا الإسنادِ نحوهُ، غيرَ أنّ في حديثِ النّضرِ: قال: أخبرني من هو خيرٌ منّي، أبو قتادةَ، وفي حديثِ خالدِ بنِ الحارثِ قال: أُراهُ يعني أبا قتادةَ، وفي حديثِ خالدٍ: ويقولُ: «ويسَ» أو يقولُ: «يا ويسَ ابنِ سُميّةَ».

[7321] اور خالد بن حارث اور نضر بن شمیل دونوں نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے ابومسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی، البتہ نضر کی حدیث میں ہے: مجھے مجھ سے بہتر شخص ابوقتادہ ؓ نے خبر دی۔۔۔ اور خالد بن حارث کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے ان کی مراد ابوقتادہ ؓ سے تھی۔ اور خالد کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ فرمانے لگے: ''افسوس!'' یا فرمایا: ''وائے افسوس ابن سمیہ پر!''

[٧٣٢٢] ٧٢ (٢٩١٦) وحدّثني مُحمّدُ بنُ عمرِو بنِ جبلةَ: حدّثنا مُحمّدُ بنُ جعفرٍ ح: وحدّثنا عُقبةُ بنُ مُكرمٍ العمّيُّ وأبو بكرِ بنُ نافعٍ قالوا: حدّثنا غُندرٌ: حدّثنا شُعبةُ قال: سمعتُ خالدًا يُحدّثُ عن سعيدِ بنِ أبي الحسنِ، عن أُمّهِ، عن أُمّ سلمةَ: أنّ رسولَ اللّهِ ﷺ قال لعمّارٍ: «تقتُلُكَ الفئةُ الباغيةُ».

[7322] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے خالد حذاء کو سعید بن ابوالحسن سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار ؓ سے فرمایا: ''تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

[٧٣٢٣] (...) وحدّثني إسحاقُ بنُ منصورٍ: أخبرنا عبدُ الصّمدِ بنُ عبدِ الوارثِ: حدّثنا شُعبةُ: حدّثنا خالدٌ الحذّاءُ عن سعيدٍ

[7323] عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد حذاء نے سعید بن ابی حسن اور حسن سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے اپنی والدہ

ابن أبي الحسن والحسن، عن أمهما، عن أم سلمة عن النبي ﷺ بمثله.

سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٢٤] ٧٣-(...) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن ابن عون، عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ: «تقتل عمارا الفئة الباغية».

[7324] ابن عون نے حسن سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔"

[٧٣٢٥] ٧٤-(٢٩١٧) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: سمعت أبا زرعة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «يهلك أمتي هذا الحي من قريش». قالوا: فما تأمرنا؟ قال: «لو أن الناس اعتزلوهم».

[7325] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوزرعہ سے سنا، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: پھر آپ ہمیں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "کاش! لوگ ان سے الگ ہو جائیں۔"

[٧٣٢٦] حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي وأحمد بن عثمان النوفلي قالا: حدثنا أبو داود: حدثنا شعبة، في هذا الإسناد، في معناه.

[7326] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٧٣٢٧] ٧٥-(٢٩١٨) حدثنا عمرو الناقد وابن أبي عمر - واللفظ لابن أبي عمر - قالا: حدثنا سفيان عن الزهري، عن سعيد ابن المسيب، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «قد مات كسرى فلا كسرى بعده، وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده، والذي نفسي بيده! لتنفقن كنوزهما في سبيل الله».

[7327] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسریٰ مر گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر نہیں ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔"

[٧٣٢٨] حدثني حرملة بن يحيى: أخبرنا

[7328] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے سفیان کی

ابن وهب: أخبرني يونس؛ ح: وحدثني ابن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق: أخبرنا معمر، كلاهما عن الزهري بإسناد سفيان ومعنى حديثه.

سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[7329] ٧٦ (...) حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: "هلك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده، وقيصر ليهلكن ثم لا يكون قيصر بعده، ولتقسمن كنوزهما في سبيل الله".

[7329] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، ان میں سے (یہ حدیث بھی) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسریٰ ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا، پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔"

[7330] ٧٧ (٢٩١٩) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا جرير عن عبد الملك بن عمير، عن جابر بن سمرة قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده" فذكر بمثل حديث أبي هريرة سواء.

[7330] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔" (آگے) انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[7331] ٧٨ (...) حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو كامل الجحدري قالا: حدثنا أبو عوانة عن سماك بن حرب، عن جابر بن سمرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "لتفتحن عصابة من المسلمين - أو من المؤمنين - كنز آل كسرى الذي في الأبيض".

قال قتيبة: من المسلمين، ولم يشك.

[7331] قتیبہ بن سعید اور ابوکامل جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "مسلمانوں یا (فرمایا:) مومنوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے کو، جو سفید (عمارت) میں ہے ضرور بالضرور فتح کرے گی۔"

قتیبہ نے "مسلمانوں کی" (جماعت) کہا اور کسی شک کا اظہار نہیں کیا۔

فائدہ: یہ سب پیشین گوئیاں جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے فوری بعد کے زمانے کے بارے میں تھیں، من وعن پوری ہوچکی ہیں۔

[٧٣٣٢] (...) حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[7332] شعبہ نے سماک بن حرب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٧٣٣٣] (٢٩٢٠) حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا».

[7333] عبدالعزیز بن محمد نے ثور بن زید دیلی سے، انھوں نے ابوالغیث سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ایک شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں ہے اور ایک جانب سمندر میں ہے؟'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے بنو اسحاق میں سے ستر ہزار لوگ جہاد کریں گے۔ وہاں پہنچ کر وہ اتریں گے تو ہتھیاروں سے جنگ کریں گے نہ تیر اندازی کریں گے، وہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، تو اس (شہر) کی ایک جانب گر جائے گی۔''

قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: «الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ، فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ، وَيَرْجِعُونَ».

ثور نے کہا: میں یہی جانتا ہوں کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے وہی (کنارہ) کہا (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''جو سمندر میں ہے، پھر وہ دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس (شہر) کا دوسرا کنارا بھی گر جائے گا، پھر وہ تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا اور وہ اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے اور غنائم حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیختی ہوئی آواز آئے گی کہ دجال نمودار ہو گیا، چنانچہ وہ (مسلمان) ہر چیز چھوڑ دیں گے اور واپس پلٹ پڑیں گے۔''

[٧٣٣٤] (...) حدَّثني مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ

[7334] سلیمان بن بلال نے کہا: ہمیں ثور بن زید دیلی نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنِي فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[٧٣٣٥] ٧٩ (٢٩٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ، فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ».

[7335] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''یہود تم سے جنگ کریں گے اور تم انھیں اچھی طرح قتل کرو گے، یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے، آگے بڑھ، اس کو قتل کر۔''

[٧٣٣٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي».

[7336] یحییٰ نے ہمیں عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی حدیث میں کہا: ''یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔''

[٧٣٣٧] ٨٠ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ، حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، تَعَالَ فَاقْتُلْهُ».

[7337] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے سالم کو کہتے ہوئے سنا: ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اور یہود آپس میں جنگ کرو گے، یہاں تک کہ پتھر کہے گا: ''اے مسلمان! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے، آگے بڑھ، اسے قتل کر دے۔''

[٧٣٣٨] ٨١ (...) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَقْتَتِلُكُمُ الْيَهُودُ، فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ».

[7338] ابن شہاب نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تم سے جنگ کریں گے (آخرکار) تمھیں ان پر تسلط عطا کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ پتھر (بھی) کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو قتل کر دو۔''

[٧٣٣٩] ٨٢ (٢٩٢٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

[7339] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ

عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ».

مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ کریں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے حتی کہ یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپے گا اور پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہ ایک یہودی ہے، آگے بڑھ، اس کو قتل کر دے، سوائے غرقد کے درخت کے (وہ نہیں کہے گا) کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔"

[٧٣٤٠] ٨٣-(٢٩٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ».

[7340] ابوالاحوص اور ابوعوانہ دونوں نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے۔"

وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ: قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابوالاحوص کی حدیث میں انھوں (ابوبکر بن ابی شیبہ) نے مزید کہا کہ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ (بات) رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٧٣٤١] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[7341] اور ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: فَاحْذَرُوهُمْ.

سماک نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان (جھوٹوں) سے بچ کر رہو۔

[٧٣٤٢] ٨٤-(١٥٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - قَالَ إِسْحٰقُ:

[7342] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت

حَرْبٍ، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ".

قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ دجالوں اور کذابوں کو بھیجا جائے گا جو تیس کے قریب ہوں گے۔ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔"

[۷۳۴۳] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: حَتّٰى يَنْبَعِثَ.

[7343] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے کہا: یہاں تک کہ وہ (شیطان کی طرف سے) مبعوث ہو کر آئیں گے۔

(المعجم ١٩) (بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ) (التحفة ١٩)

باب:19-ابن صیاد کا تذکرہ

فائدہ: ابن صیاد یا ابن صائد ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔اس کا نام "صاف" یا صافی تھا۔بچپن سے اس کے اطوار، انداز عجیب تھے۔اس میں دجال کی عام نشانیوں میں سے کچھ نشانیاں بھی نظر آتی تھیں (دیکھیے، جامع الترمذی، حدیث 2248) اس باب کی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بعض غیر مرئی (شیطانی) قوتوں سے اس کا رابطہ تھا جیسے کاہنوں وغیرہ کا ہوتا ہے۔اس کی بعض باتوں سے یہ شک ہوتا تھا کہ وہ دجال ہو سکتا ہے۔صحابہ کو یہ شک ہوا بھی۔رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات چیت کر کے اور اس کی بے خبری میں اس کے پاس سے آنے والی آوازوں یا اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اس کی حقیقت جاننے کی کوشش فرمائی، لیکن اس کا معاملہ مشکوک ہی رہا۔آپ نے اس کے ساتھ رابطہ رکھنے والی نادیدہ قوتوں کو آزمانے کے لیے اس سے سوال بھی کیا تو پتہ چلا کہ وہ غیر معمولی قوتوں کا حامل نہیں،اس لیے آپ نے اسے نظر انداز فرما دیا۔اس نے اسلام قبول کرنے کا دعویٰ بھی کیا اور حج وغیرہ بھی کیے لیکن اس کی مشتبہ باتوں کی بنا پر آخر تک صحابہ کے سامنے اس کا معاملہ مشکوک ہی رہا۔اس سے علانیہ طور پر اور صریح انداز میں کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوا جس کی بنا پر اس کے خلاف کوئی زجری کارروائی ہوتی۔بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ بڑا دجال تو نہ تھا لیکن ان تیس (30) دجالوں میں سے ایک ہو سکتا ہے جن کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی۔رسول اللہ ﷺ نے براہ راست اللہ تعالیٰ سے اس کی حقیقت جاننے کے بجائے خود اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش فرمائی۔مقصود یہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی امت آپ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے خود اس طرح کے لوگوں کی حقیقت پہچاننے کی کوشش کرے اور ہمیشہ گمراہی سے محفوظ رہے۔

[۷۳۴۴] ۸۵ - (۲۹۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ

[7344] جریر نے اعمش سے،انھوں نے ابو وائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت

قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ، فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَكَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «تَرِبَتْ يَدَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَقَالَ: لَا، بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! حَتّٰى أَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرٰى، فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ».

کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا، تو ایسا لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے کہا: نہیں، بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کو قتل کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی ہے جو تمھارا گمان ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔“

[٧٣٤٥] ٨٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» فَقَالَ: دُخٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ، فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ، لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ».

[7345] ابومعاویہ نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہم ابن صیاد کے پاس سے گزرے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”میں نے تمھارے لیے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے۔“ اس نے کہا: وہ دخ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، اگر یہ وہی ہے جس کا تمھیں خوف ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اپنے ذہن میں سورۂ دخان کی آیت: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ ”لہٰذا آپ انتظار کریں جس دن آسمان ظاہر دھواں لائے گا“ (الدخان 10:44) کا خیال فرمایا۔ (مسند أحمد 148/2، وجامع الترمذي، حديث: 2415، وسنن أبي داود، حديث: 4329) سے الدخان کا لفظ بھی پورا معلوم نہیں ہو سکا۔ جس طرح شیاطین اور کاہنوں کا معاملہ ہے کہ وہ ادھوری باتیں اچک کر کاہنوں تک پہنچاتے ہیں، اسی طرح ابن صیاد کو بھی ایک ادھورا لفظ پہنچایا گیا۔

[٧٣٤٦] ٨٧ (٢٩٢٥) حدثنا محمد بن المثنى: حدثنا سالم بن نوح عن الجريري، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد قال: لقيه رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر في بعض طرق المدينة، فقال له رسول الله ﷺ: «أتشهد أني رسول الله؟» فقال هو: أتشهد أني رسول الله؟ فقال رسول الله ﷺ: «آمنت بالله وملائكته وكتبه، ما ترى؟» قال: أرى عرشا على الماء، فقال رسول الله ﷺ: «ترى عرش إبليس على البحر، وما ترى؟» قال: أرى صادقين وكاذبا أو كاذبين وصادقا، فقال رسول الله ﷺ: «لبس عليه، دعوه».

[7346] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی، کہا: مدینہ کے ایک راستے میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کی اس (ابن صیاد) سے ملاقات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں، تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا: مجھے پانی پر ایک تخت نظر آتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھ رہے ہو، تجھے اور کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا: میں دو سچوں اور ایک جھوٹے کو یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کا معاملہ خود) اس کے سامنے گڈمڈ کر دیا گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔''

[٧٣٤٧] ٨٨ (٢٩٢٦) حدثناه يحيى بن حبيب ومحمد بن عبد الأعلى قالا: حدثنا المعتمر قال: سمعت أبي قال: حدثنا أبو نضرة عن جابر بن عبد الله قال: لقي نبي الله ﷺ ابن صائد، ومعه أبو بكر وعمر، وابن صائد مع الغلمان، فذكر نحو حديث الجريري.

[7347] معتمر کے والد (سلیمان) نے کہا: ہمیں ابونضرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے حدیث بیان کی، کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ کی ابن صائد سے ملاقات ہوئی اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ تھے اور ابن صائد (دوسرے) لڑکوں کے ساتھ تھا، پھر جریری کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٣٤٨] ٨٩ (٢٩٢٧) حدثني عبيد الله بن عمر القواريري ومحمد بن المثنى قالا: حدثنا عبد الأعلى: حدثنا داود عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: صحبت ابن صائد إلى مكة، فقال لي: أما قد لقيت من الناس، يزعمون أني الدجال، ألست

[7348] داود نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: مکہ کی طرف جاتے ہوئے (راستے میں) میرا اور ابن صیاد کا ساتھ ہو گیا، اس نے مجھ سے کہا: میں کچھ ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا تھا: ''اس کے بچے نہیں ہوں گے؟'' کہا: میں

سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إنه لا يولد له» قال: قلت: بلى، قال: فقد ولد لي، أوليس سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لا يدخل المدينة ولا مكة» قلت: بلى. قال: فقد ولدت بالمدينة، وها أنا أريد مكة. قال: ثم قال لي في آخر قوله: أما، والله! إني لأعلم مولده، ومكانه وأين هو. قال: فلبسني.

نے کہا: کیوں نہیں! (سنا تھا۔) اس نے کہا: میرے بچے ہوئے ہیں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے نہیں سنا تھا: ''وہ (دجال) مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں''؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اس نے کہا: میں مدینے کے اندر پیدا ہوا اور اب مکہ کی طرف جا رہا ہوں۔ انھوں نے کہا: پھر اپنی بات کے آخر میں اس نے مجھ سے کہا: دیکھیں! اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش، اس کے رہنے کی جگہ اور وہ کہاں ہے سب جانتا ہوں۔ (اس طرح) اس نے (اپنی حیثیت کے بارے میں) مجھے الجھا دیا۔

فائدہ: اسے کیسے معلوم ہوا کہ اصل دجال کی جائے پیدائش اور ٹھکانا وغیرہ کہاں ہے؟ اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ یا تو وہ خود چھوٹا موٹا دجال ہے یا کم از کم دجال کا قرب رکھنے والی قوتوں، شیاطین وغیرہ سے اس کا قریبی رابطہ ہے۔

[٧٣٤٩] ٩٠-(...) حدثنا يحيى بن حبيب ومحمد بن عبد الأعلى قالا: حدثنا المعتمر قال: سمعت أبي يحدث عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: قال لي ابن صائد، فأخذتني منه ذمامة: هذا عذرت الناس، مالي ولكم؟ يا أصحاب محمد! ألم يقل نبي الله ﷺ: «إنه يهودي» وقد أسلمت، قال: «ولا يولد له» وقد ولد لي، وقال: «إن الله قد حرم عليه مكة» وقد حججت.

قال فما زال حتى كاد أن يأخذ في قوله، قال: فقال له: أما، والله! إني لأعلم الآن حيث هو، وأعرف أباه وأمه، قال: وقيل له: أيسرك أنك ذاك الرجل؟ قال فقال: لو عرض علي ما كرهت.

[7349] معتمر کے والد (سلیمان) ابونضرہ سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں، کہا: مجھ سے ابن صائد نے ایک بات کی تو مجھے اس سے سخت شرمندگی محسوس ہوئی۔ (اس نے کہا:) اس بات پر میں اور لوگوں کو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد! آپ لوگوں کا میرے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''دجال یہودی ہوگا۔'' اور میں مسلمان ہو چکا ہوں، کہا: ''وہ لاولد ہوگا۔'' جبکہ میری اولاد ہوئی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ نے مکہ (میں داخلہ) اس پر حرام کر دیا ہے۔'' اور میں حج کر چکا ہوں۔

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ (ابن صائد) مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا جن سے امکان تھا کہ اس کی بات میرے دل میں بیٹھ جاتی۔ کہا: پھر وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس وقت میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے، میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔ کہا: اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمھیں یہ بات اچھی لگے گی کہ تم وہ (دجال) آدمی ہو؟ اس نے کہا: اگر مجھ کو اس کی پیشکش کی جائے تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔

فائدہ: اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ حج وغیرہ جیسے ظاہری اعمال کے باوجود اس کے دل میں حقیقی ایمان موجود نہ تھا۔ وہ دنیا میں باطل کا سب سے بڑا نمایندہ دجال، بننے کو ناپسند نہیں کرتا تھا لیکن جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بے وقعت اور اپنی ہوا شخص تھا، اسے شیطانی قوتوں کا حامل دجال بننے میں دلکشی نظر آتی تھی، لیکن جب اسے دجال قرار دے کر نفرت کا اظہار کیا جاتا تھا تو یہ بات بھی اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔

[۷۳۵۰] ۹۱ (...) حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ الْمُثنَّى: حدَّثنا سالِمُ بنُ نُوحٍ: أخْبرني الْجُريْرِيُّ عنْ أبِي نضْرة، عنْ أبِي سعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قال: خرجْنا حُجَّاجا أوْ عُمَّارا ومعنا ابْنُ صائِدٍ، قال: فنزلْنا منْزِلًا، فتفرَّق النَّاسُ وبقِيتُ أنا وهُو، فاسْتوْحشْتُ مِنْهُ وحْشةً شدِيدةً مِمَّا يُقالُ عليْهِ، قال: وجاء بِمتاعِهِ فوضعهُ مع متاعِي، فقُلْتُ: إنَّ الْحرَّ شدِيدٌ، فلوْ وضعْتهُ تحْت تِلْك الشَّجرةِ، قال: ففعل، قال: فرُفِعتْ لنا غنمٌ، فانْطلق فجاء بِعُسٍّ، فقال: اشْربْ، أبا سعِيدٍ! فقُلْتُ: إنَّ الْحرَّ شدِيدٌ واللَّبنُ حارٌّ، ما بِي إلَّا أنِّي أكْرهُ أنْ أشْرب عنْ يدِهِ - أوْ قال: آخُذ عنْ يدِهِ - فقال: أبا سعِيدٍ! لقدْ هممْتُ أنْ آخُذ حبْلًا فأُعلِّقهُ بِشجرةٍ ثُمَّ أخْتنِق مِمَّا يقُولُ لِي النَّاسُ، يا أبا سعِيدٍ! منْ خفِي عليْهِ حدِيثُ رسُولِ اللهِ ﷺ ما خفِي عليْكُمْ، معْشر الْأنْصارِ! ألسْتُ منْ أعْلمِ النَّاسِ بِحدِيثِ رسُولِ اللهِ ﷺ؟ أليْس قدْ قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «هُو كافِرٌ» وأنا مُسْلِمٌ؟ أوليْس قدْ قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «هُو عقِيمٌ لا يُولدُ لهُ» وقدْ تركْتُ ولدِي بِالْمدِينةِ؟ أوليْس قدْ قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لا يدْخُلُ الْمدِينة ولا مكَّة» وقدْ

[7350] جریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: ہم حج یا عمرہ کرنے کے لیے گئے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا، ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو لوگ منتشر ہو گئے، صرف میں اور وہ رہ گئے۔ اس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا تھا، اس کی بنا پر مجھے اس سے سخت وحشت ہونے لگی، کہا: وہ اپنا سامان لے کر آیا اور اسے میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دو تو (بہتر ہو)، اس نے ایسا ہی کیا، پھر کچھ بکریاں ہمارے سامنے نمودار ہوئیں وہ گیا اور دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے آیا اور کہا: ابوسعید! پئیں، میں نے کہا: گرمی سخت ہے اور دودھ گرم ہے۔ میرے ساتھ اس کے علاوہ اور کوئی معاملہ نہ تھا کہ مجھے ناپسند تھا کہ میں اس کے ہاتھ سے دودھ پیوں۔۔ یا کہا: اس کے ہاتھ سے دودھ لوں۔۔ وہ کہنے لگا: ابوسعید! لوگ میرے متعلق جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے (کبھی کبھی) میں ارادہ کرتا ہوں کہ ایک رسی لے کر درخت پر لٹکاؤں اور پھانسی لے لوں۔ ابوسعید! جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم نہیں (ان کی بات الگ ہے، لیکن) اے انصار کی جماعت! تم پر تو کچھ مخفی نہیں ہے۔ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''وہ (دجال) کافر ہے۔'' جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''وہ بانجھ ہے، اس کے بچے نہیں ہوں گے۔'' اور میں اپنی اولاد کو مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں؟ اور کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا:

أقبلتُ من المدينة وأنا أريدُ مكّة؟.

''وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں۔'' اور میں مدینہ سے آیا ہوں اور مکہ جارہا ہوں؟

قال أبو سعيد الخدريّ: حتّى كدتُ أنْ أعذره، ثمّ قال: أما، والله! إنّي لأعرفه وأعرفُ مولده وأين هو الآن.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا کہ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کو اور اس کی جائے پیدائش کو پہچانتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ وہ اب کہاں ہے۔

قال: قلتُ له: تبًّا لك، سائر اليوم.

کہا: میں نے اس سے کہا: باقی سارا دن تیرے لیے تباہی اور ہلاکت ہو! (تیرا اس سے اتنا قریب تعلق ہے!)

[٧٣٥١] ٩٢-(٢٩٢٨) حدّثنا نصرُ بنُ عليّ الجهضميّ: حدّثنا بشرٌ يعني ابن مفضّل، عن أبي مسلمة، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد قال: قال رسولُ الله ﷺ لابن صائد: «ما تربةُ الجنّة؟» قال: درمكةٌ بيضاء، مسكٌ، يا أبا القاسم! قال: «صدقتَ».

[7351] ابومسلمہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: ''جنت کی مٹی کیسی ہے؟'' اس نے کہا: اے ابوالقاسم! باریک سفید، کستوری (جیسی) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے سچ کہا۔''

[٧٣٥٢] ٩٣-(...) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة: حدّثنا أبو أسامة عن الجُريريّ، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدريّ أنّ ابن صيّاد سأل النّبيّ ﷺ عن تربة الجنّة؟ فقال: «درمكةٌ بيضاء، مسكٌ خالصٌ».

[7352] جریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''باریک سفید، خالص کستوری (کی طرح) ہے۔''

فائدہ: دونوں حدیثوں کو ایک ساتھ رکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے سوال کیا۔ یہودی عموماً اس طرح کے سوالات کیا کرتے تھے جس طرح کسی یہودی نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ اہل جنت کی پہلی غذا کس چیز سے کی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب عطا فرمایا۔ پھر آزمانے کے لیے کہ کیا یہ اچھا ہوا اللہ کے نبی کی بات سن کر اسے یاد رکھ کر دہرا سکتا ہے، اس سے یہی سوال کیا۔ اس نے صحیح جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا۔'' اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ وہ اصل دجال کی طرح مکمل شر تھا، نہ محض بے وقوف ہی کہ آپ ﷺ کی بات سننے کے بعد اسے دہرا سکتا ہو۔ وہ اسی قابل تھا کہ اسے چھوڑ دیا جائے اور وہ لوگ اسے دیکھ کر دجال کی نشانیوں پر غور و فکر کرتے رہیں اور سوچتے رہیں کہ اصل دجال کیسا ہوگا۔

[7353] ٩٤ (٢٩٢٩) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري: حدثنا أبي: حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم، عن محمد بن المنكدر قال: رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله أن ابن صائد الدجال، فقلت: أتحلف بالله؟ قال: إني سمعت عمر يحلف على ذلك عند النبي ﷺ، فلم ينكره النبي ﷺ.

[7353] محمد بن منکدر سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا: آپ (اس بات پر) اللہ کی قسم کھا رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قسم کھاتے ہوئے دیکھا تھا اور نبی ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا تھا۔

فائدہ: اس کے بارے میں بعض لوگوں کو یقین تھا کہ وہ دجال ثابت ہوگا اور بعض کو یقین نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے خیال کی تائید کے لیے قسم کھا کر بات کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصدیق فرمائی نہ اس بات کو غلط کہا۔ آپ نے اس معاملے کو معلق ہی رہنے دیا اور فرمایا: اگر وہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکو گے کیونکہ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنا ہے، اور اگر وہ حقیقی دجال نہیں تو اس کو قتل کرنا بے فائدہ ہے۔

[7354] ٩٥ (٢٩٣٠) حدثني حرملة بن يحيى بن عبد الله بن حرملة بن عمران التجيبي: أخبرني ابن وهب: أخبرني يونس عن ابن شهاب؛ أن سالم بن عبد الله أخبره؛ أن عبد الله بن عمر أخبره؛ أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله ﷺ في رهط قبل ابن صياد حتى وجده يلعب مع الصبيان عند أطم بني مغالة، وقد قارب ابن صياد، يومئذ، الحلم، فلم يشعر حتى ضرب رسول الله ﷺ ظهره بيده، ثم قال رسول الله ﷺ لابن صياد: «أتشهد أني رسول الله؟» فنظر إليه ابن صياد فقال: أشهد أنك رسول الأميين، فقال ابن صياد لرسول الله ﷺ: أتشهد أني رسول الله؟ فرفضه رسول الله ﷺ وقال: «آمنت بالله وبرسله». ثم قال له رسول

[7354] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سالم بن عبداللہ نے انھیں بتایا، انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند لوگوں کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے۔ آپ ﷺ نے اسے بنو مغالہ کے اونچے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ ﷺ کی آمد کا) پتہ نہ چلا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا نظر آتا ہے؟'' ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا آتا

اللهِ ﷺ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ» [انظر: ١٣٥٤].

ہے اور ایک جھوٹا شخص آتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تجھ پر معاملہ گڈ مڈ کر دیا گیا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”میں نے تجھ سے (پوچھنے کے لیے دل میں) ایک چیز چھپائی ہے۔“ ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔“ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تمھیں اس پر مسلط نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کو قتل کرنے میں تمھارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔“

فائدہ: وہ یہودی لڑکا تھا۔ ابھی تک اس نے اپنے اسلام کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اس نے جو الجھی ہوئی باتیں کیں یہودی ہوتے ہوئے ان کی بنا پر اسے کوئی سزا نہ دی جا سکتی تھی۔

[٧٣٥٥] (٢٩٣١) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ، طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا، قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ! - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ».

[7355] سالم بن عبداللہ نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: اس (سابقہ واقعے) کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا، باغ میں داخل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں ہونے لگے تاکہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے آپ اس کی کوئی بات سن لیں۔ وہ بستر پر ایک نرم چادر میں (اسے اوڑھ کر) لیٹا ہوا تھا، اس کے اندر سے اس کی گنگناہٹ کی آواز آ رہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کھجور کے درختوں کی آڑ لے رہے تھے تو ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور وہ ابن صیاد سے کہنے لگی: صاف! ــ اور یہ ابن صیاد کا نام تھا ــ یہ محمد ﷺ (آ گئے) ہیں۔ ابن صیاد اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اس کو (اسی حالت میں) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنا معاملہ) واضح کر دیتا۔“

[٧٣٥٦] (١٦٩) قال سالمٌ: قال عبدُ الله بنُ عمرَ: فقام رسولُ الله ﷺ في النّاس فأثنى على الله بما هو أهلُه، ثمّ ذكر الدّجّال فقال: «إنّي لأُنذِرُكُمُوهُ، ما من نبيّ إلّا وقد أنذره قومَه، لقد أنذره نوحٌ قومَه، ولكنْ أقولُ لكم فيه قولًا لم يقلْه نبيٌّ لقومه، تعلَّمُوا أنّه أعورُ، وأنّ الله تبارك وتعالى ليس بأعور».

[7356] سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس سے خبردار کر رہا ہوں، اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا، لیکن میں تمھیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، اچھی طرح جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

فائدہ: جو مسلمان اس بات کو یاد رکھے گا وہ اس کے دھوکے میں آنے سے بچ جائے گا۔

قال ابنُ شهابٍ: وأخبرني عمرُ بنُ ثابتٍ الأنصاريُّ، أنّه أخبره بعضُ أصحابِ رسولِ الله ﷺ، أنّ رسولَ الله ﷺ قال يومَ حذّر النّاسَ الدّجّالَ: «إنّه مكتوبٌ بين عينيه كافرٌ، يقرؤُه من كره عملَه، أو يقرؤُه كلُّ مؤمنٍ» وقال: «تعلَّمُوا أنّه لن يرى أحدٌ منكم ربَّه عزّ وجلّ حتّى يموتَ». [انظر: ١٤٢٥]

ابن شہاب نے کہا: مجھے عمر بن ثابت انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی کہ آپ ﷺ نے جس روز لوگوں کو دجال کے بارے میں خبردار کیا تو فرمایا: ''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے: ''کافر'' ہر وہ آدمی جو اس کے عمل کو ناپسند کرے گا اسے پڑھ لے گا یا (فرمایا:) ہر مومن اسے پڑھ لے گا'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی مرنے تک اپنے رب عزوجل کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔'' (جبکہ دجال کو سب لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔)

[٧٣٥٧] ٩٦ (٢٩٣٠) حدّثنا الحسنُ بنُ عليٍّ الحلوانيُّ وعبدُ بنُ حميدٍ قالا: حدّثنا يعقوبُ بنُ إبراهيمَ بنِ سعدٍ: حدّثنا أبي عن صالحٍ، عن ابنِ شهابٍ: أخبرني سالمُ بنُ عبدِ الله، أنّ عبدَ الله بنَ عمرَ قال: انطلق رسولُ الله ﷺ ومعه رهطٌ من أصحابه، فيهم عمرُ بنُ الخطّابِ، حتّى وجد ابنَ صيّادٍ غلامًا قد ناهز الحُلُمَ، يلعبُ مع الغلمانِ عند أُطُمِ

[7357] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، تشریف لے گئے، یہاں تک کہ آپ نے ابن صیاد کو دیکھا۔ وہ اس وقت بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے قریب ایک لڑکا تھا، وہ بنو معاویہ کے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اور عمر بن ثابت کی حدیث کے اختتام تک یونس کی حدیث

بني معاوية، وساق الحديث بمثل حديث يونس، إلى منتهى حديث عمر بن ثابت - وفي الحديث عن يعقوب قال: قال أبي يعني في قوله: «لو تركته بين» - قال: لو تركته أمه، بين أمره. [راجع: ٧٣٥٤]

کے مانند بیان کیا۔ اور یعقوب سے روایت کردہ حدیث میں کہا: ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ کے فرمان: "اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو واضح کر دیتا" کے بارے میں کہا: اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو وہ اپنا معاملہ واضح کر دیتا۔

[٧٣٥٨] ٩٧-(...) وحدثنا عبد بن حميد وسلمة بن شبيب، جميعا عن عبد الرزاق، أخبرنا معمر عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر: أن رسول الله ﷺ مر بابن صياد في نفر من أصحابه، فيهم عمر بن الخطاب، وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة، وهو غلام، بمعنى حديث يونس وصالح، غير أن عبد بن حميد لم يذكر حديث ابن عمر، في انطلاق النبي ﷺ مع أبي بن كعب، إلى النخل.

[7358] عبد بن حمید اور سلمہ بن شبیب دونوں نے ہمیں عبدالرزاق سے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے ساتھ، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابن صیاد کے قریب سے گزرے، وہ اس وقت لڑکا تھا اور بنو مغالہ کے مکانوں کے قریب لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ (آگے) جس طرح یونس اور صالح کی حدیث ہے مگر عبد بن حمید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ کے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھجوروں کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٣٥٩] ٩٨-(٢٩٣٢) حدثنا عبد بن حميد: حدثنا روح بن عبادة: حدثنا هشام عن أيوب، عن نافع قال: لقي ابن عمر ابن صياد في بعض طرق المدينة، فقال له قولا أغضبه، فانتفخ حتى ملأ السكة، فدخل ابن عمر على حفصة وقد بلغها، فقالت له: رحمك الله! ما أردت من ابن صياد؟ أما علمت أن رسول الله ﷺ قال: «إنما يخرج من غضبة يغضبها».

[7359] ایوب نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے میں ابن صیاد سے ملے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کوئی ایسی بات کہی جس نے اسے غصہ دلا دیا تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے (پوری) گلی بھر دی، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان کو یہ خبر مل چکی تھی، انھوں نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "دجال غصے آنے کی وجہ ہی سے (اپنی حقیقی صورت میں) برآمد ہوگا۔"

فائدہ: اس عمل میں بھی اس کی اصلی دجال سے مشابہت سامنے آئی۔ انھی باتوں کی وجہ سے صحابہ کے سامنے اس کا معاملہ مشکوک تھا۔

[٧٣٦٠] ٩٩ (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ: ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ. قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ! قَالَ: قُلْتُ: كَذَبْتَنِي، وَاللهِ! لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا، فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ، قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ. قَالَ: فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ، قَالَ: فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ، قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي حَتَّى تَكَسَّرَتْ، وَأَمَّا أَنَا، وَاللهِ! فَمَا شَعَرْتُ.

[7360] ابن عون نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، کہا: نافع کہا کرتے تھے کہ ابن صیاد ۔ (اس کے بارے میں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے دو بار ملا ہوں، انھوں نے کہا: (ایک بار) میں اس سے ملا تو میں نے اس کے ساتھیوں میں سے ایک سے (مخاطب ہو کر) پوچھا: کیا تم لوگ یہ باتیں کرتے ہو کہ وہ، وہی (دجال) ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے کہا: تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ واللہ! تم میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، یہاں تک کہ وہ مال اور اولاد میں تم لوگوں سے بڑھ جائے۔ اور آج وہ (اس کے ساتھی) سمجھتے ہیں کہ وہ اسی طرح ہے (مال اور اولاد کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر ہے۔) ہم نے (اسی موضوع) پر باتیں کیں، پھر میں اس کو چھوڑ کر چلا آیا۔ انھوں نے کہا: میں ایک بار اور اس سے ملا، اس وقت اس کی ایک آنکھ سوجی ہوئی تھی۔ کہا: میں نے اس سے کہا: جس طرح میں دیکھ رہا ہوں تمھاری آنکھ اس طرح کب ہوئی ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا: تمھیں معلوم نہیں اور وہ تمھارے ہی سر میں ہے؟ اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تمھارے اس ڈنڈے میں پیدا کر سکتا ہے، کہا: اس کے بعد اس نے اپنی ناک سے اتنی مکروہ آواز نکالی جتنی مکروہ آواز کسی گدھے کی میں نے کبھی سنی ہوگی۔ انھوں نے کہا: میرے ساتھیوں میں سے ایک سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو ڈنڈا تھا، میں نے اسے اس کے ساتھ اتنا مارا کہ وہ ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن میں، واللہ! مجھے کچھ پتہ نہ چلا۔

قَالَ: وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ».

(نافع نے) کہا: یہاں تک کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) واپس آئے اور ام المومنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں حاضر ہوئے اور انھیں (سب کچھ) بتایا تو انھوں نے کہا: تمھیں اس سے کیا چاہیے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

تھا: ''پہلی بات جو اس (دجال) کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گی، اس کا غصہ ہوگا جو اسے آئے گا۔''

فائدہ: اس سے پہلے وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھتا ہوگا۔ کسی بات پر شدید غصے کی وجہ سے کھل کر سامنے آ جائے گا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ)

(التحفة ٢٠)

باب:20- مسیح دجال کا بیان

[٧٣٦١] ١٠٠-(١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ». [راجع: ٤٢٥]

[7361] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے، سن رکھو! بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ اس طرح ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔''

فائدہ: اگر طافیہ پڑھیں تو معنی ''ابھری ہوئی'' کے ہوں گے اور اگر طافئہ پڑھیں تو معنی ''بے نور'' کے ہوں گے۔ آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی (حدیث: 7366) میں ہے اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ دائیں آنکھ کی اس طرح کی ہیئت جیسے انگور ہو یا جیسے سفید دیوار پر ریت لگی ہوئی ہو۔ (مسند احمد: 79/3) اس کے بالمقابل بائیں آنکھ اس طرح جیسے کسی بنی ہوئی چیز کو مٹا دیا گیا ہو یا جس طرح آنکھ کا سیاہ حصہ دبا دیا گیا ہو۔ اس کے اندر بھی ظفرہ ''ناخونہ'' یعنی ناک کی طرف سے نکلی ہوئی ایک بدصورت جھلی جو آگے تک پھیلی ہوئی ہے اور دونوں آنکھوں کے درمیان جلی حروف میں ''کافر'' لکھا ہوا ہے، جس طرح کہ اگلی حدیث میں ذکر ہے۔

[٧٣٦٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

[7362] ایوب اور موسیٰ بن عقبہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[٧٣٦٣] ١٠١ (٢٩٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ».

[7363] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی نبی نہیں (گزرا) مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ یاد رکھو، وہ کانا ہے جبکہ تمھارا عزت اور جلال والا رب کانا نہیں، اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان "ک ف ر" لکھا ہوا ہے۔"

[٧٣٦٤] ١٠٢ (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ، أَيْ: كَافِرٌ».

[7364] ہشام نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر، یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔"

[٧٣٦٥] ١٠٣ (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ»، ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ فَ رَ «يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ».

[7365] شعیب بن حبحاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال بے نور آنکھ والا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے کافر۔" پھر آپ ﷺ نے اس کے ہجے کیے: ک ف ر "اس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا۔"

[٧٣٦٦] ١٠٤ (٢٩٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[7366] شقیق نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال کی بائیں آنکھ (بھی) عیب دار ہوگی اور بال گھنے گچھے دار ہوں گے، اس کے ہمراہ ایک جنت ہوگی اور ایک دوزخ ہوگی۔ اس کی دوزخ (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں دوزخ ہوگی۔"

الله ﷺ: «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

[٧٣٦٧] ١٠٥-(...) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا، رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ، رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ. فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ».

[7367] ابو مالک اشجعی نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کچھ دجال کے ساتھ ہوگا اسے میں خود اس کی نسبت بھی زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو چلتے ہوئے دریا ہوں گے، دونوں میں سے ایک بظاہر سفید رنگ کا پانی ہوگا اور دوسرا بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس کو پالے تو اس دریا کی طرف آئے جو اسے آگ (کی طرح) دکھ رہا ہے اور اپنی آنکھ بند کرے، پھر اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پیے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دجال بے نور آنکھ والا ہے اس کے اوپر موٹا ناخونہ (گوشت کا ٹکڑا جو آنکھ میں پیدا ہو جاتا ہے) ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: کافر۔ اسے ہر مومن، لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا، پڑھ لے گا۔“

[٧٣٦٨] ١٠٦-(...) حدثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: - فِي الدَّجَّالِ -: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ، فَلَا تَهْلِكُوا».

[7368] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ربعی بن حراش سے، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں (فرمایا): ”بے شک اس کے ہمراہ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، اس کی آگ (اصل میں) ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی تو تم لوگ (دھوکے میں) ہلاک نہ ہو جانا۔“

[٧٣٦٩] (٢٩٣٥) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[7369] حضرت ابو مسعود ؓ نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

[٧٣٧٠] ١٠٧-(٢٩٣٤/٢٩٣٥) حَدَّثَنَا

[7370] شعیب بن صفوان نے ہمیں عبدالملک بن عمیر

عليّ بن حُجْرٍ: حدّثنا شعيب بن صفوان عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي بن حراش، عن عقبة بن عمرو أبي مسعود الأنصاري قال: انطلقت معه إلى حذيفة بن اليمان، فقال له عقبة: حدّثني ما سمعت من رسول الله ﷺ في الدّجّال، قال: «إنّ الدّجّال يخرج، وإنّ معه ماءً ونارًا، فأمّا الّذي يراه النّاس ماءً، فنارٌ تحرق، وأمّا الّذي يراه النّاس نارًا، فماءٌ باردٌ عذبٌ، فمن أدرك ذلك منكم فليقع في الّذي يراه نارًا، فإنّه ماءٌ عذبٌ طيّبٌ».

سے، انھوں نے ربعی بن حراش سے، انھوں نے عقبہ بن عمرو ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (ربعی نے) کہا: میں ان (عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ مجھے بیان کریے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "دجال نکلے گا، اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی، جو لوگوں کو پانی نظر آرہا ہوگا (وہ) آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آرہی ہوگی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا، تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس میں کود جائے جو اسے آگ نظر آرہی ہو، بلاشبہ وہ میٹھا پاکیزہ پانی ہوگا۔"

فقال عقبة: وأنا قد سمعته، تصديقًا لحذيفة.

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ اور میں نے (بھی) یہ حدیث سنی تھی۔

[7371] ١٠٨ - (...) حدّثنا عليّ بن حُجْرٍ السّعديّ وإسحاق بن إبراهيم - واللّفظ لابن حجرٍ - قال إسحاق: أخبرنا، وقال ابن حجرٍ: حدّثنا جريرٌ عن المغيرة، عن نعيم بن أبي هندٍ، عن ربعيّ بن حراشٍ قال: اجتمع حذيفة وأبو مسعودٍ، فقال حذيفة: لأنا بما مع الدّجّال أعلم منه، إنّ معه نهرًا من ماءٍ ونهرًا من نارٍ، فأمّا الّذي ترون أنّه نارٌ، ماءٌ، وأمّا الّذي ترون أنّه ماءٌ، نارٌ، فمن أدرك ذلك منكم فأراد الماء فليشرب من الّذي يراه أنّه نارٌ، فإنّه سيجده ماءً».

[7371] نعیم بن ابی ہند نے ربعی بن حراش سے روایت کی، کہا: (ایک بار جب) حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "دجال کے ہمراہ جو کچھ ہوگا اس کا مجھے خود اس کی نسبت زیادہ علم ہے۔ اس کے ہمراہ ایک دریا پانی کا ہوگا اور ایک دریا آگ کا ہوگا، جو تمھیں نظر آئے گا کہ وہ آگ ہے، وہ پانی ہوگا اور جو تمھیں نظر آئے گا کہ وہ پانی ہے وہ آگ ہوگی۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس دریا سے پیے جو اسے نظر آتا ہے کہ وہ آگ ہے۔ بلاشبہ وہ اسے پانی پائے گا۔"

قال أبو مسعودٍ: هكذا سمعت النّبيّ ﷺ يقول.

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا تھا۔

[٧٣٧٢] ١٠٩-(٢٩٣٦) حدّثني مُحمّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا حُسيْنُ بْنُ مُحمّدٍ: حدّثنا شيْبانُ عنْ يحْيى، عنْ أبي سلمة قال: سمعْتُ أبا هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «ألا أُخْبِرُكُمْ عنِ الدّجّالِ حديثًا ما حدّثهُ نبيٌّ قوْمهُ؟ إنّهُ أعْورُ، وإنّهُ يجيءُ معهُ مِثْلُ الْجنّةِ والنّارِ، فالّتي يقُولُ إنّها الْجنّةُ، هي النّارُ، وإنّي أنْذرْتُكُمْ بِهِ كما أنْذر بِهِ نُوحٌ قوْمهُ».

[7372] ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ وہ یقینی طور پر کانا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کے مانند (دو چیزیں ساتھ) آئیں گی۔ جس کے بارے میں وہ کہے گا کہ جنت ہے، وہ (اصل میں) جہنم ہوگی۔ میں نے اسی طرح تمھیں اس سے خبردار کیا ہے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے بارے میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا۔“

[٧٣٧٣] ١١٠-(٢٩٣٧) حدّثني أبُو خيْثمة زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا الْوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حدّثني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ يزِيد بْنِ جابِرٍ: حدّثني يحْيى بْنُ جابِرٍ الطّائِيُّ قاضي حِمْص: حدّثني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ جُبيْرٍ عنْ أبِيهِ جُبيْرِ بْنِ نُفيْرٍ الْحضْرميِّ؛ أنّهُ سمِع النّوّاس بْن سمْعان الْكِلابيّ؛ ح: وحدّثني مُحمّدُ بْنُ مِهْران الرّازِيُّ -واللّفْظُ لهُ-: حدّثنا الْوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ يزِيد بْنِ جابِرٍ عنْ يحْيى بْنِ جابِرٍ الطّائيِّ، عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ جُبيْرِ بْنِ نُفيْرٍ، عنْ أبِيهِ جُبيْرِ بْنِ نُفيْرٍ، عنِ النّوّاسِ بْنِ سمْعان قال: ذكر رسُولُ الله ﷺ الدّجّال ذات غداةٍ، فخفّض فيهِ ورفّع، حتّى ظننّاهُ في طائِفةِ النّخْلِ، فلمّا رُحْنا إليْهِ عرف ذلِك فينا، فقال: «ما شأْنُكُمْ؟» قُلْنا: يا رسُول الله! ذكرْت الدّجّال غداةً فخفّضْت فيهِ ورفّعْت، حتّى ظننّاهُ في طائِفةِ النّخْلِ، فقال: «غيْرُ الدّجّالِ أخْوفُني عليْكُمْ، إنْ يخْرُجْ،

[7373] ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور محمد بن مہران رازی نے مجھے حدیث بیان کی۔ الفاظ رازی کے ہیں۔ کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص سے، انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے اور انھوں نے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی، کبھی اونچی کی، یہاں تک کہ ہمیں ایسا لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: ”تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟“ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (گمراہی کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے، اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس سے

وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ،
وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ!
خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ
طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ
أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ،
إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ
يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ! فَاثْبُتُوا».
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟
قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ،
وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا
رَسُولَ اللهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا
فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ»
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟
قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى
الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ،
فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ
عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا،
وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي
الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ
عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ، لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ
شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا:
أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ
النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ
بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ
يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، وَيَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا
هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ

خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہوگا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے، اس کی ایک آنکھ بےنور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آنے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہوگا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں اس کے رہنے کی مدت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس دن، (ان میں سے) ایک دن ایک سال کی طرح ہوگا، ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک دن ایک ہفتے کی طرح، اس کے باقی سارے دن تمھارے دنوں کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا، کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا: ''نہیں، تم اس کی مقدار کا تعین کرنا (اور اس کے مطابق نمازیں ادا کرنا)۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو، وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انھیں دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا، وہ بارش برسانے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی، شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات

شرقي دمشق، بين مهرودتين، واضعا كفيه على أجنحة ملكين، إذا طأطأ رأسه قطر، وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ، فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات، ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه، فيطلبه حتى يدركه بباب لد، فيقتله، ثم يأتي عيسى ابن مريم قوم قد عصمهم الله منه، فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة، فبينما هو كذلك إذ أوحى الله إلى عيسى - عليه السلام -: إني قد أخرجت عبادا لي، لا يدان لأحد بقتالهم، فحرز عبادي إلى الطور. ويبعث الله يأجوج ومأجوج، وهم من كل حدب ينسلون، فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية، فيشربون ما فيها، ويمر آخرهم فيقولون: لقد كان بهذه، مرة، ماء، ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه، حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم، فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه، فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم، فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة، ثم يهبط نبي الله عيسى عليه السلام وأصحابه إلى الأرض، فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم، فيرغب نبي الله عيسى - عليه السلام - وأصحابه إلى الله، فيرسل الله طيرا كأعناق البخت، فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله، ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر، فيغسل الأرض

ٹھکرا دیں گے وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال، تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں، پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم کٹ گیا) ہو، پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرما دے گا، وہ دمشق کے مشرقی حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری رنگ کے کپڑوں میں، دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ ان کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس (دجال کے دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا: میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے، ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں، آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج

حتى يتركها كالزلفة، ثم يقال للأرض: أنبتي ثمرتك، وردي بركتك، فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة، ويستظلون بقحفها، ويبارك في الرسل، حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس، واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس، واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس، فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة، فتأخذهم تحت آباطهم، فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم، ويبقى شرار الناس، يتهارجون فيها تهارج الحمر، فعليهم تقوم الساعة»

ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے امڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا اسے پی جائیں گے، پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے: "کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتی کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یلبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، جا پھینکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اسے مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ، تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جانے لگی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے

گا، وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ گدھوں کی طرح (برسرِ عام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انہی پر قیامت قائم ہوگی۔"

[٧٣٧٤] ١١١-(...) حدّثنا عليُّ بْنُ حُجْرٍ السّعْديُّ: حدّثنا عبْدُ الله بْنُ عبْد الرّحْمٰن بْن يزيد بْن جابرٍ والْوليدُ بْنُ مُسْلمٍ - قال ابْنُ حُجْرٍ: دخل حديثُ أحدهما في حديث الْآخر - عنْ عبْد الرّحْمٰن بْن يزيد بْن جابرٍ، بهٰذا الْإسْناد، نحْو ما ذكرْنا، وزاد بعْد قوْله: «لقدْ كان بهٰذه، مرّةً، ماءٌ - ثُمّ يسيرُون حتّى ينْتهُوا إلى جبل الْخمر، وهُو جبلُ بيْت الْمقْدس، فيقُولُون: لقدْ قتلْنا منْ في الْأرْض، هلُمّ فلْنقْتُلْ منْ في السّماء، فيرْمُون بنُشّابهمْ إلى السّماء، فيرُدُّ اللهُ عليْهمْ نُشّابهُمْ مخْضُوبةً دمًا».

[7374] علی بن حجر سعدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید بن جابر اور ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ (علی) ابن حجر نے کہا: ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث میں شامل ہوئی ہے۔ انھوں نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اسی کی سند سے اسی طرح ہم نے ذکر کیا اسی کے مطابق بیان کیا۔ اور اس بات کے بعد "اس میں کبھی پانی تھا" مزید بیان کیا: "پھر وہ (آگے) چلیں گے، یہاں تک کہ وہ جبل خمر تک پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے، تو کہیں گے: جو بھی زمین میں تھا، ہم نے اسے قتل کر دیا، آؤ! اب اسے قتل کریں جو آسمان میں ہے، پھر وہ اپنے تیر اور (جیسے تھیار) آسمان کی طرف چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تھیار خون آلود کر کے انہی کی طرف واپس بھیج دے گا۔"

وفي رواية ابْن حُجْرٍ: «فإنّي قدْ أنْزلْتُ عبادًا لي، لا يديْ لأحدٍ بقتالهمْ».

اور ابن حجر کی روایت میں ہے: "میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو اتارا ہے، کسی ایک کے پاس بھی ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں۔"

(المعجم ٢١) - (بابُ: في صفة الدّجّال، وتحْريم الْمدينة عليْه، وقتْله الْمُؤْمن وإحْيائه) (التحفة ٢١)

باب:21- دجال کا حال، مدینہ میں اس کا داخلہ حرام ہونا اور مومن کو قتل کرنا اور اسے زندہ کرنا

[٧٣٧٥] ١١٢-(٢٩٣٨) حدّثني عمْرٌو النّاقدُ والْحسنُ الْحُلْوانيُّ وعبْدُ بْنُ حُميْدٍ: وألْفاظُهُمْ مُتقاربةٌ، والسّياقُ لعبْدٍ - قال عبْدٌ:

[7375] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے

حدثني، وقال الآخران: حدثنا يعقوب وهو ابن إبراهيم بن سعد: حدثني أبي عن صالح، عن ابن شهاب: أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة: أن أبا سعيد الخدري قال: حدثنا رسول الله ﷺ يوما حديثا طويلا عن الدجال، فكان فيما حدثنا قال: «يأتي، وهو محرم عليه أن يدخل نقاب المدينة، فينتهي إلى بعض السباخ التي تلي المدينة، فيخرج إليه يومئذ رجل هو خير الناس، أو من خير الناس، فيقول له: أشهد أنك الدجال الذي حدثنا رسول الله ﷺ حديثه، فيقول الدجال: أرأيتم إن قتلت هذا ثم أحييته، أتشكون في الأمر؟ فيقولون: لا، قال: فيقتله ثم يحييه، فيقول حين يحييه: والله! ما كنت فيك قط أشد بصيرة مني الآن، قال: فيريد الدجال أن يقتله فلا يسلط عليه».

ساتھ دجال کے بارے میں لمبی گفتگو فرمائی۔ اس میں آپ نے ہمارے سامنے جو بیان کیا، اس میں (یہ بھی) تھا کہ آپ نے فرمایا: ''وہ آئے گا، اس پر مدینہ کے راستے حرام کر دیے گئے ہوں گے، وہ مدینہ سے متصل ایک نرم شوریلی زمین تک پہنچے گا۔ اس کے پاس ایک آدمی (مدینہ سے) نکل کر جائے گا جو لوگوں میں سے بہترین، یا بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا اور اس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو میں ہمیں بتایا تھا۔ تو دجال (اپنے ساتھ موجود لوگوں سے) کہے گا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو کیا اس معاملے میں تمہیں کوئی شک (باقی) رہے گا؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ وہ اس شخص کو قتل کرے گا اور دوبارہ زندہ کر دے گا۔ جب وہ اس شخص کو زندہ کرے گا تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے اب سے پہلے اس سے زیادہ بصیرت کبھی حاصل نہیں تھی۔ فرمایا: دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اسے اس شخص پر تسلط حاصل نہیں ہو سکے گا۔''

[٧٣٧٦] (...) وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي: أخبرنا أبو اليمان: حدثنا شعيب عن الزهري في هذا الإسناد، بمثله.

[7376] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٧٧] ١١٣ (...) حدثني محمد بن عبد الله بن قهزاذ، من أهل مرو: حدثنا عبد الله بن عثمان، عن أبي حمزة، عن قيس بن وهب، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: «يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين،

[7377] ابوالوداک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک شخص اس کا رخ کرے گا۔ اسے اسلحہ بردار محافظ، یعنی دجال کے اسلحہ بردار محافظ ملیں گے اور اس سے پوچھیں گے: کہاں جانا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کی طرف جانا چاہتا ہوں جو (اب) نمودار ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟

فتلقاه المسالح، مسالح الدجال، فيقولون له: أين تعمد؟ فيقول: أعمد إلى هذا الذي خرج، قال: فيقولون له: أو ما تؤمن بربنا؟ فيقول: ما بربنا خفاء، فيقولون: اقتلوه، فيقول بعضهم لبعض: أليس قد نهاكم ربكم أن تقتلوا أحدا دونه، قال: فينطلقون به إلى الدجال، فإذا رآه المؤمن قال: يا أيها الناس! هذا الدجال الذي ذكر رسول الله ﷺ، قال: فيأمر الدجال به فيشبح، فيقول: خذوه وشجوه، فيوسع ظهره وبطنه ضربا، قال: فيقول: أما تؤمن بي؟ قال: فيقول: أنت المسيح الكذاب، قال: فيؤمر به فيؤشر بالمئشار من مفرقه حتى يفرق بين رجليه، قال: ثم يمشي الدجال بين القطعتين، ثم يقول له: قم، فيستوي قائما، قال: ثم يقول له: أتؤمن بي؟ فيقول: ما ازددت فيك إلا بصيرة، قال: ثم يقول: يا أيها الناس! إنه لا يفعل بعدي بأحد من الناس، قال: فيأخذه الدجال ليذبحه، فيجعل ما بين رقبته إلى ترقوته نحاسا، فلا يستطيع إليه سبيلا، قال: فيأخذ بيديه ورجليه فيقذف به، فيحسب الناس أنما قذفه إلى النار، وإنما ألقي في الجنة».

وہ کہے گا: ہمارے رب (کی ربوبیت اور صفات) میں کوئی پوشیدگی نہیں۔ وہ (اس کی بات پر مطمئن نہ ہوتے ہوئے) کہیں گے: اس کو قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا ہمارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ اس (کے سامنے پیش کرنے) سے پہلے کسی کو قتل نہ کرو۔ وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ وہ مومن جب اسے دیکھے گا تو کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ فرمایا: تو دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو اس (کے اعضاء) کو کھینچ کر باندھ دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر اور منہ توڑ دو تو (مار مار کر) اس کا پیٹ اور اس کی کمر چوڑی کر دی جائے گی۔ فرمایا: پھر وہ (دجال) کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟ فرمایا: تو وہ کہے گا: تم جھوٹے (بناوٹی) مسیح ہو۔ فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس کی پیشانی سے اسے آری کے ساتھ چیرا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں الگ الگ کر دیے جائیں گے۔ فرمایا: پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا، پھر اس سے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ فرمایا: وہ پھر اس سے کہے گا: کیا مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہے گا: (اس سب کچھ سے) تمہارے بارے میں میری بصیرت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ فرمایا: پھر وہ شخص کہے گا: لوگو! یہ دجال (اب) میرے بعد لوگوں میں کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ فرمایا: دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اس کی گردن سے اس کی ہنسلی کی ہڈیوں تک (کا حصہ) تانبے کا بنا دیا جائے گا، وہ کسی طرح بھی اسے (ذبح) نہ کر سکے گا۔ فرمایا: تو وہ اس کے دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس (دجال) نے اسے آگ میں پھینکا ہے جبکہ (اصل میں وہ) جنت میں ڈال دیا جائے گا۔"

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہادت میں رب العالمین کے سامنے یہ شخص سب لوگوں سے بڑا ہے۔''

(المعجم ٢٢) (بَابٌ: فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ) (التحفة ٢٢)

باب:22- دجال اللہ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے

[٧٣٧٨] ١١٤ (٢٩٣٩) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ، قَالَ: «وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[7378] ابراہیم بن حمید رؤاسی نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس (کے حوالے) سے تمھیں کیا بات اتنا تھکا رہی ہے؟ وہ تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں: اس کے ہمراہ کھانے (کے ڈھیر) اور (پانی کے) دریا ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک وہ اس سے حقیر تر ہے (کہ ایسی چیزوں کے ذریعے سے مسلمانوں کو گمراہ کر سکے۔)''

فائدہ: اس کے پاس جو کچھ ہوگا وہ کافروں کو اپنے ساتھ رکھنے اور ایمان سے عاری لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے ہوگا۔ مومنوں کو تو ان تمام چیزوں کی بنا پر اس کے جھوٹے ہونے کا یقین پکا ہو جائے گا، پھر جو کچھ اس کے پاس ہوگا وہ بھی سراسر دھوکا ہوگا۔ اس کا پانی آگ ہوگی اور جنت دوزخ، آگ کے طور پر پیش کرے گا وہ پانی ہوگا۔ حقیقت میں جو پانی ہوگا وہ مومنوں کو نصیب ہوگا، کافروں کے مقدر میں آگ ہوگی جو دجال کے فریب میں آتے ہوئے وہ پانی سمجھیں گے اور اس کی طرف لپکیں گے۔

[٧٣٧٩] ١١٥ (...) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، قَالَ: «وَمَا سُؤَالُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[7379] ہشیم نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، آپ نے فرمایا: ''تمھارے سوال کا (سبب) کیا ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: وہ (لوگ) کہتے ہیں: اس کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر ہے۔''

فائدہ: روٹی اور گوشت کے پہاڑوں کی بات تو مبالغہ آرائی کے سوا اور کچھ نہیں۔

[٧٣٨٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وحدّثنا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جرِيرٌ؛ ح: وحدّثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وحدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وحدّثني مُحَمَّدُ بْنُ رافعٍ: حدّثنا أبو أسامة، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْماعيل بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حديث إِبْراهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ. وَزَادَ فِي حديث يزيد: فقال لي: «أَيْ بُنَيَّ».

[7380] وکیع، جریر، سفیان، یزید بن ہارون اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ ابراہیم بن حمید کی طرح روایت کی اور یزید کی حدیث میں مزید یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”میرے بیٹے!“

(المعجم ٢٣) - (بَابُ: فِي خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهِ فِي الْأَرْضِ، وَنُزُولِ عِيسٰى وَقَتْلِهِ إِيَّاهُ، وَذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ شِرَارِ النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمُ الْأَوْثَانَ، وَالنَّفْخِ فِي الصُّورِ، وَبَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُورِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- دجال نکل کر زمین میں رہے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر کر اسے قتل کریں گے، بھلائی اور ایمان والے لوگ رخصت ہو جائیں گے، بدترین لوگ اور شیطان کی پوجا کرنے والے باقی رہ جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا اور جو قبروں میں ہیں انھیں اٹھا دیا جائے گا

[٧٣٨١] ١١٦-(٢٩٤٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حدّثنا أبي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَن النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! أَوْ - لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - أَوْ - كَلِمَةً نَحْوَهُمَا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا

[7381] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: یہ کیا حدیث ہے جو آپ بیان کرتے ہیں کہ فلاں فلاں بات ہونے تک قیامت قائم ہو جائے گی، انھوں نے سبحان اللہ! — یا — لا الہ الا اللہ — یا — اس جیسا کوئی کلمہ کہا، (اور کہنے لگے:) میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں کسی کو بھی کوئی بات بیان نہیں کروں گا۔ میں نے یہ کہا تھا: تم لوگ

أبدا، ثم قلت: إنكم سترون بعد قليل أمرا عظيما، يحرق البيت، ويكون، ويكون، ثم قال: قال رسول الله ﷺ: «يخرج الدجال في أمتي فيمكث أربعين لا أدري: أربعين يوما، أو أربعين شهرا، أو أربعين عاما، فيبعث الله عيسى ابن مريم كأنه عروة بن مسعود، فيطلبه فيهلكه، ثم يمكث الناس سبع سنين، ليس بين اثنين عداوة، ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام، فلا يبقى على وجه الأرض أحد في قلبه مثقال ذرة من خير أو إيمان إلا قبضته، حتى لو أن أحدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه، حتى تقبضه» قال: سمعتها من رسول الله ﷺ قال: «فيبقى شرار الناس في خفة الطير وأحلام السباع، لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا، فيتمثل لهم الشيطان فيقول: ألا تستجيبون؟ فيقولون: فما تأمرنا؟ فيأمرهم بعبادة الأوثان، وهم في ذلك دار رزقهم، حسن عيشهم، ثم ينفخ في الصور، فلا يسمعه أحد إلا أصغى ليتا ورفع ليتا، قال: وأول من يسمعه رجل يلوط حوض إبله قال: فيصعق، ويصعق الناس، ثم يرسل الله أو قال: ينزل الله مطرا كأنه الطل أو الظل نعمان الشاك فتنبت منه أجساد الناس، ثم ينفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون، ثم يقال: يا أيها الناس! هلموا إلى ربكم، وقفوهم إنهم مسئولون. ثم يقال: أخرجوا بعث النار. فيقال: من كم؟ فيقال: من كل

تھوڑے عرصے بعد بہت بڑا معاملہ دیکھو گے، بیت اللہ کو جلا دیا جائے گا اور یہ ہوگا اور یہ ہوگا۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں دجال نمودار ہوگا اور چالیس، مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن (فرمائے) یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے، وہ اس طرح ہیں جیسے حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آپ اسے ڈھونڈیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے، پھر لوگ سات سال تک اس حالت میں رہیں گے کہ کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان دشمنی تک نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ (ہوا) داخل ہو جائے گی، یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لے گی۔'' انھوں نے کہا: یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ نے فرمایا: ''پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے، نہ برائی کو برا جانیں گے، شیطان کوئی شکل اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: ''کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انھیں بت پوجنے کا حکم دے گا، وہ اسی حالت میں رہیں گے، ان کا رزق اترتا ہوگا، ان کی معیشت بہت اچھی ہوگی، پھر صور پھونکا جائے گا، جو بھی اسے سنے گا وہ گردن کی ایک جانب کو جھکائے گا اور دوسری جانب کو اونچا کرے گا (گردنیں ٹیڑھی ہو جائیں گی) سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ پچھاڑ کھا کر گر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی گر (کر مر) جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بارش نازل فرمائے

أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ».

گا جو ایک پھوار کے مانند ہوگی یا سائے کی طرح ہوگی۔ شک کرنے والے نعمان (بن سالم) ہیں۔ اس سے انسانوں کے جسم اُگ آئیں گے، پھر صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو وہ سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے (زندہ ہو جائیں گے) پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! اور (فرشتوں سے کہا جائے گا:) ان کو کھڑا کرو، ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔ حکم دیا جائے گا: آگ میں بھیجے جانے والوں کو (اپنی صفوں سے) باہر نکالو، پوچھا جائے گا: کتنوں میں سے (کتنے؟) کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ انھوں نے کہا: تو یہ وہ دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور وہی دن ہوگا جب پنڈلی سے پردہ ہٹا (کر دیدار جمال کرایا) جائے گا۔"

[٧٣٨٢] ١١٧-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّكَ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ. قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ».

[7382] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو سنا، اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے کہا: آپ یہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں (بات پوری ہو جائے) تو قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں تم لوگوں کو کوئی حدیث نہ سناؤں، میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بڑا معاملہ دیکھو گے تو بیت اللہ کے جلنے کا واقعہ ہوا۔ شعبہ نے یہ الفاظ کہے یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں دجال نمودار ہوگا" اور اس کے بعد محمد بن جعفر نے معاذ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور اپنی حدیث میں کہا: "کوئی ایک شخص بھی جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا نہیں بچے گا مگر وہ (ہوا) اس کی روح قبض کر لے گی۔"

قال محمد بن جعفر: حدثني شعبة بهذا الحديث مرات، وعرضته عليه.

محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے مجھے یہ حدیث کئی بار سنائی اور میں نے (کئی بار) اسے ان کے سامنے دہرایا۔

[٧٣٨٣] ١١٨ (٢٩٤١) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا محمد بن بشر عن أبي حيان، عن أبي زرعة، عن عبد الله بن عمرو قال: حفظت من رسول الله ﷺ حديثا لم أنسه بعد، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن أول الآيات خروجا، طلوع الشمس من مغربها، وخروج الدابة على الناس ضحى، وأيهما ما كانت قبل صاحبتها، فالأخرى على إثرها قريبا».

[7383] محمد بن بشر نے ابوحیان سے، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جس کو سننے کے بعد میں اسے بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''نمودار ہونے والی سب سے پہلے نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور دن چڑھے لوگوں کے سامنے زمین کے چوپائے کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی نشانی دوسری سے پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے بعد جلد نمودار ہو جائے گی۔''

[٧٣٨٤] (...) وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير: حدثنا أبي: حدثنا أبو حيان عن أبي زرعة قال: جلس إلى مروان بن الحكم بالمدينة ثلاثة نفر من المسلمين، فسمعوه وهو يحدث عن الآيات: أن أولها خروجا الدجال، فقال عبد الله بن عمرو: لم يقل مروان شيئا، قد حفظت من رسول الله ﷺ حديثا لم أنسه بعد، سمعت رسول الله ﷺ يقول، فذكر مثله.

[7384] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ابوحیان نے ابوزرعہ سے بیان کیا، کہا: مسلمانوں میں سے تین شخص مدینہ میں مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے اور اسے قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے سن رہے تھے کہ ان میں سے پہلی دجال کا ظہور ہوگا، اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: (تم لوگ یوں سمجھو کہ) مروان نے کچھ بھی نہیں کہا (کیونکہ اس کی بات رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جسے میں بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٧٣٨٥] (...) حدثنا نصر بن علي الجهضمي: حدثنا أبو أحمد: حدثنا سفيان عن أبي حيان، عن أبي زرعة قال: تذاكروا الساعة عند مروان، فقال عبد الله بن عمرو: سمعت رسول الله ﷺ يقول: بمثل حديثهما، ولم يذكر ضحى.

[7385] سفیان نے ابوحیان سے اور انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگوں نے مروان کی موجودگی میں قیامت کے بارے میں مذاکرہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ (آگے) ان دونوں کی حدیث کے مانند بیان کیا اور ''دن چڑھنے کے وقت'' کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ) (...)

[٧٣٨٦] ١١٩-(٢٩٤٢) حدّثنا عَبْدُالْوارث بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ - حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ: شَعْبُ هَمْدَانَ؛ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، فَقَالَ: حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ، فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ، فَقَالَ لَهَا: أَجَلْ حَدِّثِينِي، فَقَالَتْ: نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ، وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ، فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ» فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: أَمْرِي بِيَدِكَ، فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ: «انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ» وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ، مِنَ الْأَنْصَارِ، عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ، فَقُلْتُ: سَأَفْعَلُ، فَقَالَ: «لَا تَفْعَلِي، إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ

باب:24-جساسہ کا قصہ

[7386] ابن بریدہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے عامر بن شراحیل شعبی نے، جن کا تعلق شعب ہمدان سے تھا، حدیث بیان کی، انھوں نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، وہ اولین ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے (بلاواسطہ) سنی ہو، آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور کی طرف اسے منسوب نہ کریں۔ انھوں نے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں ایسا ہی کروں گی۔ انھوں نے ان (حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) سے کہا: بہت بہتر، سنائیے۔ انھوں نے کہا: میرا نکاح (عبدالحمید بن حفص) ابن مغیرہ سے ہوا۔ وہ اس وقت قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (اپنے) پہلے جہاد میں زخمی بھی ہوئے تھے۔ جب میری شادی ختم ہو گئی (طلاق ہو گئی) تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کئی لوگوں کے ساتھ ساتھ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام (کے بیٹے) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی تو میں نے آپ سے کہا: میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔'' ام شریک رضی اللہ عنہا انصار میں سے ایک مالدار خاتون تھیں، ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ میں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ یہ) فرمایا: ''تم ایسا نہ

عَنْكِ خِمَارُكِ، أَوْ يَنْكَشِفُ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ، فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ، وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ، عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ». وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ، فِهْرِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ.

کرو۔ ام شریک ایسی خاتون ہیں جن کے ہاں زیادہ مہمان آتے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تمھاری اوڑھنی گر جائے یا تمھاری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے تو لوگوں میں سے کسی کی نظر (ایسی جگہ) پڑے جو تمھیں ناگوار ہو، بلکہ تم اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔'' وہ قبیلہ فہر، یعنی قریش کے فہر سے تھے۔ وہ اسی قبیلے میں سے تھے جس سے وہ تعلق رکھتی تھیں تو میں ان کی طرف منتقل ہو گئی۔

فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي، مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي يَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

جب میری عدت گزر گئی تو میں نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ کا اعلان کرنے والا کہہ رہا تھا: ''نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشت پر (عورتوں کی پہلی صف) تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمالی تو آپ (خوشی کے عالم میں) ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ہر انسان اپنی نماز ہی کی جگہ پر بیٹھا رہے۔'' پھر فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ میں نے تم لوگوں کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ باخبر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں نہ (کسی خاص بات کی) رغبت دلانے کے لیے اکٹھا کیا ہے، نہ (کسی خاص چیز) سے ڈرانے کے لیے۔ میں نے تمھیں اس لیے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری نے، جو ایک نصرانی شخص تھے، آئے ہیں اور انھوں نے بیعت کی ہے اور اسلام لائے ہیں، (انھوں نے) مجھے ایک بات سنائی ہے جو اس کے مطابق ہے جو میں تمھیں مسیح دجال (جھوٹے مسیح) کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام کے تیس لوگوں کے ساتھ ایک سمندری بیڑے میں سوار ہوئے۔ سمندر کی موج (سمندری طوفان) مہینہ بھر انھیں سمندر میں ادھر ادھر پٹختی رہی، یہاں تک کہ (ایک دن) غروب آفتاب کے وقت وہ سمندر میں ایک جزیرے کے کنارے

قَالَ: «إِنِّي، وَاللهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ، لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ، كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ أَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يَدْرُونَ مَا

قبله من دبره، من كثرة الشعر، فقالوا: ويلك ما أنت؟ قالت: أنا الجساسة، قالوا: وما الجساسة؟ قالت: يا أيها القوم! انطلقوا إلى هذا الرجل في الدير، فإنه إلى خبركم بالأشواق، قال: لما سمت لنا رجلا فرقنا منها أن تكون شيطانة.

جا لگے، وہ جزیرے کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے تو انھیں موٹے اور گھنے بالوں والا ایک جاندار ملا۔ بالوں کی کثرت کی بنا پر لوگوں کو اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا: تیری خرابی! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ (بہت زیادہ جاسوسی کرنے والی) ہوں۔ انھوں نے کہا: جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگ دیر (راہبوں کی عمارت) میں موجود اس شخص کی طرف چلو، وہ تمھاری خبروں کا سخت مشتاق ہے۔ جب اس نے ایک شخص کا نام لیا تو ہمیں اس کے بارے میں خوف ہوا کہ یہ (جساسہ) کوئی شیطان ہے۔

قال: فانطلقنا سراعا، حتى دخلنا الدير، فإذا فيه أعظم إنسان رأيناه قط خلقا، وأشده وثاقا، مجموعة يداه إلى عنقه، ما بين ركبتيه إلى كعبيه بالحديد، قلنا: ويلك ما أنت؟ قال: قد قدرتم على خبري، فأخبروني ما أنتم؟ قالوا: نحن أناس من العرب، ركبنا في سفينة بحرية، فصادفنا البحر حين اغتلم، فلعب بنا الموج شهرا، ثم أرفأنا إلى جزيرتك هذه، فجلسنا في أقربها، فدخلنا الجزيرة، فلقيتنا دابة أهلب كثير الشعر، لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر، فقلنا: ويلك ما أنت؟ فقالت: أنا الجساسة، قلنا: وما الجساسة؟ قالت: اعمدوا إلى هذا الرجل في الدير، فإنه إلى خبركم بالأشواق، فأقبلنا إليك سراعا، وفزعنا منها، ولم نأمن أن تكون شيطانة.

انھوں نے کہا: ہم تیزی سے چلتے ہوئے اس دیر میں داخل ہوئے تو وہاں، جو ہم نے کبھی دیکھا ہو اس سے زیادہ عظیم الخلقت انسان تھا جو انتہائی سختی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اس کے گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک کا حصہ لوہے (کی زنجیروں) کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرا برا ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا: تمھیں میرے بارے میں جاننے کا موقع مل گیا، اس لیے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم سمندر میں (بحری جہاز پر) سوار ہوئے اور اتفاقاً ہم اس وقت سمندر میں اترے جب اس میں جوش آیا ہوا تھا، ایک مہینے تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی (ادھر ادھر پٹختی) رہیں، پھر ہم تمھارے اس جزیرے کے کنارے آ لگے۔ ہم اس (جہاز) کی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرے میں آ گئے، ایک موٹے گھنے بالوں والا جاندار ملا، بالوں کی کثرت کی بنا پر ہمیں اس کے آگے پیچھے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ ہم نے کہا: تمھاری برائی ہو! تم کیا ہو؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ ہم نے کہا: اور جساسہ کیا؟ اس نے کہا: اس آدمی کی طرف چلو جو اس دیر کی عمارت میں ہے، وہ تمھاری خبروں کا سخت مشتاق

ہے۔ ہم جلدی سے تمھارے پاس پہنچ گئے ہیں، اس سے ہمیں سخت ڈر لگا ہے، ہم اس بات سے خود کو محفوظ نہیں سمجھتے کہ وہ کوئی مادہ شیطان ہو۔

قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا، هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ، قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ، قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ،

اس نے کہا: مجھے (علاقۂ) بیسان کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: تم ان کی کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تم سے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، اس نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دیں گے۔ اس نے کہا: مجھے بحیرۂ طبریہ کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ انھوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی (گہرائی میں) چلا جائے۔ اس نے کہا: مجھے (شام کے علاقے) زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ، انھوں نے کہا: اس کی کس بات کی خبر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا چشمے میں پانی ہے اور کیا وہاں کے باشندے چشمے کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اسے کہا: ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باشندے اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس نے کہا: مجھے امیوں (اہل عرب) کے نبی (ﷺ) کے بارے میں بتاؤ، اس نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: وہ مکہ سے نکل کر مدینہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: کیا عرب نے اس کے ساتھ جنگیں لڑیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نبی ﷺ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ تو ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے اردگرد کے عربوں پر غالب آ گئے ہیں اور انھوں نے آپ ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ انھوں نے کہا۔ اس نے ان سے کہا: یہ ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔

قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ،

اس نے کہا: یہ بات ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس نبی ﷺ کی اطاعت کریں اور میں تمھیں اپنے بارے میں

وإنّي أوشك أنْ يؤذن لي في الْخُرُوج، فأخْرُج فأسيرُ في الْأرْض، فلا أدعُ قرْيةً إلّا هبطْتُها في أرْبعين ليْلةً، غيْر مكّة وطيْبة، فهُما مُحرّمتان عليّ كِلْتاهُما، كُلّما أرْدْتُ أنْ أدْخُل واحدةً، أوْ واحدًا منْهُما، اسْتقْبلني ملكٌ بيده السّيْفُ صلْتًا، يصُدُّني عنْها، وإنّ على كُلّ نقْبٍ منْها ملائكةً يحْرُسُونها.

بتاتا ہوں۔ میں ہی مسیح دجال ہوں اور مجھے عنقریب نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ میں نکل کر زمین میں (ہر جگہ) جاؤں گا اور مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی بستی نہیں چھوڑوں گا، چالیس راتوں کے اندر سب (بستیوں) میں اتروں گا۔ وہ دونوں (مکہ اور مدینہ) میرے لیے حرام کر دیے گئے ہیں۔ میں جب بھی کسی ایک میں یا (کہا:) دونوں میں سے ایک میں داخل ہونا چاہوں گا، ایک فرشتہ میرے سامنے آ جائے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار ہوگی۔ وہ مجھے اس (میں جانے) سے روک دے گا۔ ان کے ہر راستے پر فرشتے اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے۔

قالتْ: قال رسُولُ الله ﷺ، وطعن بمخْصرته في الْمنْبر: «هٰذه طيْبةُ، هٰذه طيْبةُ، هٰذه طيْبةُ» يعْني الْمدينة «ألا هلْ كُنْتُ حدّثْتُكُمْ ذٰلك؟» فقال النّاسُ: نعمْ. «فإنّهُ أعْجبني حديثُ تميمٍ، أنّهُ وافق الّذي كُنْتُ أُحدّثُكُمْ عنْهُ، وعن الْمدينة ومكّة، ألا! إنّهُ في بحْر الشّام أوْ بحْر الْيمن، لا بلْ منْ قبل الْمشْرق، ما هُو. منْ قبل الْمشْرق، ما هُو. منْ قبل الْمشْرق، ما هُو». وأوْمأ بيده إلى الْمشْرق، قالتْ: فحفظْتُ هٰذا منْ رسُول الله ﷺ.

(فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: "یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔" آپ ﷺ کی مراد مدینہ سے تھی۔ "تو کیا میں نے تمھیں یہ باتیں بتائی نہ تھیں؟" لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے تمیم کی بات اچھی لگی، وہ اس کے مطابق ہے جو میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا اور جو مکہ اور مدینہ کے متعلق بتایا تھا۔ یاد رکھو! وہ شام کے سمندر میں ہو سکتا ہے یا یمن کے سمندر میں ہو سکتا ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے، مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے۔" اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ انھوں (حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے یہ (حدیث) رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) حفظ کر لی۔

[٧٣٨٧] ١٢٠-(...) حدّثنا يحْيى بْنُ حبيبٍ الْحارثيُّ: حدّثنا خالدُ بْنُ الْحارث الْهُجيْميُّ أبُو عُثْمان: حدّثنا قُرّةُ: حدّثنا سيّارٌ أبُو الْحكم: حدّثنا الشّعْبيُّ قال: دخلْنا على

[7387] سیار ابوالحکم نے کہا: ہمیں شعبی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، انھوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا جن کو ابن طاب کی تازہ کھجوریں کہا جاتا تھا اور جو کے ستو پلائے، میں نے ان

فاطمة بنت قيس فأتحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب، وسقتنا سويق سلت، فسألتها عن المطلقة ثلاثا أين تعتد؟ قالت: طلقني بعلي ثلاثا، فأذن لي النبي ﷺ أن أعتد في أهلي، قالت: فنودي في الناس: إن الصلاة جامعة، قالت: فانطلقت فيمن انطلق من الناس، قالت: فكنت في الصف المقدم من النساء، وهو يلي المؤخر من الرجال، قالت: فسمعت النبي ﷺ، وهو على المنبر يخطب فقال: «إن بني عم لتميم الداري ركبوا في البحر». وساق الحديث وزاد فيه: قالت: فكأنما أنظر إلى النبي ﷺ، وأهوى بمخصرته إلى الأرض، وقال: «هذه طيبة» يعني المدينة.

سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں کہ وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انھوں نے کہا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو نبی ﷺ نے مجھے اجازت دی تھی کہ میں اپنے گھر والوں کے درمیان عدت گزار لوں، (حضرت فاطمہ ؓ نے) کہا: پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز کی جماعت ہونے والی ہے، میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی، میں عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے پیچھے تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: "تمیم داری کے چچا کے بیٹے (ان کے قبیلے سے تعلق رکھنے والے رشتہ دار) سمندر (کے جہاز) میں سوار ہوئے۔" اس کے بعد (سیار نے پوری) حدیث بیان کی اور اس میں مزید کہا کہ (حضرت فاطمہ ؓ نے) کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں نبی ﷺ کو دیکھ رہی ہوں، آپ نے اپنے عصا کو زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا: "یہ طیبہ ہے۔" آپ کی مراد مدینہ سے تھی۔

[٧٣٨٨] ١٢١ (...) وحدثنا الحسن بن علي الحلواني وأحمد بن عثمان النوفلي قالا: حدثنا وهب بن جرير: حدثنا أبي قال: سمعت غيلان بن جرير يحدث عن الشعبي، عن فاطمة بنت قيس قالت: قدم على رسول الله ﷺ تميم الداري فأخبر رسول الله ﷺ أنه ركب البحر، فتاهت به سفينته، فسقط إلى جزيرة، فخرج إليها يلتمس الماء، فلقي إنسانا يجر شعره، واقتص الحديث، وقال فيه: ثم قال: أما إنه لو قد أذن لي في الخروج، قد وطئت البلاد كلها، غير طيبة.

[7388] غیلان بن جریر نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت تمیم داری ؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ وہ سمندر (کے جہاز) میں سوار ہوئے تو ان کا جہاز راستے سے ہٹ گیا، وہ ایک جزیرے میں جا اترے، وہ اس جزیرے میں نکل کر پانی ڈھونڈنے لگے، وہاں ایک انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا، پھر (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا: پھر اس (دجال) نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دی گئی تو میں طیبہ (مدینہ) کے سوا تمام شہروں میں جاؤں گا، پھر رسول اللہ ﷺ ان (حضرت تمیم داری ؓ) کو لوگوں کے سامنے لے گئے اور (ان کی موجودگی میں) آپ نے ان (لوگوں) کے سامنے (یہ

فأخرجه رسول الله ﷺ إلى الناس فحدثهم قال: «هذه طيبة، وذلك الدجال».

واقعہ) بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طیبہ ہے اور وہ (شخص) دجال ہے۔''

[٧٣٨٩] ١٢٢-(...) حدثني أبو بكر بن إسحق: حدثنا يحيى بن بكير: حدثنا المغيرة يعني الحزامي، عن أبي الزناد، عن الشعبي، عن فاطمة بنت قيس: أن رسول الله ﷺ قعد على المنبر فقال: «أيها الناس! حدثني تميم الداري: أن أناسا من قومه كانوا في البحر، في سفينة لهم، فانكسرت بهم، فركب بعضهم على لوح من ألواح السفينة، فخرجوا إلى جزيرة في البحر» وساق الحديث.

[7389] ابوزناد نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! مجھے تمیم داری نے یہ بتایا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ اپنے ایک جہاز میں سمندر میں تھے، وہ جہاز ٹوٹ گیا اور ان میں سے کچھ لوگ جہاز کے تختوں میں سے ایک تختے پر سوار ہو گئے اور سمندر میں ایک جزیرے کی طرف جا نکلے۔'' اور پھر (آگے باقی ماندہ) حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس واقعے سے متعلق پچھلی (احادیث: 7386 اور 7388) میں بیان ہوا ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جس سمندری جہاز میں سوار تھے وہ راستے سے ہٹ گیا، وہ بھٹکتے ہوئے مشرق کی سمت کے ایک جزیرے تک پہنچے، وہاں سے پانی پینے کے لیے جہاز کو روکا گیا اور وہ لوگ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ یہی بات راجح ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ جہاز ٹوٹ گیا اور کچھ لوگ اس کے تختے پر بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ یہ وہم ہے جو غالبا روایت بالمعنی سے، وراں میں اس سے راوی یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر سے سرزد ہوا ہے۔ یہ راوی ویسے تو ثقہ ہیں۔ علمائے جرح وتعدیل کے نزدیک اہل حجاز سے انھوں نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ محفوظ ہیں لیکن حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں ان کی اہل حجاز سے بیان کردہ روایات میں (بھی) بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتا ہوں۔ [illegible] یہ حدیث انھوں نے مغیرہ بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن حزام قرشی مکی حزامی سے روایت کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تائید کی غرض سے پیش کیا ہے۔ واقعے کی اصل تفصیلات وہی ہیں جو پچھلی احادیث میں بیان ہو چکی ہیں۔ یہ سوال کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ کس نوعیت کا تھا، بہت اہم ہے۔ بہت سے ماہرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے جس شخص کو دیکھا وہ دجال تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے پہلے کا زمین کے کسی نامعلوم جزیرے پر قید ہے اور مقررہ وقت پر قید سے چھوٹ کر لوگوں کے سامنے نمودار ہوگا۔ بہت سے دیگر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فلسطین کے بہت بڑے راہب، عبادت گزار اور نیک انسان تھے۔ وہ سچے دل سے علم اور ہدایت کے طلبگار تھے۔ جب یہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک غیر آباد جزیرے پر پہنچے تو عالم مثال میں انھیں دجال کا مشاہدہ کرایا گیا، اس سے بات چیت کرائی گئی اور اس طرح ان کو یقین ہو گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی وہ آخری رسول ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے، چنانچہ واپسی پر وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ایمان قبول کیا، صحابیت کے منصب پر فائز ہوئے اور اہل کتاب کے لیے حجت بنائے گئے۔ واللہ أعلم بالصواب.

[٧٣٩٠] ١٢٣ (٢٩٤٣) حدثني عليُّ بنُ حُجرٍ السَّعديُّ: حدثنا الوليدُ بنُ مُسلمٍ: حدثني أبو عمرٍو يعني الأوزاعيَّ، عن إسحاقَ بنِ عبدِ اللهِ بنِ أبي طلحةَ: حدثني أنسُ بنُ مالكٍ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «ليس من بلدٍ إلا سيطؤُهُ الدَّجالُ، إلا مكةَ والمدينةَ، وليس نَقْبٌ من أنقابِها إلا عليه الملائكةُ صافِّين تحرسُها، فينزلُ بالسَّبخةِ، فترجُفُ المدينةُ ثلاثَ رجفاتٍ، يخرجُ إليه منها كلُّ كافرٍ ومنافقٍ».

[7390] ابن عمرو اوزاعی نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر نہیں مگر دجال اسے روندے گا۔ ان (دوشہروں) کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے ہوئے پہرہ دے رہے ہوں گے، پھر وہ ایک شوریلی زمین میں اترے گا۔ اس وقت مدینہ تین بار لرزے گا اور ہر کافر اور منافق اس میں سے نکل کر اس (دجال) کے پاس چلا جائے گا۔''

[٧٣٩١] (...) وحدثناه أبو بكرِ بنُ أبي شيبةَ: حدثنا يونسُ بنُ محمدٍ عن حمادِ بنِ سلمةَ، عن إسحاقَ بنِ عبدِ اللهِ بنِ أبي طلحةَ، عن أنسٍ، أن رسولَ الله ﷺ قال: فذكر نحوَه، غيرَ أنه قال: فيأتي سبخةَ الجُرُفِ فيضربُ رِواقَه، وقال: فيخرجُ إليه كلُّ منافقٍ ومنافقةٍ.

[7391] حماد بن سلمہ نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا، مگر اس میں کہا: چنانچہ وہ (دجال) جرف کی شوریلی زمین میں آکر اپنا خیمہ لگائے گا اور کہا: ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔

(المعجم ٢٥) (بابٌ: في بقيةٍ من أحاديثِ الدَّجالِ) (التحفة ٢٤)

باب:25- دجال کے متعلق بقیہ احادیث

[٧٣٩٢] ١٢٤ (٢٩٤٤) حدثنا منصورُ بنُ أبي مُزاحمٍ: حدثنا يحيى بنُ حمزةَ عن الأوزاعيِّ، عن إسحاقَ بنِ عبدِ اللهِ، عن عمِّه أنسِ بنِ مالكٍ، أن رسولَ الله ﷺ قال: «يتبعُ الدجالَ من يهودِ أصبهانَ سبعون ألفًا، عليهم الطيالسةُ».

[7392] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (یہودی) دجال کی پیروی کریں گے، ان (کے جسموں) پر طیلسان کی چادریں ہوں گی۔''

[٧٣٩٣] ١٢٥-(٢٩٤٥) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ». قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيلٌ».

[7393] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں جائیں گے۔'' حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ (جو دین کے دفاع میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بہت کم ہوں گے۔''

[٧٣٩٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[7394] ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٧٣٩٥] ١٢٦-(٢٩٤٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَهْطٍ، مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلٰى رِجَالٍ، مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ».

[7395] عبدالعزیز بن مختار نے کہا: ہمیں ایوب نے حمید بن ہلال سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایک گروہ سے روایت کی جن میں ابودہماء اور ابوقتادہ شامل ہیں، انھوں نے کہا: ہم حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے، ایک دن انھوں نے کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہیں تھے اور نہ ان کو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ و فساد میں) ایسی نہیں جو دجال سے بڑی ہو۔''

[٧٣٩٦] ١٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ، فِيهِمْ

[7396] عبیداللہ بن عمرو نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے اور انھوں نے اپنی قوم کے تین لوگوں سے روایت کی جن میں ابوقتادہ بھی شامل ہیں کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے

أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ».

پاس جاتے تھے، جس طرح عبدالعزیز بن مختار کی روایت ہے، مگر انھوں نے کہا: "دجال (کے فتنے) سے بڑا کوئی معاملہ (پیش نہیں آیا۔)"

[۷۳۹۷] ۱۲۸ (۲۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ».

[7397] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، زمین کے چوپائے، خاص طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والے معاملے (بیماری، عاجز کر دینے والا بڑھاپا یا کوئی رکاوٹ) اور ہر کسی کو پیش آنے والا معاملے، (مثلاً: اجتماعی گمراہی، فتنے کے زمانے میں قتل عام، قیامت سے پہلے۔)"

فائدہ: ان میں سے کسی بات کے پیش آنے سے پہلے جتنا موقع ملتا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کا ذخیرہ کرلو۔

[۷۳۹۸] ۱۲۹ (...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ».

[7398] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے زیاد بن ریاح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، زمین کا چوپایہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام لوگوں کے ساتھ پیش آنے والا معاملہ یا خصوصی طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والا معاملہ۔"

[۷۳۹۹] (...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[7399] ہمام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ) (التحفة ٢٥)

باب:26- قتل عام میں عبادت کرنے کی فضیلت

[٧٤٠٠] ١٣٠-(٢٩٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ».

[7400] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے خبر دی، انھوں نے معلی بن زیاد سے، انھوں نے معاویہ بن قرہ سے، انھوں نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی طرح ہمیں قتیبہ بن سعید نے یہی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے معلی بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اس روایت کو معاویہ بن قرہ کی طرف لوٹایا، انھوں نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طرف اور انھوں نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: "ہر طرف پھیلی ہوئی قتل و غارت گری کے دوران میں عبادت (پر توجہ مرکوز) کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔"

[٧٤٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[7401] یہی حدیث مجھے ابوکامل نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: جس طرح شر پر مبنی جاہلی معاشرے کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنا نجات حاصل کرنے کے حوالے سے بہت بڑا عمل تھا، اسی طرح اندھے فتنے میں خود کو اس سے دور رکھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جانا حصول نجات کے لیے بڑا عمل ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ) (التحفة ٢٦)

باب:27- قیامت کا قریبی زمانہ

[٧٤٠٢] ١٣١-(٢٩٤٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي

[7402] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "قیامت صرف بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔"

لأحمس، عن عبد الله عن النبي ﷺ قال: «لا تقوم الساعة إلا على شرار الناس».

[٧٤٠٣] ١٣٢ - (٢٩٥٠) حدثنا سعيد بن منصور: حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن وعبد العزيز بن أبي حازم، عن أبي حازم، عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: ح: وحدثنا قتيبة بن سعيد - واللفظ له -: حدثنا يعقوب عن أبي حازم: أنه سمع سهلا يقول: سمعت النبي ﷺ يشير بإصبعه التي تلي الإبهام والوسطى، وهو يقول: «بعثت أنا والساعة هكذا».

[7403] یعقوب نے ابوحازم سے روایت کی، انھوں نے حضرت سہل ؓ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی انگلی) اور بڑی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''میں اور قیامت اس طرح (ساتھ ساتھ) بھیجے گئے ہیں۔''

[٧٤٠٤] ١٣٣ - (٢٩٥١) حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر: حدثنا شعبة قال: سمعت قتادة: حدثنا أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: «بعثت أنا والساعة كهاتين».

قال شعبة: وسمعت قتادة يقول في قصصه: كفضل إحداهما على الأخرى، فلا أدري أذكره عن أنس، أو قاله قتادة.

[7404] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ کو سنا، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو ان (شہادت اور بڑی انگلیوں) کی طرح (ساتھ ساتھ) مبعوث کیا گیا ہے۔''

شعبہ نے کہا: اور میں نے قتادہ سے ان کے حدیث بیان کرنے کے دوران میں سنا: جتنی ان میں سے ایک انگلی دوسری سے بڑی ہے (اتنے سے زمانے کا فرق ہے)، مجھے معلوم نہیں یہ (معنی) انھوں نے حضرت انس ؓ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا یا خود قتادہ نے بیان کیا۔

[٧٤٠٥] ١٣٤ - (...) وحدثنا يحيى بن حبيب الحارثي: حدثنا خالد يعني ابن الحارث: حدثنا شعبة قال: سمعت قتادة وأبا التياح يحدثان، أنهما سمعا أنسا يحدث، أن رسول الله ﷺ قال: «بعثت أنا والساعة هكذا» وقرن شعبة بين إصبعيه،

[7405] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ اور ابوتیاح کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، ان دونوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔'' اور شعبہ نے اسے بیان کرتے ہوئے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی

الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى، يَحْكِيهِ.

انگلی کو ملایا۔

[٧٤٠٦] (...) وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

[7406] معاذ اور محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[٧٤٠٧] (...) وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الضَّبِّيَّ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

[7407] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے حمزہ ضبی اور ابوتیاح سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٤٠٨] ١٣٥-(...) وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ: وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

[7408] معبد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔" کہا: اور آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا۔

[٧٤٠٩] ١٣٦-(٢٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ: «إِنْ يَعِشْ هٰذَا، لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ، قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ».

[7409] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: اعراب (بدولوگ) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سب سے کم عمر انسان کی طرف دیکھ کر فرماتے: "اگر یہ زندہ رہا تو یہ بوڑھا نہیں ہوا ہوگا کہ تم پر تمھاری (قیامت کی) گھڑی آجائے گی۔"

فائدہ: سَاعَتُكُمْ: "تمھاری قیامت" فرمایا، محض "قیامت" نہیں فرمایا جو سب اہل زمین کے لیے ہوگی، اس لیے یہاں اس سے مراد موت ہوگی، کیونکہ جو مرجاتا ہے اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے جس طرح کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب تدفین سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے: «أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ» [illegible] دونوں باتوں میں فرق سمجھ میں نہیں آسکتا تھا۔ ان کے لیے یہی مفید تھا کہ وہ اپنی مدت عمر میں ہر وقت اپنی قیامت کو پیش نظر رکھیں

اور حتیٰ مثل کی ہیں۔

[٧٤١٠] ١٣٧ (٢٩٥٣) وحدّثنا أبو بكر بْنُ أبي شيبة: حدّثنا يونس بْنُ محمّد عنْ حمّاد بْن سلمة، عنْ ثابت، عنْ أنس: أنّ رجُلًا سأل رسُول الله ﷺ: متى تقُومُ السّاعةُ؟ وعنْدهُ غُلامٌ من الأنصار، يُقالُ لهُ مُحمّدٌ، فقال رسُولُ الله ﷺ: «إنْ يعشْ هذا الْغُلامُ، فعسى أنْ لا يُدْركهُ الْهرمُ، حتّى تقُوم السّاعةُ».

[7410] ثابت نے حضرت انس ؓ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ اور اس کے پاس انصار میں سے ایک لڑکا بیٹھا تھا جسے محمد کہا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید اسے بڑھاپا نہ پہنچے گا کہ (تمھاری) قیامت آجائے گی۔"

[٧٤١١] ١٣٨ (...) وحدّثنا حجّاجُ بْنُ الشّاعر: حدّثنا سُليْمانُ بْنُ حرْب: حدّثنا حمّادٌ يعْني ابْن زيْد: حدّثنا معْبدُ بْنُ هلال الْعنزيُّ عنْ أنس بْن مالك: أنّ رجُلًا سأل النّبيّ ﷺ قال: متى تقُومُ السّاعةُ؟ قال: فسكت رسُولُ الله ﷺ هُنيْهةً، ثُمّ نظر إلى غُلام بيْن يديْه منْ أزْد شنُوءة، فقال: «إنْ عُمّر هذا، لمْ يُدْركْهُ الْهرمُ حتّى تقُوم السّاعةُ».

[7411] معبد بن ہلال عنزی نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ازدشنوءہ کے ایک لڑکے کی طرف نظر کی، پھر فرمایا: "اگر یہ لڑکا لمبی عمر پا گیا تو اسے بڑھاپا نہیں آیا ہوگا کہ (تمھاری) قیامت قائم ہو جائے گی۔"

قال: قال أنسٌ: ذاك الْغُلامُ منْ أتْرابي يوْمئذ.

(معبد نے) کہا: حضرت انس ؓ نے کہا: وہ لڑکا اس دن میرا ہم عمر تھا۔

[٧٤١٢] ١٣٩ (...) حدّثنا هارُونُ بْنُ عبْد الله: حدّثنا عفّانُ بْنُ مُسْلم: حدّثنا همّامٌ: حدّثنا قتادةُ عنْ أنس قال: مرّ غُلامٌ للْمُغيرة بْن شُعْبة، وكان منْ أقْراني، فقال النّبيُّ ﷺ: «إنْ يُؤخّرْ هذا، فلنْ يُدْركهُ الْهرمُ، حتّى تقُوم السّاعةُ».

[7412] قتادہ نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: (اس وقت) حضرت مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا گزرا جو میرے ہم عمروں میں سے تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس کو مہلت ملی تو اسے بڑھاپا نہیں آیا ہوگا کہ (تم پر) قیامت آجائے گی۔"

[٧٤١٣] ١٤٠ (٢٩٥٤) حدّثني زُهيْرُ بْنُ

[7413] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی

حرب: حدثنا سفيان بن عيينة عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة يبلغ به النبي ﷺ قال: «تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة، فما يصل الإناء إلى فيه حتى تقوم، والرجلان يتبايعان الثوب، فما يتبايعانه حتى تقوم، والرجل يلط في حوضه، فما يصدر حتى تقوم».

اور انھوں نے اس کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا کہ آپ نے فرمایا: "قیامت آئے گی تو ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا، وہ برتن اس کے منہ تک نہ پہنچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے، انھوں نے خرید و فروخت (مکمل) نہیں کی ہوگی کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص اپنے حوض میں لپائی کر رہا ہوگا، وہ باہر نہیں نکل پایا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔"

فائدہ: لوگوں کو اندازہ تک نہیں ہوگا اور قیامت اچانک آ جائے گی، صور اسرافیل پھونکا جائے گا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ) (التحفة ٢١)

باب:28-دو بار صور پھونکے جانے کے درمیان کا وقفہ

[٧٤١٤] ١٤١-(٢٩٥٥) حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء: حدثنا أبو معاوية عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «ما بين النفختين أربعون» قالوا: يا أبا هريرة! أربعين يوما؟ قال: أبيت، قالوا: أربعين شهرا؟ قال: أبيت، قالوا: أربعين سنة؟ قال: أبيت، «ثم ينزل الله من السماء ماء فينبتون كما ينبت البقل».

[7414] صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو بار صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔" انھوں (لوگوں) نے کہا: ابوہریرہ! چالیس دن؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: چالیس مہینے؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: چالیس سال؟ انھوں نے کہا: میں انکار کرتا ہوں۔ "پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے۔"

قال: «وليس من الإنسان شيء إلا يبلى، إلا عظما واحدا وهو عجب الذنب، ومنه يركب الخلق يوم القيامة».

انھوں نے کہا: "اور انسان کا کوئی حصہ نہیں مگر وہ بوسیدہ ہو جائے گا سوائے ایک ہڈی کے۔ وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری حصہ ہے، قیامت کے دن اسی سے خلقت کی ترکیب عمل ہوگی۔"

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چالیس کی وضاحت کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وقت کے اس فاصلے کو نہ بیان کرنا ممکن ہے اور نہ عام آدمی کو اس کی سمجھ آ سکتی ہے۔

[٧٤١٥] ١٤٢ (...) وحدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيد: حدثنا المغيرة يعني الحزامي، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هُرَيْرَةَ: أنَّ رسول الله ﷺ قال: «كُلُّ ابنِ آدمَ يأكُلُه التراب إلا عَجْبَ الذَّنَبِ، منه خُلِقَ وفيه يُرَكَّبُ».

[7415] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دمچی کی ہڈی کے آخری سرے کے سوا پورے ابن آدم (کے جسم) کو مٹی کھا لے گی، اسی سے انسان پیدا کیا گیا اور اسی (آخری سرے) سے پھر (اسے جوڑ کر) اکٹھا کیا جائے گا۔''

[٧٤١٦] ١٤٣ (...) وحدّثنا مُحمّدُ بْنُ رافع: حدثنا عبد الرزاق: حدّثنا مَعْمَرٌ عن همام بن منبه قال: هذا ما حدّثنا أبو هُرَيْرَة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منْها: وقال رسول الله ﷺ: «إنّ في الْإنسان عظْمًا لا تأكُلُه الأرض أبدا، فيه يُركَّبُ يوم الْقيامة» قالوا: أيّ عظم هوَ؟ يا رسُول الله! قال: «عجْبُ الذَّنَب».

[7416] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے جسم میں ایک ہڈی ہے جس کو مٹی کبھی نہیں کھا سکے گی، اسی میں (سے) قیامت کے دن اس کو پورا بنایا جائے گا۔'' انھوں (لوگوں) نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کون سی ہڈی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دمچی کی ہڈی کا آخری سرا ہے۔''

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ
«اَلدُّنْیَا
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ»
”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“
(صحیح مسلم، حدیث: 7417 (2956))

تعارف کتاب الزهد والرقائق

یہ دنیا نوع آدم کا اصل وطن نہیں۔ یہ جگہ تکلیفوں، صدموں، خطروں اور آفتوں سے بھری ہوئی ہے۔ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا وطن وہی جگہ ہے جنت حاصل کرنے کی خواہش اس کے خون میں موجزن ہے۔ آدم علیہ السلام کے جس بیٹے/بیٹی نے اپنی فطرت کی حفاظت کی، اپنے خالق و مالک، پالنے والے اور نعمتوں سے نوازنے والے پروردگار سے اپنا تعلق نہیں توڑا اسے معلوم ہے کہ اس کا اصل وطن کون سا ہے اور اس نے وہاں پہنچنے کے لیے کون سا راستہ اختیار کرنا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اس دار المحن میں اسے ہر صورت ایک متعین مدت کے لیے وقت گزارنا ہے اور جب یہ میعاد پوری ہو جائے گی تو وہ اس قید خانے سے پرواز کرے گا اور اپنے خوبصورت ترین، ابدی نعمتوں سے بھرے ہوئے اور ہر طرح کی تکلیفوں سے محفوظ وطن میں پہنچ جائے گا۔ وہاں سے ہمیشہ اپنے محبت کرنے والے انتہائی محبوب اور رحیم و کریم رب کے انتہائی قرب میں زندگی گزارے گا، جہاں ہر آن نئے سے نیا انعام اس کا منتظر ہو گا۔

دوسری طرف آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا/بیٹی جس نے اپنی فطرت کو اپنے بدترین دشمن کے پاس گروی رکھ دیا، اپنے رحیم و کریم پروردگار سے اپنا ناتا توڑ لیا اور اپنے بدترین دشمن کے اس جھوٹ کا اعتبار کر لیا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے لذت کا سامان صرف وہی ہے، وہ اس دنیا کے متاع فریب کا شکار ہو جائے گا، اپنی منزل کو بھلا دے گا، حقیقی وطن کی طرف جانے والے راستے کو چھوڑ دے گا اور اس عارضی زندگی کی جھوٹی اور عارضی دلفریبیوں کے پیچھے چلتا ہوا تباہی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ اپنے دشمن کے فریب میں آ کر اس نے جس جھوٹی جنت میں دل لگایا تھا وہ بھی اس سے چھن جائے گی۔ یہ دنیا حقیقتاً ایک قید خانہ ہے جس کی اصلیت سے مومن آگاہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے جس کے فریب ہونے کا اسے تب پتہ چلے گا جب وہ حتمی تباہی کا شکار ہو چکا ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا کی اصلیت کو واشگاف کرنے والی ایک مثال سے اولاد آدم کو اس دنیا کے فریب سے بچانے کی کوشش فرمائی۔ یہ اس بدصورت کان کٹے بکری کے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے جسے اپنی مختصر زندگی کے بعد مر کر متعفن ہو جانا اور مٹی میں بدل جانا ہے۔ اس دنیا کی ساری نعمتیں اسی طرح کی ہیں، تھوڑی دیر کے لیے دلکش اور جلد ہی بدل جانے والی ہیں۔ سب سے زیادہ دانا اور سب سے کامیاب انسان وہی ہو سکتا ہے جو اسی وقت میں اس نعمت سے فائدہ اٹھائے جبکہ وہ نہیں بدلی، جسے چھین لے اور جو بچا اسے ایک نسخہ کیمیا کے ذریعے سے انتہائی بیش قیمت اور لافانی بنا کر ایسے ذریعے سے اپنے حقیقی وطن اور اپنے دائمی گھر کی زیب و زینت بنانے کے لیے آگے روانہ کر دے کہ وہاں پہنچنے تک وہ لحظہ بلحظہ بیش از بیش قیمتی اور عظیم سے عظیم تر ہوتا جائے۔ نسخہ کیمیا یہ ہے کہ ہر نعمت کو اپنے رب کی رضا کے ساتھ وابستہ کر دے اور اس کے راستے میں دے کر اسے آگے بھجوا دے۔

اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو یہ نعمتیں اسے قبر تک پہنچا کر واپس ان لوگوں کے پاس آ جائیں گی جو انھیں عنایت کرتا ہے اور وہ زندگی میں بدلتی فنا ہوتی جائیں گی یا پھر ان کی قسمت اچھی ہوئی تو جو کام یہ چاہتے تھے انھیں کر کے وہ گزریں گے اور انھیں آگے بڑھانے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دنیا کی اکثر نعمتیں اسی دنیا میں زندگی میں بدلتی رہتی ہیں اور جو نہیں بدلتیں وہ بے کار و بے رونق رہتی ہیں، اسی کو جلاتی ہیں، وہ ان سے چمٹا رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر موقع پر اپنی امت کو کامیابی کے ان سنہرے اصولوں سے آگاہ کیا اور بہترین تربیت فرمائی۔ جب فاقوں میں زندگی گزار کر ایثار کرنے والے انصار بحرین سے مال آ جانے کی خبر سن کر فاقے اور احتیاج کی شدت سے بچنے کی امید لے کر آپ کی خدمت میں آ پہنچے تو آپ نے انھیں اس مال میں سے اپنے حصے کی نوید بھی عطا کی اور اس سے بڑھ کر بانداز حقیقی اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ فاقے میں جو امتحان ہوتا ہے وہ اس امتحان سے بہت آسان ہے جو مال کی فراوانی سے درپیش ہوتا ہے۔ وہی اہل ایمان جو فاقوں کے عالم میں ایثار اور مواسات کے راستے پر چل رہے ہیں، مال آ جانے کے بعد ان میں سے بہت لوگ دنیا داری میں مقابلے کا شکار ہو جائیں گے، ایثار کے بجائے ایک دوسرے سے منہ موڑ لیں گے اور مواسات کے بجائے باہمی حسد اور بغض کا شکار ہو جائیں گے۔ آپ نے اس امتحان میں سرخرو ہونے کا نسخہ یہ بتایا کہ دنیا اور مال کے معاملے میں اس کی طرف دیکھنے کے بجائے جو تم سے اوپر ہے، اس کی طرف دیکھنا جو تم سے کم تر ہے اور اپنی اس حالت کو یاد رکھنا جو دنیا کی نعمتیں ملنے سے پہلے تھی اور یاد رکھنا کہ تم خود اپنی خوبصورت شکل وصورت، صحت و عافیت، سننے، بولنے، دیکھنے کی صلاحیت اور مال و دولت خود ہی ساتھ نہیں لائے، نہ تمھارے پاس ایسا کرنے کی طاقت ہے۔ یہ سب کچھ تمھیں دینے والے نے دیا ہے۔ یہ اسی کے کام آئے جس نے آنکھوں سے دیکھنے کے ساتھ دل سے دیکھنے کی صلاحیت سے فائدہ اٹھایا۔ دینے والے کا احسان یاد رکھا، اس کے نام پر دینے کو بوجھ نہ سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی سابقہ امت کے تین آدمیوں کا قصہ سنا کر اپنی امت کو منزل کا پتہ بتایا اور وہاں تک پہنچنے والے راستے پر لا کھڑا کیا۔ وہ اپنے نصیب کو روئے جو آپ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر دشمن کے پیچھے چل پڑے۔ جنھوں نے آپ ﷺ کے راستے کو نہ چھوڑا وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے ہیں، انھوں نے یاد رکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی اور گم نام و گوشہ نشین ہو۔ وہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ جیسے تھے جو فقر و فاقہ کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گزاری ہوئی زندگی کی لذتوں کو بھلا نہ پائے تھے اور دوسروں کو بھی یہی راستہ دکھاتے رہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی امت کے سامنے اس سبق کو دہرایا جو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے انجام کے حوالے سے سکھایا تھا جو دنیا کے فریب میں آ کر اپنے رب کو بھلا دیتے ہیں اور اس سے تعلق توڑ لیتے ہیں۔

حضرت انس، ابوہریرہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم اور سب سے بڑھ کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کھول کھول کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ امت کو دیے ہوئے سبق پر خود کس طرح عمل فرماتے تھے۔ رزق تنگ کے معاملے میں آپ کی دعا یہی تھی: ''اے اللہ! آل محمد کا رزق زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔'' اور یہ زندگی اس طرح برقرار رہتی تھی کہ مہینوں چولہا نہ جلتا تھا۔ سارا گھر بھی مسلسل دو راتیں جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھاتا تھا۔ بہت خوش حالی میں بھی مسلسل تین راتوں سے زیادہ گندم کی روٹی نہ کھائی تھی۔ گزارا دو چیزوں پر تھی، کھجور پر اور پانی پر۔ بلکہ جب آپ کے گھر والوں کو یہ دونوں چیزیں پیٹ بھر کر ملنے لگیں تو آپ دنیا چھوڑ کر آگے روانہ

ہوئے۔ یہاں کی زندگی میں تو روٹی کھجور بھی اتنی میسر نہ تھی کہ پیٹ بھر جاتا۔ آپ کے تربیت یافتہ صحابہ مخلصین اور ایک سے زیادہ قسم کی کھجوروں کو تعیش خیال کرتے تھے اور جس کے گھر میں بیوی کے ساتھ کوئی خدمت گزار بھی میسر ہوتا تو اسے بادشاہ قرار دیتے تھے۔ فقیری میں فائدہ یہ تھا کہ فقراء مسلمان اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کی لذتوں میں غرق ہو کر عذاب کا شکار ہونے والوں کے کنویں کے پانی سے گندھا ہوا آٹا بھی اپنے ساتھیوں کو استعمال نہ کرنے دیا اور سواری کے جانوروں کے آگے ڈال دیا اور یہ نکتہ سکھایا کہ سوچو جو شخص اپنی زندگی بھی ثمود والوں کی طرح دنیا کی لذتوں میں غرق ہو کر گزار دے گا وہ کس طرح اللہ کے غضب کا شکار ہو گا۔

اس کے بعد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وہ احادیث بیان کی ہیں جن میں سکھایا گیا ہے کہ اپنے مال کے ذریعے سے اللہ کی رضا اور اس کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے، بیوہ عورتوں، مسکینوں اور یتیموں کی خبر گیری کا کیا انعام ملتا ہے، مسجدیں بنانے اور مسافروں کا خیال رکھنے کا اجر کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ احادیث بیان کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ اچھے کام ضائع کس وجہ سے ہوتے ہیں بلکہ برے اور قابل سزا ہو جاتے ہیں۔ ریاکاری کی تباہ کاری کیا ہے۔ زبان کو بے احتیاطی سے استعمال کرنے پر کیا تباہی آتی ہے۔ دوسروں کو اچھی تلقین کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے، تکبر کا شکار ہو کر اپنے گناہوں کا اشتہار لگانے والا کس انجام کو پہنچتا ہے، اللہ کی رضا کے لیے چھوٹے چھوٹے کام کرنے پر کتنے بڑے انعامات مل سکتے ہیں۔ اس کے برعکس جس کی فطرت مسخ ہو جائے، بعید نہیں کہ اس کی خلقت بھی مسخ ہو جائے، اسے انسان سے تبدیل کر کے کوئی حقیر جانور بنا دیا جائے۔ انسان خود بھی تکبر سے بچے، دوسروں کو بھی تکبر کا نشانہ نہ بننے دے۔ ہر بڑے چھوٹے کا حق ادا کرے۔ فرامین رسول ﷺ پر مشتمل علم وحکمت کا یہ خزینہ انسانیت کی ہدایت اور فلاح کا ضامن ہے۔ اس کا صحیح تحفظ بھی عظیم اجر کا سبب ہے۔

اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں پیغمبروں کی تعلیمات اور سچی ہدایت کی حقیقی قدر معلوم تھی۔ وہ زندہ آگ میں جل گئے اور ہدایت سے دستبردار نہ ہوئے۔

پھر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی زبانی اس زندگی کے نمونے پیش کیے جو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں بسر ہوئی، پھر رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کی جھلکیاں، آپ کی سکھائی ہوئی حکمت کے نمونے، آپ کی دنیا سے بے رغبتی، اللہ کی راہ میں مستعدی اور آپ کے بے کنار فیض اور آپ کی عظیم ترین برکتوں اور اس زندگی اور اس کے بعد امت کے ہر فرد سے آپ کی شفقت و رحمت سے روشن پہلو درج کیے ہیں جن سے ہر مومن کا دل ایمان کی لذتوں سے معمور ہو جاتا ہے۔ آپ کی حیات مبارکہ کی یہ جھلکیاں اور زندگی کے ہر مرحلے کی، اللہ کی راہ میں ہجرت کے ہر موڑ پر آپ کے طرز عمل اور رویے کے کمال انسانی دل ودماغ کو منور بنانے کا سامان ہے۔ آپ کی سیرت کا ہر نقش آپ کے ساتھ اہل ایمان کی محبت کو فروزاں تر کرنے کا یقینی ذریعہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٥٣ - كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ

زہد اور رقت انگیز باتیں

(المعجم ...) - (بَابٌ: «اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِ») (التحفة ١)

باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

[٧٤١٧] ١-(٢٩٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ».

[7417] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

فائدہ: مومن اس دنیا میں پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے، باطل قوتوں کی طرف سے مشقتیں اٹھاتا ہے اور آزمایا جاتا ہے۔ فیصلہ کیا ہوگا، اس خوف میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں سے نکل کر اپنے ٹھکانے پر پہنچے گا تو دائمی نعمتیں میسر ہوں گی، جبکہ کافر کو اس کے حصے کی سب نعمتیں یہیں میسر کر دی گئی ہیں، وہ یہاں سے نکل کر عذاب و مشقت میں مبتلا ہو جائے گا۔

[٧٤١٨] ٢-(٢٩٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ، دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ، وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ، فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟» فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ:

[7418] سلیمان بن بلال نے جعفر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ کی) کسی بالائی جانب سے داخل ہوتے ہوئے بازار سے گزرے، لوگ آپ کے پہلو میں (آپ کے ساتھ چل رہے) تھے۔ آپ بکری کے چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے بچے کے پاس سے گزرے، آپ نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا، پھر فرمایا: ''تم میں سے کون اسے ایک درہم کے عوض لینا پسند کرے گا؟'' تو انھوں (صحابہ)

تُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟» قَالُوا: وَاللهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا، كَانَ عَيْبًا فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسَكُّ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: «فَوَاللهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ، مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ».

نے کہا: ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض لینا پسند نہیں، ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''(پھر) کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمھیں مل جائے؟'' انھوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا، کیونکہ (ایک تو) یہ حقیر سے کانوں والا ہے (بھلا نہیں لگتا)، پھر جب وہ مرا ہوا ہے تو کس کام کا؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! جتنا تمھارے نزدیک یہ حقیر ہے اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

[٧٤١٩] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا.

[7419] محمد بن مثنی عنزی اور ابراہیم بن محمد بن عرعرہ سامی نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے جعفر (صادق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ ثقفی کی روایت میں ہے: (صحابہ نے کہا:) اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی حقیر سے کانوں والا ہونا اس کا عیب تھا۔

[٧٤٢٠] ٣ - (٢٩٥٨) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: «يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي» قَالَ: «وَهَلْ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ! مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟».

[7420] ہمام (بن یحییٰ بن دینار) نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن شخیر ؓ) سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ (سورت) ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ تلاوت فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔'' فرمایا: ''آدم کے بیٹے! تیرے مال میں سے تیرے لیے صرف وہی ہے جو تم نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا، یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔''

[٧٤٢١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ. ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى:

[7421] شعبہ، سعید (بن ابی عروبہ) اور ہشام سب نے قتادہ سے، انھوں نے مطرف سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ (آگے) ہمام کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

حدّثنا مُعاذُ بْنُ هشامٍ: حدّثنا أبي، كُلُّهُمْ عن قتادة عنْ مُطرّفٍ، عنْ أبيهِ قال: انْتهيْتُ إلى النّبيّ ﷺ، فذكر بمثلِ حديثِ همّامٍ.

[٧٤٢٢] ٤-(٢٩٥٩) حدّثنا سُويْدُ بْنُ سعيدٍ: حدّثني حفْصُ بْنُ ميْسرة عن الْعلاءِ، عنْ أبيهِ، عنْ أبي هُريْرة؛ أنّ رسُول اللهِ ﷺ قال: «يقُولُ الْعبْدُ: مالي، مالي، إنّما لهُ منْ مالِهِ ثلاثٌ: ما أكل فأفْنى أوْ لبِس فأبْلى، أوْ أعْطى فاقْتنى، وما سِوى ذٰلك فهُو ذاهِبٌ، وتارِكُهُ لِلنّاسِ».

[7422] حفص بن میسرہ نے علاء (بن عبدالرحمن) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اس کے لیے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں: جو اس نے کھایا اور فنا کر دیا یا جو پہنا اور بوسیدہ کر دیا، یا جو کسی کو دے کر آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے تو وہ (بندہ) جانے والا اور اس (مال) کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔"

[٧٤٢٣] (...) وحدّثنيهِ أبُو بكْرِ بْنُ إسْحٰق: حدّثنا ابْنُ أبي مرْيم: أخْبرني مُحمّدُ ابْنُ جعْفرٍ: أخْبرني الْعلاءُ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ بِهٰذا الْإسْنادِ، مِثْلهُ.

[7423] محمد بن جعفر نے کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمن نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند بیان کیا۔

[٧٤٢٤] ٥-(٢٩٦٠) حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى التّمِيمِيُّ وزُهيْرُ بْنُ حرْبٍ، كِلاهُما عن ابْنِ عُيينة. قال يحْيى: أخْبرنا سُفْيانُ بْنُ عُيينة عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ أبي بكْرٍ قال: سمِعْتُ أنس بْن مالِكٍ يقُولُ: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «يتْبعُ الْميِّت ثلاثةٌ، فيرْجِعُ اثْنانِ ويبْقى واحِدٌ، يتْبعُهُ أهْلُهُ ومالُهُ وعملُهُ، فيرْجِعُ أهْلُهُ، ومالُهُ، ويبْقى عملُهُ».

[7424] عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میت کے پیچھے تین چیزیں ہوتی ہیں، ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے، اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے ہوتے ہیں، گھر والے اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔"

[٧٤٢٥] ٦-(٢٩٦١) حدّثني حرْملةُ بْنُ يحْيى بْنِ عبْدِ اللهِ [يعْني ابْن حرْملة بْنِ عِمْران التُّجِيبِيّ]: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ: أخْبرني يُونُسُ

[7425] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت مسور بن مخرمہ نے انھیں بتایا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر کے حلیف تھے، انھوں نے

عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير، أن المسور بن مخرمة أخبره، أن عمرو بن عوف، وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله ﷺ، أخبره، أن رسول الله ﷺ بعث أبا عبيدة بن الجراح إلى البحرين يأتي بجزيتها، وكان رسول الله ﷺ هو صالح أهل البحرين، وأمر عليهم العلاء بن الحضرمي، فقدم أبو عبيدة بمال من البحرين، فسمعت الأنصار بقدوم أبي عبيدة، فوافوا صلاة الفجر مع رسول الله ﷺ، فلما صلى رسول الله ﷺ انصرف، فتعرضوا له، فتبسم رسول الله ﷺ حين رآهم، ثم قال: «أظنكم سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء من البحرين؟» فقالوا: أجل، يا رسول الله، قال: «فأبشروا وأملوا ما يسركم، فوالله ما الفقر أخشى عليكم، ولكني أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم، كما بسطت على من كان قبلكم، فتنافسوها كما تنافسوها، وتهلككم كما أهلكتهم»

جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی، انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ وہاں کا جزیہ لے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے بذات خود اہل بحرین سے صلح کی تھی اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا تھا، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے آئے، انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کرلی، واپس ہوئے تو وہ (صحابہ) آپ ﷺ کے سامنے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں دیکھا تو مسکرا دیے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے بجا فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور اس کی امید رکھو جس سے تمھیں خوشی ہوگی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں (کہ تمھیں اس سے نقصان پہنچے گا)، لیکن مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا اسی طرح تم پر کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی، پھر تم اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو گے جس طرح ان لوگوں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا اور یہ تمھیں بھی تباہ کر دے گی جس طرح اس نے ان کو تباہ کر دیا تھا۔''

[٧٤٢٦] ( ) حدثنا الحسن بن علي الحلواني، وعبد بن حميد، جميعا عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثنا أبي، عن صالح؛ ح: وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي: أخبرنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب، كلاهما عن الزهري، بإسناد يونس ومثل حديثه، غير أن في حديث صالح: «وتلهيكم كما ألهتهم».

[7426] صالح اور شعیب دونوں نے زہری سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کے مانند روایت کی، مگر صالح کی حدیث میں ہے: ''اور یہ تمھیں بھی اسی طرح لبھائے گی (دنیا میں مگن اور آخرت سے غافل کرے گی) جس طرح اس نے ان کو لبھا لیا تھا۔''

[٧٤٢٧] ٧-(٢٩٦٢) حدَّثنا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟» قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ، تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ، أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ».

[7427] عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یزید بن ابوفراس رباح نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کس طرح کی قوم ہو گے؟'' حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی بات کریں گے جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اس کے بجائے تم (دنیا کے معاملات میں) ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے، پھر ایک دوسرے سے منہ موڑو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض میں مبتلا ہو جاؤ گے، پھر مسکین مہاجرین کے ہاں جاؤ گے اور ان میں سے بعض (حاکم بنا کر) بعض کی گردنوں پر مسلط کر دو گے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کچھ واقع ہونے سے قبل ہی من وعن بتا دیا تھا۔ آپ نے ہر اعتبار سے امت کو ان غلطیوں سے روکا، رہنمائی فرمائی، کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہنے دیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[٧٤٢٨] ٨-(٢٩٦٣) حدَّثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ».

[7428] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اس کی طرف دیکھے جسے مال اور جمال میں فضیلت حاصل ہے تو اس کو بھی دیکھے جو اس سے کمتر ہے، جس پر (خود) اسے فضیلت حاصل ہے۔''

[٧٤٢٩] (...) وحدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

[7429] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، بالکل ابوزناد کی حدیث کے مانند۔

حديث أبي الزناد سواء.

[٧٤٣٠] ٩ - (...) حدثني زهير بن حرب: حدثنا جرير ح: وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو معاوية ح: وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة - واللفظ له -: حدثنا أبو معاوية ووكيع عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «انظروا إلى من هو أسفل منكم، ولا تنظروا إلى من هو فوقكم، فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله».

قال أبو معاوية: «عليكم».

[7430] جریر، ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف دیکھو جو (مال اور جمال میں) تم سے کم تر ہے، اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے فائق ہے، یہ لائق تر ہے اس کے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔''

ابومعاویہ نے کہا: ''(وہ نعمت) جو تم پر کی گئی۔''

[٧٤٣١] ١٠ - (٢٩٦٤) حدثنا شيبان بن فروخ: حدثنا همام: حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة: حدثني عبد الرحمن بن أبي عمرة أن أبا هريرة حدثه أنه سمع النبي ﷺ يقول: «إن ثلاثة في بني إسرائيل: أبرص وأقرع وأعمى، فأراد الله أن يبتليهم، فبعث إليهم ملكا، فأتى الأبرص فقال: أي شيء أحب إليك؟ قال: لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس، قال: فمسحه فذهب عنه قذره، وأعطي لونا حسنا وجلدا حسنا، قال: فأي المال أحب إليك؟ قال: الإبل - أو قال: البقر، شك إسحاق - إلا أن الأبرص أو الأقرع قال أحدهما: الإبل، وقال الآخر: البقر، قال: فأعطي ناقة عشراء، فقال: بارك الله لك فيها، قال: فأتى الأقرع فقال: أي شيء

[7431] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنواسرائیل میں ایک چھلبہری والا، گنجا اور اندھا تین آدمی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، وہ چھلبہری والے کے پاس گیا اور اس سے کہا: تمھیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں وہ مجھ سے دور ہو جائے۔ اس پر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی، (فرشتے نے) کہا: تمھیں مال کون سا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، یا کہا: گائے ۔ اسحاق کو شک تھا ۔ مگر یہ (بات یاد تھی) کہ چھلبہری والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کا کہا۔ فرمایا: تو اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: تمھیں اللہ اس میں برکت عطا کرے۔ کہا: پھر وہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے

أحبُّ إليكَ؟ قال: شعرٌ حسنٌ ويذهبُ عنّي هذا الّذي قذرني النّاسُ، قال: فمسحهُ فذهب عنهُ، قال: وأُعطي شعرًا حسنًا. قال: فأيُّ المال أحبُّ إليكَ؟ قال: البقرُ، فأُعطي بقرةً حاملًا، فقال: بارك اللهُ لك فيها. قال: فأتى الأعمى فقال: أيُّ شيءٍ أحبُّ إليكَ؟ قال: أنْ يرُدَّ اللهُ إليّ بصري فأُبصر به النّاس، قال: فمسحهُ فردَّ اللهُ إليه بصرهُ، قال: فأيُّ المال أحبُّ إليكَ؟ قال: الغنمُ، فأُعطي شاةً والدًا، فأُنتج هذان وولّد هذا. قال: فكان لهذا وادٍ من الإبل، ولهذا وادٍ من البقر، ولهذا وادٍ من الغنم.

قال: «ثُمّ إنّهُ أتى الأبرص في صورته وهيئته فقال: رجلٌ مسكينٌ، قد انقطعت بي الحبالُ في سفري، فلا بلاغ لي اليوم إلّا بالله ثُمّ بك، أسألُك، بالّذي أعطاك اللّون الحسن والجلد الحسن والمال، بعيرًا أتبلّغ عليه في سفري، فقال: الحُقوقُ كثيرةٌ، فقال لهُ: كأنّي أعرفُك، ألم تكن أبرص يقذرُك النّاسُ؟ فقيرًا فأعطاك اللهُ؟ فقال: إنّما ورثتُ هذا المال كابرًا عن كابرٍ، فقال: إن كُنتَ كاذبًا، فصيّرك اللهُ إلى ما كُنتَ».

کہا: تمھیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت بال اور یہ بیماری مجھ سے دور ہو جائے جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرمایا: تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسے خوبصورت بال عطا کر دیے گئے۔ (فرشتے نے) کہا: تمھیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے۔ اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی، (فرشتے نے) کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا کرے۔ فرمایا: پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تمھیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری بصارت لوٹا دے تاکہ اس کے ذریعے سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ کہا: تو اس نے اسے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے لوٹا دی۔ اس نے پوچھا: تمھیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ تو اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ ان دونوں (اونٹنی اور گائے) کے بھی بچے ہوئے اور اس (بکری) سے بھی بچے ہوئے۔ فرمایا: اس (برص والے) کی اونٹوں سے بھری ایک وادی ہو گئی، اس (گنجے) کی گایوں سے بھری ایک وادی ہو گئی اور اس (اندھے) کی بکریوں سے بھری ایک وادی ہو گئی۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر وہ (فرشتہ) برص والے کے پاس اسی کی (پچھلی) شکل اور حالت میں آیا، کہنے لگا: مسکین آدمی ہوں، سفر میں میرا تمام مال اسباب ختم ہو چکا ہے۔ آج اللہ سے اور اس کے بعد تمھارے سہارے کے بغیر منزل پر پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے نام پر جس نے تمھیں خوبصورت رنگت، خوبصورت جلد اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس پر (سوار ہو کر) میں اپنے سفر میں منزل پر پہنچ سکوں۔ اس نے جواب دیا: (مجھ پر بہت سے لوگوں کے) حقوق ہیں۔ اس (فرشتے) نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ میں تمھیں جانتا ہوں، تو وہی برص والا نہیں

کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور وہی فقیر نہیں جسے اللہ نے (بہت کچھ) عطا کر دیا۔ اس نے جواب دیا: مجھے تو یہ مال (اپنے) بڑوں سے ورثے میں ملا ہے۔ اس (فرشتے) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تمھیں اسی طرح کر دے جس طرح پہلے تھا۔"

قَالَ: وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

آپ ﷺ نے فرمایا: "اور وہ گنجے کے پاس (بھی) اسی کی (پہلی) صورت میں آیا۔ اس سے بھی اسی طرح کہا جو اس (پھلبہری والے) سے کہا تھا۔ اس نے بھی اس (فرشتے) کو وہی جواب دیا جو اس (پھلبہری والے) نے دیا تھا۔ اس نے کہا: تو اگر جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پہلے جیسا کر دے۔"

قَالَ: وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، وَدَعْ مَا شِئْتَ، فَوَاللهِ! لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

فرمایا: "اور وہ اندھے کے پاس اسی کی (سابقہ) شکل اور حالت میں آیا اور کہا: مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، میرے سفر میں میرا سب مال و اسباب ختم ہو گیا ہے، اب اللہ کی اور اس کے بعد تمھاری مدد کے بغیر منزل کو پہنچنا ممکن نہیں۔ میں اس ذات کے نام پر، جس نے تمھاری بصارت تمھیں لوٹا دی، تم سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے میں (زاد راہ کا انتظام کر کے) اپنے سفر میں منزل کو پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا: میں اندھا تھا، اللہ نے میری بصارت مجھے لوٹا دی، تو جتنا چاہے لے جا اور جتنا دل چاہے چھوڑ جا۔ اللہ کی قسم! اللہ کے نام پر تو جو بھی لے جانے میں اس پر تمھیں کوئی زحمت تک نہیں دوں گا۔ اس (فرشتے) نے کہا: اپنا مال سنبھال لے، تم سب کا امتحان لیا گیا تھا۔ تمھیں (اللہ کی) رضا سے نوازا گیا اور تمھارے دو ساتھیوں پر غضب نازل کیا گیا۔"

[٧٤٣٢] ١١ (٢٩٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ - قَالَ عَبَّاسٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَاقُ:

[7432] بکیر بن مسمار نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے بیٹے عمر (بن سعد) ان

أخبرنا أبو بكر الحنفي: حدثنا بكير بن مسمار: حدثني عامر بن سعد قال: كان سعد ابن أبي وقاص في إبله، فجاءه ابنه عمر، فلما رآه سعد قال: أعوذ بالله من شر هذا الراكب، فنزل، فقال له: أنزلت في إبلك وغنمك وتركت الناس يتنازعون الملك بينهم؟ فضرب سعد في صدره فقال: اسكت، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن الله يحب العبد التقي، الغني، الخفي».

کے پاس آئے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو کہا: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، وہ اترے اور ان (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس رہائش پذیر ہو گئے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ سلطنت کے بارے میں باہم لڑ رہے ہیں (آپ بھی اپنا حصہ مانگیں۔) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ضرب لگائی اور کہا: خاموش رہو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی ہو اور گم نام (گوشہ نشیں) ہو۔''

[٧٤٣٣] ١٢-(٢٩٦٦) حدثنا يحيى بن حبيب الحارثي: حدثنا المعتمر قال: سمعت إسماعيل عن قيس، عن سعد؛ ح: وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير: حدثنا أبي وابن بشر قالا: حدثنا إسماعيل عن قيس قال: سمعت سعد بن أبي وقاص يقول: والله! إني لأول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله، ولقد كنا نغزو مع رسول الله ﷺ، ما لنا طعام نأكله إلا ورق الحبلة، وهذا السمر، حتى إن أحدنا ليضع كما تضع الشاة، ثم أصبحت بنو أسد تعزرني على الدين، لقد خبت، إذا، وضل عملي. ولم يقل ابن نمير: إذا.

[7433] معتمر، عبداللہ بن نمیر اور ابن بشر نے کہا: ہمیں اسماعیل بن قیس نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میں عربوں میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح جنگیں لڑتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کو خاردار درخت کے پتوں اور اس کیکر (کے پتوں) کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی بکری کی مینگنیوں کی طرح پاخانہ کرتا تھا، پھر اب بنو اسد کے لوگ دین کے معاملے میں میری تادیب کرنے لگے ہیں! (اگر اب میں دین سے اس قدر نابلد ہو گیا ہوں) تب تو میں بالکل ناکام ہو گیا اور میرے عمل ضائع ہو گئے۔ اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں ''تب تو'' نہیں کہا۔

فائدہ: بنو اسد بن خزیمہ بن مدرکہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو کر نبوت کے جھوٹے دعویدار طلیحہ بن خویلد سے جا ملے تھے۔ پھر طلیحہ اور ان سب لوگوں نے تائب ہو کر دوبارہ اسلام قبول کر لیا اور کوفہ میں مقیم ہو گئے۔ انھی بنو اسد کے لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر نماز درست طریقے سے نہ پڑھانے سمیت غلط الزامات لگا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے خلاف شکایت کر دی۔ امیر المومنین نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر بھرپور اعتماد ہونے کے باوجود اپنا فرض منصبی پورا کرتے ہوئے انھیں معزول کر کے ان کے

خلاف تحقیقات کروائیں۔ حاسدوں کے سب الزام جھوٹے ثابت ہوئے۔

[٧٤٣٤] ١٣-(...) وحدّثناه يحيى بن يحيى: أخبرنا وكيع عن إسماعيل بن أبي خالد بهذا الإسناد، وقال: حتّى إن كان أحدنا ليضع كما تضع العنز، ما يخلطه شيء.

[7434] وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: یہاں تک کہ ہم سے ایک بکرے کی (مینگنیوں کی) طرح کا پاخانہ کرتا تھا جس میں اور کچھ (کسی اور کھانے کا کوئی حصہ جو اسے پاخانہ کی شکل دے) ملا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

[٧٤٣٥] ١٤-(٢٩٦٧) حدّثنا شيبان بن فرّوخ: حدّثنا سليمان بن المغيرة: حدّثنا حميد بن هلال عن خالد بن عمير العدوي قال: خطبنا عتبة بن غزوان، فحمد الله وأثنى عليه، ثمّ قال: أمّا بعد، فإنّ الدّنيا قد آذنت بصرم وولّت حذّاء، ولم يبق منها إلّا صبابة كصبابة الإناء، يتصابّها صاحبها، وإنّكم منتقلون منها إلى دار لا زوال لها، فانتقلوا بخير ما بحضرتكم، فإنّه قد ذكر لنا أنّ الحجر يلقى من شفة جهنّم، فيهوي فيها سبعين عاما لا يدرك لها قعرا، ووالله! لتملأنّ، أفعجبتم؟ ولقد ذكر لنا أنّ ما بين مصراعين من مصاريع الجنّة مسيرة أربعين سنة، وليأتينّ عليها يوم وهو كظيظ من الزّحام، ولقد رأيتني سابع سبعة مع رسول الله ﷺ، ما لنا طعام إلّا ورق الشّجر، حتّى قرحت أشداقنا، فالتقطت بردة فشققتها بيني وبين سعد بن مالك، فاتّزرت بنصفها واتّزر سعد بنصفها، فما أصبح اليوم منّا أحد إلّا أصبح أميرا على مصر من الأمصار، وإنّي أعوذ بالله أن أكون في نفسي عظيما، وعند الله صغيرا، وإنّها لم تكن نبوّة

[7435] شیبان بن فروخ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے خالد بن عمیر عدوی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دن (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے عامل) حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر کہا: حمد وثنا کے بعد، بے شک یہ دنیا خاتمے کے قریب ہوگئی ہے اور اس (کی مہلت) میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جس طرح برتن کے آخری قطرے ہوتے ہیں جنھیں برتن والا انڈیل رہا ہوتا ہے اور تم اس دنیا سے اس گھر کی طرف منتقل ہو رہے ہو جس پر زوال نہیں آئے گا۔ جو تمھارے پاس ہے اس میں سے بہترین متاع کے ساتھ آگے جاؤ، کیونکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جاتا ہے تو وہ ستر سال گرتا رہتا ہے، اس کی تہ تک نہیں پہنچتا۔ اور اللہ کی قسم! یہ (جہنم) پوری طرح بھر جائے گی۔ کیا تمھیں اس پر تعجب ہے؟ اور ہمیں بتایا گیا کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایک دن آئے گا جب وہ ازدحام کے سبب تنگ پڑ جائے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں میں تھا، ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ میں نے ایک چادر اٹھائی تو اسے اپنے

قطُّ إلَّا تناسختْ، حتَّى تكون آخرُ عاقبتها مُلْكًا، فستخْبُرون وتُجرِّبُون الْأُمراء بعْدنا .

اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لی، آدھی میں نے کمر پہ باندھی اور آدھی سعد رضی اللہ عنہ نے۔ اب ہم میں سے ہر کوئی شہروں میں سے کسی شہر کا امیر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں اور کبھی کوئی نبوت نہیں تھی مگر ختم ہوئی، یہاں تک کہ اس کا پچھلا حصہ بادشاہت میں بدل گیا۔ جلد ہی تمہیں (اس کا) پتہ چل جائے گا اور ہمارے بعد کے امیروں کا بھی تم لوگ خود تجربہ کر لو گے۔

[٧٤٣٦] (...) وحدّثني إسْحٰقُ بْنُ عُمر ابْن سليطٍ: حدّثنا سُليْمانُ بْنُ الْمُغيرة: حدّثنا حُميْدُ بْنُ هلالٍ عنْ خالد بْن عُميْرٍ وقدْ أدْرك الْجاهليّة، قال: خطب عُتْبةُ بْنُ غزْوان، وكان أميرا على الْبصْرة، فذكر نحْو حديث شيْبان .

[7436] اسحاق بن عمر بن سلیط نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے خالد بن عمیر سے، جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا، روایت کی، کہا: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، وہ اس وقت بصرہ کے امیر تھے، (آگے) شیبان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٧٤٣٧] ١٥-(...) حدّثنا أبُو كُريْبٍ مُحمّدُ بْنُ الْعلاء: حدّثنا وكيعٌ عنْ قُرّة بْن خالدٍ، عنْ حُميْد بْن هلالٍ، عنْ خالد بْن عُميْرٍ قال: سمعْتُ عُتْبة بْن غزْوان يقُولُ: لقدْ رأيْتُني سابع سبْعةٍ مع رسُول الله ﷺ، ما طعامُنا إلَّا ورقُ الْحُبْلة، حتّى قرحتْ أشْداقُنا .

[7437] قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال سے اور انہوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے دیکھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایمان لانے والے) سات لوگوں میں سے ساتواں شخص تھا، خاردار درختوں کے پتوں کے سوا ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔

[٧٤٣٨] ١٦-(٢٩٦٨) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ أبي عُمر: حدّثنا سُفْيانُ عنْ سُهيْل بْن أبي صالحٍ، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة قال: قالُوا: يا رسُول الله! هلْ نرى ربّنا يوْم الْقيامة؟ قال: «هلْ تُضارُّون في رُؤْية الشّمْس في الظّهيرة، ليْستْ في سحابةٍ؟» قالُوا: لا. قال: «فهلْ

[7438] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انہوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں، تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟“ انہوں (صحابہ) نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”چودھویں کی رات کو جب بادل نہ ہوں تو

تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ، وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، قَالَ: فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ، وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ، وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، أَيْ رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هَهُنَا إِذًا،

کیا تمھیں چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت ہوتی ہے؟'' انھوں (صحابہ) نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمھیں اپنے رب کو دیکھنے میں اس سے زیادہ زحمت نہیں ہوگی جتنی زحمت تمھیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ (رب) بندے سے ملاقات فرمائے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمھیں عزت نہ دی تھی، تمھیں سردار نہ بنایا تھا، تمھاری شادی نہ کرائی تھی، گھوڑے اور اونٹ تمھارے اختیار میں نہ دیے تھے اور تمھیں ایسا نہیں بنا چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرتے تھے اور لوگوں کی آمدنی میں سے چوتھائی حصہ لیتے تھے؟ وہ جواب میں کہے گا: کیوں نہیں! (بالکل ایسا ہی تھا۔) تو وہ فرمائے گا: کیا تم سمجھتے تھے کہ تم مجھ سے ملو گے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو وہ فرمائے گا: آج میں اسی طرح تمھیں بھول جاؤں گا جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمھیں عزت اور سیادت سے نہیں نوازا تھا، تمھاری شادی نہیں کرائی تھی، تمھارے لیے اونٹ اور گھوڑے مسخر نہیں کیے تھے اور تمھیں اس طرح نہیں بنا چھوڑا تھا کہ تم ریاست کے مزے لیتے تھے اور لوگوں کے مالوں میں سے چوتھائی حصہ وصول کرتے تھے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، میرے رب! تو وہ فرمائے گا: تمھیں اس بات کا کوئی گمان بھی تھا کہ تم مجھ سے ملاقات کرو گے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ تو وہ فرمائے گا: اب میں بھی اسی طرح تمھیں بھول جاؤں گا جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔ پھر تیسرے سے ملے گا۔ اس سے بھی وہی فرمائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتابوں اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا اور نمازیں پڑھی تھیں، روزے رکھے تھے اور صدقہ دیا کرتا تھا، جتنا اس کے بس میں ہوگا (اپنی نیکی کی) تعریف کرے گا، چنانچہ وہ فرمائے گا:

تب تم یہیں ٹھہرو۔

قال: ثُمَّ يُقالُ لَهُ: الْآنَ نَبْعَثُ شاهِدَنا عَلَيْكَ. وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظامِهِ: انْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ.

فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا: اب ہم تمھارے خلاف اپنا گواہ لائیں گے۔ وہ دل میں سوچے گا: میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا: بولو، تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے متعلق بتائیں گی۔ یہ (اس لیے) کہا جائے گا کہ وہ (اللہ) اس کی ذات سے اس کا عذر دور کر دے۔

وَذٰلِكَ الْمُنافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ».

اور وہ منافق ہوگا اور وہی شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوگا۔"

[٧٤٣٩] ١٧-(٢٩٦٩) حَدَّثَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هاشِمُ ابْنُ الْقاسِمِ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ؟» قالَ: قُلْنا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قالَ: «مِنْ مُخاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُولُ: يا رَبِّ! أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟ قالَ: يَقُولُ: بَلٰى، قالَ: فَيَقُولُ: فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شاهِدًا مِنِّي، قالَ: فَيَقُولُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا، وَبِالْكِرامِ الْكاتِبِينَ شُهُودًا. قالَ: فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، فَيُقالُ لِأَرْكانِهِ: انْطِقِي، قالَ: فَتَنْطِقُ بِأَعْمالِهِ، قالَ: ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلامِ، قالَ: فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُناضِلُ».

[7439] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ آپ ہنس پڑے، پھر آپ نے پوچھا: "کیا تمھیں معلوم ہے میں کس بات پر ہنس رہا ہوں؟" ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے بندے کی اپنے رب کے ساتھ کی گئی بات پر ہنسی آئی ہے، وہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ آپ ﷺ نے کہا: وہ فرمائے گا: کیوں نہیں! فرمایا: بندہ کہے گا: میں اپنے خلاف اپنی طرف کے گواہ کے سوا اور کسی (کی گواہی) کو جائز قرار نہیں دیتا۔ تو وہ فرمائے گا: آج تم اپنے خلاف بطور گواہ خود کافی ہو اور کراما کاتبین بھی گواہ ہیں، چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے (اپنے) اعضاء سے کہا جائے گا: بولو، فرمایا: تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بتائیں گے، پھر اسے اور (اس کے اعضاء کے) بولنے کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا۔ فرمایا: تو (ان کی گواہی سن کر) وہ کہے گا: دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ، میں تمھاری طرف سے (دوسروں کے ساتھ) لڑا کرتا تھا۔"

[٧٤٤٠] ١٨ - (١٠٥٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا». [راجع: ٢٤٢٧]

[7440] ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: "اے اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے رزق کو زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔"

[٧٤٤١] ١٩ (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

[7441] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زُہیر بن حرب اور ابوکُریب نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے عمارہ بن قعقاع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزُرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! آل محمد کا رزق زندگی برقرار رکھنے جتنا کر دے۔"

وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ».

اور عمرو کی روایت میں ہے: "اے اللہ! (آل محمد کو زندگی برقرار رکھنے جتنا) رزق دے۔"

[٧٤٤٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «كَفَافًا».

[7442] ابواسامہ نے کہا: میں نے اعمش سے سنا انھوں نے عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: "بقدرِ کفایت (کر دے۔)"

[٧٤٤٣] ٢٠ - (٢٩٧٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ بُرٍّ، ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتّٰى قُبِضَ.

[7443] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے، جب سے آپ مدینہ آئے، آپ کی وفات تک کبھی تین راتیں مسلسل گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

[٧٤٤٤] ٢١ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[7444] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ.

اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی متواتر تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اپنی راہ پر روانہ ہو گئے۔

[٧٤٤٥] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ، يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[7445] عبدالرحمان بن یزید نے ہمیں اسود سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

[٧٤٤٦] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، فَوْقَ ثَلَاثٍ.

[7446] عابس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے تین دن سے زیادہ کبھی سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی۔

[٧٤٤٧] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ، ثَلَاثًا، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ.

[7447] حفص بن غیاث نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے کبھی تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اپنی راہ پر روانہ ہو گئے۔

[٧٤٤٨] ٢٥-(٢٩٧١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ

[7448] ہلال بن حمید نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: آل محمد ﷺ نے کبھی مسلسل دو دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی مگر ان

محمد ﷺ يومين من خبز بر، إلا وأحدهما تمر.

دنوں میں سے ایک دن کھجور ہوتی تھی۔

[٧٤٤٩] ٢٦ (٢٩٧٢) حدثنا عمرو الناقد: حدثنا عبدة بن سليمان قال: ويحيى بن يمان حدثنا عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة قالت: إن كنا، آل محمد ﷺ، لنمكث شهرا ما نستوقد بنار، إن هو إلا التمر والماء. [انظر: ١٤٥٢]

[7449] یحییٰ بن یمان نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم آل محمد ﷺ ایک ماہ تک اس حالت میں رہتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے بس کھجور اور پانی پر گزر ہوتی تھی۔

[٧٤٥٠] (...) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا: حدثنا أبو أسامة وابن نمير عن هشام بن عروة بهذا الإسناد: إن كنا لنمكث، ولم يذكر آل محمد.

[7450] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ اور ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ہم لوگ اسی حالت میں رہتے تھے۔ اور انھوں نے "آل محمد" کا ذکر نہیں کیا۔

وزاد أبو كريب في حديثه عن ابن نمير: إلا أن يأتينا اللحيم.

اور ابوکریب نے ابن نمیر سے مروی اپنی حدیث میں مزید کہا: الا یہ کہ ہمارے پاس (کہیں سے) تھوڑا سا گوشت آ جاتا۔

[٧٤٥١] ٢٧ (٢٩٧٣) حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء بن كريب: حدثنا أبو أسامة عن هشام، عن أبيه، عن عائشة قالت: توفي رسول الله ﷺ وما في رفي من شيء يأكله ذو كبد، إلا شطر شعير في رف لي، فأكلت منه حتى طال علي، فكلته ففني.

[7451] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور میرے طاقچے میں کسی جگر رکھنے والے (ذی روح) کے کھانے کے لیے تھوڑے سے جو کے سوا کچھ نہ تھا، میں اس میں سے (پکا کر) کھاتی رہی، یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے، (ایک دن) میں نے ان کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

[٧٤٥٢] ٢٨ (٢٩٧٢) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه، عن يزيد بن رومان، عن عروة، عن عائشة أنها كانت تقول: والله! يا ابن أختي! إن كنا لننظر إلى الهلال، ثم الهلال، ثم

[7452] یزید بن رومان نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ آپ بتایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! میرے بھانجے! ہم ایک دفعہ پہلی کا چاند دیکھتے، پھر (اگلے مہینے) پہلی کا چاند دیکھتے، پھر (اگلے مہینے) پہلی کا چاند دیکھتے، دو مہینوں میں تین دفعہ بھی رسول اللہ ﷺ کے حجروں

الْهِلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا خَالَةُ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتِ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِ، فَيَسْقِينَاهُ. [راجع: ٦٤٥٩]

میں چولہا نہ جلا ہوتا۔ (عروہ نے) کہا: میں نے پوچھا: خالہ! تو آپ کی گزران کے لیے کون سی چیز ہوتی؟ انھوں نے کہا: دو کالی چیزیں: کھجور اور پانی، البتہ انصار میں سے کچھ (گھرانے) رسول اللہ ﷺ کے ہمسائے تھے اور انھیں دودھ دینے والی اونٹنیاں ملی ہوئی تھیں، وہ ان کے دودھ میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تو آپ ﷺ وہ ہمیں پلا دیتے تھے۔

[٧٤٥٣] ٢٩-(٢٩٧٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، مَرَّتَيْنِ.

[7453] عروہ بن زبیر نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے اور آپ کبھی ایک دن میں دو بار روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر نہیں ہوئے۔

[٧٤٥٤] ٣٠-(٢٩٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

[7454] داود بن عبدالرحمن عطار نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے منصور بن عبدالرحمن حجبی نے اپنی والدہ صفیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب لوگ دو سیاہ چیزوں: کھجور اور پانی سے سیر ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔

[٧٤٥٥] ٣١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

[7455] عبدالرحمن (بن مہدی) نے ہمیں سفیان (ثوری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور بن صفیہ سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: الْمَاءِ وَالتَّمْرِ.

عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوگئی اور ہم دو سیاہ چیزوں: پانی اور کھجور سے سیر ہونے لگے۔

[٧٤٥٦] (...) وحدّثناه أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ؛ ح: وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ: وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ.

[7456] (عبید اللہ بن عبدالرحمٰن) اشجعی اور ابو احمد دونوں نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر ان دونوں کی سفیان سے مروی حدیث میں ہے: (آپ تشریف لے گئے) جبکہ (ابھی) ہم دو سیاہ چیزیں (پانی اور کھجور) بھی پیٹ بھر کے نہیں کھاتے تھے۔

[٧٤٥٧] ٣٢ (٢٩٧٦) حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! - وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! - مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ، حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[7457] محمد بن عباد اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مروان فزاری نے یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! — جبکہ ابن عباد نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ ؓ کی جان ہے! — رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے گھر والوں کو تین دن لگاتار گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھلائی تھی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

[٧٤٥٨] ٣٣ (...) حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ، حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

[7458] یحییٰ بن سعید نے ہمیں یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوحازم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو کئی بار دیکھا، وہ انگلی سے اشارہ کرتے تھے، کہتے تھے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے گھر والوں نے کبھی لگاتار تین دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

[٧٤٥٩] ٣٤ (٢٩٧٧) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ

[7459] قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابو احوص نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر ؓ کو یہ کہتے

ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ، مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ: بِهِ.

ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اپنی مرضی کا کھانا اور پینا میسر نہیں؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا تھا، آپ کے پاس ردی کھجور بھی اتنی نہیں ہوتی تھی جس سے آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

اور قتیبہ نے بہ (جس سے) کا ذکر نہیں کیا۔

[٧٤٦٠] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ.

[7460] زہیر اور اسرائیل دونوں نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی اور زہیر کی حدیث میں مزید ہے: اور تم کھجوروں اور مکھن کی کئی قسموں کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

[٧٤٦١] ٣٦-(٢٩٧٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي، مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

[7461] شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر کیا کہ لوگوں نے دنیا میں سے کیا کچھ حاصل کر لیا ہے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ پورا پورا دن بھوک سے لوٹتے تھے اور آپ کو ردی ہوئی اتنی سخت کھجور بھی میسر نہ ہوتی تھی جس سے اپنا پیٹ بھر لیتے۔

[٧٤٦٢] ٣٧-(٢٩٧٩) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ: أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ.

[7462] ابوہانی نے ابوعبدالرحمٰن حبلی کو کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے کسی آدمی نے پوچھا تھا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم آرام کرنے کے لیے جاتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، پوچھا: کیا تمہارے پاس رہائش گاہ ہے جہاں تم رہتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ کہا: پھر تم اغنیاء میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو خادم (بھی) ہے۔ کہا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔

[٧٤٦٣] (. . .) قال أبو عبد الرحمن: وجاء ثلاثة نفر إلى عبد الله بن عمرو بن العاص، وأنا عنده، فقالوا: يا أبا محمد! إنا والله! ما نقدر على شيء، لا نفقة، ولا دابة، ولا متاع، فقال لهم: ما شئتم، إن شئتم رجعتم إلينا فأعطيناكم ما يسر الله لكم، وإن شئتم ذكرنا أمركم للسلطان، وإن شئتم صبرتم، فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء، يوم القيامة، إلى الجنة، بأربعين خريفا».

قالوا: فإنا نصبر، لا نسأل شيئا.

[7463] ابوعبدالرحمان نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تین شخص آئے جبکہ میں ان کے ہاں تھا، وہ کہنے لگے: ابومحمد! اللہ کی قسم! ہمیں کوئی چیز میسر نہیں ہے، نہ خرچ، نہ سواری اور نہ سامان (وہ لوگ واقعتاً فقیر تھے)، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرو تو دوبارہ ہمارے پاس آؤ، اللہ تعالیٰ جو تمھارے لیے مہیا کرے گا، ہم تمھیں دے دیں گے۔ اگر چاہو تو ہم تمھارا ذکر بااختیار حاکم کے پاس کر دیں گے (وہ تمھاری ضرورتوں کا خیال رکھے گا) اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہجرت کر کے آنے والے فقیر، قیامت کے روز اغنیاء کی نسبت چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔''

ان (صحابہ) نے کہا: ہم صبر کریں گے، کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں بھی فقرائے مسلمین کے پہلے جنت میں جانے کے بارے میں بھی اسی طرح کی بات کہی گئی ہے۔ قیامت کے روز جس مدت کو چالیس سال کہا گیا، اس سے مراد زمین کے سال یقیناً نہیں ہیں۔ قیامت کے روز کے اوقات کے لیے مختلف احادیث میں مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، کبھی تشبیہ کے طور پر، کبھی محض لمبا وقفہ بتانے کے لیے اور کبھی یہ واضح کرنے کے لیے ان کے حصول کا تصور کرتے ہوئے اس دنیا میں رہتے ہوئے انسانوں کے لیے حشر کے اوقات کی طوالت کی مقدار کا ادراک کرنا ممکن نہیں، وہ بہت زیادہ طویل اوقات ہیں۔

(المعجم ١) - (بابُ النَّهْيِ عن الدُّخول على أهْل الحِجْر إلَّا منْ يَدْخلُ باكيا) (التحفة ٢)

باب:1- حجر کے باسیوں کے ہاں داخل ہونے کی ممانعت مگر یہ کہ داخل ہونے والا روتا ہوا اندر جائے

[٧٤٦٤] ٣٨ - (٢٩٨٠) حدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وعلي بن حجر جميعا عن إسماعيل، قال ابن أيوب: حدثنا إسماعيل بن جعفر: أخبرني عبد الله بن دينار أنه سمع عبد الله بن عمر يقول: قال رسول الله ﷺ،

[7464] عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا: ''ان عذاب دیے گئے لوگوں کے ہاں (ان کے گھروں میں) داخل نہ ہونا مگر اس صورت میں کہ تم (اللہ کے غضب کے ڈر سے) رو رہے ہو۔ اگر تم رو نہیں رہے ہو تو ان

لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ».

کے ہاں داخل نہ ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔"

فائدہ: ایک عام انسان سے گناہوں کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اللہ کی مہربانی ہے کہ گناہوں کی سزا فوراً نہیں مل جاتی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے توبہ اور اصلاح کا موقع عطا کر دیتا ہے۔ محض انصاف کے تقاضوں کو دیکھا جائے تو فوراً سزا مل جانا ظلم نہیں، عدل ہے۔ عذاب نازل ہونے کی جگہ پر اگر لوگ اللہ کے غضب سے محفوظ رہنے کے لیے آہ و زاری کرتے ہوئے داخل نہ ہوں تو جو مقام پہلے سے اللہ کے غضب کی آماجگاہ ہے، وہاں فوری طور پر گناہوں کے وبال کا سامنا کرنے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے!

[٧٤٦٥] ٣٩-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ، مَسَاكِنَ ثَمُودَ، قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ» ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا.

[7465] سالم بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجر (قوم ثمود کی اجڑی ہوئی بستی) کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "جن لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا، ان کی رہائش گاہوں میں داخل نہ ہونا، مگر اس طرح کہ تم رو رہے ہو۔ ڈر ہے کہ تمھیں بھی وہی عذاب نہ آ لے جس نے انھیں آ لیا تھا۔" پھر آپ نے زور سے سواری کو ہانکا، رفتار تیز کی یہاں تک کہ اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

[٧٤٦٦] ٤٠-(٢٩٨١) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ، أَرْضِ ثَمُودَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا، وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

[7466] شعیب بن اسحاق نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے خبر دی، انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (سفر کرنے والے) لوگ سرزمین ثمود حجر میں اتر گئے اور وہاں کے کنوؤں سے پانی حاصل کیا اور اس کے ساتھ آٹا (بھی) گوندھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ انھوں نے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دیں اور گندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور ان سے کہا کہ وہ اس کنویں سے پانی حاصل کریں جہاں (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پینے کے لیے آیا کرتی تھی۔

فائدہ: عذاب کا شکار ہونے والے علاقے میں کنوؤں کے پانی میں ایسی چیزیں موجود ہوسکتی ہیں جو جسمانی طور پر نقصان پہنچائیں۔ یہ ایمان رکھنے والوں کے حسن ذوق کے بھی خلاف ہے کہ جن کنوؤں پر اللہ کا عذاب نازل ہوا، وہاں کے پانی کو ایک نعمت سمجھ کر استعمال کیا جائے۔ روحانی اعتبار سے بھی یہ پانی انتہائی مضرت رساں ثابت ہوسکتا ہے۔

[٧٤٦٧] (. . .) حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ مُوسى الْأَنصارِيُّ: حدّثنا أنسُ بْنُ عِياضٍ: حدّثني عُبيْدُ اللهِ بِهٰذا الْإسْنادِ مِثْلَهُ، غيْرَ أنَّهُ قال: فاسْتقوْا مِنْ بِنارِها واعْتجنُوا بِهِ.

[7467] انس بن عیاض نے کہا: مجھے عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے (الفاظ کی تبدیلی سے) کہا: فَاسْتَقَوْا مِنْ بِنَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ۔ (معنی میں کوئی فرق نہیں۔)

(المعجم ۲) (بابُ فضْلِ الْإحْسانِ إلى الْأرْملةِ والْمِسْكِينِ والْيتِيمِ) (التحفة ۳)

باب:2- بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

[٧٤٦٨] ٤١ (٢٩٨٢) حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ مسْلمة بْنِ قعْنبٍ: حدّثنا مالِكٌ عنْ ثوْرِ بْنِ زيْدٍ، عنْ أبِي الْغيْثِ، عنْ أبِي هُريْرة، عنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: «السّاعِي على الْأرْملةِ والْمِسْكِينِ، كالْمُجاهِدِ فِي سبِيلِ اللهِ». وأحْسِبُهُ قال: «وكالْقائِمِ لا يفْتُرُ وكالصّائِمِ لا يُفْطِرُ».

[7468] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امام مالک ؒ نے ثور بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوغیث سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے ـــ اور میرا (عبداللہ بن مسلمہ کا) خیال ہے کہ انھوں (مالک ؒ) نے کہا: ـــ وہ (اللہ کے سامنے) اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو وقفہ کرتا ہے نہ تھکتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو روزہ نہیں چھوڑتا۔''

[٧٤٦٩] ٤٢ (٢٩٨٣) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا إسْحٰقُ بْنُ عِيسى: حدّثنا مالِكٌ عنْ ثوْرِ بْنِ زيْدٍ الدِّيلِيِّ قال: سمِعْتُ أبا الْغيْثِ يُحدِّثُ عنْ أبِي هُريْرة قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «كافِلُ الْيتِيمِ، لهُ أوْ لِغيْرِهِ، أنا وهُو كهاتيْنِ فِي الْجنّةِ» وأشار مالِكٌ بِالسّبّابةِ والْوُسْطى.

[7469] اسحاق بن عیسیٰ نے کہا: ہمیں امام مالک ؒ نے ثور بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوغیث کو حضرت ابوہریرہ ؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کی پرورش کرنے والا، اس کا اپنا (رشتہ دار) ہو یا غیر ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر امام مالک ؒ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی (کو ملا کر اس) کے ساتھ اشارہ کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ) (التحفة ٤)

باب:3- مسجدیں بنانے کی فضیلت

[٧٤٧٠] ٤٣-(٥٣٣) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ».

[7470] ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں (عبداللہ) ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بتایا کہ بکیر نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبیداللہ خولانی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی تعمیر (نو) کے وقت لوگوں نے ان کو باتیں کہیں، سنا، (وہ کہہ رہے تھے:) تم لوگوں نے بہت باتیں کی ہیں جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: "جس نے مسجد کی تعمیر کی - بکیر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (عاصم) نے یہ جملہ بھی کہا - اس سے وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے، تو اللہ اس کے لیے جنت میں اس جیسا گھر بنائے گا۔"

وَفِي رِوَايَةِ هٰرُونَ: «بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». [راجع: ١١٩٩]

اور ہارون کی روایت میں ہے: "اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔"

[٧٤٧١] ٤٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ، وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ، بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ».

[7471] ضحاک بن مخلد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے خبر دی، کہا: مجھے میرے والد نے محمود بن لبید سے حدیث بیان کی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا، وہ چاہتے تھے کہ اس (مسجد) کو اس کی اصل حالت پر رہنے دیا جائے، تو انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کے مانند گھر بنائے گا۔"

[٧٤٧٢] (...) وحدثناه إسحاق بن إبراهيم الحنظلي: أخبرنا أبو بكر الحنفي ح: وحدثنا عبد الملك بن الصباح، كلاهما عن عبد الحميد بن جعفر بهذا الإسناد، غير أن في حديثهما: "بنى الله له بيتا في الجنة".

[7472] ابوبکر حنفی اور عبدالملک بن صباح دونوں نے عبدالحمید بن جعفر سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی۔ مگر ان دونوں کی حدیث میں ہے: "اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔"

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہونے کی بنا پر مسجد نبوی میں توسیع کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ آپ نے جواب میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنایا۔ اس ارشاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجدوں کی تعمیر حسب ضرورت کرنی چاہیے، یہ عمل اللہ کو پسند ہے۔

(المعجم ٤) (باب فضل الإنفاق على المساكين وابن السبيل) (التحفة ٤)

باب: 4- مسکینوں اور مسافر پر خرچ کرنے کی فضیلت

[٧٤٧٣] ٤٥ (٢٩٨٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب - واللفظ لأبي بكر - قالا: حدثنا يزيد بن هارون: أخبرنا عبد العزيز بن أبي سلمة عن وهب بن كيسان، عن عبيد بن عمير الليثي، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: "بينا رجل بفلاة من الأرض، فسمع صوتا في سحابة: اسق حديقة فلان، فتنحى ذلك السحاب، فأفرغ ماءه في حرة، فإذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء كله، فتتبع الماء، فإذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته، فقال له: يا عبد الله! ما اسمك؟ قال: فلان، للاسم الذي سمع في السحابة، فقال له: يا عبد الله! لم تسألني عن اسمي؟ فقال: إني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول: اسق حديقة فلان، لاسمك، فما

[7473] یزید بن ہارون نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے وہب بن کیسان سے خبر دی، انھوں نے عبید بن عمیر لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "ایک دفعہ ایک شخص زمین میں ایک صحرائی ٹکڑے پر کھڑا تھا۔ اس نے ایک بادل میں آواز سنی: "فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔" وہ بادل ایک جانب ہٹا اور ایک پتھریلی زمین میں اپنا پانی انڈیل دیا۔ پانی کے بہاؤ والی ندیوں میں سے ایک ندی نے وہ سارا پانی اپنے اندر لے لیا۔ وہ شخص پانی کے پیچھے پیچھے چل پڑا تو وہاں ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنے کدال سے پانی کا رخ (اپنے باغ کی طرف) پھیر رہا ہے۔ اس نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! تمھارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں، وہی نام جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ اس (آدمی) نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل میں، جس کا یہ پانی ہے، (کسی کو) یہ کہتے

تصْنعُ فيها؟ قال: أمّا إذْ قُلْت هٰذا، فإنّي أنْظُرُ إلى ما يخْرُجُ منْها، فأتصدّقُ بثُلُثه، وآكُلُ أنا وعيالي ثُلُثًا، وأرُدُّ فيها ثُلُثهُ».

سنا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو، تمھارا نام لیا تھا۔ تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: تم نے یہ بات کہہ دی ہے تو میں (تمھیں بتا دیتا ہوں) اس باغ سے جو پیداوار حاصل ہوتا ہے، میں اس پر نظر ڈال کر اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی (باغ کی دیکھ بھال) میں لگا دیتا ہوں۔''

[٧٤٧٤] (...) وحدّثناهُ أحْمدُ بْنُ عبْدة الضّبّيُّ: أخْبرنا أبو داوُد: حدّثنا عبْدُ الْعزيز ابْنُ أبي سلمة: حدّثنا وهْبُ بْنُ كيْسان بهٰذا الْإسْناد، غيْر أنّهُ قال: «وأجْعلُ ثُلُثهُ في الْمساكين والسّائلين وابْن السّبيل».

[7474] ابوداود نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں وہب بن کیسان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: ''اس کا ایک تہائی مسکینوں، سوال کرنے والوں اور مسافر کے لیے مختص کر دیتا ہوں۔''

(المعجم ٥) - (بابُ تحْريم الرّياء) (التحفة ٦)

باب:5- ریاکاری کی حرمت

[٧٤٧٥] ٤٦-(٢٩٨٥) حدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْب: حدّثنا إسْماعيلُ بْنُ إبْراهيم: أخْبرني روْحُ بْنُ الْقاسم عن الْعلاء بْن عبْد الرّحْمٰن ابْن يعْقُوب، عنْ أبيه، عنْ أبي هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «قال اللهُ تبارك وتعالٰى: أنا أغْنى الشُّركاء عن الشّرْك، منْ عمل عملًا أشْرك فيه معي غيْري، تركْتُهُ وشرْكهُ».

[7475] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: شریک بنائے جانے والوں میں سب سے زیادہ میں شراکت سے مستغنی ہوں۔ جس شخص نے بھی کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اس کے شرک کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا ہوں۔''

فائدہ: شرک اس کو جس انجام تک پہنچاتا ہے میں اسے اس انجام سے نہیں بچاتا۔

[٧٤٧٦] ٤٧-(٢٩٨٦) حدّثنا عُمرُ بْنُ حفْص بْن غياث: حدّثني أبي عنْ إسْماعيل ابْن سُميْع، عنْ مُسْلم الْبطين، عنْ سعيد بْن جُبيْر، عن ابْن عبّاس قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «منْ سمّع سمّع اللهُ به، ومنْ رآيا

[7476] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) سناتا ہے اللہ اس کے بارے میں (ہونے والا فیصلہ) لوگوں کو سنائے گا (اور اسے رسوا کرے گا) اور جو (لوگوں کو) دکھاتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں لوگوں کو دکھا دے گا

رأى الله به".

(کہ اس کا انجام کیا ہوا۔)''

[٧٤٧٧] ٤٨ - (٢٩٨٧) وحدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة: حدّثنا وكيعٌ عن سُفيان، عن سلمة بن كُهيل قال: سمعتُ جُندبا العلقيّ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «من يُسمّع يُسمّع الله به، ومن يُراءِ يُراءِ الله به».

[7477] وکیع نے سفیان سے اور انھوں نے سلمہ بن کُہیل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب علقی ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (لوگوں کو) سناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں (سب کو) سنوائے گا اور جو (اپنا عمل) لوگوں کو دکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں لوگوں کو دکھا دے گا۔''

[٧٤٧٨] (...) حدّثنا إسحٰقُ بنُ إبراهيم: أخبرنا المُلائيّ: حدّثنا سُفيانُ بهٰذا الإسناد. وزاد: ولم أسمعْ أحدا غيرَه يقولُ: قال رسولُ الله ﷺ.

[7478] مُلائی نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور مزید کہا: اور میں (سلمہ بن کُہیل) نے (اس حدیث میں) ان کے سوا کسی کو (صراحت سے) یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

فائدہ: سلمہ بن کہیل کے زمانے میں کوفہ میں متعدد صحابہ موجود تھے۔ ان میں سے کسی نے یہ حدیث براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی تھی، البتہ دوسرے صحابہ، مثلاً حضرت جندب علقی ؓ نے جو اس زمانے میں وہاں نہیں تھے، یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے اور ان کے واسطے سے مرفوعاً اہل کوفہ تک پہنچی ہے۔

[٧٤٧٩] (...) حدّثنا سعيدُ بنُ عمرٍو الأشعثيّ: أخبرنا سُفيانُ عن الوليد بن حربٍ - قال سعيدٌ: أظنّه قال: ابن الحارث بن أبي موسى - قال: سمعتُ سلمة بن كُهيلٍ قال: سمعتُ جُندبا ولم أسمعْ أحدا يقولُ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ، غيرَه يقولُ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ بمثل حديث الثّوريّ.

[7479] سعید بن عمرو اشعثی نے کہا: ہمیں سفیان نے ولید بن حرب — سعید نے کہا: میرا خیال ہے انھوں (سفیان) نے کہا: (ولید) ابن حارث بن ابی موسیٰ — سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سلمہ بن کہیل سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب ؓ کے علاوہ اور کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، (آگے) جس طرح (سفیان) ثوری کی حدیث (7478) میں ہے۔

[٧٤٨٠] (...) وحدّثناه ابنُ أبي عُمر: حدّثنا سُفيانُ: أخبرنا الصّدوقُ الأمينُ، الوليدُ بنُ حربٍ بهٰذا الإسناد.

[7480] اور یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سچے، امانتدار شخص ولید بن حرب نے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ) (التحفة ٧)

باب:6-زبان کی حفاظت

[٧٤٨١] ٤٩-(٢٩٨٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ، يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ، أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

[7481] بکر بن مضر نے ابن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "(بعض اوقات) بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اس سے بھی زیادہ دور اتر جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔"

[٧٤٨٢] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ، مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا، يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ، أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

[7482] عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن ہاد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے کہ اس کو واضح طور پر پتہ نہیں ہوتا کہ اس میں کیا ہے، اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس سے زیادہ دور چلا جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ، اس کی صفات اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں بغیر سوچے سمجھے کوئی بات منہ سے نہیں نکالنی چاہیے۔ لوگ اپنے خیال کے مطابق محبت کے ہیجان میں ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جس سے اللہ کی شان میں گستاخی یا اس کے ساتھ شرک ہوتا ہے یا اس کے رسول ﷺ اور نیک انسانوں کو اللہ کی صفات کے ساتھ متصف کر دیا جاتا ہے یا امت میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ جیسا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ ان سب باتوں سے انسان شدید عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی غلطیوں سے محفوظ رکھے، آمین!

(المعجم ٨) - (بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ) (التحفة ٨)

باب:7-اس شخص کی سزا جو دوسروں کو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود اسے نہیں کرتا اور جو دوسروں کو برے کام سے روکتا ہے اور خود اسے کرتا ہے

[٧٤٨٣] ٥١-(٢٩٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[7483] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے

حدثني أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير وإسحاق بن إبراهيم وأبو كريب - واللفظ لأبي كريب - قال يحيى وإسحاق: أخبرنا، وقال الآخرون: حدثنا أبو معاوية: حدثنا الأعمش عن شقيق، عن أسامة بن زيد قال: قيل له: ألا تدخل على عثمان فتكلمه؟ فقال: أترون أني لا أكلمه إلا أسمعكم؟ والله! لقد كلمته فيما بيني وبينه، ما دون أن أفتتح أمرا لا أحب أن أكون أول من فتحه، ولا أقول لأحد، يكون علي أميرا: إنه خير الناس، بعد ما سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يؤتى بالرجل يوم القيامة فيلقى في النار، فتندلق أقتاب بطنه، فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى، فيجتمع إليه أهل النار فيقولون: يا فلان! ما لك؟ ألم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر؟ فيقول: بلى، قد كنت آمر بالمعروف ولا آتيه، وأنهى عن المنكر وآتيه».

حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت کی، کہا کہ ان سے کہا گیا: تم کیوں حضرت عثمان ؓ کے پاس جا کر بات نہیں کرتے؟ (کہ وہ لوگوں کی مخالفت کا ازالہ کریں) تو انھوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمھیں نہیں سنواتا تو میں ان سے بات نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! میں نے ان سے بات کی جو میرے اور ان کے درمیان تھی، اس کے بغیر کہ میں کسی ایسی بات کا آغاز کروں جس میں سب سے پہلے دروازہ کھولنے والا میں بنوں۔ میں کسی سے، جو مجھ پر امیر ہو، یہ نہیں کہتا کہ وہ سب انسانوں میں سے بہتر ہے۔ اس بات کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، آپ فرما رہے تھے: ''قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے: فلاں! تمھارے ساتھ کیا ہوا؟ کیا تو نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے منع نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ایسا ہی تھا، میں نیکیوں کا حکم دیتا تھا خود (نیکی کے کام) نہیں کرتا تھا اور برائیوں سے روکتا تھا اور خود ان کا ارتکاب کرتا تھا۔''

فوائد و مسائل: ایسا ریاکار شخص ہی لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سننے کے بعد میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں کسی کو وعظ و نصیحت کروں یا امر و نہی کی بات یاد دلاؤں جبکہ میں خود اس پر عمل نہ کر رہا ہوں۔ حضرت عثمان ؓ کے آخر میں معترضین اسی طرح کے تھے۔ حضرت عثمان ؓ کے بارے میں لوگوں نے بہت سی باتیں پھیلا رکھی تھیں۔ نمایاں باتیں جن پر اعتراض تھا اپنے رشتہ داروں کے حوالے سے نرمی برتنے کے بارے میں تھیں۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ولید بن عقبہ نے شراب پی ہے اور حضرت عثمان ؓ نے اس پر حد جاری نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پر الزام ثابت ہی نہیں ہو رہا تھا۔ جب اس کے خلاف کسی نے گواہی دے دی تو حضرت عثمان ؓ نے اپنے سامنے اس پر حد لگوائی۔ (صحیح البخاری: 7/73، 74)

[٧٤٨٤] (...) وحدثنا عثمان بن أبي شيبة: حدثنا جرير عن الأعمش، عن أبي

[7484] جریر نے اعمش سے اور انھوں نے ابووائل سے روایت کی، کہا: ہم حضرت اسامہ بن زید ؓ کے پاس

وائلٍ قال: كُنَّا عِنْدَ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقالَ رَجُلٌ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمانَ فَتُكَلِّمَهُ فيما يَصْنَعُ؟ وساقَ الْحَديثَ بِمِثْلِه.

تھے کہ ایک آدمی نے کہا: آپ کو کیا چیز اس سے مانع ہے کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں اور جو وہ کر رہے ہیں اس کے بارے میں ان سے بات کریں؟ اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ) (التحفة ٩)

باب:8-اپنے (گناہوں کے) پردے کو چاک کرنے کی ممانعت

[٧٤٨٥] ٥٢-(٢٩٩٠) حَدَّثَني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قالَ عَبْدٌ: حَدَّثَني، وقالَ الْآخَرانِ: حَدَّثَنا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْراهِيمَ: حَدَّثَنا ابْنُ أَخي ابْنِ شِهابٍ عَنْ عَمِّهِ قالَ: قالَ سالِمٌ: سَمِعْتُ أَبا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ أُمَّتي مُعافاةٌ إِلَّا الْمُجاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ، فَيَقُولُ: يا فُلانُ! قَدْ عَمِلْتُ الْبارِحَةَ كَذا وَكَذا، وَقَدْ باتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ».

[7485] سالم نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی، سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں۔ اعلان میں یہ ہے کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہوا ہو اور وہ خود کہے: اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالانکہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو وہ اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ خود اتار دیتا ہے۔"

قالَ زُهَيْرٌ: «وَإِنَّ مِنَ الْهِجارِ».

زہیر نے (إِجْهار، یعنی اعلان کے بجائے) "وَإِنَّ مِنَ الْهِجارِ" (یہ بڑی بے حیائی کی بات ہے) کہا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ) (التحفة ١٠)

باب:9-چھینکنے والے کو دعا دینا اور جمائی آنے کی کراہت

[٧٤٨٦] ٥٣-(٢٩٩١) حَدَّثَني مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ

[7486] حفص بن غیاث نے سلیمان تیمی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:

غياث، عن سليمان التيمي، عن أنس بن مالك قال: عطس عند النبي ﷺ رجلان، فشمت أحدهما ولم يشمت الآخر، فقال الذي لم يشمته: عطس فلان فشمته، وعطست أنا فلم تشمتني، قال: «إن هذا حمد الله، وإنك لم تحمد الله».

نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک آدمی کو چھینک کی دعا دی اور دوسرے آدمی کو چھینک کی دعا نہ دی۔ آپ نے جس کو چھینک کی دعا نہ دی تھی اس نے کہا: فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اس پر اسے دعا دی اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے اس پر دعا نہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تم نے الحمدللہ نہیں کہا۔"

فائدہ: چھینک جسم سے ناپسندیدہ مواد کے ازالے کے لیے آتی ہے، اس لیے اس پر الحمدللہ کہنا مسنون ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرف سے اپنے مسلمان بھائی کے لیے یہ دعا ہونی چاہیے: «يَرْحَمُكَ اللَّهُ» "اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، اور ہر نقصان دہ چیز سے تمھیں بچائے۔" اس کے بعد چھینک مارنے والے کی طرف سے ان کے شکریے کے طور پر ان کی مزید ہدایت اور جسمانی اور روحانی طور پر ان کی بھی حالت کی درستی کی دعا دینا باہمی اخلاص اور خیر خواہی کا تقاضا ہے، لہٰذا چھینک مارنے والا یوں کہے: «يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ» "اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست کر دے۔" (صحيح البخاري، حديث: 6224) اکثر علماء کے نزدیک چھینک کے جواب میں دعا دینا فرض کفایہ ہے۔

[٧٤٨٧] (...) وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو خالد يعني الأحمر، عن سليمان التيمي، عن أنس، عن النبي ﷺ بمثله.

[7487] ابوخالد احمر نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مطابق روایت کی۔

[٧٤٨٨] ٥٤ (٢٩٩٢) حدثني زهير بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمير - واللفظ لزهير - قالا: حدثنا القاسم بن مالك، عن عاصم بن كليب، عن أبي بردة قال: دخلت على أبي موسى، وهو في بيت ابنة الفضل بن عباس، فعطست فلم يشمتني، وعطست فشمتها، فرجعت إلى أمي فأخبرتها، فلما جاءها قالت: عطس عندك ابني فلم تشمته، وعطست فشمتها، فقال: إن ابنك عطس، فلم يحمد الله، فلم أشمته، وعطست، فحمدت الله، فشمتها، سمعت

[7488] ابوبردہ سے روایت ہے، کہا: میں (اپنے والد) حضرت ابوموسیٰ ؓ کے پاس گیا، وہ اس وقت حضرت فضل بن عباس ؓ کی بیٹی کے گھر تھے، مجھے چھینک آئی تو انھوں نے جواب میں دعا نہیں دی اور اس (فضل ؓ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو اس کو انھوں نے جواب میں دعا دی۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انھیں بتایا، جب وہ (میرے والد) ان (میری والدہ) کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: تمھارے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو تم نے جواب میں دعا نہیں دی۔ اور ان (فضل بن عباس ؓ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو تم نے جواب میں دعا دی۔ انھوں نے کہا: تمھارے بیٹے کو چھینک آئی تو اس نے الحمدللہ نہیں کہا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا، اس (خاتون) کو چھینک آئی تو انھوں نے الحمدللہ کہا، اس

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ، فَشَمِّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ، فَلَا تُشَمِّتُوهُ».

لیے میں نے ان کو جواب میں دعا دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کو جواب میں دعا دو اور اگر وہ الحمدللہ نہ کہے تو دعا نہ دو۔''

[٧٤٨٩] ٥٥-(٢٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللهُ» ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الرَّجُلُ مَزْكُومٌ».

[7489] ایاس بن سلمہ بن اکوع نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے ان سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ نے اسے دعا دی: ''یرحمک اللہ'' اللہ تم پر رحم فرمائے'' اسے دوسری چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ''اس شخص کو زکام ہے۔''

فائدہ: اگر کسی شخص کو زکام کی وجہ سے بار بار چھینک آرہی ہے اور وہ الحمدللہ کہہ رہا ہے تو سننے والے کے لیے بار بار جواب دینا مشکل ہوگا، اس لیے اس حوالے سے رعایت عطا فرما دی گئی۔

[٧٤٩٠] ٥٦-(٢٩٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ».

[7490] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا تم میں سے جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ جہاں تک اس کو روک سکے، روکے۔''

فائدہ: جمائیاں عموماً اس وقت آتی ہیں جب انسان پر سستی کی چھانے لگتی ہے، کسی اہم کام کی طرف توجہ یا مدد سے غافل ہوتا ہے یا پھر زیادہ کھانے کے بعد جب اس کھانے کو ہضم کرنا انسانی جسم کے لیے چیلنج بن جاتا ہے، اس وقت جمائیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں تاکہ انسان باقی سارے کام چھوڑ کر بستر پر سو جائے اور جسم پوری توانائی ہضم کے عمل میں لگا دے۔ یہ سب کیفیتیں معمولات زندگی کی خرابی کی نشانیاں ہیں۔ معمولات زندگی کی خرابی ان قوتوں کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جو انسان کی دشمن ہیں۔ شیطان انھی قوتوں کا سرخیل ہے۔ ایسی قوتوں کے پیچھے چلنے سے بجائے ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

[٧٤٩١] ٥٧ (٢٩٩٥) حدَّثني أبو غسّان المسمعي مالك بن عبد الواحد: حدّثنا بشر بن المفضّل: حدّثنا سهيل بن أبي صالح قال: سمعت ابنا لأبي سعيد الخدري يحدّث أبي عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا تثاءب أحدكم، فليمسك بيده على فمه، فإنّ الشيطان يدخل».

[7491] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری ؓ کے بیٹے (عبدالرحمان) سے سنا، وہ میرے والد کو اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے سے) شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔''

[٧٤٩٢] ٥٨-(...) حدّثنا قتيبة بن سعيد: حدّثنا عبد العزيز عن سهيل، عن عبد الرّحمٰن بن أبي سعيد، عن أبيه، أنّ رسول الله ﷺ قال: «إذا تثاءب أحدكم، فليمسك بيده، فإنّ الشيطان يدخل».

[7492] عبدالعزیز نے سہیل سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی سعید سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔''

[٧٤٩٣] ٥٩ (...) حدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدّثنا وكيع عن سفيان، عن سهيل بن أبي صالح، عن ابن أبي سعيد الخدري، عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا تثاءب أحدكم في الصّلاة، فليكظم ما استطاع، فإنّ الشيطان يدخل».

[7493] سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ جتنا اس کے بس میں ہو، اس کو روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔''

[٧٤٩٤] (...) حدّثناه عثمان بن أبي شيبة: حدّثنا جرير عن سهيل، عن أبيه، وعن ابن أبي سعيد، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ، بمثل حديث بشر وعبد العزيز.

[7494] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد اور حضرت ابوسعید ؓ کے بیٹے سے، انھوں نے حضرت ابوسعید ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (آگے) بشر اور عبدالعزیز کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ١٠) (باب: في أحاديث متفرّقة) (التحفة ١١)

باب:10- متفرق احادیث

[٧٤٩٥] ٦٠-(٢٩٩٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِّنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ».

[7495] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم علیہ السلام کو اس (مادے) سے پیدا کیا گیا ہے جس کو تمھارے لیے بیان کیا گیا ہے۔''

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کو جس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، قرآن مجید نے اسے یوں بیان کیا ہے: ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ﴾ ''اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔'' (الرحمٰن 55: 14)

(المعجم ١١) - (بَابٌ: فِي الْفَأْرِ وَأَنَّهُ مَسْخٌ) (التحفة ١٢)

باب:11- چوہے مسخ شدہ (قوم) ہیں

[٧٤٩٦] ٦١-(٢٩٩٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ، أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟».

[7496] اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ عنزی اور محمد بن عبداللہ رزی نے ہمیں ثقفی سے حدیث بیان کی ۔ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ۔ کہا: ہمیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہو گئی تھی، معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور مجھے اس کے سوا اور کوئی بات نظر نہیں آتی کہ وہ لوگ (یہی) چوہے ہیں۔ (انھوں نے مسخ ہو کر یہ شکل اختیار کر لی ہے) تم دیکھتے نہیں کہ جب ان کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو (بنی اسرائیل کی طرح) وہ اس کو نہیں پیتے۔ اگر ان کے لیے بکری کا دودھ رکھا جائے تو وہ اسے پی لیتے ہیں۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث کعب (احبار) کو سنائی تو انھوں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا، قُلْتُ: أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟

سے سنا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے بار بار یہی کہا تو میں نے کہا: (نہیں تو) کیا میں تورات پڑھتا ہوں (کہ وہاں سے بیان کروں گا؟)

قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ: «لَا نَدْرِي مَا فُعِلَتْ».

اسحاق نے اپنی روایت میں کہا: ''ہم نہیں جانتے ان کا کیا بنا؟''

فوائد و مسائل: ❶ شارحین حدیث اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوہوں کی یہ عادت دیکھتے ہوئے کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح اونٹنی کا دودھ نہیں پیتے، کیونکہ وہ بنی اسرائیل کے لیے حرام تھا، یہ استدلال فرمایا کہ یہ چوہے بنی اسرائیل کی وہی امت ہیں جو گم ہو گئے تھے۔ وہی مسخ ہو کر چوہے بن گئے ہیں۔ آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب وحی کے ذریعے سے آپ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ مسخ ہو جانے والوں کی نسل آگے نہیں چلی، جب آپ کو وحی کے ذریعے سے یہ بات بتا دی گئی تو آپ نے اپنی امت کو اس سے آگاہ فرما دیا۔ (دیکھیے: صحیح مسلم، احادیث: 6771،6770 (2663)) ❷ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی اس وقت تک انھیں بھی پتہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما دی تھی۔ ❸ اسحاق راوی کے روایت کردہ الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جو بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی وہ اپنے انداز سے کے مطابق اور استدلال کرتے ہوئے فرمائی تھی۔

[٧٤٩٧] ٦٢ (...) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْفَأْرَةُ مَسْخٌ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ، وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَفَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ؟.

[7497] ہشام نے محمد (بن سیرین) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: چوہیا مسخ شدہ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جائے تو یہ پی لیتی ہے اور اس کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو یہ اس کو منہ تک نہیں لگاتی۔'' تو کعب (احبار) نے ان سے کہا: آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی تھی؟

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ) (التحفة ١٣)

باب:12- مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

[٧٤٩٨] ٦٣-(٢٩٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[7498] عُقیل نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک

قال: «لا يُلْدغُ الْمُؤْمنُ منْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرّتيْنِ».

سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔"

[٧٤٩٩] (...) وحدّثنيه أبُو الطّاهِرِ وحرْملةُ بْنُ يحْيى قالا: أخْبرنا ابْنُ وهْبٍ عنْ يُونُس؛ ح: وحدّثني زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ ومُحمّدُ ابْنُ حاتِمٍ قالا: حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ إبْراهِيم: أخْبرنا ابْنُ أخِي ابْنِ شِهابٍ عنْ عمّهِ، عنِ ابْنِ الْمُسيّبِ، عنْ أبي هُريْرة عنِ النّبيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7499] ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے، انھوں نے ابن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ) (التحفة ١٤)

باب:13- مومن کا ہر معاملہ بھلائی کا ہوتا ہے

[٧٥٠٠] ٦٤-(٢٩٩٩) حدّثنا هدّابُ بْنُ خالِدٍ الْأزْدِيُّ وشيْبانُ بْنُ فرُّوخ، جمِيعًا عنْ سُليْمان بْنِ الْمُغِيرةِ - واللّفْظُ لِشيْبان - قالا: حدّثنا سُليْمانُ: حدّثنا ثابِتٌ عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ ابْنِ أبِي ليْلى، عنْ صُهيْبٍ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «عجبًا لِأمْرِ الْمُؤْمِنِ، إنّ أمْرهُ كُلّهُ لهُ خيْرٌ، وليْس ذٰلِك لِأحدٍ إلّا لِلْمُؤْمِنِ، إنْ أصابتْهُ سرّاءُ شكر، فكان خيْرًا لهُ، وإنْ أصابتْهُ ضرّاءُ صبر، فكان خيْرًا لهُ».

[7500] حضرت صہیب ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کا ہر معاملہ اس کے لیے بھلائی کا ہے۔ اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ اسے خوشی اور خوشحالی ملے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو (اللہ کی رضا کے لیے) صبر کرتا ہے، یہ (بھی) اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔"

(المعجم ١٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ، وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ) (التحفة ١٥)

باب:14- تعریف کرنے کی ممانعت جبکہ اس میں مبالغہ ہو اور ممدوح کے فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہو

[٧٥٠١] ٦٥-(٣٠٠٠) حدّثنا يحْيى بْنُ

[7501] یزید بن زریع نے خالد حذاء سے، انھوں نے

يحيى: أخبرنا يزيد بن زريع عن خالد الحذاء، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، عن أبيه قال: مدح رجل رجلا عند النبي ﷺ قال، فقال: «ويحك قطعت عنق صاحبك، قطعت عنق صاحبك» مرارا «إذا كان أحدكم مادحا صاحبه لا محالة، فليقل: أحسب فلانا، والله حسيبه، ولا أزكي على الله أحدا، أحسبه، إن كان يعلم ذاك، كذا وكذا».

عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی، کہا: تو آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس ہے! تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔'' کئی بار کہا، (پھر فرمایا:) ''تم میں سے کسی شخص نے لامحالہ اپنے ساتھی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہے: میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں، اصلیت کو جاننے والا اللہ ہے۔ اور میں اللہ (کے علم) کے مقابلے میں کسی کی خوبی بیان نہیں کر رہا۔ میں اسے (ایسا) سمجھتا ہوں۔ اگر وہ واقعی اس خوبی کو جانتا ہے (تو کہے) ۔ وہ اس اس طرح (کی خوبی رکھتا) ہے۔''

فائدہ: کسی کی مدح اس کے منہ پر کی جائے اور وہ خود پسندی یا کبر میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لیے یہ اس کے قتل ہو جانے سے بھی بڑی مصیبت ہوگی۔

[٧٥٠٢] ٦٦ (...) وحدثني محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد: حدثنا محمد بن جعفر ح: وحدثني أبو بكر بن نافع: أخبرنا غندر قال: شعبة حدثنا عن خالد الحذاء، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، عن أبيه، عن النبي ﷺ: أنه ذكر عنده رجل، فقال رجل: يا رسول الله! ما من رجل بعد رسول الله ﷺ أفضل منه في كذا وكذا، فقال النبي ﷺ: «ويحك! قطعت عنق صاحبك» مرارا يقول ذلك، ثم قال رسول الله ﷺ: «إن كان أحدكم مادحا أخاه لا محالة، فليقل: أحسب فلانا، إن كان يرى أنه كذلك، ولا أزكي على الله أحدا».

[7502] محمد بن جعفر غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خالد حذاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا تو ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کے بعد فلاں فلاں بات میں اس (آدمی) سے افضل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔'' آپ بار بار یہ کہتے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی نے لامحالہ اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اس طرح کہے: میں سمجھتا ہوں فلاں (اس طرح کا ہے)، اگر وہ واقعی اس کو ایسا ہی سمجھتا ہو (پھر کہے) اور میں اللہ (کے علم) کے مقابلے میں کسی کی خوبی بیان نہیں کرتا (جس سے یہ ثابت ہو کہ میں نعوذ باللہ اللہ سے علم و تجربہ میں بڑھا ہوا ہوں۔)''

[٧٥٠٣] (...) وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حدّثنا هاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حدّثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: فَقَالَ رَجُلٌ: مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ.

[7503] ہاشم بن قاسم اور شبابہ بن سوار دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی حدیث کے مانند بیان کیا، ان دونوں کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ اس شخص نے کہا: "رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص اس (آدمی) سے افضل نہیں۔"

[٧٥٠٤] ٦٧-(٣٠٠١) حدّثني أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حدّثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ، وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ، أَوْ قَطَعْتُمْ، ظَهْرَ الرَّجُلِ».

[7504] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا، وہ کسی آدمی کی تعریف کر رہا تھا، تعریف میں اسے بہت بڑھا چڑھا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں نے اس کو ہلاک کر ڈالا یا (فرمایا:) تم لوگوں نے اس آدمی کی کمر توڑ دی۔"

[٧٥٠٥] ٦٨-(٣٠٠٢) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حدّثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ، فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

[7505] ابومعمر سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہو کر امراء میں سے کسی امیر کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس شخص پر مٹی ڈالنے لگے، اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔

[٧٥٠٦] ٦٩-(...) حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حدّثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ، فَعَمِدَ

[7506] شعبہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم (بن یزید نخعی) سے، انھوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اس کا رخ کیا، اپنے گھٹنوں پر بیٹھے، وہ بھاری بھر کم (جسم کے مالک) تھے اور اس آدمی کے چہرے پر

الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا، فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصَا، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ، فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ».

کنکریاں پھینکنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "جب تم مدح سراؤں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈالو۔"

[٧٥٠٧] (...) وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[7507] سفیان ثوری نے منصور اور اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ہمام سے، انھوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (حدیث) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ) (التحفة ١٦)

باب:15-(کوئی بھی چیز پہلے) عمر میں بڑے کو پکڑانا

[٧٥٠٨] ٧٠ (٣٠٠٣) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ».

[7508] نافع سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، دو آدمیوں نے مجھے اپنی اپنی جانب کھینچا، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی تو مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیں، چنانچہ میں نے وہ بڑے کے حوالے کر دی۔"

(المعجم ١٦) (بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ، وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ) (التحفة ١٧)

باب:16-حدیث کے بارے میں احتیاط و تحقیق اور علم کی کتابت کا حکم

[٧٥٠٩] ٧١-(٢٤٩٣) حدّثنا هٰرُونُ بْنُ معْرُوفٍ: حدّثنا به سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنة عنْ هشامٍ، عنْ أبيه قال: كان أبُو هُريْرة يُحدّثُ ويقُولُ: اسْمعي يا ربّة الْحُجْرة! اسْمعي يا ربّة الْحُجْرة! وعائشةُ تُصلّي. فلمّا قضتْ صلاتها قالتْ لعُرْوة: ألا تسْمعُ إلى هٰذا ومقالته آنفًا؟ إنّما كان النّبيُّ ﷺ يُحدّثُ حديثًا، لوْ عدّهُ الْعادُّ لأحْصاهُ. [راجع: ٦٣٩٩]

[7509] ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوہریرہ ؓ احادیث بیان کرتے تھے اور آواز لگا رہے تھے: اے حجرے کی مالکہ! سنیے، اے حجرے کی مالکہ! سنیے، اس وقت حضرت عائشہ ؓ (اندر) نماز پڑھ رہی تھیں۔ انھوں نے جب نماز مکمل کی تو عروہ سے کہا: تم نے ابھی اسے اور اس کی کہی ہوئی بات نہیں سنی؟ نبی ﷺ (ایک وقت میں) ایک بات (حدیث) ارشاد فرماتے تھے، اگر کوئی گننے والا اسے گنتا تو گن سکتا تھا۔

فوائد و مسائل: ① حضرت ابوہریرہ ؓ کے سیدہ عائشہ ؓ کو یوں مخاطب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ام المؤمنین ان کی احادیث کو سن کر اپنی زبان سے یا خاموش رہ کر تصدیق فرمائیں۔ یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جسے اپنی بیان کی ہوئی احادیث کی صحت پر مکمل اعتماد ہو۔ ② حضرت عائشہ ؓ نے ان کی بیان کردہ کسی حدیث پر اعتراض نہیں فرمایا، ان کا اعتراض نہ کرنا حضرت ابوہریرہ ؓ کی سنائی ہوئی احادیث کی صحت کی تصدیق کے مترادف تھا، البتہ انھوں نے بیان میں تیز رفتاری اور ایک ہی مجلس میں زیادہ تعداد میں احادیث بیان کرنے پر اعتراض کیا۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے یقیناً ان کی اس تنبیہ کو پلے سے باندھ لیا، ان کے دور کے شاگردوں کو ان سے سنی ہوئی احادیث اچھی طرح یاد تھیں اور ان کو بیان کرنے میں انھوں نے کبھی ایک دوسرے سے اختلاف نہیں کیا۔ حدیث کی یہی حفاظت حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا اصل مقصود تھا جو پورا ہوا۔

[٧٥١٠] ٧٢-(٣٠٠٤) حدّثنا هدّابُ بْنُ خالدٍ الْأزْديُّ: حدّثنا همّامٌ عنْ زيْد بْن أسْلم، عنْ عطاء بْن يسارٍ، عنْ أبي سعيدٍ الْخُدْريّ، أنّ رسُول الله ﷺ قال: «لا تكْتُبُوا عنّي، ومنْ كتب عنّي غيْر الْقُرْآن فلْيمْحُهُ، وحدّثُوا عنّي، ولا حرج، ومنْ كذب عليّ - قال همّامٌ: أحْسبُهُ قال: - مُتعمّدًا فلْيتبوّأْ مقْعدهُ من النّار».

[7510] ہداب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں ہمام نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے (سنی ہوئی باتیں) مت لکھو، جس نے قرآن مجید (کے ساتھ اس) کے علاوہ میری کوئی بات (حدیث) لکھی ہو وہ اس کو مٹا دے، البتہ میری حدیث (یاد رکھ کر آگے) بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس نے مجھ پر — ہمام نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (زید بن اسلم) نے کہا — جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

فائدہ: کتابت حدیث کے حوالے سے ابتدا میں یہی حکم تھا، بعد میں جب قرآن مجید کی مکمل طور پر محفوظ کتابت کا اہتمام ہو گیا تو آپ ﷺ نے ان نوجوانوں، مثلاً: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کو جو کاتبان وحی نہ تھے، احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔

(المعجم ١٧) (بابُ قصّة أصْحَابِ الْأُخْدُودِ والسّاحرِ والرّاهبِ والْغُلام) (التحفة ١١)

[٧٥١١] ٧٣ (٣٠٠٥) حدّثنا هدّابُ بْنُ خالدٍ: حدّثنا حمّادُ بْنُ سلمة: حدّثنا ثابتٌ عنْ عبْد الرّحْمن بْن أبي ليْلى، عنْ صُهيْبٍ: أنّ رسُول الله ﷺ قال: «كان ملكٌ فيمنْ كان قبْلكُمْ، وكان لهُ ساحرٌ، فلمّا كبر قال للْملك: إنّي قدْ كبرْتُ فابْعثْ إليّ غُلامًا أُعلّمْهُ السّحْر، فبعث إليْه غُلامًا يُعلّمُهُ، فكان في طريقه، إذا سلك، راهبٌ، فقعد إليْه وسمع كلامهُ فأعْجبهُ، فكان إذا أتى السّاحر مرّ بالرّاهب وقعد إليْه، فإذا أتى السّاحر ضربهُ، فشكا ذلك إلى الرّاهب، فقال: إذا خشيت السّاحر فقُلْ: حبسني أهْلي، وإذا خشيت أهْلك فقُلْ: حبسني السّاحرُ، فبيْنما هُو كذلك إذْ أتى على دابّةٍ عظيمةٍ قدْ حبست النّاس، فقال: الْيوْم أعْلمُ السّاحرُ أفْضلُ أم الرّاهبُ أفْضلُ؟ فأخذ حجرًا فقال: اللّهُمّ! إنْ كان أمْرُ الرّاهب أحبّ إليْك منْ أمْر السّاحر فاقْتُلْ هذه الدّابّة، حتّى يمْضي النّاسُ، فرماها فقتلها، ومضى النّاسُ، فأتى الرّاهب فأخْبرهُ، فقال لهُ الرّاهبُ: أيْ بُنيّ! أنْت، الْيوْم، أفْضلُ منّي، قدْ بلغ منْ أمْرك ما أرى، وإنّك ستُبْتلى، فإن ابْتُليت فلا تدُلّ عليّ، وكان الْغُلامُ يُبْرئُ الْأكْمه والْأبْرص ويُداوي النّاس منْ سائر الْأدْواء، فسمع

باب:17-اصحاب الأخدود، جادوگر راہب اورلڑکے کا قصہ

[7511] حضرت صہیب بنتؤ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا، اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں، آپ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیجیے میں اس کو جادو سکھا دوں گا، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیج دیا، وہ اسے سکھانے لگا، جب وہ لڑکا (جادو سیکھنے کے لیے) جاتا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا، وہ اس کے پاس بیٹھنے اور اس کی باتیں سننے لگا جو اسے اچھی لگتیں۔ جب وہ جادوگر کے پاس آتا تو راہب سے گزرتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ جاتا اور جب وہ جادوگر کے پاس جاتا تو وہ (تاخیر کے سبب) اس کو مارتا، اس (لڑکے) نے راہب سے اس بات کی شکایت کی، راہب نے اس سے کہا: جب تمھیں جادوگر سے ڈر لگے تو اس سے کہنا: میرے گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر لگے تو کہہ دینا: مجھے جادوگر نے روک لیا تھا، وہ اسی طرح (معاملہ چلا رہا) تھا کہ اسی اثناء میں اس کا سامنا ایک بڑے جانور سے ہوا جس نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا تھا، لڑکے نے سوچا کہ آج میں پتہ چلا لوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب کا معاملہ جادوگر سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو قتل کر دے تاکہ لوگ گزر سکیں، اس نے پتھر مار کر اس جانور کو قتل کر ڈالا اور لوگ (راستے پر سے) آنے جانے لگے، پھر وہ راہب کے پاس آیا اور یہ بات بتائی۔ راہب نے اس سے کہا: بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو، تمھارا (اللہ کے ہاں مقبولیت کا) معاملہ وہاں تک پہنچ گیا جو مجھے نظر آرہا ہے۔

جليسٌ لِّلْمَلِكِ كان قَدْ عَمِيَ، فَأَتاهُ بِهَدَايَا كثيرةٍ، فقال: ما هٰهُنا لَكَ أَجْمَعُ، إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي، فقال: إنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا، إنَّمَا يَشْفِي اللهُ، فإنْ أنْتَ آمَنْتَ باللهِ دَعَوْتُ اللهَ فشفاكَ، فآمنَ باللهِ، فشفاهُ اللهُ، فأتى الْمَلِكَ فجلس إليْهِ كما كانَ يَجْلِسُ، فقال لهُ الْمَلِكُ: منْ رَدَّ عليْكَ بصرَكَ؟ قال: رَبِّي، قال: أوَ لَكَ رَبٌّ غيْرِي؟ قال: رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ، فأخذهُ فلمْ يزلْ يُعذِّبُهُ حتّى دلَّ علَى الْغُلامِ، فجيءَ بالْغُلامِ، فقال لهُ الْمَلِكُ: أيْ بُنَيَّ! قَدْ بلغَ منْ سحْرِكَ ما تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وتَفْعَلُ وتفْعلُ، فقالَ: إنِّي لا أَشْفِي أَحَدًا، إنَّما يَشْفِي اللهُ، فأخذهُ فلمْ يزلْ يُعذِّبُهُ حتّى دلَّ على الرّاهِبِ، فجيءَ بالرّاهِبِ، فقِيلَ لهُ: ارْجِعْ عنْ دينِكَ، فأبَى، فدعا بالْمِئْشارِ، فوضعَ الْمِئْشارَ في مفْرِقِ رأْسِه، فشقَّهُ به حتّى وقعَ شِقّاهُ، ثُمَّ جِيءَ بجليسِ الْمَلِكِ فقِيلَ لهُ: ارْجِعْ عنْ دِينِكَ، فأبَى، فوضعَ الْمِئْشارَ في مفْرِقِ رأْسِه، فشقَّهُ به حتّى وقعَ شِقّاهُ، ثُمَّ جِيءَ بالْغُلامِ فقِيلَ لهُ: ارْجِعْ عنْ دِينِكَ، فأبَى، فدفعهُ إلَى نفرٍ مِّنْ أصْحابِه فقال: اذْهبُوا به إلَى جبلِ كذا وكذا، فاصْعدُوا به الْجبلَ، فإذا بلغْتُمْ ذُرْوَتَهُ، فإنْ رَجعَ عنْ دينِه، وإلّا فاطْرَحُوهُ، فذهبُوا به فصعدُوا به الْجبلَ، فقال: اللّٰهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بما شئْتَ، فرجفَ بهِمُ الْجبلُ فسقطُوا، وجاءَ يمْشِي إلَى الْمَلِكِ، فقال لهُ الْمَلِكُ: ما فعلَ أصْحابُكَ؟ قال:

اب جلد ہی تمھاری آزمائش ہوگی۔ جب تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو میری نشاندہی نہ کر دینا۔ یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور پھلبہری کے مریض کو ٹھیک کر دیتا تھا، اور لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کر دیتا تھا۔ بادشاہ کے ایک مصاحب نے، جو اندھا ہو گیا تھا، یہ بات سنی تو وہ بہت سے ہدیے لے کر آیا اور کہا: یہ جو کچھ ہے، اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو سب تمھارا ہے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا اللہ دیتا ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا، اللہ تمھیں شفا عطا فرما دے گا۔ وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اسے شفا دے دی۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تمھاری بینائی کس نے لوٹا دی؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمھارا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور مسلسل اسے اذیت دیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ اس لڑکے کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: بیٹے! تمھارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادر زاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، پھلبہری کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور یہ کرتے ہو اور یہ کرتے ہو۔ تو اس نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو صرف اللہ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے مسلسل اذیت دیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا۔ پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے انکار کیا تو اس (بادشاہ) نے آرا منگوایا اور اس کے سر کے درمیان میں رکھا اور اسے چیرا، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے (ہو کر ادھر ادھر) گر گئے۔ پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا۔ اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ اس نے اس کے سر پر بھی آرا رکھا اور اس کو چیر دیا۔ اس کے دو ٹکڑے (ہو کر ادھر

كَفَانِيهِمُ اللهُ، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ، فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ، فَذَهَبُوا بِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا، وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمُ اللهُ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِي، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ، وَاللهِ! نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ آمَنَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا، أَوْ قِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمَّهْ! اصْبِرِي، فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ».

ادھر) گر گئے، پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کیا تو اس (بادشاہ) نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا: اس کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو تو (پھر بھی) اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کو اس چوٹی سے نیچے پھینک دو، چنانچہ وہ اس کو لے گئے اور اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو اس نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! تو جس طرح سے چاہے، میری ان کی طرف سے کفایت (حفاظت) فرما، چنانچہ پہاڑ نے ان کو زور سے ہلایا اور وہ (پہاڑ سے) نیچے گر گئے۔ وہ (لڑکا) چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھ جانے والوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، چنانچہ اس نے اسے اپنے چند اور ساتھیوں کے سپرد کیا اور کہا: اسے لے جاؤ، اسے ایک کشتی میں بٹھاؤ اور اسے لے کر سمندر کے وسط میں پہنچو۔ اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے (سمندر میں) پھینک دو۔ وہ اسے لے گئے۔ اس نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان سے بچا، تو کشتی ان لوگوں پر الٹ گئی اور وہ سب غرق ہو گئے۔ وہ (لڑکا) چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: تمھارے ساتھ جانے والوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم (اس وقت تک) مجھے قتل نہیں کر سکو گے، یہاں تک کہ جو میں تمھیں کہوں وہی کرو۔ اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ لڑکے نے کہا: سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے ایک درخت پر سولی کے لیے لٹکاؤ، پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر لو، اسے کمان کے درمیان میں رکھو، پھر کہو: اللہ کے نام پر جو لڑکے کا رب ہے، پھر مجھے اس کا نشانہ بناؤ، اگر تم نے اس طرح کیا تو مجھے مار دو گے۔ اس نے سب لوگوں کو ایک

میدان میں جمع کیا اور اسے کھجور کے ایک تنے کے ساتھ باندھ دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اسے کمان کے درمیان میں رکھا، پھر کہا: اللہ کے نام سے جو (اس) لڑکے کا رب ہے، پھر اسے نشانہ بنایا تو تیر اس کی کنپٹی کے اندر جا گھسا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر لگنے کی جگہ رکھا اور جاں بحق ہو گیا۔ اس پر سب لوگ کہہ اٹھے: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کے پاس آ کر کہا گیا: جس بات سے تم ڈرتے تھے اسے دیکھا؟ اللہ کی قسم! تمہارا ڈر (حقیقت بن کر) تم پر آن پڑا، لوگوں نے ایمان قبول کر لیا۔ بادشاہ نے راستوں کے دہانوں پر خندقوں (کی کھدائی) کا حکم دیا تو وہ کھودی گئیں، (ان میں) آگ بھڑکا دی گئی۔ اس (بادشاہ) نے کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے ان میں جلا ڈالو، یا اس (ایمان لانے والے) سے کہا جاتا: اس کے اندر گھسو تو وہ ایسا کر گزرتے، یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے اس میں گرنے سے تردد کیا تو اس بچے نے اس سے کہا: میری ماں! صبر اختیار کر، تو یقینا حق پر ہے۔"

فائدہ: اس ایمان افروز واقعے سے ہمیں متعدد اسباق حاصل ہوتے ہیں: ○ جادو کا اگرچہ وقتی طور پر اثر ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کو سیکھنا سکھانا گمراہی بلکہ کفر ہے۔ ○ جب انسان اللہ کے تابع ہو جائے تو سمندر اور پہاڑ اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ ○ دین پر ثابت قدمی اور استقامت اختیار کرنے کے نتائج ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں، انجام کے اعتبار سے ہمیشہ حق غالب اور باطل مغلوب ہوتا ہے۔

(المعجم ۱۸) - (بابُ حَدِيثِ جَابِرٍ الطَّوِيلِ، وقِصَّةِ أبي الْيَسَرِ) (التحفة ۱۹)

باب:18- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا قصہ

[٧٥١٢] ٧٤-(٣٠٠٦) حدّثنا هارُونُ بنُ معروفٍ ومحمّدُ بنُ عبّادٍ وتقاربا في اللّفظ

[7512] ہارون بن معروف اور محمد بن عباد نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ دونوں کے ملتے جلتے ہیں، سیاق

حَدِيثُ وَالشَّيْخُ لِهَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ، وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا عَمِّ! إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سُفْعَةً مِنْ غَضَبٍ، قَالَ: أَجَلْ، كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ، فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ، فَقُلْتُ: ثَمَّ هُوَ؟ قَالُوا: لَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ أَبُوكَ؟ قَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي، فَقُلْتُ: اخْرُجْ إِلَيَّ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ، فَخَرَجَ، فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي؟ قَالَ: أَنَا، وَاللهِ! أُحَدِّثُكَ، ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ، خَشِيتُ، وَاللهِ! أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ، وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ، وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُنْتُ، وَاللهِ! مُعْسِرًا. قَالَ: قُلْتُ: آللهِ! قَالَ: اللهِ! قُلْتُ: آللهِ! قَالَ: اللهِ! قُلْتُ: آللهِ! قَالَ: اللهِ! قَالَ: فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ، فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي، وَإِلَّا، أَنْتَ فِي حِلٍّ، فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ، وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ، وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا، وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ، رَسُولَ

ہارون کا ہے۔ دونوں نے کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے یعقوب بن مجاہد ابوحزرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور میرے والد طلب علم کے لیے انصار کے اس قبیلے کی ہلاکت سے پہلے اس میں گئے، سب سے پہلے شخص جن سے ہماری ملاقات ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ تھے، ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جس کے پاس صحائف (دستاویزات) کا ایک مجموعہ تھا، حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے بدن پر ایک دھاری دار چادر اور معافر کا بنا ہوا ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ایک دھاری دار چادر اور ایک معافری کپڑا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا: چچا! میں غصے کی بنا پر آپ کے چہرے پر رنگ کی تبدیلی دیکھ رہا ہوں، انھوں نے کہا: ہاں، فلاں بن فلاں، جس کا تعلق بنوحرام سے ہے، کے ذمے میرا مال تھا، میں اس کے گھر والوں کے ہاں گیا، سلام کیا اور میں نے پوچھا: کیا وہ ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہے، پھر اچانک اس کا ایک کم عمر لڑکا میرے سامنے گھر سے نکلا، میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا: انھوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ میری والدہ کے چھپرکھٹ میں گھس گئے ہیں۔ میں نے کہا: نکل کر میری طرف آ جاؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے تم کہاں ہو۔ وہ باہر نکل آیا، میں نے پوچھا: اس بات کا باعث کیا بنا کہ تم مجھ سے چھپ گئے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کو بتاتا ہوں اور میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا، اللہ کی قسم! میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں میں آپ سے بات کروں اور جھوٹ بولوں اور میں آپ سے وعدہ کروں اور آپ کے ساتھ اس کی خلاف ورزی کروں، جبکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور اللہ کی قسم میں تنگ دست تھا، انھوں نے کہا کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے (دوبارہ)

الله ﷺ وهُوَ يقولُ: «مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وضع عنْهُ، أظلّهُ اللهُ في ظلّه».

کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے (پھر) کہا: اللہ کی قسم! اس نے کہا: اللہ کی قسم! کہا: پھر انھوں نے اپنا صحیفہ (جس پر قرض کی تحریر لکھی ہوئی تھی) نکالا اور اپنے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا (پھر مقروض سے) کہا: اگر تمھیں ادائیگی کے لیے مال مل جائے تو میرا قرض لوٹا دینا اور نہیں تو تم بری الذمہ ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے (دیکھا) اور (یہ کہتے ہوئے) انھوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی دو آنکھوں پر رکھیں، اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا۔ اور انھوں نے اپنے دل والی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جبکہ آپ فرما رہے تھے: ''جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض ختم کر دیا، اللہ تعالیٰ اپنے سائے سے اس پر سایہ کرے گا۔''

[٧٥١٣] (٣٠٠٧) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ أَنَا: يا عمّ! لوْ أنّك أخذْت بُرْدَة غُلامِك أَوْ أَعْطيْتَهُ معافريّك، وأخذْت معافِرِيَّهُ وأَعْطيْتَهُ بُرْدتك، فكانتْ عليْك حُلّةٌ وعليْه حُلّةٌ، فمسح رأْسي وقال: اللّهُمّ! بارِكْ فيه، يا ابْن أخي! بصرُ عيْنيّ هاتيْن، وسمْعُ أُذُنيّ هاتيْن، ووعاهُ قلْبي هذا - وأشار إلى مناط قلْبِه - رسُولَ الله ﷺ وهُو يقُولُ: «أطْعِمُوهُمْ ممّا تأْكُلُون، وألْبِسُوهُمْ ممّا تلْبسُون». وكان أنْ أُعْطِيَهُ منْ متاع الدُّنْيا أهْون عليّ منْ أنْ يأْخذ منْ حسناتي يوْم الْقِيامة.

[7513] (عبادہ بن ولید نے) کہا: میں نے ان سے کہا: چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی دھاری دار چادر لے لیتے اور اسے اپنا معافری کپڑا دے دیتے یا اس سے اس کا معافری کپڑا لے لیتے اور اسے اپنی دھاری دار چادر دے دیتے تو آپ کے جسم پر بھی ایک جوڑا ہوتا اور اس کے جسم پر بھی ایک جوڑا ہوتا۔ انھوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: اے اللہ! اس کو برکت عطا فرما۔ بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کو میری دو آنکھوں کی بصارت (نے دیکھا) اور میرے دو کانوں نے سنا اور — دل کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا — میرے اس دل نے اسے یاد رکھا، جبکہ آپ فرما رہے تھے: ''ان (غلاموں) کو اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اسی میں سے پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔'' اگر میں نے اسے دنیا کی نعمتوں میں سے (اس کا حصہ) دے دیا ہے تو یہ میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے روز میری نیکیاں لے جاتا۔

[٧٥١٤] (٣٠٠٨) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِي مَسْجِدِهِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُشْتَمِلًا بِهِ، فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ! أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ إِلٰى جَنْبِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هٰكَذَا، وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا: أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْأَحْمَقُ مِثْلُكَ، فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ، فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ.

[7514] پھر ہم (آگے) روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں حاضر ہوئے، وہ ایک کپڑے میں اسے دونوں پلوؤں کو مخالف سمتوں میں کندھوں کے اوپر سے گزار کر باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کو پھلانگتا ہوا گیا یہاں تک کہ ان کے اور قبلے کے درمیان جا کر بیٹھ گیا۔ (جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو) میں نے ان سے کہا: آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کی چادر آپ کے پہلو میں پڑی ہوئی ہے؟ انھوں نے اس طرح اپنے ہاتھ سے میرے سینے میں مارا، انھوں (عبادہ) نے اپنی انگلیاں الگ کیں اور انھیں کمان کی طرح موڑا (اور کہنے لگے) میں (یہی) چاہتا تھا کہ تم جیسا کوئی ناسمجھ میرے پاس آئے اور دیکھے کہ میں کیا کر رہا ہوں، پھر وہ (بھی) اس طرح کر لیا کرے۔

أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا، وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ، فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ؟» قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ؟» قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ؟» قُلْنَا: لَا أَيُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا» ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: «أَرُونِي عَبِيرًا» فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلٰى أَهْلِهِ، فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي

(پھر کہا:) رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں ابن طاب (کی کھجور) کی ایک شاخ تھی، آپ نے مسجد کے قبلے کی طرف (والی دیوار پر) جما ہوا بلغم لگا دیکھا۔ آپ نے کھجور کی شاخ سے اس کو کھرچ کر صاف کیا، پھر ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے (اس کی طرف نظر تک نہ کرے؟)'' کہا: تو ہم سب ڈر گئے۔ آپ نے پھر فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے؟'' کہا: ہم پر خوف طاری ہو گیا۔ آپ نے پھر سے فرمایا: ''تم میں سے کسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سے کسی کو بھی (یہ بات پسند) نہیں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اسے سامنے کی طرف ہرگز تھوکنا نہیں چاہیے۔

مِيَاهِ الْعَرَبِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا؟» قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ؟» فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ، فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ، ثُمَّ مَدَرْنَاهُ، ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ، فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَتَأْذَنَانِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ، فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ، ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي، وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا، ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا، ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ، فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ، يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا جَابِرُ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَإِذَا كَانَ

پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص ہے جو ہم سے پہلے جا کر حوض (کے کنارے مضبوط کرنے کے لیے اس) کی لپائی کرے گا اور خود بھی پانی پیے گا اور ہمیں بھی پلائے گا؟" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہو گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ ہے وہ آدمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص جابر کے ساتھ جائے گا؟" تو حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، ہم کنویں کے پاس گئے اور ہم نے (کنویں سے نکال کر) حوض میں ایک یا دو ڈول پانی ڈالا، پھر اس کو مٹی سے لیپا، پھر ہم نے حوض میں اتنا پانی ڈالا کہ اس کو اچھی طرح بھر دیا۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: "کیا تم دونوں (مجھے پانی لینے کی) اجازت دیتے ہو؟" ہم نے عرض کی: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے اپنی اونٹنی کا منہ پانی سے لگوایا اور اس نے پانی پی لیا، پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی تو اس نے (ہٹ کر) ٹانگیں چوڑی کیں اور پیشاب کیا، پھر آپ اسے ایک طرف لے گئے اور بٹھا دیا، پھر آپ ﷺ حوض کی طرف آئے اس میں سے (پانی نکال نکال کر) وضو کیا، پھر میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کی جگہ سے (پانی لے کر) وضو کیا۔ جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور میرے جسم پر ایک چادر تھی۔ میں (ایک طرف) گیا کہ اس (چادر) کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں میں (کندھوں پر) ڈالوں تو وہ مجھے پوری نہ آئی۔ اس کی جھالریں تھیں، میں نے اس (چادر) کو الٹ کر اس کے کنارے بدلے، پھر اس پر اپنی گردن سے زور ڈالا (گردن جھکا کر اسے اس کے نیچے دبایا)، پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے گھمایا، یہاں تک کہ مجھے اپنی دائیں جانب

ضيقا فاشدده على حقوك».

کھڑا ہو گیا، پھر جبار بن صخر آئے، انھوں نے وضو کیا اور آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ مسلسل میری طرف دیکھ رہے تھے اور مجھے پتہ نہیں چل رہا تھا، پھر مجھے سمجھ آئی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ آپ کا مقصد تھا کہ اپنی کمر پر باندھ لو۔ جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے جابر!'' میں نے عرض کی: حاضر ہوں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کپڑا کھلا ہو تو اس کے کناروں کو مخالف سمتوں میں لے جاؤ اور اگر تنگ ہو تو اس کو کمر کے اوپر باندھ لو۔''

[٧٥١٧] (٣٠١١) سرنا مع رسول الله ﷺ، وكان قوت كل رجل منا، في كل يوم، تمرة، فكان يمصها ثم يصرها في ثوبه، وكنا نختبط بقسينا ونأكل، حتى قرحت أشداقنا، فأقسم أخطئها رجل منا يوما، فانطلقنا به ننعشه، فشهدنا له أنه لم يعطها، فأعطيها فقام فأخذها.

[7517] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم پر) گئے، ہم میں سے ہر شخص کی خوراک روزانہ کی ایک کھجور تھی، وہ اس کھجور کو چوستا رہتا اور پھر اس کو اپنے کپڑے میں لپیٹ لیتا، ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے اور کھاتے تھے، حتی کہ ہماری باچھوں میں زخم ہو گئے۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک دن ہم میں سے ایک شخص غلطی سے اس (ایک کھجور) سے محروم رہ گیا، ہم اسے (سہارا دے کر) اٹھاتے ہوئے لے کر (تقسیم کرنے والے کے پاس) گئے اور اس کے حق میں گواہی دی کہ اسے وہ (ایک کھجور) نہیں دی گئی، وہ اسے دی گئی تو اس نے کھڑے ہو کر لے لی۔

[٧٥١٨] (٣٠١٢) سرنا مع رسول الله ﷺ حتى نزلنا واديا أفيح، فذهب رسول الله ﷺ يقضي حاجته، فاتبعته بإداوة من ماء، فنظر رسول الله ﷺ فلم ير شيئا يستتر به، وإذا شجرتان بشاطئ الوادي، فانطلق رسول الله ﷺ إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها، فقال: «انقادي علي بإذن الله»

[7518] ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مہم کے لیے) روانہ ہوئے، حتی کہ ہم ایک کشادہ وادی میں جا اترے، رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے، میں (چمڑے کا بنا ہوا) پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر دوڑائی تو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کی آپ اوٹ لے سکتے۔ وادی کے کنارے پر دو درخت نظر آئے، آپ ان میں سے ایک درخت کے پاس تشریف لے

فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى، فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: «انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ» فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا، فَقَالَ: «الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ» فَالْتَأَمَتَا.

گئے، اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور فرمایا: ''اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔'' تو وہ نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی طرح آپ کا فرمانبردار بن گیا، پھر دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ٹہنیوں میں سے ایک کو پکڑا اور کہا: ''اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔'' تو وہ بھی اسی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ (اسے چلاتے ہوئے) دونوں کے درمیان کے آدھے فاصلے پر پہنچے تو آپ نے ان دونوں کو جھکا کر آپس میں ملا (کر اکٹھا کر) دیا، آپ نے فرمایا: ''دونوں اللہ کے حکم سے میرے آگے مل جاؤ۔'' تو وہ دونوں ساتھ مل گئے (اور آپ ﷺ کو پردہ مہیا کر دیا۔)

قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَبَعَّدَ، فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً، فَقَالَ بِرَأْسِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ! هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟» قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، فَأَقْبِلْ بِهِمَا، حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ڈر سے بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا کہ میرے قریب ہونے کو محسوس کر کے رسول اللہ ﷺ وہاں سے (مزید) دور (جانے پر مجبور) نہ ہو جائیں، اور محمد بن عباد نے (اپنی روایت میں) کہا: آپ کو دور جانے کی زحمت کرنی پڑے، میں (ایک جگہ) بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا۔ اچانک میری نگاہ پڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور دیکھا کہ دونوں درخت الگ الگ ہو چکے ہیں، ہر ایک درخت تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے، پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار رکے اور اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ کیا۔ ابو اسماعیل (حاتم بن اسماعیل) نے اپنے سر سے دائیں بائیں اشارہ کیا۔ پھر آپ آگے تشریف لائے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا: ''جابر! کیا تم نے میرے کھڑے ہونے کی جگہ دیکھی تھی؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''دونوں درختوں کی طرف جاؤ اور دونوں میں سے ہر ایک سے ایک (ایک) شاخ کاٹ کر لاؤ، یہاں تک کہ آ کر جب میری جگہ پر کھڑے ہو جاؤ تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دینا اور ایک شاخ اپنی بائیں طرف۔''

قال جابرٌ: فقُمْتُ فأَخذْتُ حجرًا فكسرْتُهُ وحسرْتُهُ، فانْذلق لي، فأتيْتُ الشّجرتيْن فقطعْتُ منْ كُلِّ واحدةٍ منْهما غُصْنًا، ثُمّ أقبلْتُ أجُرُّهما حتّى قُمْتُ مقام رسُول الله ﷺ، أرْسلْتُ غُصْنًا عنْ يمينِي وغُصْنًا عنْ يساري، ثُمّ لحقْتُهُ فقلْتُ: قدْ فعلْتُ، يا رسُول الله! فعمّ ذاك؟ قال: «إنّي مررْتُ بقبْريْن يُعذّبان، فأحْببْتُ، بشفاعتي، أنْ يُرفّه ذاك عنْهما، ما دام الْغُصْنان رطْبيْن».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اٹھا، ایک پتھر اٹھایا، اسے توڑا اور اسے گھسایا، جب وہ میرے (کام کے) لیے تیز ہو گیا تو ان دونوں درختوں کی طرف آیا، ہر ایک سے ایک (ایک) شاخ کاٹی، پھر ان کو کھینچتا ہوا آیا، یہاں تک کہ آ کر اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پہلے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دی اور ایک اپنی بائیں طرف، پھر میں آپ کے ساتھ جا ملا اور عرض کی: اللہ کے رسول! (جو آپ نے فرمایا تھا) میں نے کر دیا ہے، وہ کس لیے تھا؟ فرمایا: ”میں دو قبروں کے پاس سے گزرا، ان کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے ان کے بارے میں شفاعت کرنی چاہی کہ ان سے اس وقت تک کے لیے تخفیف کر دی جائے جب تک یہ شاخیں گیلی رہیں۔“

[٧٥١٩] (٣٠١٣) قال: فأتيْنا الْعسْكر، فقال رسُولُ الله ﷺ: «يا جابرُ! نادِ بوضُوءٍ» فقلْتُ: ألا وضُوء؟ ألا وضُوء؟ ألا وضُوء؟ قال: قُلْتُ: يا رسُول الله! ما وجدْتُ في الرّكْب منْ قطْرةٍ، وكان رجُلٌ مّن الأنْصار يُبرِّدُ لرسُول الله ﷺ الْماء، في أشْجابٍ لّهُ، على حمارةٍ مّنْ جريدٍ، قال: فقال لي: «انْطلقْ إلى فُلان ابْن فُلانٍ الأنْصاريِّ، فانْظُرْ هلْ في أشْجابه منْ شيْءٍ؟» قال: فانْطلقْتُ إليْه فنظرْتُ فيها فلمْ أجدْ فيها إلّا قطْرةً في عزْلاء شجْبٍ منْها، لوْ أنّي أُفْرغُهُ لشربهُ يابسُهُ، فأتيْتُ رسُول الله ﷺ فقُلْتُ: يا رسُول الله! إنّي لمْ أجدْ فيها إلّا قطْرةً في عزْلاء شجْبٍ منْها، لوْ أنّي أُفْرغُهُ لشربهُ يابسُهُ، قال: «اذْهبْ فأْتني به» فأتيْتُهُ به، فأخذهُ بيده

[7519] (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم لشکر کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر! وضو کے پانی کے لیے آواز دو۔“ تو میں نے (ہر جگہ پکار کر) کہا: کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کیا وضو کا پانی نہیں ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے قافلے میں ایک قطرہ (پانی) نہیں ملا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنے پرانے مشکیزے میں پانی ڈال کر اسے کھجور کی ٹہنی (سے بنی ہوئی) کھونٹی سے لٹکا کر ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے مجھ سے فرمایا: ”فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کے پرانے مشکیزے میں کچھ ہے؟“ کہا: میں گیا، اس کے اندر دیکھا تو مجھے اس (مشکیزے) کے منہ والی جگہ پر ایک قطرے کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ اگر میں اسے (دوسرے برتن میں) ڈالتا تو اس کا خشک حصہ ہی اسے پی لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس (مشکیزے) کے منہ میں پانی کے ایک قطرے کے سوا کچھ

فجعل يكلمه بشيء لا أدري ما هو، ويغمزه بيده، ثم أعطانيه فقال: يا جابر! ناد بجفنة» فقلت: يا جفنة الركب! فأتيت بها تحمل، فوضعتها بين يديه، فقال رسول الله ﷺ بيده في الجفنة هكذا، فبسطها وفرق بين أصابعه، ثم وضعها في قعر الجفنة، وقال: «خذ يا جابر! فصب علي، وقل: باسم الله» فصببت عليه وقلت: باسم الله، فرأيت الماء يتفور من بين أصابع رسول الله ﷺ، ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلأت، فقال: «يا جابر! ناد من كان له حاجة بماء» قال: فأتى الناس فاستقوا حتى رووا، قال: فقلت: هل بقي أحد له حاجة؟ فرفع رسول الله ﷺ يده من الجفنة وهي ملأى.

نہیں ملا۔ اگر میں اسے انڈیلوں تو اس کا خشک حصہ اسے پی لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔" میں اسے آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور کچھ کہنا شروع کیا، مجھے پتہ نہ چلا کہ آپ نے کیا کہا اور اس (مشکیزے) کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبانے اور حرکت دینے لگے، پھر آپ نے وہ مجھے دے دیا تو فرمایا: "جابر! پانی (پلانے) کا بڑا برتن منگواؤ۔" میں نے آواز دی: سواروں کا بڑا برتن (ٹب) لاؤ۔ اسے اٹھا کر میرے پاس لایا گیا تو میں نے اسے آپ کے سامنے رکھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ پیالے میں اس طرح کیا، اسے پھیلایا اور اپنی انگلیاں الگ الگ کیں، پھر اسے برتن کی تہ میں رکھا اور فرمایا: "جابر! میرے ہاتھ پر پانی انڈیل دو اور بسم اللہ پڑھو۔" میں نے اسے آپ (کے ہاتھ) پر انڈیلا اور کہا: بسم اللہ۔ میں نے پانی کو رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے ہوئے دیکھا، پھر وہ بڑا برتن (پانی کے جوش سے) زور سے اٹھنے اور گھومنے لگا، یہاں تک کہ پورا بھر گیا تو آپ نے فرمایا: "جابر! جس جس کو پانی کی ضرورت ہے، اسے آواز دو۔" کہا: لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب کی ضرورت پوری ہوگئی۔ کہا: میں نے اعلان کیا: کوئی باقی ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہو؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے برتن سے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہ (اسی طرح) بھرا ہوا تھا۔

[۷۵۲۰] (۳۰۱٤) وشكا الناس إلى رسول الله ﷺ الجوع، فقال: «عسى الله أن يطعمكم» فأتينا سيف البحر، فزخر البحر زخرة، فألقى دابة، فأورينا على شقها النار، فاطبخنا واشتوينا، وأكلنا وشبعنا. قال جابر: فدخلت أنا وفلان وفلان، حتى عد خمسة، في حجاج عينها، ما يرانا أحد، حتى خرجنا

[7520] اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں کھانا دے گا۔" پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے، سمندر نے جوش مارا (ایک لہر آئی) اور اس نے ایک سمندری جانور (باہر) پھینک دیا، ہم نے سمندر کے کنارے پر آگ جلائی اور اس (کے گوشت) کو پکایا، بھونا، کھایا اور سیر ہو گئے۔ حضرت جابر نے کہا: میں اور فلاں اور فلاں، انھوں نے پانچ آدمی گنے،

فأخذنا ضلعا من أضلاعه فقوّسناه، ثمّ دعونا بأعظم رجل في الرّكب، وأعظم جمل في الرّكب، وأعظم كفل في الرّكب، فدخل تحته ما يطأطئ رأسه.

اس کی آنکھ کے گوشے میں گھس گئے تو کوئی ہمیں دیکھ نہیں سکتا تھا حتی کہ ہم باہر نکل آئے اور ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی (ایک جانب کا بڑا کانٹا) لے کر اس کو کمان کی ہیئت میں کھڑا کر دیا، پھر قافلے میں سے سب سے بڑے (قد کے) آدمی کو بلایا اور قافلے میں سب سے بڑے اونٹ اور قافلے کے سب سے بڑے پالان کو منگوایا، وہ شخص سر جھکائے بغیر اس پسلی کے نیچے داخل ہو گیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابٌ: فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ. وَيُقَالُ لَهُ: حَدِيثُ الرَّحْلِ) (التحفة ٢٠)

باب:19- ہجرت کی حدیث اور اسے کجاوے والی حدیث (بھی) کہا جاتا ہے

[٧٥٢١] ٧٥-(٢٠٠٩) حدّثني سلمة بن شبيب: حدّثنا الحسن بن أعين: حدّثنا زهير: حدّثنا أبو إسحاق قال: سمعت البراء ابن عازب يقول: جاء أبو بكر الصّدّيق إلى أبي في منزله، فاشترى منه رحلا، فقال لعازب: ابعث معي ابنك يحمله معي إلى منزلي، فقال لي أبي: احمله، فحملته، وخرج أبي معه ينتقد ثمنه، فقال له أبي: يا أبا بكر! حدّثني كيف صنعتما ليلة سريت مع رسول الله ﷺ؟ قال: نعم، أسرينا ليلتنا كلّها، حتّى قام قائم الظّهيرة، وخلا الطّريق فلا يمرّ فيه أحد، حتّى رفعت لنا صخرة طويلة لها ظلّ، لم تأت عليه الشّمس بعد، فنزلنا عندها، فأتيت الصّخرة فسوّيت بيدي مكانا، ينام فيه النّبيّ ﷺ في ظلّها، ثمّ بسطت له عليه فروة، ثمّ قلت: يا رسول الله!

[7521] ابواسحاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت براء بن عازب ؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت ابوبکر صدیق ؓ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا، پھر (میرے والد) عازب ؓ سے کہنے لگے: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج دیں، وہ اس (کجاوے) کو میرے ساتھ اٹھا کر میرے گھر پہنچا دے۔ میرے والد نے مجھ سے کہا: اسے تم اٹھا لو تو میں نے اسے اٹھا لیا اور میرے والد اس کی قیمت لینے کے لیے ان کے ساتھ نکل پڑے۔ میرے والد نے ان سے کہا: ابوبکر! مجھے یہ بتائیں کہ جس رات آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ہجرت کے لیے) نکلے تو آپ دونوں نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم پوری رات چلتے رہے، حتی کہ دوپہر کا وقت ہو گیا اور (دھوپ کی شدت سے) راستہ خالی ہو گیا، اس میں کوئی بھی نہیں چل رہا تھا، اچانک ایک لمبی چٹان ہمارے سامنے بلند ہوئی، اس کا سایہ بھی تھا، اس پر ابھی دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اس کے پاس (سواریوں سے) اتر گئے۔ میں چٹان کے پاس آیا، ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ہموار کی تاکہ

ثم قال: انفض لك ما حولك، فنام، وخرجت أنفض ما حوله، فإذا أنا براعي غنم مقبل بغنمه إلى الصخرة، يريد منها الذي أردنا، فلقيته فقلت: لمن أنت؟ يا غلام! قال: لرجل من أهل المدينة، قلت: أفي غنمك لبن؟ قال: نعم، قلت: أفتحلب لي؟ قال: نعم، فأخذ شاة، فقلت له: انفض الضرع من الشعر والتراب والقذى، قال: فرأيت البراء يضرب بيده على الأخرى ينفض، فحلب لي، في قعب معه، كثبة من لبن، قال: ومعي إداوة أرتوي فيها للنبي ﷺ، ليشرب منها ويتوضأ، قال: فأتيت النبي ﷺ، وكرهت أن أوقظه من نومه، فوافقته استيقظ، فصببت على اللبن من الماء حتى برد أسفله، فقلت: يا رسول الله! اشرب من هذا اللبن، قال: فشرب حتى رضيت، ثم قال: «ألم يأن للرحيل؟» قلت: بلى، قال: فارتحلنا بعد ما زالت الشمس، واتبعنا سراقة بن مالك، قال: ونحن في جلد من الأرض، فقلت: يا رسول الله! أتينا، فقال: «لا تحزن إن الله معنا» فدعا عليه رسول الله ﷺ، فارتطمت فرسه إلى بطنها أرى، فقال: إني قد علمت أنكما قد دعوتما علي، فادعوا لي، فالله لكما أن أرد عنكما الطلب، فدعا الله، فنجا، فرجع لا يلقى أحدا إلا قال: قد كفيتكم ما هٰهنا، فلا يلقى أحدا إلا رده، قال: ووفى لنا. [مسلم: ٢٠٠٩]

رسول اللہ ﷺ اس کے سائے میں سو جائیں، پھر میں نے آپ کے لیے اس جگہ پر ایک نرم کھال بچھا دی، پھر عرض کی: اللہ کے رسول! سو جائیے اور میں آپ کے اردگرد (کے علاقے) کی تلاشی لیتا ہوں (اور نگہبانی کرتا ہوں۔) آپ سو گئے، میں چاروں طرف نگرانی کرنے لگا تو میں نے دیکھا ایک چرواہا اپنی بکریاں لیے چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی اس کے پاس اسی طرح (آرام) کرنا چاہتا تھا جس طرح ہم چاہتے تھے۔ میں اس سے ملا اور اس سے پوچھا: لڑکے! تم کس کے (غلام) ہو؟ اس نے کہا: مدینہ کے ایک شخص کا۔ میں نے کہا: کیا تمھاری بکریوں (کے تھنوں) میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم میرے لیے دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس نے ایک بکری کو پکڑا تو میں نے اس سے کہا: تھنوں سے بال، مٹی اور تنکے جھاڑ لو۔ (ابو اسحاق نے) کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر جھاڑ رہے تھے، چنانچہ اس نے میرے لیے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میرے ہمراہ چمڑے کا ایک برتن (بھی) تھا، میں اس میں رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بھر کر رکھتا تھا تاکہ آپ نوش فرمائیں اور وضو کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کو جگاؤں، لیکن میں پہنچا تو آپ جاگ چکے تھے۔ میں نے دودھ پر کچھ پانی ڈالا، یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ دودھ نوش فرما لیں۔ آپ نے نوش فرمایا، یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا چلنے کا وقت نہیں آیا؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں! کہا: پھر سورج ڈھل جانے کے بعد ہم روانہ ہو گئے اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آ گیا، کہا: جبکہ ہم ایک سخت زمین میں (چل رہے) تھے۔ میں نے عرض کی: ہمیں آ لیا گیا

ہے۔ آپ نے فرمایا: "غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک زمین میں دھنس گئیں۔ میرا خیال ہے اس نے کہا: مجھے پتہ چل گیا ہے تم دونوں نے میرے خلاف دعا کی ہے۔ میرے حق میں دعا کرو، (میری طرف سے) تمھارے لیے اللہ ضامن ہے کہ میں ڈھونڈنے والوں کو تمھاری طرف سے لوٹاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی تو وہ بچ گیا، پھر وہ لوٹ گیا۔ جس (پیچھا کرنے والے) کو ملتا اس سے یہی کہتا: میں (تلاش کر چکا ہوں) تمھاری طرف سے بھی کفایت کرتا ہوں، وہ اس طرف نہیں ہیں، وہ جس کسی کو بھی ملتا اسے لوٹا دیتا۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: انھوں نے ہمارے ساتھ وفا کی۔

[٧٥٢٢] (...) وحدثنيه زهير بن حرب: حدثنا عثمان بن عمر ح: وحدثناه إسحاق بن إبراهيم: أخبرنا النضر بن شميل، كلاهما عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن البراء قال: اشترى أبو بكر من أبي رحلا بثلاثة عشر درهما، وساق الحديث. بمعنى حديث زهير عن أبي إسحاق. وقال في حديثه، من رواية عثمان بن عمر: فلما دنا دعا عليه رسول الله ﷺ، فساخ فرسه في الأرض إلى بطنه، ووثب عنه، وقال: يا محمد! قد علمت أن هذا عملك، فادع الله أن يخلصني مما أنا فيه، ولك علي لأعمين على من ورائي، وهذه كنانتي، فخذ سهما منها، فإنك ستمر على إبلي وغلماني بمكان كذا وكذا، فخذ منها حاجتك، قال: «لا حاجة

[7522] زہیر بن حرب نے مجھے یہی حدیث عثمان بن عمر سے بیان کی، نیز ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر بن شمیل نے خبر دی، ان دونوں (عثمان اور نضر) نے اسرائیل سے روایت کی، انھوں نے ابواسحاق سے روایت کی، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم میں ایک کجاوا خریدا، پھر زہیر کی ابواسحاق سے روایت کردہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور اپنی حدیث میں انھوں نے کہا: عثمان بن عمر کی روایت میں ہے: جب وہ (سراقہ رضی اللہ عنہ) قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی، ان کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک زمین میں دھنس گئیں۔ وہ اچھل کر اس سے اترے اور کہا: اے محمد! مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ آپ کا کام ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس مشکل سے، میں جس میں پھنس گیا ہوں، چھٹکارا عطا کر دے اور آپ کی طرف سے یہ بات میرے ذمے ہوئی کہ میرے پیچھے جو بھی (آپ کا تعاقب کر

لي في إبلك. فقدمنا المدينة ليلا، فتنازعوا أيهم ينزل عليه رسول الله ﷺ، فقال: «أنزل على بني النجار، أخوال عبد المطلب، أكرمهم بذلك» فصعد الرجال والنساء فوق البيوت، وتفرق الغلمان والخدم في الطرق، ينادون: يا محمد! يا رسول الله! يا محمد! يا رسول الله!

رہا) ہے میں اس کی آنکھوں کو (آپ کی طرف) دیکھنے سے روک دوں گا اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر نکال لیں، آپ فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور میرے غلاموں کے پاس سے گزریں گے، ان میں سے جس کی ضرورت ہو اسے لے لیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمھارے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔'' چنانچہ ہم رات کے وقت مدینہ (کے قریب) پہنچے۔ لوگوں نے اس کے بارے میں تنازع کیا کہ رسول اللہ ﷺ کس کے ہاں اتریں گے (مہمان بنیں گے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اپنے دادا) عبدالمطلب کے ننھیال بنونجار کا مہمان بن کر ان کی عزت افزائی کروں گا۔'' مرد، عورتیں گھروں کے اوپر چڑھ گئے اور غلام اور نوکر چاکر راستوں میں بکھر گئے، وہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے: اے محمد! اے اللہ کے رسول! (مرحبا)، اے محمد! اے اللہ کے رسول! (مرحبا)۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝

''یہ ذکر ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے، آپ اسے کھول کر بیان کردیں شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔'' (النحل 16:44)

تعارف کتاب التفسیر

صحیح مسلم کا آخری حصہ کتاب التفسیر پر مشتمل ہے۔ یہ انتہائی مختصر ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ امام مسلم ؒ نے تفسیر کے حوالے سے جو صحیح احادیث موجود تھیں ان کا احاطہ کرنے کی کوشش نہیں کی، لیکن اگر اس کتاب کی احادیث اور ان کی ترتیب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تفسیر سے متعلقہ احادیث کا احاطہ ان کا مقصود ہی نہ تھا بلکہ انھوں نے کتاب التفسیر کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ تفسیر کے بنیادی اصول سمجھ میں آ جائیں۔ اس کتاب کے پہلے باب میں متفرق آیات کی تفسیر پر مشتمل احادیث ہیں۔ سب سے پہلی حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ کی نازل کردہ ہدایت بلکہ اس کے الفاظ تک انتہائی اہم ہیں۔ ان کا تحفظ اور ان کے مقصود کے مطابق ان پر عمل کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔ وحی کے الفاظ کو سنجیدگی سے نہ لینے والے اور انھیں استہزا کا نشانہ بنانے والے یہود کی طرح اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن، جو اللہ کی وحی ہے، انسانوں کی ضرورت اور حالات کے مطابق نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ سے مروی احادیث ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے جن جن مواقع پر اور جن حالات میں قرآن مجید نازل ہوا ان کو اچھی طرح یاد رکھا۔ وہ ان سب باتوں کی اہمیت سے پہلے دن ہی سے آگاہ تھے۔ پھر مختلف آیات کی تفسیر میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے منقول احادیث ہیں۔ ان احادیث سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے بعض وضاحت طلب مقامات کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ان حالات کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے جن میں آیات کا نزول ہوا۔ حضرت عائشہ ؓ سے جن آیات کی تفسیر ان احادیث میں منقول ہے ان کا صحیح مفہوم حضرت عائشہ ؓ کی تفسیر سے سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے مفہوم کا تعین ان حالات کی بنیاد پر اور اس ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا جس کے مطابق آیات نازل ہوئیں۔ یہ بھی ایک دلچسپ پہلو ہے کہ امام مسلم ؒ نے حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے جو احادیث بیان کیں ان کا تعلق انھی آیات سے ہے جو خواتین کے حقوق اور خانگی معاملات کے بارے میں نازل ہوئیں، لیکن ان کی تفسیر انھی مسائل سے متعلقہ آیات تک محدود نہیں۔ بطور نمونہ جنگ خندق کے دوران میں مسلمانوں کی حالت کی منظر کشی کرنے والی آیت کے تعین پر مبنی حدیث بھی شامل ہے۔ اسی طرح وہ حدیث بھی شامل ہے جس میں حضرت عائشہ ؓ نے قرآن مجید کی آیت کو رسول اللہ ﷺ کے بعد کے حالات پر منطبق کر کے دکھایا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس ؓ سے مروی احادیث ہیں۔ انھوں نے ان آیات کا مفہوم، جن کے بارے میں اختلاف پیدا

ہو گیا تھا۔ نزول کے حالات اور آیات کی ترتیب کی روشنی میں کرنے سے رہنمائی ملی اور اختلاف ختم ہوا۔ ان کی تفسیر سے پتہ چلا کہ وہ قرآن کے حکم اور مفہوم کے حوالے سے کسی قسم کا رعایتی پہلو تلاش کرنے کے روادار نہ تھے چاہے زد کسی پر بھی پڑتی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ترتیب نزول کو ملحوظ رکھنے کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے تفسیر کے طالب علموں سے اس کے متعلق سوال بھی کرتے تھے۔

(حدیث: 7546)

پھر امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت براء بن عازب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مختلف روایات پیش کیں اور دکھایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح مختلف حالات میں اترنے والی آیات مبارکہ کا مفہوم ان حالات کی روشنی میں کرتے تھے اور اس طریق سے مفہوم کس قدر واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کے طالب علموں کی تفہیم کے لیے مختلف سورتوں سے موضوعات کی نشاندہی کر کے ان کے کام کو آسان فرمایا۔ تفسیر کے حوالے سے یہ بھی انتہائی اہم نکتہ ہے۔

شراب کی حرمت کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی جو احادیث پیش کی گئیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ مفہوم کے تعین میں شان نزول کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے لیکن اس سے ان کے حکم میں کسی طرح کی تخصیص یا تحدید نہیں ہوتی۔ شان نزول سے صحیح مفہوم کا تعین ہوتا ہے لیکن حکم عام اور دائمی ہوتا ہے۔ ان کی حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ بات لازمی نہیں کہ ہر ایک سے ہر آیت کا مفہوم واضح ہو۔ ان کو کچھ معاملات میں مشکلات درپیش تھیں، انھوں نے ان کی نشاندہی فرمائی اور واضح کیا کہ قرآن سے مفہوم کا تعین آپ ﷺ کے فرامین کی روشنی ہی میں ہو سکتا ہے۔ انھوں نے اس چیلنج کو امت کے سامنے رکھ کر امت کی ہمتوں کو مہمیز دی کہ وہ ایک دوسرے سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ سے زیادہ فرامین معلوم کریں، ان پر غور و خوض کریں اور مشکل مسائل کو حل کریں۔ الحمد للہ امت نے اس چیلنج کو قبول کیا اور بہترین نتائج سامنے آئے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی آخری حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ فرامین رسول اور آثار صحابہ سامنے نہ ہوں تو قرآن مجید کی اصل تفسیر کرنا ممکن ہی نہیں۔ اصل تفسیر، تفسیر ماثور ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٥٤ كتاب التفسير

قرآنِ مجید کی تفسیر کا بیان

(باب: في تفسير آيات متفرقة)

باب: متفرق آیات کی تفسیر

[٧٥٢٣] ١ (٣٠١٥) حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث منها: وقال رسول الله ﷺ: «قيل لبني إسرائيل: ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة يغفر لكم خطاياكم، فبدلوا، فدخلوا الباب يزحفون على استاههم، وقالوا: حبة في شعرة».

[7523] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کئی احادیث ذکر کیں، ان میں سے (ایک حدیث) یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل سے کہا گیا: (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور کہو: حطۃ (ہمیں بخش دے)، ہم تمھاری خطائیں بخش دیں گے، انھوں نے (اس کے) الٹ کیا، چنانچہ وہ اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے سے داخل ہوئے اور انھوں نے (حطۃ کے بجائے) "ہمیں بالی میں دانہ چاہیے" کہا۔"

[٧٥٢٤] ٢ (٣٠١٦) حدثني عمرو بن محمد بن بكير الناقد والحسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد - قال عبد: حدثني، وقال الآخران: حدثنا - يعقوب - يعني ابن إبراهيم بن سعد -: حدثنا أبي عن صالح - وهو ابن كيسان - عن ابن شهاب قال: أخبرني أنس بن مالك أن الله عز وجل تابع

[7524] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک ؓ نے خبر دی کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی وفات تک لگاتار وحی نازل فرمائی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن سب سے زیادہ وحی آئی۔

الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتَّى تُوُفِّيَ، وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

فوائد ومسائل: ① اکثر شارحین نے یَوْمَ تُوُفِّيَ سے مراد آپ کی حیات مبارکہ کا آخری دورلیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے دراوردی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ ہے کہ زہری نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ کی رحلت سے پہلے، نزول وحی میں کوئی وقفہ آیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: زیادہ اور اکٹھی ہو کر (وحی نازل ہوئی۔) (فتح الباری 11/9) صحیح بخاری میں مروی الفاظ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ» ''بلاشبہ رسول ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے لگاتار وحی نازل ہوتی حتی کہ اللہ نے آپ کو وفات دی تو اس وقت سب سے زیادہ وحی آئی، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔'' (صحیح البخاري، حديث: 4982) ② بعض شارحین نے یہ کہا ہے کہ وحی عام ہے۔ اس سے مراد محض وحی متلو یا قرآن کی آیات نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں امت کو جو بھی وصیتیں کیں، یاد دہانیاں کرائیں یا خبریں دیں، مثلاً: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی گفتگو یا دیگر اقدامات فرمائے، سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی وحی کے مطابق تھا۔

[٧٥٢٥] ٣-(٣٠١٧) حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً، لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

[7525] سفیان نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ (مسلمان) ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں وہ آیت کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی تھی اور جس وقت وہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفہ (کے مقام) پر نازل ہوئی تھی اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا، يَعْنِي: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ [المائدة: ٣]

سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا) جمعہ کا دن تھا یا نہیں؟ ان کی مراد اس آیت سے تھی: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔''

فائدہ: جس دن یہ آیت نازل ہوئی وہ یہودیوں کے اندازوں سے بھی بڑا دن تھا۔ وہ دنیا کے گوشے گوشے سے اللہ کے بلاوے پر لبیک، اللھم لبیک کہہ کر آنے والوں کے سب سے بڑے اجتماع کا اور ان کی عبادتوں، گڑگڑانے اور گناہ بخشوانے کا دن تھا اور رات کا۔ جہاں سے دین حنیف کا آغاز ہوا تھا وہیں اس نعمت کا اتمام اور تکمیل بھی ہوئی۔ وہ دن اور اس کا وہ لمحہ اللہ نے منتخب فرمایا اسے شرف و عزت بخشی، اسے اپنے بندوں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا دن بنایا، اپنے رسول ﷺ کی اور امت کی دعائیں قبول فرمائیں اور یوں اس عظیم ترین انعام سے نوازا۔ یہ یہودیوں کی عیدوں کی طرح انسانوں کا مقرر کردہ دن نہیں، یہ آسمانوں والے کی طرف سے دی گئی عزت ہے۔

[٧٥٢٦] ٤ (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب، واللفظ لأبي بكر، قالا: حدثنا عبد الله بن إدريس عن أبيه، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب قال: قالت اليهود لعمر: لو علينا، معشر يهود، نزلت هذه الآية: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ نعلم اليوم الذي أنزلت فيه، لاتخذنا ذلك اليوم عيدا، قال: فقال عمر: فقد علمت اليوم الذي أنزلت فيه، والساعة، وأين رسول الله ﷺ حين نزلت، نزلت ليلة جمع، ونحن مع رسول الله ﷺ بعرفات.

[7526] عبداللہ بن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، کہا: یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم، یہودیوں کی جماعت پر نازل ہوتی: "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔" ہمیں پتہ ہوتا کہ وہ کس دن نازل ہوئی ہے تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ دن اور وہ گھڑی کہ جس میں یہ آیت اتری تھی اور اس کے نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کس جگہ تھے (سب کچھ) جانتا ہوں، یہ (آیت) مزدلفہ کی رات (آنے والی تھی، تب) اتری تھی، اور (اس وقت) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے۔

[٧٥٢٧] ٥ (...) وحدثني عبد بن حميد: أخبرنا جعفر بن عون: أخبرنا أبو عميس عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب قال: جاء رجل من اليهود إلى عمر، فقال: يا أمير المؤمنين! آية في كتابكم تقرءونها، لو علينا نزلت، معشر اليهود، لاتخذنا ذلك اليوم عيدا، قال: وأي آية؟ قال: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

[7527] ابو عمیس نے قیس بن مسلم سے اور انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی، کہا: یہودیوں میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے، آپ اسے پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین

نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ، نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

کے طور پر پسند کر لیا۔" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ دن بھی جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی، وہ جگہ بھی جہاں یہ نازل ہوئی، یہ (آیت) عرفات میں جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

[٧٥٢٨] ٦ (٣٠١٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ فَٱنكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ [النساء: ٣]، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ، سِوَاهُنَّ.

[7528] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے فرمان: "اور اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہیں کر پاؤ گے تو ان عورتوں میں سے، جو تمھیں اچھی لگیں، ۔۔۔۔ تین تین، چار چار سے نکاح کر لو" کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: میرے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہوتی ہے، اس کے (موروثی) مال میں اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے تو اس کے ولی (چچا زاد وغیرہ) کو اس کا مال اور جمال دونوں پسند ہوتے ہیں اور اس کا ولی چاہتا ہے کہ اس کے مہر میں انصاف کیے بغیر اس سے شادی کر لے اور وہ بھی اسے اتنا مہر دے جتنا کوئی دوسرا اسے دے گا، چنانچہ ان (لوگوں) کو اس بات سے روک دیا گیا کہ وہ ان کے ساتھ شادی کریں، الا یہ کہ وہ (مہر میں) ان سے انصاف کریں اور مہر میں جو سب سے اونچا طریقہ (رائج) ہے اس کی پابندی کریں اور (اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو) انھیں حکم دیا گیا کہ ان (یتیم لڑکیوں) کے سوا جو عورتیں انھیں اچھی لگیں ان سے شادی کر لیں۔

قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ، فِيهِنَّ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي ٱلنِّسَآءِ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي ٱلْكِتَٰبِ فِي يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا

عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر لوگوں نے اس آیت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے (عورتوں کے حوالے سے مزید) دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: "اور یہ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہیے: اللہ تمھیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا

كتب لهن وترغبون أن تنكحوهن﴾ [النساء: ١٢٧]

ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جنھیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کرلو۔"

قالت: والذي ذكر الله تعالى أنه يتلى عليكم في الكتاب، الآية الأولى التي قال الله فيها: ﴿وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء﴾ [النساء: ٣].

(عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جس بات کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ کتاب میں تلاوت کی جاتی ہے، وہ وہی پہلی آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: "اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر پاؤ گے تو (دوسری) جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔"

قالت عائشة: وقول الله تعالى في الآية الأخرى: ﴿وترغبون أن تنكحوهن﴾، رغبة أحدكم عن يتيمته التي تكون في حجره، حين تكون قليلة المال والجمال، فنهوا أن ينكحوا ما رغبوا في مالها وجمالها من يتامى النساء إلا بالقسط، من أجل رغبتهم عنهن.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور تم ان کے نکاح سے رغبت کرتے ہو" (کا مطلب ہے کہ) جب تم میں سے کسی کی سرپرستی میں رہنے والی لڑکی مال اور جمال میں کم ہو تو اس سے (شادی کرنے سے) روگردانی کرنا، چنانچہ ان سے (نکاح کی) رغبت نہ ہونے کی بنا پر ان کو منع کیا گیا کہ وہ جن (یتیم لڑکیوں) کے مال اور جمال میں رغبت رکھتے ہیں ان سے بھی شادی نہ کریں، الا یہ کہ (مہر میں) انصاف سے کام لیں۔

ﻂ فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ اور اس سے پہلے کی آیت: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر سے واضح کر دیا ہے کہ جب کوئی سرپرست اپنی زیر سرپرستی یتیم بچی سے بلوغ ہونے پر اس کے مال و جمال کی وجہ سے شادی کرنے کے لیے آمادہ نہیں اور رشتہ داری وغیرہ کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے تو مال اور جمال ہونے کی صورت میں بھی رشتہ داری کو درمیان میں نہ لائے اور اونچے درجے کا حق مہر دیے بغیر ان سے نکاح نہ کرے۔

[٧٥٢٩] (...) حدثنا الحسن الحلواني وعبد بن حميد، جميعا عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد: حدثنا أبي عن صالح، عن ابن شهاب: أخبرني عروة أنه سأل عائشة عن قول الله تبارك وتعالى: ﴿وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى﴾، وساق الحديث بمثل حديث

[7529] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان: "اور اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر پاؤ گے" کے بارے میں پوچھا، پھر زہری سے یونس کی روایت کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا اور اس کے آخر میں مزید کہا: "اگر وہ مال اور جمال میں کم

يونس عن الزهري. وزاد في آخره: مِنْ أجْلِ رغْبتهمْ عنْهُنّ، إذا كُنّ قليلات المال والجمال.

ہوں تو تمھارے ان سے اعراض کرنے کی بنا پر۔"

[٧٥٣٠] ٧-(...) حدّثنا أبو بكْر بْنُ أبي شيْبة وأبُو كُريْب قالا: حدّثنا أبُو أُسامة: حدّثنا هشامٌ عنْ أبيه، عنْ عائشة في قوْل الله عزّ وجلّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾. قالتْ: أُنْزِلتْ في الرّجُلِ تكُونُ لهُ الْيتيمةُ وهُو وليُّها ووارثُها، ولها مالٌ، وليْس لها أحدٌ يُخاصمُ دُونها، فلا يُنْكحُها لمالها فيضُرُّ بها ويُسيءُ صُحْبتها، فقال: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ﴾. يقُولُ: ما أحْللْتُ لكُمْ، ودعْ هذه الّتي تضُرُّ بها.

[7530] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اللہ عزوجل کے فرمان: "اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں عدل نہیں کر پاؤ گے" سے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ (آیت) ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو، وہ اس کا ولی اور وارث ہو، اس لڑکی کا مال (بھی) ہو، اس (لڑکی کے مفاد) کے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنے والا بھی نہ ہو تو وہ آدمی اس لڑکی کے مال کی بنا پر اس کی کہیں اور شادی نہ کرے اور اسے نقصان پہنچائے اور اس سے برا سلوک کرے تو اس (اللہ) نے فرمایا: "اگر تمھیں اندیشہ ہے کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہ کر پاؤ گے تو (دوسری) جو عورتیں تمھیں اچھی لگیں، انھی سے نکاح کرو۔" وہ (اللہ) فرماتا ہے: (دوسری عورتوں سے نکاح کر لو) جو میں نے تمھارے لیے (نکاح کے طریق پر) حلال کی ہیں اور اس (لڑکی) کو چھوڑ دو جس کو تم نقصان پہنچا رہے ہو۔

[٧٥٣١] ٨-(...) حدّثنا أبو بكْر بْنُ أبي شيْبة: حدّثنا عبْدةُ بْنُ سُليْمان عنْ هشام، عنْ أبيه، عنْ عائشة في قوْله عزّ وجلّ: ﴿وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾. قالتْ: أُنْزِلتْ في الْيتيمة، تكُونُ عنْد الرّجُلِ فتشْركُهُ في ماله، فيرْغبُ عنْها أنْ يتزوّجها، ويكْرهُ أنْ يُزوّجها غيْرهُ، فيشْركُهُ في ماله،

[7531] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے فرمان: "جو کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں تلاوت کی جاتی ہے جن کو تم وہ (مہر) نہیں دیتے جو ان کے حق میں فرض ہے اور ان کے نکاح سے رغبت کرتے ہو" کے بارے میں روایت بیان کی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی آدمی کے پاس ہوتی، اس کے مال میں اس کے ساتھ شریک ہوتی اور وہ اس سے (شادی کرنے سے)

فيعضلها فلا يتزوجها ولا يزوجها غيره.

کنارہ کشی کرتا ہے اور اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہے کہ کسی اور کے ساتھ اس کی شادی کرے اور اس (شخص) کو اپنے مال میں شریک کرے تو وہ اسے ویسے ہی بٹھائے رکھتا ہے، نہ خود اس سے شادی کرتا ہے اور نہ کسی اور سے اس کی شادی کرتا ہے۔

[٧٥٣٢] ٩ (...) وحدثنا أبو كريب: حدثنا أبو أسامة: أخبرنا هشام عن أبيه، عن عائشة في قوله عز وجل: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ الآية. قالت: هذه اليتيمة التي تكون عند الرجل، لعلها أن تكون قد شركته في ماله، حتى في العذق، فيرغب، يعني، أن ينكحها، ويكره أن ينكحها رجلا فيشركه في ماله، فيعضلها.

[7532] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے اس عزوجل کے فرمان: ''اور یہ لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہیے: اللہ تمھیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے'' مکمل آیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ ایسی یتیم لڑکی (کے بارے میں) ہے جو کسی آدمی کے پاس ہوتی ہے۔ شاید وہ ایسی بھی ہوتی ہے کہ وہ اس کے مال میں، حتی کہ کھجور کے درختوں میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے، وہ خود بھی اس سے روگردانی کرتا، یعنی اس سے شادی کرنے سے۔ اور کسی اور کے ساتھ اس کی شادی کر کے اس (شخص) کو اپنے مال میں شریک کرنے کو بھی پسند نہیں کرتا تو وہ اسے ویسے ہی رہنے دیتا ہے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشتہ داروں کے زیر کفالت یتیم لڑکیوں کو پیش آنے والی مشکلات کی نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان مشکلات سے محفوظ رکھنے کے لیے سورۂ نساء کی آیتیں نازل فرمائیں۔ ابن شہاب کے مختلف شاگردوں نے مختلف مجلسوں میں یہ احادیث ان سے سنیں اور ان کو جزوی طور پر بیان کیا ہے۔ تمام احادیث کو ایک ساتھ ملا کر دیکھنے سے وہ ساری صورتیں سامنے آجاتی ہیں جن کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نشاندہی فرمائی۔

[٧٥٣٣] ١٠ (٣٠١٩) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا عبدة بن سليمان عن هشام، عن أبيه، عن عائشة في قوله عز وجل: ﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦] قالت: أنزلت في والي مال اليتيم الذي يقوم عليه ويصلحه، إذا كان محتاجا أن يأكل منه.

[7533] عبدہ بن سلیمان نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عزوجل کے فرمان: ''اور جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے'' کے متعلق روایت کی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ آیت یتیم کے مال کے ایسے متولی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اس کی نگہداشت کرتا ہے اور اس کو سنوارتا (بڑھاتا) ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہے تو اس میں سے (خود

بھی) کھا سکتا ہے۔

[٧٥٣٤] ١١-(...) وحدّثناه أبو كُرَيْبٍ: حدّثنا أبو أسامة: حدّثنا هشامٌ عن أبيه، عن عائشة في قوله عزّ وجلّ: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦] قالت: أُنْزِلَتْ في وليّ اليتيم، أنْ يُصِيبَ مِنْ مالِه، إذا كان مُحتاجًا، بقَدْرِ مالِه، بالمعروف.

[7534] ابو اسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عزوجل کے فرمان: "اور جو شخص غنی ہو وہ اجتناب کرے اور جو شخص ضرورت مند ہو وہ عرف اور رواج کے مطابق کھائے" کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: یہ (آیت) یتیم کے سرپرست کے متعلق نازل ہوئی کہ جب وہ محتاج ہو تو اس کے مال میں سے معروف طریقے سے اتنا لے سکتا ہے جتنا اپنا مال (استعمال کرتا تھا۔)

[٧٥٣٥] (...) وحدّثناه أبو كُرَيْبٍ: حدّثنا ابنُ نُمَيْرٍ: حدّثنا هشامٌ بهذا الإسناد.

[7535] ابن نمیر نے بیان کیا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٧٥٣٦] ١٢-(٣٠٢٠) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة: حدّثنا عبدةُ بنُ سليمانَ عن هشامٍ، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها في قوله عزّ وجلّ: ﴿إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ ٱلْأَبْصَٰرُ وَبَلَغَتِ ٱلْقُلُوبُ ٱلْحَنَاجِرَ﴾ [الأحزاب: ١٠]. قالت: كان ذلك يومَ الخندق.

[7536] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (اللہ) عزوجل کے فرمان: "جب کافر تم پر چڑھ آئے تمھارے اوپر کی جانب سے اور تمھارے نیچے کی طرف سے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل منہ کو آنے لگے" کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ خندق کے روز ہوا تھا۔

[٧٥٣٧] ١٣-(٣٠٢١) حدّثنا أبو بكر بنُ أبي شيبة: حدّثنا عبدةُ بنُ سليمانَ: حدّثنا هشامٌ عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها: ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] الآية. قالت: أُنْزِلَتْ في المرأة تكونُ عند الرّجلِ، فتطولُ صُحْبَتُها، فيريدُ طلاقَها، فتقولُ: لا تُطَلِّقْني، وأمسِكْني، وأنتَ في حِلٍّ منّي، فنزلتْ هذه الآيةُ.

[7537] عبدہ بن سلیمان نے کہا: ہمیں ہشام (بن عروہ) نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (آیت): "اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے بے رغبتی یا روگردانی کا اندیشہ محسوس کرے" مکمل آیت کے بارے میں روایت کی۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کسی مرد کے نکاح میں ہو، اس کی صحبت میں لمبا عرصہ بیت گیا ہو، وہ اسے طلاق دینا چاہے تو وہ (عورت) کہے: مجھے طلاق نہ دو، اپنے پاس رکھو تم

میری طرف سے (میرے واجبات سے) بری الذمہ ہو، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

[۷۵۳۸] ۱٤ (...) حدثنا أبو كريب: حدثنا أبو أسامة: حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة في قوله عز وجل: ﴿وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا﴾ الآية، قالت: أنزلت في المرأة تكون عند الرجل، فلعله أن لا يستكثر منها، وتكون لها صحبة وولد، فتكره أن يفارقها، فتقول له: أنت في حل من شأني.

[7538] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (اللہ) عزوجل کے فرمان: "اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے بے رغبتی یا روگردانی کا اندیشہ محسوس کرے" کے متعلق روایت کی، (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: یہ (آیت) اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو (مدت سے) کسی مرد کے پاس ہو، (اسے اندیشہ ہو) کہ شاید اب وہ اس سے (اپنے تعلق کو) زیادہ نہ کرے گا اور اس (عورت) کو اس کا ساتھ میسر ہو اور اولاد ہو اور یہ نہ چاہے کہ وہ (مرد) اسے چھوڑ دے تو اس سے کہہ دے کہ تم میرے معاملے میں (حقوق زوجیت سے) بری الذمہ ہو۔

[۷۵۳۹] ۱٥ (۳۰۲۲) حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه قال: قالت لي عائشة: يا ابن أختي! أمروا أن يستغفروا لأصحاب النبي ﷺ فسبوهم.

[7539] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھانجے! لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ کے لیے استغفار کریں تو انھوں نے ان کو برا کہنا شروع کر دیا۔

[۷۵٤۰] (...) وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة: حدثنا هشام بهذا الإسناد مثله.

[7540] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: یہ حضرت عائشہ کی اس آیت کی تفسیر ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے سبقت کی۔" (الحشر 59:10)

[۷٥٤۱] ۱٦ (۳۰۲۳) حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري: حدثنا أبي: حدثنا شعبة عن

[7541] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے مغیرہ بن نعمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سعید بن

الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ [النساء: ٩٣] فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ، ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ اہل کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا: ''جس شخص نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے۔'' چنانچہ میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس (آیت) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ آیت آخر میں نازل ہوئی، پھر کسی چیز (قرآن کی کسی دوسری آیت یا آپ ﷺ کے فرمان) نے اس کو منسوخ نہیں کیا۔

[٧٥٤٢] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[7542] محمد بن جعفر اور نضر بن شمیل دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ.

ابن جعفر کی روایت میں ہے: یہ آیت آخر میں اترنے والی آیات میں اتری۔

وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ: إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ.

اور نضر کی روایت میں ہے: یہ (آیت) یقیناً ان آیتوں میں سے ہے جو آخر میں اتریں۔

[٧٥٤٣] ١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ [لَهُ] ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا فِيهَا﴾. فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ. وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾

[7543] منصور نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھ سے عبدالرحمن بن ابزیٰ نے کہا کہ میں (ان کے لیے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق دریافت کروں: ''اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کر دے، اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔'' میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس کو کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔ اور اس آیت کے متعلق (پوچھا): ''اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور ناحق کے بغیر کسی شخص کو قتل کرتے ہیں جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے'' تو انھوں نے کہا: مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[الفرقان: ٦٨] قال: نزلت في أهل الشرك.

[٧٥٤٤] ١٩ (...) حدثني هرون بن عبد الله: حدثنا أبو النضر هاشم بن القاسم الليثي: حدثنا أبو معاوية يعني شيبان، عن منصور بن المعتمر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: نزلت هذه الآية بمكة: ﴿والذين لا يدعون مع الله إلها آخر﴾، إلى قوله: ﴿مهانا﴾. فقال المشركون: وما يغني عنا الإسلام وقد عدلنا بالله وقد قتلنا النفس التي حرم الله وأتينا الفواحش؟ فأنزل الله تعالى: ﴿إلا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا﴾ [الفرقان: ٧٠] إلى آخر الآية.

[7544] ابومعاویہ شیبان نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: یہ آیت: ''جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے'' سے لے کر ''ذلت کے عالم میں (ہمیشہ رہے گا)'' تک مکہ میں نازل ہوئی۔ مشرکوں نے کہا: ہمیں اسلام کس بات کا فائدہ دے گا، جبکہ ہم اللہ کے ساتھ (دوسروں کو) شریک بھی ٹھہرا چکے ہیں اور اللہ کی حرام کردہ جانوں کو قتل بھی کر چکے ہیں اور فواحش کا ارتکاب بھی کر چکے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''سوائے اس شخص کے جس نے توبہ کی، ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے'' آیت کے آخری حصے تک۔

قال: فأما من دخل في الإسلام وعقله، ثم قتل، فلا توبة له.

انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: لیکن جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا اور اس کو سمجھ لیا، پھر اس نے (عمداً کسی مومن کو) قتل کیا تو اس کے لیے کوئی توبہ نہیں۔

[٧٥٤٥] ٢٠ (...) حدثني عبد الله بن هاشم وعبد الرحمن بن بشر العبدي قالا: حدثنا يحيى وهو ابن سعيد القطان، عن ابن جريج، حدثني القاسم بن أبي بزة عن سعيد بن جبير قال: قلت لابن عباس رضي الله عنهما: ألمن قتل مؤمنا متعمدا من توبة؟ قال: لا. قال: فتلوت عليه هذه الآية التي في الفرقان: ﴿والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق﴾ إلى آخر الآية. قال: هذه آية مكية، نسختها آية مدنية: ﴿ومن يقتل مؤمنا

[7545] عبداللہ بن ہاشم اور عبدالرحمن بن بشر عبدی نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے قاسم بن ابی بزہ نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا جس شخص نے کسی مومن کو عمداً قتل کر دیا اس کے لیے توبہ (کی گنجائش) ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ (سعید بن جبیر نے) کہا: پھر میں نے ان کے سامنے سورۂ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی: ''وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو، جسے اللہ نے حرام کیا ہے، حق کے بغیر قتل نہیں کرتے '' آیت کے آخر تک۔ انھوں نے کہا: یہ مکی آیت ہے۔ اس کو اس مدنی آیت نے منسوخ کر دیا: ''اور جو کسی مومن کو عمداً قتل

مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا﴾.

کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

فائدہ: یعنی اگر مکی آیت کا حکم عام سمجھا جائے تو بھی مدنی آیت کے اترنے کے بعد وہ منسوخ متصور ہوگی۔

وفي رواية ابن هاشم: فتلوت عليه هذه الآية التي في الفرقان: ﴿إلا من تاب﴾.

اور ابن ہاشم کی روایت میں ہے: "تو میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی جو سورۂ فرقان میں ہے: "سوائے اس کے جس نے توبہ کی۔"

[٧٥٤٦] ٢١-(٣٠٢٤) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وهرون بن عبد الله وعبد بن حميد قال عبد: أخبرنا، وقال الآخران: حدثنا جعفر بن عون: أخبرنا أبو عميس عن عبد المجيد بن سهيل، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال: قال لي ابن عباس رضي الله عنهما: تعلم، وقال هرون: تدري، آخر سورة نزلت من القرآن، نزلت جميعا؟ قلت: نعم، ﴿إذا جاء نصر الله والفتح﴾ قال: صدقت.

[7546] ابوبکر بن ابی شیبہ، ہارون بن عبداللہ اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی۔ عبد نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن عون نے، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعمیس نے عبدالمجید بن سہیل سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قرآن مجید کی آخری سورت جو یکبارگی مکمل نازل ہوئی وہ کون سی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ انھوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

وفي رواية ابن أبي شيبة: تعلم أي سورة، ولم يقل: آخر.

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: تم جانتے ہو کہ وہ کون سی سورت ہے اور "آخری" (کا لفظ) نہیں کہا۔

[٧٥٤٧] (...) وحدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي: أخبرنا أبو معاوية: حدثنا أبو عميس بهذا الإسناد مثله، وقال: آخر سورة، وقال: عبد المجيد، ولم يقل: ابن سهيل.

[7547] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ابوعمیس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور کہا: "آخری سورت" اور انھوں نے (راوی کا نام لیتے ہوئے) عبدالمجید (سے مروی) کہا اور ابن سہیل (عبدالمجید بن سہیل) نہیں کہا۔

[٧٥٤٨] ٢٢-(٣٠٢٥) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم وأحمد بن عبدة الضبي - واللفظ لابن أبي شيبة - قال: حدثنا، وقال الآخران: أخبرنا - سفيان عن

[7548] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: "مسلمانوں میں سے چند لوگ ایک شخص سے جو بکریوں کے ایک چھوٹے سے ریوڑ میں تھا، اس سے (ان کو دیکھ کر) کہا: السلام علیکم۔ تو (اس کے باوجود) انھوں نے اس

عمرو، عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لقي ناس من المسلمين رجلا في غنيمة له، فقال: السلام عليكم، فأخذوه فقتلوه وأخذوا تلك الغنيمة، فنزلت: ﴿ولا تقولوا لمن ألقى إليكم السلم لست مؤمنا﴾ [النساء: ٩٤]

کو پکڑا، اسے قتل کیا اور بکریوں کا وہ چھوٹا سا ریوڑ لے لیا۔ تو یہ آیت اتری: ''اور اسے جو تم سے سلام کہے، یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔''

فائدہ: سلام وسلم بھی پڑھا جاتا ہے۔ لفظی معنی سلامتی اور صلح کے ہیں۔ سلام، سلامتی کی دعا ہے۔ دونوں سے ایک ہی بات مراد ہے۔

وقرأها ابن عباس: السلام.

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس (السلم) کو السلام پڑھا۔

[٧٥٤٩] ٢٣ - (٣٠٢٦) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا غندر عن شعبة؛ ح: وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار - واللفظ لابن المثنى - قالا: حدثنا محمد بن جعفر، عن شعبة، عن أبي إسحاق قال: سمعت البراء يقول: كانت الأنصار إذا حجوا فرجعوا لم يدخلوا البيوت إلا من ظهورها، قال: فجاء رجل من الأنصار فدخل من بابه، فقيل له في ذلك، فنزلت هذه الآية: ﴿وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها﴾ [البقرة: ١٨٩]

[7549] ابو اسحاق سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: انصار جب حج کر کے واپس آتے تو گھروں میں (دروازوں کے بجائے) ان کے پچھواڑے ہی سے داخل ہوتے، انصار میں سے ایک شخص آیا اور اپنے دروازے سے (گھر کے اندر) داخل ہوا تو اس کے بارے میں اس پر باتیں کی گئیں تو یہ آیت اتری: ''اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں کے اندر ان کے پچھواڑوں سے آؤ۔''

(١) (بابٌ: في قوله تعالى: ﴿ألم يأن للذين آمنوا أن تخشع قلوبهم لذكر الله﴾ [الحديد: ١٦])

باب:1- فرمانِ باری تعالیٰ: ''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گڑگڑائیں'' کی تفسیر

[٧٥٥٠] ٢٤ - (٣٠٢٧) حدثني يونس بن عبد الأعلى الصدفي: أخبرنا عبد الله بن

[7550] عون بن عبداللہ کے والد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے اسلام لانے اور ہم پر

وهب: أخبرني عمرو بن الحارث عن سعيد ابن أبي هلال، عن عون بن عبد الله، عن أبيه؛ أن ابن مسعود رضي الله عنه قال: ما كان بين إسلامنا وبين أن عاتبنا الله بهذه الآية: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الحديد: ١٦] إلا أربع سنين.

اس آیت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے عتاب کے درمیان چار سال سے زیادہ کا وقفہ نہ تھا: ''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کو یاد کرتے ہوئے گڑگڑائیں۔''

فائدہ: عتاب، دوست کی پیار بھری ناراضی کو کہتے ہیں جس کا تعلق کسی خاص توقع کی تکمیل سے ہوتا ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾) (التحفة ٣)

باب:2-فرمان باری تعالیٰ: ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو'' کی تفسیر

[٧٥٥١] ٢٥-(٣٠٢٨) حدثنا محمد بن بشار: حدثنا محمد بن جعفر؛ ح: وحدثني أبو بكر بن نافع - واللفظ له - حدثنا غندر: حدثنا شعبة عن سلمة بن كهيل، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كانت المرأة تطوف بالبيت وهي عريانة، فتقول: من يعيرني تطوافا؟ تجعله على فرجها، وتقول:

اليوم يبدو بعضه أو كله
فما بدا منه فلا أحله

فنزلت هذه الآية: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف: ٣١]

[7551] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: (جاہلی دور میں) ایک عورت برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتی تھی اور کہتی تھی: کون مجھے طواف کرنے والا ایک کپڑا دے گا؟ کہ وہ اس کو اپنی شرمگاہ پر ڈال لے، اور (یہ شعر) کہتی: آج (بدن کا) کچھ حصہ یا پورے کا پورا کھل جائے گا اور اس میں سے جو بھی کھلا ہے میں اسے (دیکھنے کی کے لیے) حلال نہیں کرتی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو۔''

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾) (التحفة ٤)

باب:3-فرمان باری تعالیٰ: ''اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ'' کی تفسیر

[٧٥٥٢] ٢٦-(٣٠٢٩) حدثنا أبو بكر بن

[7552] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان

أبي شيبة وأبو كريب، جميعا عن أبي معاوية واللفظ لأبي كريب: حدثنا أبو معاوية: حدثنا الأعمش عن أبي سفيان، عن جابر رضي الله عنه قال: كان عبد الله بن أبي ابن سلول يقول لجارية له: اذهبي فابغينا شيئا، فأنزل الله عز وجل: ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء إن أردن تحصنا لتبتغوا عرض الحيوة الدنيا ومن يكرههن فإن الله من بعد إكراههن﴾ لهن ﴿غفور رحيم﴾ ١٣٣ ـ ١

سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنی ایک باندی سے کہتا تھا: جا اور (بذریعہ بدکاری) ہمارے لیے کچھ کما کر لا، تو اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ (خصوصاً) اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تاکہ تم دنیا کی زندگی کا سازوسامان حاصل کرو اور جو کوئی انھیں مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد'' ان کے لیے ''بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

[٧٥٥٣] ٢٧ (...) وحدثني أبو كامل الجحدري: حدثنا أبو عوانة عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر رضي الله عنه أن جارية لعبد الله بن أبي ابن سلول يقال لها: مسيكة، وأخرى يقال لها: أميمة، فكان يريدهما على الزنى، فشكتا ذلك إلى النبي ﷺ، فأنزل الله عز وجل: ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء إن أردن تحصنا﴾، إلى قوله: ﴿غفور رحيم﴾.

[7553] ابوعوانہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کی ایک باندی تھی، اس کا نام مُسَیکہ تھا اور دوسری (باندی) کو اُمَیمہ کہا جاتا تھا۔ وہ ان دونوں سے (زبردستی) زنا کرانا چاہتا تھا۔ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی تو اللہ عزوجل نے آیت: ''اور اپنی نوجوان لونڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں۔'' اس (اللہ) کے فرمان: ''بڑا بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔'' تک نازل فرمائی۔

(المعجم ٤) - (بابٌ: في قوله تعالى: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾) (التحفة ٥)

باب:4- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں'' کی تفسیر

[٧٥٥٤] ٢٨ (٣٠٣٠) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا عبد الله بن إدريس عن الأعمش، عن إبراهيم، عن أبي معمر، عن عبد الله في قوله عز وجل: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

[7554] عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابومعمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق روایت کی: ''وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ

يدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ﴾ [الإسراء:٥٧]. قالَ: كانَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا، وَكَانُوا يُعْبَدُونَ، فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ، وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ.

خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوگا۔" (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہوگئی تھی اور (اس سے پہلے) ان کی پوجا کی جاتی تھی، تو جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کی عبادت پر قائم رہے جبکہ جنوں کی یہ جماعت خود اسلام لے آئی۔

[٧٥٥٥] ٢٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: ﴿أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾. قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ، وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ، فَنَزَلَتْ: ﴿أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾.

[7555] سفیان نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے ابو معمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے متعلق) روایت کی: "وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔" (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: انسانوں کی ایک جماعت جنوں کی ایک جماعت کی پرستش کرتی تھی، تو جنوں کی جماعت نے اسلام قبول کر لیا اور انسان بدستور ان کی عبادت سے لگے رہے۔ اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: "وہ لوگ جنھیں یہ پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف (کسی نیک عمل کا) وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔"

[٧٥٥٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[7556] شعبہ نے سلیمان (اعمش) سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت کی۔

[٧٥٥٧] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ﴾. قَالَ: نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ

[7557] عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اس آیت کے متعلق) روایت کی: "وہ لوگ جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف (کسی نیک عمل کا) وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔" انھوں نے کہا: یہ (آیت) عربوں کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جنوں نے اسلام قبول کر لیا جبکہ وہ انسان جو ان کی عبادت کیا کرتے تھے، انھیں پتہ تک نہ چلا۔ اس پر یہ آیت اتری: "وہ لوگ

الجن، والإنس الذين كانوا يعبدونهم لا يشعرون. فنزلت: ﴿أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة﴾.

جنھیں یہ (کافر) پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔"

(باب: في سورة براءة والأنفال والحشر)

باب:5- سورۂ براءت، سورۂ انفال اور سورۂ حشر کی تفسیر

[۷۵۵۸] ۳۱-(۳۰۳۱) حدثني عبد الله بن مطيع: حدثنا هشيم عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير قال: قلت لابن عباس رضي الله عنهما: سورة التوبة؟ قال: آلتوبة؟ قال: بل هي الفاضحة، ما زالت تنزل: ﴿ومنهم﴾، ﴿ومنهم﴾، حتى ظنوا أن لا يبقى منا أحد إلا ذكر فيها. قال: قلت: سورة الأنفال؟ قال: تلك سورة بدر. قال: قلت: فالحشر؟ قال: نزلت في بني النضير.

[7558] ابوبشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۂ توبہ؟ انھوں نے فرمایا: کیا توبہ؟ بلکہ وہ تو (کفار اور منافقین کو) ذلیل کرنے والی ہے، اس میں مسلسل: "اور ان میں ایسے لوگ ہیں" (سے شروع ہونے) والی آیات اترتی رہیں، یہاں تک کہ ان (منافق) لوگوں کو گمان ہوا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، مگر اس (کی اصلیت) کے بارے میں اس سورت میں بیان ہو جائے گا۔ (سعید بن جبیر نے) کہا: میں نے پوچھا: سورۂ انفال؟ انھوں نے کہا: یہ بدر (کے احوال بیان کرنے) والی سورت ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: تو الحشر؟ انھوں نے کہا: یہ بنی نضیر (کے انجام) کے بارے میں نازل ہوئی۔

فائدہ: سوال کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ یہ نام کس مناسبت سے ہیں، کس پس منظر میں یہ سورتیں نازل ہوئیں اور ان کے موضوعات کیا ہیں؟

(باب: في نزول تحريم الخمر)

باب:6- شراب کی حرمت کا نزول

[۷۵۵۹] ۳۲-(۳۰۳۲) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا علي بن مسهر عن أبي حيان، عن الشعبي، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: خطب عمر رضي الله عنه على

[7559] علی بن مسہر نے ابوحیان سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر (کھڑے ہوکر) خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر کہا: اس کے بعد:

مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا، يَوْمَ نَزَلَ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ، أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

سنو! شراب کی حرمت نازل ہوئی، جس دن وہ نازل ہوئی (اس وقت) وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی، گندم، جو، خشک کھجور، انگور اور شہد سے۔ خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ اور لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں شدت سے چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں ہمیں اور زیادہ قطعیت سے بتایا ہوتا: دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے ابواب میں سے چند ابواب۔

فوائد ومسائل: ① کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اپنے پیچھے نہ باپ چھوڑے اور نہ اولاد جو اس کی وارث ہو بلکہ اس کا وارث کوئی اور قرابت دار ہو۔ ② ربا (سود) کے چند ابواب کی مزید وضاحت سے مراد غالباً ربا الفضل یا ربا کی بعض ایسی صورتیں ہیں جن کے بارے میں بعض لوگ اشتباہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

[٧٥٦٠] ٣٣-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثٌ، أَيُّهَا النَّاسُ! وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

[7560] ابن ادریس نے کہا: ہمیں ابوحیان نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: حمد وثنا کے بعد، لوگو! شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے، اور خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو ڈھانک دے۔ لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اور زیادہ قطعیت سے واضح فرما دیتے: دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کی صورتوں میں سے چند صورتیں۔

[٧٥٦١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ

[7561] اسماعیل بن علیہ اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے ابوحیان سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ابن علیہ کی حدیث میں ہے: انگور، جس طرح ابن ادریس نے کہا ہے۔ اور عیسیٰ کی روایت میں

حديثهما، غير أن ابن علية، في حديثه: العنب، كما قال ابن إدريس: وفي حديث عيسى: الزبيب كما قال ابن مسهر.

'کشمش' ہے جس طرح ابن مسہر نے کہا ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾) (التحفة ٨)

باب:7- فرمانِ باری تعالیٰ: ''یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا'' کی تفسیر

[٧٥٦٢] ٣٤ (٣٠٣٣) حدثنا عمرو بن زرارة: حدثنا هشيم عن أبي هاشم، عن أبي مجلز، عن قيس بن عباد قال: سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقسم قسما إن: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] إنها نزلت في الذين برزوا يوم بدر: حمزة، وعلي، وعبيدة بن الحارث رضي الله عنهم، وعتبة وشيبة ابني ربيعة، والوليد بن عتبة.

[7562] ہُشَیم نے ابوہاشم سے، انھوں نے ابومجلز سے اور انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے ہوئے سنا کہ (آیت): ''یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جنھوں نے بدر کے دن مبارزت (رودررو سیدھی لڑائی) کی: حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور (دوسری طرف سے) ربیعہ کے دو بیٹے: عتبہ اور شیبہ اور عتبہ کا بیٹا ولید۔

[٧٥٦٣] (...) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا وكيع؛ ح: وحدثني محمد بن المثنى: حدثنا عبد الرحمن، جميعا عن سفيان، عن أبي هاشم، عن أبي مجلز، عن قيس بن عباد قال: سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقسم، لنزلت: ﴿هذان خصمان﴾ بمثل حديث هشيم.

[7563] سفیان نے ابوہاشم سے، انھوں نے ابومجلز سے، انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ کہتے ہوئے سنا: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ﴾ یہ آیت نازل ہوئی۔ (آگے) ہُشیم کی حدیث کے مانند ہے۔
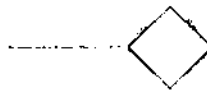
ارشادِ باری تعالیٰ

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

”پس اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب، تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“ (الجاثیۃ 45: 36، 37)

فہرست

اطراف الحدیث

ا

ث

ج

م